چنداین

:(مصنفہ):

مولانا داؤد

:(مرتبہ):

ڈاکٹر محمد انصار اللہ
شعبۂ اردو مسلم یونیورسٹی
علیگڑھ

ادارہ تحقیقاتِ اردو، پٹنہ

BunSrak
PK
2095
.D354
C3357
1996

تقسیم کار: • مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی۔ ۱۱۰۰۲۵

صدر دفتر:

• مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی۔ ۱۱۰۰۲۵

شاخیں:

• مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، اردو بازار، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶
• مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، پرنسس بلڈنگ، بمبئی۔ ۴۰۰۰۰۳
• مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، یونیورسٹی مارکیٹ، علیگڑھ۔ ۲۰۲۰۰۱

اشاعت : ۱۹۹۶ء
قیمت : ایک سو پچیس روپے (۱۲۵)

پاکیزہ آفسٹ پریس، محمد پور، شاہ گنج، پٹنہ۔ ۸۰۰۰۰۶ میں طبع ہوئی

حرفے چند

اردو کے مختلف علاقائی روپ اُردو والے ابھی تک اپنانے سے گریز کرتے رہے ہیں۔ اردو سماج یگانگت کا طالب غالباً کم رہ گیا ہے کہ بیگانگی برت کر، اور برتوا کر، خوش ہو جاتا ہے۔ کفر سازی جو اسے اپنے ایک سرچشمہ سے ورثہ میں ملی ہے، وہ اسے کاٹنے اور توڑنے اور الگ کرنے اور غیر بنا دینے کی طرف مائل کرتی رہی ہے۔

نتیجہ میں: اردو سماج نے نہ گجری کو اپنایا نہ اودھی کو، نہ برج کو۔ اور آخر آخر تو صدیوں کی اپنائی دکنی کو بھی دوسروں کی جھولی میں ڈال دینے میں اردو والے مسرور و مطمئن نظر آتے ہیں۔

ادارہ تحقیقات اردو قدیم اردو سے ٹوٹے ناتوں کو جوڑنے کی ایک حقیر سی کوشش کر رہا ہے۔ یہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

○

اس کتاب کی کتابت خود مصنف کی نگرانی میں ہوئی اس لیے کتابت بوجوہ ادارہ تحقیقات اردو کی روش کے مطابق نہیں ہو سکی۔ مصنف کی نگرانی میں کتابت اس لیے ضروری تھی کہ زبان کا مسئلہ تھا، اور اعراب کے بنا کتاب کا از سرِ نو چھاپنا فضول ہوتا۔

جمیل جالبی اس کتاب کو ایک بار منظرِ عام پر لا چکے ہیں، لیکن ڈاکٹر انصار اللہ کا کہنا ہے کہ انکے ایڈیشن کی ایک اپنی اہمیت ہے، جسے انہوں نے اپنے مقدمے میں واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔

—— ع رب

مقدمہ کے مآخذ

اخبار الاخیار۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی (ترجمہ اردو) ۔ محبوب پریس، دیوبند۔

بابر نامہ۔ (ترجمہ تزک بابری) (مترجم) شاہزادہ مرزا نصیر الدین گورگانی مطبع محمڈن پرنٹنگ ورکس دہلی سنہ ۱۹۲۴ء

بزمِ صوفیہ صباح الدین عبدالرحمٰن ۔ دارالمصنفین، اعظم گڑھ سنہ ۱۹۷۱ء

چنداین مرتبہ ڈاکٹر پرمیشوری لال گپت ہندی گرنتھ رتناکر پرائیویٹ لمیٹڈ، دہلی سنہ ۱۹۶۴ء

خزینۃ الاصفیا مولوی غلام سرور لاہوری سنہ ۱۲۹۰ء

مخدوم احمد عبدالحق (تالیف) عبدالقدوس گنگوہی (مترجم) محمود احمد قادری ۔ رفاقتی کتبخانہ، کانپور

معاصر پٹنہ حصہ ۱۶، ۱۷

مقالاتِ شیرانی جلد دوم، جلد سوم (مرتب) مظہر محمود شیرانی مجلس ترقی ادب، لاہور

منتخب التواریخ ۔ عبدالقادر بدایونی

ہندی ساہتیہ کا آلوچناتمک اتہاس ۔ ڈاکٹر رامکمار ورما سنہ ۱۹۶۴ء

ہندی بھاسا اور اس کے ساہتیہ کا وکاس ۔ ہری اودھ۔

مولانا داؤد کی چنداین کا متن

۱۔ صفت دَھنی (آقا) کی۔

پہلے گاؤں سِرجنہارا — جن سِرجیا یہ دیس دیارا
میں پہلے خالق کے گُن گاتا ہوں — جس نے اِس مُلک و وطن کو بنایا ہے
سِرجس دھرتی اَرُو اَگاسو — سِرجس میر سَمندر کِیلاسو
جس نے زمین و آسمان کو بنایا ہے — جس نے پہاڑ اور اُس کی چوٹی کے مقامات بنائے
سِرجس چاند سُرج اُجیارا — سِرجس سَرگ نَکھت کی مارا
جس نے چاند سورج کو روشن بنایا — جس نے آسمان اور ستاروں کی بیل بنائی
سِرجس چھانہہ سیو اَو دھوپا — سِرجس کِرتن اَرُو سَرو پا
جس نے سایہ کی ٹھنڈک اور دھوپ بنائی — جس نے یقینی طور پر جسم اور صورت عطا کی
سِرجس میگھ پَوَن اَدِھکارا — سِرجس بیج کَرَے چمکارا
جس نے بادل اور ہوا کو زور دیا — جس نے بجلی بنائی جو چمک دکھاتی ہے

جاکر سَبھے پیر تھی سِرجس کہیوں ییک سوگا ہی
جس کی یہ تمام زمین بنائی ہوئی ہے اُس ایک کا بیان میں نے گا کر کیا
ہیہ گھور مَن ہُلسے دو سَرچت نہ سَماہی
وہ دل میں گھر کیے ہوئے ہے کہ طبیعت شاد ہے سینے میں دوسرا نہیں سما سکتا

۲۔ صفت دَھنی (آقا) کی۔

سِرجس نییں میدنِ نوکھنڈا — سِرجس نَدی اُٹھارہ گنڈا
اُس نے زمین کے نو علاقے بنائے — اُسی نے اٹھارہ گنڈے[ع] دریا بنائے

۱۔ یہ بند صرف نسخۂ بیکانیر میں۔
۲۔ نسخۂ شیرانی میں عنوان: ایضاً فی التوحید آفریدگار و صنعتہائے عالم دنیاوی (مقالات شیرانی ج ۲/ص ۵۲)
ع۔ ایک گنڈا = چار کوڑی، ایک کوڑی = بیس[۲۰] عدد (برھت مراٹھی ہندی شبد کوش ص ۲۵)
اٹھارہ گنڈے سے مراد ہے بے شمار۔

سرجس نیر کھیر اَد کھارد   سرجس سَمَدْ نہ جانو پارو
اُس نے میٹھا اور کھاری پانی بنایا   اُسی نے سمندر بنایا جس کے کنارے کا پتا نہیں
سرجس گر، پربت، ترَبرَا   سرجس بن، کھڈ، اوسربرا[1]
اُس نے چوٹی پہاڑ اور جنگل بنائے   اُس نے صحرا، غار اور جھیلیں بنائیں
سرجس رتن پدارتھ مونتی   سرجس مانِک دِیۂ جوتی
اُس نے بیش بہا ہیرے موتی بنائے   اُس نے وہ جواہر بنائے جن سے روشنی پھوٹتی ہے
سرجس ماکڑ[2]، گوہ گھاریارا   سرجس بہُتے مچھ اپارا
اُس نے بنائے بندر، گوہ اور گھڑیال   اُس نے بہت طرح کی مچھلیاں بنائیں

سرجس سبھ سنسار سپورن جل تھل مسو ہی
اُس نے سارے عالم کو بنایا، تمام خشک و تر اُسی کا ہے
جہہ کر ٹھاو نہ جانیے تہہ بن ٹھاو نہ ہو ہی
وہ ایسا ہے جس کا مقام کوئی نہیں جانتا، کوئی جگہ اُس سے خالی نہیں ہے

۳۔ صفت دَھنی (آقا) کی۔

سرجس بیل پھول اَد باسو   سرجس بھوَر نہ چھاڈِہ پاسو
بنایا اُس نے بیل، پھول اور خوشبو کو   اُس نے بنایا بھنورا جو قرب کو نہیں چھوڑتا
سرجس سیتر[3] چندن سُہاوا   سرجس ناگ تہی یو بڈھاوا[4]
اُس نے ٹھنڈا چندن بنایا جو بھلا لگتا ہے   اُس نے سانپ بنائے جو اُس پر چپکے رہتے ہیں
سرجس کویل مدُھری بینی   سرجس دادُر چوَے[5] یو رینی
اُس نے کویل بنائی جس کی آواز میٹھی ہے   اُس نے مینڈک بنائے جو رات کو شور کرتے ہیں

ع[1] سربرا = سروور = تالاب۔   ع[2] ماکڈ (مرہٹی) = بندر
ع[3] سیتر = (مرہٹی۔ شیتر) ٹھنڈا، پُرلطف   ۳ حرف نسخۂ بیکانیر میں۔
ع[4] بڈوئی (مرہٹی) چھاونی کا حاکم، محافظ   ع[5] چوَے = نہ ٹوٹنے والی آواز

سرجس کنور پدم بھر ماہاں   سرجس پانو یو اپجے ہر باہا
اُس نے پانی میں کنول اور پدم بنائے   اُس نے پتّے بنائے جو اِن پر چپکے رہتے ہیں
سرجس اگن جرت یوں دَہا   سرجس کنک جھاریوں سہا
اُس نے آگ بنائی جو جلتے ہی جلا دیتی ہے   اُس نے سونا بنایا جو آگ کی تپش کو جھیلتا ہے

سرجس کھان اٹھارہ، سرجس اگنیت مور
اُسنے اٹھارہ خزانے بنائے، اور بے شمار جڑیں (اصل) پیدا کیں
سرجس گت اگرائن سبے رہا بھرپور
اُسنے کتنی ہی مخلوق بنائیں اور سب میں وہ پوری طرح (ظاہر) ہے

۴۔

سرجس اَن یہ مانس کھائی   سرجس بھوکھ یو تہی بجھائی
اُسنے یہ غذائیں بنائی ہیں جن کو آدمی کھاتا ہے   اُسنے بھوک بنائی ہے جو اِن سے بجھائی جاتی ہے
سرجس داکھ دوکھ رس بھری   سرجس بیل یہ بنیر[1] پھری[2]
اُسنے انگور وغیرہ بنائے جو رس سے بھرے ہوئے ہیں   اُسنے بیل بنائی جو پانی کے بغیر پھیلتی ہیں
سرجس میٹھ کھانڈ کے اُکھا   سرجس کریے بہوت رو کھا
اُسنے میٹھی کھانڈ والے گنّے بنائے   اُسنے بہت سے کڑوے درخت بنائے
سرجس ساپ ڈنک بس بھرا   سرجس گارُڈور[3] یوں تہہ ہرا
اُسنے سانپ بنائے جن کے ڈنک زہر بھرے ہیں   اُسنے منتر بنائے جو اِس (زہر) کو دور کرتے ہیں
سرجس ماہ روڈنے[4] یوں کھائی   سرجس مدھ ماکھی لے جائی
اُسنے بڑے ناریل بنائے جن کو کھاتے ہیں   اُسنے شہد بنایا جو مکھی لے جاتی ہے

ع[1] بنیر = بغیر پانی کے۔
ع[2] پھری = پھلی = پھیلیگی۔
ع[3] گارودڈ (مرہٹی) = سانپ کا زہر دور کرنے والا منتر، گارودڈی = سپیرا۔
ع[4] رومڈا (مرہٹی) = کچا ناریل۔

سر جس ہاتھی گھورے اَو گیہہ[1] بادھے رائی[2] دُوار
اُس نے ہاتھی گھوڑے اور سواری کے جانور بنائے جو راجا کے دروازے پر باندھے گیے
سبھ رایَن کر رایا یہ یوں تس رین اُہار[3]
تمام راجاؤں کا وہ راجا ہے جو اندھیری رات کو روشن رکھتا ہے

۵۔

سر جس مرگ نار[4] یو بینا   سر جس تہہ کی باس یوں لینا
اُس نے ہرن کے نافے میں مشک بنایا   اُس کی وہ خوشبو بنائی جو سونگھی جاتی ہے
سر جس ساڈج تھرہ رچا ہی   سر جس بھگتی جر تہہ پائی
اُس نے خشکی پر جاندار بنائے   پانی میں غذا بنائی جو کھاتے ہیں
سر جس پنکھ رات اُجیاری   سر جس برن یوں دیوس بکاری
اُس نے وہ حصہ بنایا جس کی راتیں روشن ہوتی ہیں   اُس نے دن بنایا جب مزدوری کی جاتی ہے
سر جس بھبر پاٹ یوں تنا   سر جس گبر ورا بھو کھنا
اُس نے بھنورا بنایا جو ریشم تنتا ہے   گوبر کا کیڑا بنایا جو زمین کو کھودتا ہے
سر جس پنکھ اُور[5] پھر مایا   سر جس برو شں تہہ ٹھاں[6]
اُس نے پھل کے اندر بھنگے بنائے   اُسی گہرائی میں اُس نے بِرّ (بھِر) کو بنایا
سر جس آن تہہ نہ ساتھ اُو جھاک[7] مرے[8] جن کوئی
اُس نے بنایا مگر اُس کا ساتھی نہیں ہے اور کوئی بیکار سرگرداں نہ ہو
یک اکیلیں سب جگ سرجا دُسرا ورو نہ کوئی
اُس ایک اکیلے نے تمام دنیا کو بنایا دوسرا اور کوئی بھی نہیں ہے۔

---

[1]۔ گیہ = ہاتھی [2]۔ رائی = راؤ = راجا [3]۔ اُہار = اژدہا، آگ، انگارا۔ [4]۔ نار (नाल) مرہٹی = آنول، ناف۔ [5]۔ اُور (مرہٹی) = چھوٹا، نیچا۔ [6]۔ ٹھاؤ (مرہٹی) = جگہ، سراغ، گہرائی کی حد۔
[7]۔ جھک مارنا (مرہٹی) بیکار کام کرنا۔ [8]۔ کلمہ "مرے" سے اصل نسخہ بیکانیر شروع ہوتا ہے اِس سے پہلے کا جز بعد کے زمانے کے کسی کاتب نے لکھ کر نسخہ میں چسپاں کر دیا ہے۔

۶۔

پُرکھ یک سر جس اُجیارا   ناو محمدؐ جگت پیارا
اُس نے ایک پاک شخص پیدا کیا   جس کا نام محمدؐ دنیا کا محبوب ہے
جہہ لگ سبھے پر کھمی سُرسی[9]   اَو تہہ ناؤ جوندی پھری
جس وقت تمام دنیا بنائی گئی   اور اُس نام کی منادی پھر گئی
جہہ جبھا یہہ ناؤ نہ لیجا   بر سیر کاٹ اگن مکھ دیجا
جس کی زبان نے وہ نام نہیں لیا   اُس سر کو کاٹ کر آگ کے منہ میں دے دیجیے
دو سر ٹھاؤ دئی یوں کہنا   بچن سنائی پنتھ کے دینا
خدا نے (اپنے بعد) دوسرا مقام پیران کو کیا   وہ کلام سنا کر راستہ پر لگا دیتے ہیں
تہہ مارگ جو چال سرائی   دُہ تہہ گت[10] پچھہ بڈائی
اُس راستے پر جو چل پڑا ہے   دونوں (جہان) میں کامیاب ہے اُسے بڑائی مل گئی
پاپ پن کی تر[11] کی کال یوں برسے تمہار
نیکی اور بدی کی فہرست جب کل تمہاری بنیگی
دئی لکھا سبھ ماگھوں دھر ہر کے ہم بھار
حضرت نظر آئینگے سنبھالینگے ہمارے بوجھ کو سنبھال لیجیے

۷۔

چار میت مل یک مت کینھا   بید[12] پُران چھوں کہنہ دیکھا
چار دوست مل گیے، اُن کا ہم خیال کر لیا   چاروں کو قرآن اور وحی عطا کی
اَو جس سنا کہت تس آدئی   چھو وک تہہ اُر[13] یہہ پتیائی
اور جیسا کہتے سنا ویسا عمل میں لائے   چاروں اُس پر متفق ہو، دل سے ایمان لائے

---

[9]۔ سرٹریں (مرہٹی) مکمل کرنا، آراستہ کرنا۔
[10] گت (مرہٹی) = مرنے کے بعد کی اچھی، بری حالت [11] تر (مرہٹی) = سفینہ۔
[12] پُران بمعنی قرآن، بید سے مراد وحی؟ [13]۔ اُر = اُر = سینہ، چھاتی۔

پنڈت ییک پچھو رل گنی   پچہ نہیہ پنچوا آور نہ سُنی
چاروں ایک درجے میں صاحب علم ہوے   اُن چاروں کے درمیان پانچواں کوئی نہیں سُنا
سو پڈھت جاکو تہ پڈھاوہ   تے وہ پنتھ سُدھ کے پاوہ
اُسی نے پڑھا جس کو اُنھوں نے پڑھا دیا   حق کو اُس نے پایا جسے اُنھوں نے راہ دکھای
تہہ کر جہ ووہ ناو نہ بھاوا   آپن کو ول بیری سُس کہاوا
جس کو اُن کا وہ نام نہیں بھایا   وہ اپنا ہی دشمن خوب کہا گیا ہے

ابابکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ سینگھ یے چارِ
ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، یہ چاروں شیر (ساتھی؟) تھے
جے نِدت کر زنج تِ سُترہ گھائے مارِ
جو پُھرتی سے بجلی کی طرح دشمن کو مار ڈالتے تھے

۸-

ساہ پیروج ڈھیلی بڈ راجا   چھات، پاٹ او ٹوپی چھاجا
شاہ فیروز دلّی کا بڑا راجا ہے   چتر، تخت اور تاج اُسے زیب دیتا ہے
ییک پڈت، او ہے پڈ واہا [ع۱]   دانِ اپرس سرا ہے کاہا
ایک تو وہ صاحب علم ہے، اور پھر دشمن کُش ہے   بے انتہا سخی ہے، کہاں تک اُس کی ستائش کی جائے
نیر کھیر نرمر کر چھانے [ع۲]   چھوٹیں بڈے بیبر جانے
پانی کو دودھ میں سے صاف الگ کر دیتا ہے   چھوٹے بڑے کے امتیاز کو جانتا ہے
اَت سر بنت بھاگے بھرا   مانِک جوت جانّ پرَ یرا [ع۳]
نہایت صاحب فراست، خوش بخت ہے   موتی کی طرح آبدار، روشن ضمیر ہے
کھرگ جھار لنکا لہہ جائی   ہنونت سنگ سر ہے بجھائی
اُس کی تلوار کی کاٹ لنکا تک جاتی ہے   ہنومان ساتھ ہیں جو قہر کو بجھاتے ہیں

ع۱۔ پڑوڑیں (مرہٹی) بھگانا، کھدیڑنا   ع۲۔ چھاننی (مرہٹی) جانچ پڑتال، تحقیق
ع۳۔ پیریرا (مرہٹی - پرجڑیں) = چمکانا، تیز کرنا۔

دیئی اسیس پرتھمی یَش [ع۱] پُرَد برُد باأہا
دنیا یہ دعا کرتی ہے، اے بہادروں کے سردار تم عیش کرو
راج کرو گڈھ ڈھیلری [ع۲] جگ جگ ہم ارچھا ہا
دہلی کے قلعہ میں تم حکومت کرو، قرن بعد قرن ہم پر تمھارا سایہ رہے

۹-

سیکھ جینڈی ہوں پنتھ لاوا   دھرم پنتھ جہہ پاپ گوا وا
شیخ زین الدین نے مجھے راہ پر لگایا   مذہب کی اُس راہ پر جس میں گناہ دور ہو گیے
پاپ دینھ [ع۳] میں گانگ بہائی   دھرم ناو ہوں لینھ چڑائی
مجھے گناہ کی کمزوری نے دریا میں بہا دیا تھا   مذہب کی ناو میں مجھے اُنھوں نے بچا لیا
اُگھر [ع۴] نین ہیئے اجیارے   پایو لکھ نو اکھر کارے
باطن روشن ہوا، نگاہیں کھل گئیں   میں نے نو کالے حرف لکھے ہوئے پائے [ع۵]
پن میں اکھر کی سُدھ پائی   ترکی لکھ لکھ ہندو کی گائی
پھر میں نے اِن لفظوں کی حقیقت پالی   ترکی (فارسی) میں لکھ لکھ کر میں نے ہندوی کو گایا
یے پئیے یای سکھ پارا   پاپ گیے تسکر [ع۶] مارا
اگر شیخ کی عنایت اِس طرح حاصل ہو جائے   گناہ دور ہوں، (نفس کا) راہزن مار دیا جائے
تیہو کا گھرو نرمرا [ع۷] جہہ چت رہا لبھای
اُن کا گھرانا پاکیزہ ہے اِس لیے دل کو وہ پسند آگیا ہے
سیکھ جینڈی سیوتا پاپ نرنتر و جای
شیخ زین الدین کی خدمت کرنے سے گناہ فوراً دور ہوتے ہیں

ع۱ یَش یَش = کامیابی۔   ع۲۔ ڈھیلڑی = دہلی۔
ع۳۔ دین (مرہٹی) کمزور، بد حال   ع۴۔ اُگھڈ (مرہٹی) ظاہر، واضح، صاف
ع۵۔ مراد کلمۂ شہادت سے ہے جس میں نو لفظ آتے ہیں
ع۶۔ تسکر (مرہٹی) = چور   ع۷۔ نرمرا (مرہٹی) = پاک، صاف، شفاف۔

۱۰۔

کھان جہاں گھر جگ جگ کھانی   اَتِ ناگرو بُدھ وَنت بِنانی

خانجہاں کے گھر میں قرن بعد قرن خانی چلی آتی ہے   وہ نہایت شایستہ، ہوشمند، صاحب علم ہے

چتر سُجان بھاکھ سب جانا   روپونت ختری سیانا

وہ شریف اور دانشمند ہے، تمام زبانیں جانتا ہے   وہ نیک صورت وزیر صاحب فراست ہے

بہت بِنانُ دئی دے گڈھا   چودہ پڑھت ہیئے پکے پڑھا

بہت علم خدا نے دیکر اُسے تخلیق کیا ہے   وہ دل سے چودہ علوم پڑھے ہوئے ہے

پوتھی پران اَو ہِرسے لگاوے   پنڈت کے مکھ بکت نہ آوے

کتابِ قرآن کے مطالب وہ ایسے نکالتا ہے   کہ وہ عالم شخص کے منہ سے بھی بیان نہیں آتے

پرتھی پت یے چور سیارا   بھَور پُرکھ پرتھمی ہیارا

یہ زمین کا حاکم اپنے کام میں نہایت مصروف ہے   یہ شخص زمین کے پردے پر بھنورے کی طرح ہے

بھِیّو راج پُھن برو رچ جورت ارتھ اگاہ

وہ مُلک کا زبردست عالم ہے، جو خیال میں نہ آئیں اُن مطالب کو بیان کرتا ہے

کھوند کھان جینا اَور گنی کو آہ

خان جہاں مالک ہے، اُس سے بڑا عالم کون ہے

۱۱۔

کھوند جان جگے دان دِوا دیں   دیتے کرن تن سر بھر پاوے

خان جہاں بخشش میں ہاتھی دیتا ہے   بخشش میں کرن بھی اُس کا مقابل نہیں ہو پاتا ہے

سمد لہر جہہ دِن دِن آوے   مانک آنے تیر چڑاوے

جس طرح سمندر کی لہریں ہر روز آتی ہیں   اور موتی لاکر کنارے پر چڑھا جاتی ہیں

تس ست دان پای اَو تَرا   دیت نہ گھس سم جس بھرا

اِس طرح وہ سخاوت کا پیکر ہے   بخشش سے کم نہیں ہوتا وہ سمندر کی طرح بھرا ہوا ہے

۱۱۔ اِس بند کے دو شعر نسخۂ بیکانیر میں چھوٹ گئے ہیں۔

دیت نہ اَنت کھاگی[1] دَرِد[2] گیو پرای

بخشش کی انتہا نہیں ہے، آخرت کی کلفتیں دور ہو گئیں

اُٹھا سبد جس لِنھا کیرت جگت پھرای

دنیا میں شہرت ہے، سعادت اُس نے حاصل کی سارے جہاں میں اُس کی تحسین ہوتی ہے

۱۲۔

مَدن[3] م تنگ ت رپر بن بانے   سوون برن دیہہ توری جانے

آپ مجسّم شوق ہیں، لیکن رنگ ظاہر نہیں   آپ کا جسم سونے کا بنا ہوا ہے

چند لِلا رو دھرا جن لائی   چند گھاٹ وہ اَدھک سوائی

آپ کی پیشانی پر گویا چاند رکھا ہوا ہے   چاند کمتر ہے، وہ سوا گنا زیادہ ہے

سہس کرا جو سرج بکھانو   سرج چاہ جگ نرمر[4] جانو

ہزاروں صفات، گویا سورج کا بیان ہے   سورج کو چاہیے دنیا کا روشن ہونا دیکھے

دیکھ پرتھمی روپ بھلانی   مان منوہر[5] سکرت[6] بانی

زمین اُسے دیکھکر اپنی صورت بھول گیی   گویا اُس نے دلکش اور مسحور کن نغمہ سن لیا ہو

دھن سُس رات جہہ توں اَوترا   جو دیکھو سو سرو بھُئی دھرا

وہ رات (مُلک؟) مبارک ہے جس میں آپ تشریف لائے   جس نے دیکھا اُسی نے سر کو زمین پر رکھ دیا

توہِ روپ جگ گہا چند ترائن جان

چاند تاروں نے گویا دنیا میں آپ سے ہی صورت حاصل کی ہے

اِہ روپ جگ کوی نہ دیکھو اَب پُھن ہوی نہ آن

ایسی صورت دنیا نے نہیں دیکھی تھی اب پھر دوسرا ایسا نہ ہوگا

ع۱۔ کھاگیں (مرہٹی) منزل، انتہای مقام ع۲ دَرِد۔ مفلسی، کلفت۔ ع۳۔ مَدن۔ شوق، جذبہ۔

ع۴۔ نرمر (مرہٹی) صاف، شفاف، روشن ع۵ منوہر۔ حسین، جاذب۔

ع۶۔ سکریہ (مرہٹی) کارگر، عملی

۱۳۔

سہے چر کوپ کھانڈہ جو دھرائی   سرگ یند[1] باسگ[2] گھرائی

جب تو غصّہ میں چڑھکر تلوار سنبھالتا ہے   آسمان پر اِندر اور باسک بھی گھبرا جاتے ہیں

گھسی گن جا کوڈ کھوں سرو میلے   رہے نہ سو دھر دسر گیہہ کھیلے

کمان پکڑ کر جس پر تو تیر مارتا ہے   اُس کا دھڑ باقی نہیں رہتا وہ آسمان پر کھیلتا ہے

کھرگ رج دیکھوں تری آدھارو   بارک کاٹے جنم کوارو

جب تیری شمشیر کی دھار کو دیکھتا ہوں   (خیال ہوتا ہے کہ) یہ ایک وار میں زندگی کے کواڑ کو کاٹ دے گی

سانگ[3] کے کھرگ تِ اُرسر دھرا   ییک پُرکھ سِدھ تر پرا

تو دشمن کے سر پر تلوار کو بھرپور رکھے   (تو) ایک آدمی (زندگی سے نجات پاکر) نیچے پڑا ہوتا ہے

کھان کھرگ سے پھنے نہ آنا   ٹوٹ پاد سر دھرن پرانا

خان جیسا شمشیر باز کوی نہیں ہے   (تلوار لگتے ہی دشمن کا) سر ٹوٹا جان نکل ہوی پاو گے

پورب پچھم اُتر دکھن تم سر اَور و نہ آن

پورب، پچھم، اُتر، دکھن میں تم جیسا اور کوی نہیں ہے

کھان کھرگ بیرن سر تپے جیس دیکھ رب بھان

خان کی تلوار سے دشمنوں کے سر روشن سورج کی طرح جلتے ہیں

۱۴۔ ایضاً،[4] فی مدحِ خانجہاں در بابِ عدل و انصاف۔

ایک کھنبھ میدن[5] گہنہ کینھا   ڈول پری جو ہوت نہ دینھا

دنیا کے لیے (اُس کو) ایک ستون بنایا ہے   اگر وہ نہ ہو تو دنیا اپنی جگہ سے ہل جائے

---

[1] یند = اندر = بارش کا دیوتا۔   [2] باسک = سانپ، جس کے پھن پر زمین قایم ہے۔

[3] ساگر (مرہٹی) = مکمل، پورا۔ سانگ (مرہٹی) = برچھی

۱۴۔ یہاں سے نسخۂ بمبئی شروع ہوتا ہے جس میں یہ بارھواں بند ہے۔ اگر اس پر اعتماد کریں تو نسخۂ بیکانیر میں کوی دو بند الحاقی ہیں۔

[4] یہ عنوان نسخۂ بمبئی میں۔   [5] میدن = دنیا، زمین۔

تیہہ کیں بیرے لوک چڑھاوئی   کرگن کھینچ تیرو لئی لاوئی

اِن کے بیڑے دنیا پر چھائے ہوئے ہیں   اپنے ہاتھ سے رسّے کھینچکر جن کو وہ کنارے لگاتے ہیں

ہندو تو رُدک دو ہو سم راکھیں   ست جو ہوئی دوہو نہہ کنہ بھاکھیں

ہندو مسلمان دونوں کو وہ برابر رکھتے ہیں   سچ جو ہوتا ہے، دونوں کے سامنے بیان کرتے ہیں

گئو سنگھ ایک پنتھی رینگاویں   ایک گھاٹ دوہوں پانی پیاویں

گاے اور شیر کو ایک راستے پر چلاتے ہیں   دونوں کو ایک گھاٹ پر پانی پلاتے ہیں

ایک دیٹھ دیکھیں سنسارو   اَچل نہ چلیں، چلیں بیو ہارو

دنیا کو وہ ایک نگاہ سے دیکھتے ہیں   بے راہ نہیں چلتے، اعتدال کی راہ چلتے ہیں

میرو دھرت جس بھارن[1] جگ بھارن سنسارو

جس طرح پہاڑ زمین کو قایم رکھتا ہے، اُسی طرح وہ دنیا کو سنبھالے ہوئے ہے

کھان جہاں سو کون بڑای بڈ جو کینھ کرتارو

خان جہاں سے بڑا کون ہے، بڑا اُن کو خالق نے کر دیا ہے

۱۵۔ مدحِ ملک الاُمرا ملک مبارک ابن ملک بیان مقطع شق دلمو[2]

ملک مبارک کہہ درک سنگارو   دان، جو جھ بڈ بیر اپارو

ملک مبارک سے لشکر کی آرایش ہے   بخشش اور جنگ میں وہ بے مثال اور بڑا بہادر ہے

کھرک گھای ڈھہنہ پر نہہ پہارا   باسک کا پنی نا نہہ اُبارا

اُس کی تلوار کے خوف سے پہاڑ ڈھ پڑتے ہیں   باسک کانپتا ہے کہ اُس سے بچاو نہیں ہے

کاندھ تور نئی رکت بہاوئی   دھر بن سرو تیہنہ ماجھ ترا وئی

وہ (تلوار) کاندھے کو توڑکر خون کی ندی بہا دیتی ہے   اُس میں بغیر سر کے دھڑوں کو تیرا دیتی ہے

جیہنہ سر و دیئی مُد گر گھاو   پھیر نہنہ دھر ئی سیدھ کئی پاو

جس کے سر پر وہ گرز کا زخم لگاتا ہے   پھر وہ قدم سیدھے کر کے نہیں رکھ سکتا

---

[1] بھارن (مرہٹی) اثر ڈالنا، لبھانا، سنبھالنا۔

[2] مطبوعہ: مقطع ستودلود۔ تصحیح مطابق مقالۂ شیرانی۔

بدھنا مار دیس منھہ آنی　　بھاگہنہ رای چھاڈ نس رانی

(دشمن راجا کہتے ہیں) خدا ہمیں مار کو اسے ملک میں لایا ہے　　وہ راجا ہمیشہ (ڈر سے) رانی کو چھوڑ کر بھاگتے ہیں

چھنہ جگ پرا بھنگا ناں، چھاڈ دیس نپ بھاگ

چاروں طرف بھگدڑ پڑگئی (دشمن) دیس کو چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں

کھئی رے دینھ سرب ڈنڈکئی تے پایَن لاگ

یا تو انھوں نے سارا تاوان ادا کیا، یا قدموں سے لگ گیے

۱۶۔

کرن بسیکھ دان تسیں دیئی　　دارد چھاڈ دسنتر لیئی

کرن سے زیادہ بخشش، وہ ایسی دیتا ہے　　کہ دارد نے وطن چھوڑ کر غربت اختیار کرلی ہے

بھوکھا دیکھ پاس جو آوے　　جنم سبھے کر بھوکھ گواوے

تجھے دیکھکر اگر کوی بھوکا قریب آتا ہے　　تو وہ ساری زندگی کی بھوک گنوا دیتا ہے

امی میگھ جنو برسے پانی　　نا ڈر و دیکھے بھوم سکانی

بادل گویا آب حیات برساتے ہیں　　اب یہ ڈر نہیں کہ زمین سوکھی نظر آئیگی

کر دیات سور[1] کے ویکھا　　دوسر رانک[2] نہ چت مے لیکھا

تونے برابر کی صورت میں سہارا دیا ہے　　اب دل میں بھی کوی غریب نظر نہیں آتا ہے

کرت جای چھہ بھون جنواوا　　دان پن جسو ہاتھ آپاوا

تیری پرورش چاروں اطراف میں مشہور ہے　　عطا اور بخشش سے ہاتھ میں برکت آگئی ہے

ملک مبارک نھاد تاہ بار کھسو جن کاد

ملک مبارک کبھی بال برابر بھی گھاٹا نہ ہو

رن راور مکھ بانی دن دن بدھیو آو

آپ کے منہ کی ہر بات ہر روز برکت لاوے

ع۱۔ کرڑیں سورڑیں (مرہٹی) خراج دینا، خراج ڈالنا

ع۲۔ رنک (مرہٹی) غریب، مفلس، بیچارہ

۱۷۔

برس سات سے ہوئے اناسی[1]　　تھیا یہ کبی سرہ سے بھاسی

جب سنہ سات سو اناسی ہوے　　تب شاعر نے خوبی سے اِسے بیان کیا

ساہ پھیر وج دلی سرتانا[2]　　جو نا ساہ او جیر بکھانا

شاہ فیروز دلی کا بادشاہ ہے　　جو ناشاہ اُس کا وزیر مشہور ہے

دلمئو نگر بسے نو رنگا　　اوپر کوٹ تلے بہے گنگا

دلمئو نگر رنگا رنگ آباد ہے　　فصیل اوپر ہے، نیچے گنگا بہتی ہے

دھرمی لوگ بسہیں بھگونتا　　گن گاہک ناگر جسو نتا

با خدا، مذہبی لوگ بستے ہیں　　فن کا خریدار شہر کا حاکم ہے

ملک بیان پت ادھارن دھیرو　　ملک مبارک تہاں کے میرو

ملک بیان کا بیٹا جو سہاروں کو استحکام دیتا ہے　　ملک مبارک (نام) اُس جگہ کا سردار ہے

داود یہہ کب جئی گائی من مہہ لیہہ بچار

داود نے یہ نظم گای ہے، دل میں اِس پر غور کرو

جرت بول چت راکھہ ٹوٹت لیہہ سنوار

یہ مرصّع کلام ہے، اِسے دل میں رکھ لو، جو نقص ہو اُسے تم درست کرلو

ع۱۔ نسخۂ منیر لیکن نسخۂ بیکانیر میں ع　　برس ساتے سے ہوی اکیاسی

ع۲۔ نسخۂ منیر لیکن نسخۂ بیکانیر میں ہے

ساہ پیروج ڈھیلی سلتانو　　جو ناساہ اجیرو بکھانو

قدیم متون میں عموماً سلطان کا تلفظ "سرتان" ہی آیا ہے۔

۱۸۔

کہو کبت، من بھیو گیا تو   کہت سہادن سنہہ دسے کانو

شعر کہتا ہوں کیونکہ سینہ علم سے بھرا ہوا ہے   یہ کہنے میں لطف دیتا ہے، کان دیکر سنو

گودر[1] کہوں مہر کر ٹھاؤں   کووا، بائی، بہت انبراؤں

گودر کا بیان کرتا ہوں جو مہر کا علاقہ ہے   وہاں کنویں، باولی اور آم کے باغ بہت ہیں

نارِیر، گودا[2] کے تہنہ روکھا   دیکھت رہیے، نہ لاگے بھوکھا

ناریل، اکھروٹ کے وہاں درخت ہیں   آدمی ان کو دیکھتا رہے، بھوک نہ لگیگی

دارِیو، داکھ بہل کے لائی   نارِگ جھارِگ کہے نہ جائی

انار انگور، بہت لاکر لگائے ہیں   نارنگی جھارنگی کا بیان نہیں ہو سکتا

کٹہر، تارا بھرے ابرانا[3]   جامن، کیتھ نہ کو جانا

کٹہل اور تاڑ بہت بھرے ہوئے ہیں   جامن کیتھے اِتنے کہ کوی نہیں جان سکتا

بانس، کھجور، بڑ، پیپرا، انبلی بجئی سیوار

بانس، کھجور، برگد، پیپل، املی تو بہت زیادہ تھیں

رای مہر کے باری دیوس ہوی اندھیار

راے مہر کے باغ میں (ان کی کثرت سے) دن کو اندھیرا رہتا تھا

۱۹۔

اتِ گھن پیھر دیکھ ابرائی   باسہر پنکھ کہوں تے آئی

اتنا گھنا (دلکش) آم کا باغ دیکھکر   دور دور سے چڑیاں رہنے آگئی تھیں

چہچہاہ تے سوواساری   کہکہاہ تے کو کِل کاری

وہاں ہر طرف توتے بولتے رہتے تھے   اور کالی کویل کُو کُو کرتی تھیں

ع۱۔ وہ جگہ جہاں گوالے رہیں، نام ایک شہر کا

ع۲۔ چھالی کی ایک قسم   ع۳۔ آبالڑیں (مرہٹی) دھیان نہ دینا

۱۹ - یہ بند نسخۂ پرمیشوری لال میں نہیں ہے۔

پیو پیو پپیہا کرے پکار   ناچہہ مور سبد[1] جھنکار[2]

پپیہا پیو پیو کی رٹ لگاتا تھا   مور جھنکار کی آواز کے ساتھ ناچتا تھا

مہر پکار لے ریدہ آئی   اڈگ[3] پیک پیک[4] چلائی

ملے رہے دہی کی آواز لگاکر عورت آئی   اجڑ آدمی ایک ایک غل مچا رہا تھا

ہریر آی دیس گر رہا   کاگ ٹودر بہہ بھاکھا کہا

ملک بھر کے ہریل آکر وہاں رہتے تھے   کوّے، الّو بہت بولیاں بولتے تھے

اُس انبر و سہاونا جہہ چت رہا لبھای

یہ آم کا باغ اتنا خوبصورت تھا کہ دل گرویدہ ہوگیا تھا

باسیہہ پنکھی رہیے اتِ چھاڈ نہ انتر جای

چڑیاں رہ پڑی تھیں، اِسے چھوڑ کر کہیں نہیں جاتی تھیں

۲۰۔ صفت[5] بتخانہ بر حوض وماندن جوگیان، مردان و زنان درآں

تارا، پوکھر، کنڈ کھنائے   مڑھ[6] دیور[7] جہہ پاس اٹھائے

تالے پوکھر اور حوض کھدوائے تھے   چاروں طرف مٹھ اور دیوالے بنوائے تھے

کھوناتپسی[8] اچھہنہ تہاں   او بھگونت رہیے تنہہ مہاں[9]

کھوناتپسی وہاں رہتے تھے   اور اُن میں بھگونت بھی رہتے تھے

ع۱۔ سبد = شبد = آواز   ع۲۔ جھنکار = جھنجھناہٹ، جوش، تیزی۔

ع۳۔ اڈگا (مرہٹی) اجڈ، اناڑی   ع۴۔ پیک (مرہٹی) = یک (فارسی) = ایک

۲۰۔ یہاں سے نسخۂ مانچسٹر شروع ہوتا ہے۔

ع۵۔ نسخۂ مانچسٹر

ع۶۔ مڑھی، جھونپڑی

ع۷۔ جہاں دیوتا رہیں۔ کمرہ

ع۸۔ کھوتا، تپسی، بھگونت، نامدھاری، مسواسی وغیرہ جوگیوں کی قسمیں ہیں۔ آخر الذکر عورتیں ہوتی ہیں۔   ع۹۔ مہاں = ماہاں = میں، اندر

سواسی سیو منڈپ چھائی پُردکھ ناتوں تیہہ ٹھور نہ جائی[1]
سیو کے منڈپ میں سواسی عورتیں بھری رہتی ہیں نا دھاری مرد اُس جگہ پر نہیں جاتے ہیں
بھرا ڈنبرو، ڈاک بجاوے سبد سہاد اندر من بھاوے
وہ لوگ بھرا، ڈمرو اور ڈنکا بجاتے رہتے ہیں وہاں کی دلکش آواز اندر کے دل کو بھی بھاتی ہے
جوگی سہنس چار تہنہ گاوہیں سینگی پوریہ بھسم[2] چڑھاوہیں
چار ہزار جوگی وہاں گاتے رہتے ہیں ناقوس بجاتے ہیں، خاک جسم پر چڑھاتے ہیں۔

بسدھ پرکھ گن آگر[3] دیکھ لبھانے ٹھاؤں
بسدھ لوگ جو خوبیوں کا پیکر ہیں اُس جگہ کو دیکھ کر فریفتہ ہو جاتے ہیں
کہت سنت اس جا نیہہ دُہنہہ چل دیکھئیں جاؤں
ذکر سننے سے دل چاہتا ہے کہ میں بھی دیکھنے کے لیے چلا جاؤں

۲۱۔ صفتِ حوض و لطافتِ آب اُو گوید۔[4]

سرور و ایک سبھر بھر رہا جھرناں سہنس پانچ[5] تہنہ بہا
ایک حوض لبالب بھرا ہوا ہے اُس میں پانچ ہزار فوارے چھوٹ رہے ہیں
اَت اَدگاہ نہ پائیہ تھاہا پانیں چوکھ سراہوں کاہا
وہ اتنا گہرا ہے اُس کی تھاہ نہ پا سکو گے پانی نہایت شفاف، اُس کی تعریف کس طرح کروں
باس کیورہ پیت لکھن آوئی دیکھت موتی چور سہاوئی
پیتے ہی کیوڑے کی خوشبو آتی ہے دیکھنے میں وہ موتی چور کی طرح بھلا لگتا ہے
کنور لاکھ دوئی پانی جاہیں تیر بیٹھ تے لیہہ نہ بھرا نہیں
دو لاکھ دوشیزائیں پانی کے لیے جاتی ہیں کنارے بیٹھ کر وہ بھر لیتی ہیں

ع۱۔ نسخۂ پرمیشوری۔ نسخۂ ماتا پرشاد میں "نیند سُن آوا"
ع۲۔ بھسم = بھبوت، پاک راکھ۔ ع۳۔ آگر = ڈھیر، خزانہ ع۴۔ نسخۂ مانچسٹر۔
ع۵۔ نسخۂ پرمیشوری۔ نسخۂ ماتا پرشاد میں "ایک اُدبہا"

ٹھاوں ٹھاوں بیٹھے رکھوارا کھوڑ[1] نہای نہ کواد پارا
جگہ جگہ نگہبان بیٹھے ہیں کوئی بھی اُس کے اندر نہانے کے لیے اتر نہیں سکتا

چھائے ہوی ترور نہہ آگئی کہنہ نہ پائیہ باٹ
درخت وہاں اِس طرح چھائے ہیں کہ کسی بھی جگہ راستہ نہیں پاؤ گے
چاپ[2] روپ سرور کے راوت باندھے گھاٹ
کمان کی طرح اس حوض کے گھاٹ کو راوت باندھے ہوئے ہیں

۲۲۔ صفتِ جانوران در آں حوض گوید۔[3]

پیرہ ہنس، مانجھ پھہرا ہیں چکوا چکوی کیر[4] کرا ہیں
ہنس تیرتے ہیں، مچھلیاں لہراتی ہیں چکوا چکوی کھیل کرتے ہیں
دھولا ڈھینک بیٹھ چھریائیں بگلا بگلی سہری کھائیں
دھولا ڈھینک پانی میں بیٹھ کر چھینٹے اڑاتے ہیں بگلا بگلی مچھلیاں کھا رہے ہیں
پیلو سون تہاں رہے چھائی اَرر جل ککری پچہچہائی
پیلو اور سون وہاں چھائے رہتے ہیں اور مرغابیاں بولتی رہتی ہیں
پسری پرائن تول متولا ہریر پان تے راتر پھولا
کنول کی بیل پانی کے اوپر پھیلی ہوئی ہے ہرے پتوں میں لال پھول کھلے ہیں
پنچھی آئی دیس کر پرا کار کرونجوا جلہر بھرا
ملک بھر کی چڑیاں آکر پڑی ہیں کالی کرانکل سے حوض بھرا ہوا ہے

سارس کُرلہنہ راتِ نیند تل ایک نہ آوئی
رات میں سارس بولتے ہیں، ایک پل کے لیے نیند نہیں آتی ہے
سبد سہاد کان پر جگت رینِ بہاوئی
میٹھی آواز کان میں پڑتی ہے، جاگتے رات گزر جاتی ہے

ع۱۔ کھوڑ (खोल) مرہٹی = گڑھا، غلاف ع۲۔ چاپ (مرہٹی) = کمان،
ع۳۔ نسخۂ مانچسٹر ع۴۔ کیلی (مرہٹی)، ہنسی مذاق

۲۳۔ صفتِ خندق برگردِ شہر گوور گوید۔

جای دیکھ گوور کئی کھائی — پرس[۲] پچاس کئی رے گہرائی
گوور کی خندق جاکر دیکھی — پچاس[۵] آدمیوں کی برابر اُس کی گہرائی ہے
ترہٹت پتھر بتہ تس کئی باندھی — گتھنہ نہ سوجھئی آنتر دساندھی
نیچے سے پتھر کی ہے، ایسی بنائی گئی ہے — کہیں بھی شگاف یا جوڑ نظر نہ آئے
ڈبکی پھرے آچھے پھیراؤں — تل ایک نیر گھٹئی نہ کاؤں
ڈبکی لگاکر اچھے تیراک واپس آگئے ہیں — کبھی اِس میں ذرا سا بھی پانی گھٹتا نہیں ہے
نیر ڈراوَن، ہَر بَر بانوں — جھانکھت ہیے کانپ تس پانوں
پانی خوفناک ہے ہرے رنگ کا ہے — جھانکتے ہوئے دل پتّے کی طرح کانپتا ہے
جو کھسِ پرئی سو جم پنتہ جائی — پر تہنہ ماچھ مگر تیہہ کھائی
جو گر پڑے وہ موت کے راستے میں جاتا ہے — پڑتے ہی اُسے مچھلی یا مگر کھا جاتا ہے

رائ بیس اِک جو چل آدہنہ کیسہنہ لئے ہُنہ نہ جائی
بیس[۲] کے قریب راجا چلکر آئیں تو بھی کسی طرح یہ اُن کے قبضہ میں نہ جائیگی
ڈنڈی کئی آپن بھاگہہ سا ہَن جاہ گنوائی
تاوان دے کر بھاگینگے، سامان گنواکر جائینگے

۲۴۔ صفتِ[۳] حصارِ گردِ شہر گوور گوید۔

اِینہوں چاہ جو کوٹ اُچاوا — کار سیت گڑھ پاتھر لاوا
اِس کے چاروں طرف جو فصیل اُٹھائی ہے — کالے سفید پتھر گڑھ کر لگائے گئے ہیں
پرس[۴] تیس ایک آہ آدنچائی — ہاتھ بیس کیری چکرائی
تیس[۵] آدمیوں کی برابر اونچائی ہے — بیس[۶] ہاتھ کی اِس کی چوڑائی ہے

علہ۔ نسخۂ مانچسٹر۔ ع۲ایک آدمی ۳ ۱/۲ ہاتھ، پچاس آدمی = ۱۷۵ ہاتھ، مجازاً بہت زیادہ
ع۳۔ نسخۂ مانچسٹر۔ ع۴ نسخۂ میشوری۔

ہاتھ تیس کر آہ اونچائی — پرس ساٹھ کے ہے چوڑائی

گوسی سہنہ سب ایگر لاگا — اوپر ہیرت کھس پرہ پاگا
سب برجیوں پر ایگر (سُرخی) لگی ہوئی ہے — اوپر دیکھنے سے پگڑی گر پڑتی ہے
تیل دھار جیس چکنائی — اوپر چانٹی چڑھے نہ جائی
تیل کی دھار کا جیسا چکنا پن ہے — اِس کے اوپر چونٹی سے بھی چڑھا نہیں جاسکتا
سگر دیوس چہنہ دِس پھر آیئے — سور آنتھ وئی اور نہ پائیے
سارے دِن اِسکے چاروں طرف گھومتے رہیے — سورج ڈوب جائیگا، اِس کا پرانہ پاؤگے

بیس پَوَر، بیسو جَرلو ہے، سونے ایں رسے کوار
بیس[۲] دروازے ہیں، بیسوں پر لوہا جڑا ہے، کواڑوں پر سونا چڑھا ہے
دیوٗ سہنہ رہہنہ پنوَر یا رات بھنوَہنہ کوٹوار
دِن میں دربان رہتے ہیں، رات کو کوتوال چکّر لگاتا ہے

۲۵۔ صفتِ[۱] خلقِ شہر کز سکنہ بودند در آں شہرِ مذکور۔

بابھن، کھتری، بیس، گووارا — کھانڈروار اور اگروارا
برہمن، چھتری، بیس اور گوالے — کھنڈل وال اور اگروال
بسہنہ[۲] تواری او پچوانان — ڈھاکر، جوسی، او بجمانا
بستے ہیں تواری، پنچوان — دھاکڑ، جوشی اور بجمان
بسہنہ گھندھائی او بنجارا — جات سراوگ او پوارا
گندھی اور بنجارے بستے ہیں — سراوگ اور پنوار ذات کے لوگ
سونیں بسہنہ سنار بنانی — راوت لوگ بسائے آنی
سونے کا کام کرنے والے اور ہوشیار سنار بستے ہیں — راوت لوگ لاکر بسائے گئے تھے
ٹھاکر بہت بسہنہ چوہانان — پر جا پون گنت کو جانا
بہت سے چوہان ٹھاکر بستے ہیں — نوکر چاکروں کی گنتی کون جانتا ہے

ع۱۔ نسخۂ مانچسٹر
ع۲۔ یہ سب برہمنوں کی ذاتیں ہیں۔ پنچوان، چوبے یا چتر بیدی سے برتر ہیں۔

بہت جات دَر حَر اُٹھ گھور پنہ ہینڈتہ جاہی

بہت لوگ کچل جاتے ہیں گلیوں میں ٹہلا نہیں جاسکتا

تیسؔ بار بسِ گو وَرا، مانس چَلت بھلائی

تیسؔ مرتبہ گوور میں رہے پھر بھی چلتے میں آدمی بھولتا ہے

۲۶۔ صفتِ مجلس ترکش بندانِ رائے مہر گوید۔

راج کُرے کے بتیس اَتھرائی ... ہم پُھن ٹھاڑھ بھئے تہاں جاہی

شاہی خاندان کی مجلس بیٹھی تھی ... پھر وہاں ہم جاکر کھڑے ہو گیے

اَت بدّ داس پَنڈِت تے پڑھے ... رُوپ بیراس دَئی کے گڑھے

نہایت ذیعلم، پنڈت سے پڑھے ہوے ... حسن عمل میں وہ خدا کے بنائے ہوے ہیں

اُدھرن لاگے، پان چبا ہیں ... مُکھ مَنہہ دانت سُو جہنہ نا ہیں

ہونٹ سے لگاکر پان چباتے ہیں ... منہ میں دانت نظر نہیں آتے ہیں

دان جھوجھ کر برُدھ بُلاؤ نہہ ... بھا نٹہہ کا پَر گھور دِواؤ نہہ

بخشش کے لیے جنگ کے برخلاف بلاتے ہیں ... بھاٹوں کو کپڑے گھوڑے دلواتے ہیں

ہاتھ کھڑگ بیر نہہ سر دیہیں ... بَیر پنہ اوپر بیرا لیہیں

تلوار کا ہاتھ دشمن کے سر پر دیتے ہیں ... دشمن پر جانے کے لیے بیڑا لیتے ہیں

چھتیس کُرے راجپوت بھوگہنہ راسن گادل

چھتیس خاندان کے راجپوت اپنی جاگیروں میں عیش کرتے ہیں

دیس کے ڈانڈ آد مہرئی کہنہ تنہہ کنبرن کے نادل

دیس بھر کے خراج مہر کے پاس آتے ہیں اُن شاہزادوں کے نام سے

۲۷۔ صفتِ بازارِ عطریات شہر گوور د خریدن خلق۔

سون پھول ہاٹہہ سب پھولا ... ریجھ بھوہ گا دیکھت بھولا

عُمدہ پھول بازاروں میں سب پھولے ہیں ... دل فریفتہ ہوا، دیکھ کر از خود رفتہ ہو گیا

عا۔ لیدر کے علاقے میں کسی اہم بات کی آمادگی کے اظہار کے لیے پان کا بیڑا اٹھاتے ہیں۔ (دیکھو تاریخ فیروزشاہی از برنی)

اَگرُ و چندَن سب دھرا بکاہی ... کُم کُم پَرمَل سُگندھ گُندھا ہی

اگر اور چندن سب فروخت کے لیے رکھا ہے ... کیسر، پرمل[1]، خوشبوئیں لطف دیتی ہیں

بینا اُدرُ د کیوَر سُہادا ... میدہ، کستوری، مہنک سُنادا؟

خس اور کیوڑا بھلا لگتا ہے ... میدا، کستوری کی خوشبو سُنی ہوئی ہے

پان آڈا انگر کھنڈ، سُرنگ سپاری ... جیپھر، لونگ، بکائی جھاری

پان اچھے علاقے کے، خوشنما چھالی ... جایفل، لونگ بکتی ہیں بہت زیادہ

دَو ناں، مَروا، کُند، نواری ... گُوندے ہار تے بیچہنہ ماری

دونا، مروا، کُند اور نواری ... اِن کو ہار میں گوندھ کر مالی بیچتے ہیں

کھانڈ، چِرد، بحی، داکھ، کُھرہری، بہتی لوگ بیسا ہنہہ

کھانڈ، چِرونجی، منقہ، کھرہری (چھوہارا؟) بہت لوگ خریدتے ہیں

ہاسیر، پٹور، سون، بھل کاپڑا، جت چاہیے سب آہ

ہیرا، ریشم، سونا، اچھا کپڑا، جتنا چاہو سب موجود ہے

۲۸۔ صفتِ بازیگران در بازارِ شہر گوور گوید۔

ہاٹ چھرہٹا پیکھن ہوئی ... دیکھہنہ نسر منس اد جوہی

بازار میں بازیگروں کا تماشا ہوگا ... دیکھنے کے لیے مرد اور عورت سب نکل پڑے

بَروا رام رمایَن کہہیں ... گاؤ نہہ گیت، ناچ بھل کرہیں

لڑکے رام کی رامائن کہینگے ... گیت گائینگے، عمدہ ناچ کرینگے

بَہروپی بہہ بھیس بھرادا ... بار بوڈھ چل دیکھی آوا

بہروپیے نے بہت سے بھیس بھرے ہیں ... بچے بوڑھے دیکھنے کے لیے چل کر آے ہیں

رادھا کانہہ[2] دیس چھندلیاؤ نہہ ... مَٹک سونار، مَس[3] دیہہ چڑاؤ ہنہ

رادھا کنھیا کے ملک کے شعر لاتے ہیں ... سر پر مٹکا، جسم پر سیاہی لگاتے ہیں

عا۔ پرمل (परिमल) مرہٹی = خوشبو، مجموعۂ عطریات۔

عا۔ کانھا = چھوٹا بچہ، کرشن۔ عا۔ مس = سیاہی، کاجل۔

گاوہنہ گیت او کہنہ پنواڑا   نٹ ناچہنہ او باجہنہ تارا
گیت گاتے ہیں اور پنوارا؟ کہتے ہیں   نٹ ناچتے ہیں اور تال بجاتے ہیں
بھائن گاری کوڈ[ع۱] چرِت، ہم دیکھا ہدئی اُبار[ع۲]
من کو دھوکا دینے والے کھیل تماشے ہوئے، ہم نے دیکھا، محو ہوگیے
اُچھہ بدھاوا گوور، گھر گھر منگرا چار
گوور میں خوشی ہوتی ہے، گھر گھر میں شادیانے بجتے ہیں

۲۹۔ صفتِ دربارِ راے مہر گوید۔

کہوں مہر سینہ بارو بکھانی   بیٹھ سینہ گرڑھ سے دھرے بنانی
یہ مہر سنگھ کے دربار کا بیان کرتا ہوں   صنّاعوں نے گڑھ کر رکھا ہے، وہ شیر بیٹھا ہے
بہت بیر تنہہ دیکھ پرا ہیں   ہئیں لاگ ڈر، کھیند نہ کھا ہیں
بہت بہادر ان کو دیکھکر بھاگتے ہیں   دل میں ڈر لگتا ہے، دوڑا کر کھا نہ جائیں
دیکھت پور ڈیسٹھ پھر جائی   ایک سوت سُت دھارا اوچائی
اُس محل کو دیکھنے سے نگاہ پھر جاتی ہے   معمار نے ایک سوت میں اِسے اٹھایا ہے
اوپ[ع۳] روپ گئی پانی ڈھارا   اُسں کئی مہر دُوار سنوارا
اُس کو چمکا کر چاندی کے پانی میں ڈھال دیا ہے   مہر کے دروازے کو اِس طرح سنوارا ہے
سات لوہ ایکہنہ اوٹائے   بجر کیوار پنور گرڑھ لائے
سات قسم کی دھاتیں ایک ساتھ ابالی ہیں   قلعہ کے دروازے میں ایسی مضبوط کواڑ لگائی ہیں
رات جو بیٹھے چوکی کُنت کھڑگ رہ چھائی
رات میں جو چوکی بیٹھتی ہے، اُس کی برچھی تلوار چھائی رہتی ہیں
پاکھر سہس ساٹھ پھر، چانٹہہ سنچر نہ جائی
ساٹھ ہزار گھوڑے چلتے ہیں، چیونٹی بھی نہیں نکل سکتی۔

ع۱ کوڈ (مرہٹی) پیار، موج، نشاط۔   ع۲۔ اُباڑ (مرہٹی) اُبَرْد (کنڑ) = انتہائی خواہش۔
ع۳۔ روپ، بہ واو مجہول (مرہٹی) چمک، آب۔

۳۰۔ صفتِ قلعہ ہاے راے مہر گوید۔

چھن ہوں کہوں دھورا ہر باتا   ایگر پان ڈار کیے راتا
اب میں قلعہ کا بیان کرتا ہوں   شنگرف کا پانی ڈالکر سرخ کیا گیا ہے
ست کھنڈ پاٹا آنوں بھانتی   سٹھ چوکھنڈی بھئی جنہہ پانتی
سات منزلیں مختلف انداز سے پاٹی ہیں   جن پر ساٹھ چوکیوں کی قطار ہے
اُس رچنا کیئے کون بنانی   ساٹھ کرس نے دھرے سنوانی
کس فنکار نے ایسی تعمیر کی ہے   ساٹھ برجیاں سونا چڑھی ہوئی لگا ہیں
چوراسی سے[ع۱] بھانتِ اُچائی   لگھی دریریں اتی سہائی
چوراسی سو انداز کی تعمیر کی ہے   نہایت حسین دھاریاں بنائی ہیں
کنک کھنبہ جڑ مانک دھرے   جگمگاہیں جن تریّا بھرے
سونے کے کھنبے ہیرے جڑے ہو لگا ہیں   جگمگاتے ہیں گویا ستارے بھرے ہیں
اگر و چندن اُکھنٹا اچھی سہائی باس
اگر اور چندن اور اُکھنٹے کی خوشبو بھلی لگتی ہے
دیو لوک اُس بھا کھہنہ تک آہ کبلاس
دیوتاوں کے مُلک والے کہتے ہیں، شاید یہ جنّت ہے

۳۱۔ صفتِ حرمانِ راے مہر کہ ہشتاد و چہار بودند۔

راے مہر رانی چوراسی   اِک ایک کے تر چیر اِکاسی
راے مہر کی رانی چوراسی تھیں   ایک ایک کے تحت اکیاسی باندی تھیں
بیکر بیکر ہوئی جیو نارا   بیکر مندر سیج سنوارا
سب کے الگ الگ کھانے تھے   الگ الگ محلوں میں وہ رہتی تھیں
پاٹ مہا دیو پھولا رانی   سبّے اچہت، وہ اُپے سیانی
سب سے بڑی حیثیت والی پھولا رانی تھی   سب بے فکر تھیں، وہ دانشمند تھی

ع۱ قدیم تصانیف میں صَد کے معنی میں ہر جگہ "سے" ہی آیا ہے۔

اَگَر چَندَن پھول اَو پانو　　کُم کُم چیدہ بیر سَنہہ آنی

اَگر، چندن، پھول اور پان　　کم کم اور چیدہ دور سے مہکتی تھی

رُپچے ہِنڈولا جھولَیں ناری　　گاوَنہہ اَپُرَب جوبَن باری

جھولا پڑا تھا، عورتیں جھولتی تھیں　　کنواری لڑکیاں گاتی تھیں

اَرتھ دَرَب گھور اَو ہَست گِنَت نَہ آوَئی کادُو

مال، دولت، گھوڑے اور ہاتھی کسی کے شمار میں نہیں آتے تھے

اَن دَھن پاٹ پٹور بَھل گوتیک بھولا راوُو

دوسرا مال، ریشمی، سوتی کپڑے، سامانِ عیش کو راجا بھولا ہوا تھا

۳۲۔ تولّد شدنِ چاندا درخانۂ مہر و خدمت کردنِ ہمہ ستارگان۔

سَہدیو مَندر چاند اَو تاری　　دَھرتی سَرگ بَھئی اُجیاری

سہدیو کے گھر میں چاند پیدا ہوئی　　زمین اور آسمان میں اجالا ہو گیا

پہلَیئں گھڑی بھَیو اَوتارو　　دوج کَ چاند جان سَنسارو

پہلی گھڑی میں وہ پیدا ہوئی　　دنیا نے جانا کہ دوج کا چاند ہے

سات[1] تو چَندَر نکھت بھا مانگا　　جانو سُور دِپَے تِس آنگا

اُس کی مانگ میں ساتوں چاند تارے تھے　　گویا اُس کے جسم میں سورج نظر آ رہا تھا

بھئے سَپورَن چَو دَس رَاتی　　چاند مَہَر دِھیَہ پَدمَنِ جاتی

وہ پوری طرح چودس کی رات ہو گئی　　مہر کی بیٹی وہ ذات کی پدمنی تھی

راہُ کیت دُوئی سیو کَراہیں　　سُوک سَنیچر بَہَر ئیں جاہیں

راہ اور کیت دونوں اُس کی خدمت میں تھے　　سوک سنیچر باہر چلے گئے تھے

اَور نکھت اور گاوں اَچھہنہ پَنوَر دُوَار

تمام ستارے خدمت میں تھے، اُس کے محل کے دروازے پر تھے

چاند چَلَت نَر موہَنہ جَگَت بھَیو اُجیار

چلتے لوگ چاند پر فریفتہ ہوتے تھے، دنیا اُس سے روشن ہو گئی تھی

۳۳۔ روزِ پنجم و ششم شب ضیافتِ خاندان کردن و دیدنِ زنّار دار طالع

پانچو دِوَس، چھٹی بھَئی راتی　　نیوتا گوَر چھتیسو جاتی

پانچویں دن جب چھٹی کی رات ہوئی　　گوور کی چھتیسوں ذاتوں کو نوتا گیا

گھَر گھَر سبھ کَہ نیوتا آوا　　اَو تِنہہ اُوپَر باج بَدھاوا

گھر گھر میں ہر شخص کا نیوتا آیا　　اور اس کے علاوہ شادیانے بجے

مہرِیں سَہَس سات اِک آئی　　اَنگ، مَونڈ، سیندُر اُنھوائی

سات ہزار کے قریب عورتیں آئیں　　جسم اور سر کو سیندور سے نہلا دیا

---

[1] اِس بند میں ساتوں ستاروں کا ذکر کر کے گویا چاندا کو آئندہ پیش آنے والے واقعات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

باہمن سبھا آی جو بیٹھی   کاڑھ پُران راس گن دیٹھی

برہمنوں کی مجلس آکر بیٹھی   پوتھی نکال کر راسی اور اثرات دیکھے

چھٹی کا آکھر دیکھ للاڑا[1]   اردھی سو جانہہ جم بارا

پیشانی میں چھٹی کا حرف نظر آرہا تھا   آدھی عمر میں موت کے دروازے پر جائیگی

اگن برک بجھا چاندہ اوکٹ[2] چھئی نہ جائی

چاندا کی آتشِ حسن ہے، اِس کی تپش کو انگیز نہیں کیا جا سکتا

جس اُجیا رین بھنگا مر نہہ رائی اُڈائی

جیسے روشنی پر پتنگے، اُسی طرح اُس پر اُڑکر راجا فدا ہونگے

۳۴۔ صفتِ جمالِ صورتِ چاندا در ہمہ شہرہا شہرت شد۔

برہیں مانس دیس گئی باتا   دھور سمند، معبر، گجراتا

بارھویں مہینہ میں ملکوں ملکوں بات پھیلی   دھور سمندر، معبر، گجرات میں پہنچی

ترہت، اودھ، بداؤں جانی   چھوں بھون اُس بات بکھانی

ترہت اودھ بداوں نے جان لی   چاروں سمتوں میں اِس بات کا ذکر پھیلا

گووَرہ آہ مہر کے دھیا   چاند ناو دھورا ہر دیا

گودر میں مہر کی بیٹی ہے   چاند نام ہے، وہ محل کا چراغ ہے

اُس تریا جو مانگے پائیے   ارتھ[3] لای کے بیاہیں جائیے

اگر ایسی عورت کا سوال پورا ہو تو   مطلب لگاکر اُسے بیاہنے جائیے

راجا کے ہنت براُت آوہنہ   بہر جانہہ پئی اُتر نہ پاوہنہ

راجا کے پاس مسلسل پیغام آنے لگے   واپس جاتے تھے، جواب نہ پاتے تھے

مہر کہے کو موریں جوگہہ، کاسوں کروں بیاہ

مہر کہتا تھا میرا مقابل کون ہے، میں کس سے بیاہ کروں

عـ۱۔ للاڑا = للاٹ، پیشانی۔

عـ۲۔ کٹ (مرہٹی) تراش، دار، کمر، پہلی۔ عـ۳۔ ارتھ = مطلب، دولت۔

ٹکٹ ہنت سب کو آہیں، جات نہ دیکھوں کاہ

تلک والے، دوست سب لوگ ہیں، اپنی ذات کا کوئی نہیں ہے

۳۵۔ فرستادنِ راے جیت باہمن و حجام را برمہر برلے پیغام باون[1]۔

چوتھیں برس دھرس جو پاؤ   جیت بلاوا باہمن ناؤ

چوتھے سال میں جب اُس نے قدم رکھا   جیت نے برہمن اور حجام کو طلب کیا

دینہہ بساری[2] موتنہہ بارُد   کہہ مہر سوں مور جُہارو

موتیوں کا ہار دیا (کہ اِسے) نذر کرو   اور مہر سے میرا سلام کہو

او اُس کہہ مور توں بھائی   راجا نیکے کرہ سگائی

اور یہ عرض کرو، آپ میرے بھائی ہیں   اے راجا یہ مبارک رشتہ کر دو

او جس جان کہس سنواری   جئی سن بر گھر سنی سنکاری

اور جیسا مناسب ہو بہتر طور پر کہنا   تاکہ برادر گھر کا حال سن کر وہ منظور کرلے

مہر کیں رادھ گونہہ پئی آجو   ہم چاہت ہہنہ آپن کا جو

مہر کے پاس آج ہی خوش ہو کر جاؤ   ہم اپنا کام چاہتے ہیں

اِت کہہ کے باہمن ناؤ، دواو دینہہ چلائی

یہ کہکر برہمن حجام دونوں کو روانہ کیا

برے چاند باون کنہ بیگ کہو منہہ آئی

چاند نے باون کو بر مان لیا، یہ مجھ سے جلد آکر کہو

۳۶۔ آمدنِ باہمن و حجام برمہر و عرض کردنِ پیغام باون۔

باہمن ناؤ گیے رسنہ[3] بارُو   دیکھ مہر ڈہنہ کینہہ جہارُو

برہمن حجام سنگھ (مہر) کے دربار میں گیے   مہر کو دیکھکر دونوں نے سلام کیا

عـ۱ نسخۂ مانچسٹر میں لفظ "باون" کے بعد "رو" بھی

عـ۲ بساری (مرہٹی) پیشگی، سائی   عـ۳ رسنہ = سردار۔

مہر کہا کِت پانڈے[ع۱۰] آوا   اَوہٹ کہہ اَو دھاری[ع۱۱] پاوا

مہر نے کہا پانڈے کہاں سے آئے   دور سے آکر یہاں قدم رکھے

سُنہہ دیو مُم جیت پٹھائی   دھرم لاگ تُم بنتے آئی

اے دیو سُنیے مجھے جیت نے بھیجا ہے   دھرم کے لیے تم سے عرض کرنے آئے ہیں

اُو ہو آہ تمھارِیو بھائی   راجا نیکے کرہُ سگائی

وہ بھی تمھارا ہی بھائی ہے   اے راجا یہ مبارک رشتہ کرو

دھرم راج تم جُگ جُگ پاوہُ   ہم دیئے کر بول سُناوہُ

مذہب کا راج تم قرن بہ قرن پاؤ   ہم نے دیا، تم یہ بات سُنا دو

جات کرم گُن آگر دیس مان سبھ لوگ

ذات، عمل، صفات سامنے ہیں، سب لوگ ملک میں مانتے ہیں

سُنے بول جیتہہ دجیئی بیٹی باون جوگ

جیت اب یہ بات سن لے، باون کے لیے بیٹی دیجیے

۴۷۔ جوابِ دادنِ باہمن وحجّام را از طالعِ چاندا و باون۔

سُن سادھو تو پنڈت سیاناں   گِنت کا رس ہوت ایاناں

اے سادھو تو ہوشیار پنڈت ہے   راسیوں کا جاننے والا کیوں نادان ہو رہا ہے

چھٹ آٹھیں کیسیں جُڑ راسی   گھری دھرس اَوگنت بھلاسی

چھٹی آٹھویں راسی کس طرح جُڑ سکتی ہے   گھڑی رکھتے ہو اور راسی بھول رہے ہو

اُس پیھن اُسگٹ[ع۱۲] کری نہ جائی   پاچھے رہی نہ تور بڑائی

پھر ایسا بے میل کام نہ کرو   آئندہ تمھارا بڑا پن باقی نہ رہیگا

نیہ سنیہہ جو پُرت نہ ہوئی   کہاں کَ پُرُو کہ کہاں کے جوئی

عشق و محبت کے تقاضے اگر پورے نہ ہوں   کہاں کا شوہر اور پھر کہاں کی بیبی ہے

ع۱۰۔ پانڈا = شیر کا بچہ، بہادر

ع۱۱ اَودھار ڑیں (مرہٹی) = یاد کرنا، خیال کرنا۔

ع۱۲ اُسگٹ (مرہٹی) باریک۔

دَئیی کَ لِکھا جو اِی آہا   تاکو ہم تم کریہہ کاہا

خدا کا لکھا اگر یہی ہو گا   تو اُس کو ہم تم کیا کر سکینگے

تورکہا ہوں کیسے میٹوں اُس کے رہوں لجائی

تیرا کہا میں کس طرح مٹاوں، سُنکر شرمندہ ہو رہا ہوں

گِنت راس جِن بھولہہ، پاچھیں ہوی پچھتائی

راسی کا شمار کرتے ہوئے نہ بھولو کہ بعد میں پچھتانا پڑیگا

۴۸۔ بازنمودنِ زنّار دار پیغامِ باون و قبول کردنِ مہر و دہانیدنِ نیگ

باہمن ٹیک بول کے پائی   برؤُ چاند رہُ تور بڑائی

برہمن نے بولنے کے لیے سہارا پا لیا   (کہا) چاند کو بیاہ دو، میری بڑای رکھ لو

تو نرِند دیس کر راؤ   تو کہنہ بُرہِ نہ آوئی کاو

آپ نریندر ہیں، دیس کے راجا ہیں   آپ کو کبھی بُرای نہیں آئیگی

راس گِنت کر ناتوں نہ لیجا   دَئی آن بیچ، بیٹی دیجا

راسی گنتے کا آپ نام نہ لیجیے   خدا کو بیچ میں لاکر بیٹی دیجیے

دَئی لاگ کاج جو کرا   تاکر دھرم دُہوں جگ دھرا

خدا کے سہارے جو کام کیا جاتا ہے   اُس کی بات دونوں عالم میں رہتی ہے

باہمن بول مہر جو ماناں   گوَوک برج دِوائی پاناں

برہمن کی بات کو مہر نے جب مان لیا   سپاری قبول کی، پان دلوا دیا

سیندُر پھول چڑھائے او موتنہہ گل ہار

سندور پھول چڑھائے اور گلے میں موتیوں کا مالا ڈالا

دیت چاندا باون کہنہ رتیر لاو کرتار

چاندا کو باون کے لیے دیتا ہوں، خدا کنارے لگائے

۴۹۔ بازگشتنِ زنّار دار وحجّام و بازگفتنِ کیفیتِ نکاح بر جیت۔

عہ پوربی کے قدیم مخطوطات میں کا، نہ وغیرہ کو اکثر کَ، نَ لکھا ہے۔ اب یہ طریقہ متروک ہے۔

تیل پھلیل دوؤ اُبٹنواے   اُپروب بستر کاڑھ پہراے
تیل پھلیل سے دونوں کو نہلوایا   بیش بہا کپڑے نکلوا کر پہنواے

مہر مندر جے اِنہہ جیونارا   لینھ پان بھئے اسوارا
مہر کے گھر میں اِن کا کھانا ہوا   انھوں نے پان لیا اور سوار ہو گیے

دُنی اسیس پھرائی باگا   رہسَت چلے بول بھل لاگا
دعا دیکر باگ پھرای   خوش خوش چلے، باتیں اچھی لگتی تھیں

جائی جیت گھر دیت بدھائی   بری چاند باوَن کہہ پائی
جیت کے گھر جاکر مبارکباد دی   چاند کو بر لیا، باوَن کے لیے پاگیے

بِہپھئے نس اندھیار بہاوا   کرہُ بیاہ چاند گھر آوا
برہسپت اندھیرے پاکھ کو رات نے چھوڑ دیا   بیاہ کرو، چاند کو گھر لے آو

جیت بلاے لوگ کٹنب، جن سنہہ ایک سنت آئی
جیت نے لوگوں اور خاندان کو بلایا، لوگو ایک سچ بات آکر سنو

مہر دیت باوَن کہہ چاندا، چلہہ بیاہیں جائی
مہر باوَن کے لیے چاندا کو دیتا ہے، چلو بیاہنے جاتے ہیں

۴۰۔ روان کردن جیت براے نکاح بر کردن درخانۂ راے مہر

بھار سہس دُوی لاڈو لاوہنہ   چاچر پاپڑ بہتے پکاوہنہ
دو ہزار وزن کے لڈو لاے   چرچرے پاپڑ بہت سے پکواے

لینھ کھرورا[1] اوگیارا   بھل کنڈ ور بھئے اسنبھارا
دودھ کی اور زعفرانی مٹھائیاں بنوائیں   عمدہ مٹھائیاں بے شمار تھیں

چیر پٹور پہراے باگا   ٹانکا لاکھ سوا[2] بھرن لاگا
ریشمی لباس اور خلعت پہناے   لاکھ ٹنکے کا زیور تیار کرایا

---

[1] بقول پرمیشوری لال چاول کے آٹے کے لڈو [2] ماتا پرشاد نے: سوا بمعنی صد لکھا ہے جو صحیح نہیں۔

ڈانڈی اَسی نوّے اِک چلی   ایک ایک جاہ سو اِک اِک بھلی
اَسی نوّے کے قریب پالکیاں چلیں   جس میں ایک ایک سے ایک ایک اچھی تھی

سات آٹھ سے گھور پلانے   بھئے اسوار رای اورانے
سات آٹھ سو گھوڑے ہاتھی تھے   جن پر راے اور رانے سوار تھے

جس بسنت رت ٹیسو پھولیں، چہند دِس دیکھیے رات
جیسے بسنت کے موسم میں ٹیسو کے پھول کھلیں، چاروں طرف سُرخی تھی

بھاٹ، کلاونت، بھر ریا، ترُیا، تس ہوی چلی برات
بھاٹ، گانے والے، ڈھول والے، سنکھ والے، اِس طرح برات چلی

۴۱۔ نشانیدن جیت را در خانہ و خواندن نکاح میان باوَن و چاندا۔

جہاں مہر پٹسار سنواری   آن برات تہاں بیساری
جس جگہ مہر نے شامیانہ لگوایا تھا   برات کو لاکر وہاں بیٹھا دیا

چھیپر نیت پٹور بچھائی   سُنبھی ایک رنگ تِنہہ لائی
چاندنی، ریشمی قالین بچھاے گیے   اُن سب کے ایک قسم کی خوشبو لگای گیی

دیا سہس چہو دِس بارا   گھر باہر سبھ بھا اُجیارا
ہزار چراغ چاروں طرف روشن تھے   گھر میں اور باہر ہر طرف اُجالا تھا

مانس بہت سو دیکھت رہا   کوؤ کہے رات، دیوس کوی کہا
بہت لوگ دیکھتے رہ گیے   کوی کہتا رات ہے، کوی دن کہتا تھا

بھئی جیونار پھر آے پانا   بید بھنہنہ بانبھن پردھانا
کھانا ہوا، پھر پان تقسیم ہوے   بید پڑھنے والے برہمن خاص تھے

لاے بر نہہ باوَن کنہ، چاندا آرت دینہہ اُتار
باوَن کے بر لگاکر، چاندا کی آرتی اُتاری

جات سراکت، دیکھو ناہیں، بٹیوا بھینبھر، بار
ذات کا سلسلہ دیکھا، نہیں دیکھا کہ بیٹا کانا ہے یا نابالغ

۴۲۔ صفتِ جہیزِ چاندا گوید۔

گاوں بیس بھل دانج پائے　　بھینس ساٹھ ایک ذرب بھرآے[ع۱]

اچھے بیس گاوں ڈین میں پائے　　قریب ساٹھ بھینسیں مال بھری آئیں

گھوڑ پچاس آن کیے ٹھاڑھے　　ٹنکا لاکھ ہنتھ تے باندھے

پچاس گھوڑے لاکر کھڑے کر دیے　　لاکھوں ٹنکے ہاتھی سے باندھ دیے

چیرا پچیر سہس اِک پاوا　　گای بھینس نہہ نہ گنت آوا

غلام باندی ہزار کے قریب ملے　　گائے بھینس تو گنتی میں نہیں آتے تھے

کاپڑ جات برن گن کاہا　　ہیرا مونت لاگ جنہہ آہا

کپڑوں کی قسموں کی خوبی کیا کہوں　　جن میں ہیرے موتی لگے ہوئے تھے

سیج سور گر نانون نہ جانوں　　کہاں سیج اُس کاہ بکھانوں

گدّے لحاف کی قسموں کا نام بھی نہیں معلوم　　ایسے بستر کہاں، اُن کا بیان کیا ہو

چاور، گنک، کھانڑ، گھیو، لون، تیل، بسوار

چاول، آٹا، شکر، گھی، نمک، تیل، مسالے

لادٹانڈ ٹکرادا، بردے بھئے اسنبھار

یہ تمام سامان لادا، بوجھ سے جانور بے قابو ہوگیے

ع۱۔ بقول پرمیشوری لال ہے　　پھینس ایک ذرب بھر آیے
لیکن فینس یا پینس کا تصوّر قدیم نہیں معلوم ہوتا۔

۴۳۔ دوازدہم سالے شدنِ نکاحِ چاندا و باوَن و نزدیک آمدنِ باوَن

برکھ دوادس بھیو بیاہو　　چاند تری سوک[ع۱] جس ناہو

بیاہ کو بارہ برس ہوگیے　　چاند عورت کو سوک جیسا شوہر ملا

اُنت جوبَن بھئی چاندا رانی　　ناہہ چھوٹ اَو آنکھیو کانی

چاندا رانی کی اٹھتی ہوی جوانی تھی　　شوہر چھوٹا اور آنکھ بھی کانی تھی

جا کہنہ پیہر ہر بولیں لوگو　　سو وے چاند نہ دیکھوں بھوگو

جس کو لوگ پیہر کہتے ہیں　　اُس نے بھی چاند کو عیش نہ دیا

ہاتھ پاو مکھ جرم نہ دھووا　　اد تہہ آوپر سنگ نہ سووا

اُس نے زندگی میں ہاتھ پیر منہ نہیں دھویا　　اِس پر یہ بھی کہ ساتھ نہیں سوتا ہے

دئیا کون میں کینھ برائی　　سر میں جھوریں بوڑیو آئی

(چاند کہتی) اے خدا میں نے کیا گناہ کیا　　میں آفتوں میں ڈوبنے کے لیے آئی ہوں

رات دیوس من جھروئی[ع۲] اُو پہہ سانس گے روئی

رات دن دل میں سوکھتی، سانس بھر بھر روتی تھی

چاند دھو راہر اُوپر، باوَن دھرتی سوئی

چاند محل کے اوپر، باون زمین پر سوتا تھا۔

۴۴۔ گریہ و زاری کردنِ چاندا از دور ماندنِ باوَن و شنیدنِ نند۔

برس دیوس بھا چاند بیاہیں　　سور نہ دیکھی آچھی چھاہیں

چاند کی شادی کو برس روز ہوگیے　　سورج (شوہر) نے نہیں دیکھا سایہ ہی رہ گیا

پیہو انتی نس سیج دہیلی　　سو دھن کیسے جیے اکیلی

رات میں شوہر سے دوری بستر پر دونی ہوتی ہے　　پھر عورت اکیلی کس طرح زندہ رہے

باوَن کاؤ پوچھ نہہ باتا　　ہوں رے لن چینھوں کارک راتا

باون کبھی بات بھی نہیں پوچھتا　　میں نہیں پہچانتی وہ کالا ہے یا لال

ع۱　سوک = سوَر، سنیچر　　ع۲ جھروڑیں (مرہٹی) کڑھانا، دکھ دینا۔

اِیکو سادھ نہ پجّیں بجھانی　　مُنھُو پیاسَن ناک لَہہ پانی
دل کی ایک خواہش بھی پوری نہیں ہوئی　　میں پیاسی ہوں اور ناک تک پانی ہے
یہہ برہیں اُٹھ ٹیکیں جاؤں　　تَیسوں رانڈ، سُہاگن ناؤں
اِس فراق سے اُٹھ کر ٹیکے چلی جاؤں　　وَیسے بھی رانڈ ہوں، سُہاگن نام ہے

نَنَد بات سبھہ سُن کے کہی مہری سوں جای
نَند نے ساری بات سُنکر مہری سے جاکر کہا
دِیدی جاسے مَناوَہُ، چاندا چلی کھای
اَے ماں جاکر مناؤ، چاندا غصّہ ہوکر جارہی ہے

۴۵۔ آمدنِ خُشوی و تفہیم کردنِ چاندارا۔

سُن گئی مہرِ چاند پہنہ آئی　　کاہے بہُورِ چلسِ کھائی
یہ سُنکر مہری چاند کے پاس آئی　　(کہا) اے بہو تو کیوں ناراض ہوکر جاتی ہے
دُودھ دانت ہَسِ بٹیا باری　　توں کا جانسِ پُروکھ اُڈھاری
دودھ کے دانت والی چھوٹی بچّی ہے　　تو مرد کی ضد (طبیعت) کو کیا سمجھتی ہے
توں اَچیت پُروکھ کا جانسِ　　بن پانی سا توں کس سانسِ
تو نادان، مرد کو کیا سمجھتی ہے　　تو بغیر پانی کے سَتّو کس طرح گھولتی ہے
سون روپ بُجُل پہر پھرائی　　دِن دِن پہرہُ چیر دُھوائی
تو سونا چاندی خوب پہن کر پھر (رہ)　　ہر روز تو دُھلے کپڑے پہنا کر
جو لہہ باوَن ہوی سنجو گا　　پان پھول رَس کرہے بھوگا
جب تک باوَن سے ملاقات ہو　　تو پان، پھول اور عطر استعمال کر

جو تُمھ رائے مہر کی بیٹی، آچھہنہ کُر نہ لجای
اگر تم راجا مہر کی بیٹی ہو، خاندان کو شرمندہ نہ کرو
تات دودھ اَوٹہہ کوِ چاندا پی پیے سِرای
گرم دودھ کو اوٹتے ہیں، اے چاندا اُسے ٹھنڈا کرکے پیتے ہیں

۴۶۔ جوابِ دادنِ چاندا بر خُشوی را۔

تُمھ ہُوں ساس اِتینہہ کوں آئی　　راکھہُ دودھ پیا یہہ پانی
تم میری ساس، اِتنے ہی کے لیے لائی تھیں　　اپنا دودھ رکھ چھوڑدو، پانی ہی پلادو
دَہی نہ دیئی کھاوں جہنہ لائی　　مَہیر گیہوں پَری اُڑای
دہی نہ دو جسے لگاکر میں کھاسکوں　　خواہ زمین پر پڑی ہوئی وہ برباد ہوجائے
سون روپ کا ہمرے ناہیں　　جناں سہس جیو نار ہِنہ کھاہیں
سونا چاندی کیا ہمارے پاس نہیں　　ہزار آدمی دسترخوان پر کھاتے ہیں
تُمرے دِھیہ جو سسریں آہا　　پیو نہ پوچھت بولہہُ کاہا
تمھاری بیٹی اگر سسرال میں ہوتی　　شوہر اُسے نہ پوچھتا تو بولو کیا ہوتا
اَب لَہہ مَیں کُر آپن دَھرا　　کام لُبُدھ برہیں تَن جرا
اب تک میں نے خاندان کا خیال رکھا　　شوق سے للچای، فراق میں جسم کو جلایا

نِس اَندھیار، نیر گھن برسے، بیج لُوی بُھئیں لاگ
اندھیری رات، پانی زور سے برستا ہے، بجلی زمین تک لپکتی ہے
سیج اَکیل، پھاٹ موہ ہیارا، جو جو دیکھوں جاگ
جب جب جاگ کر میں دیکھتی ہوں کہ بستر اکیلا ہے، میرا دل پھٹ جاتا ہے

۴۷۔ غصّہ کردنِ خُشوی بر چاندا و رضا دادن برائے بہر رفتن (کذا)۔

تورے آدھ یَیں تَہیا جانی　　بات کہت توں مُنہہ نہ لجانی
تیری خرابی میں نے اُس وقت جان لی　　جب تو بات کہتے ہوئے مجھ سے نہ شرمائی
تو کَہنہ چاہیں کِنّر[عہ] پیوو　　بنا دَہی متھیں کے نسرے گھیوو
تجھ کو تو پری زاد شوہر چاہیے　　لیکن دہی کو متھے بغیر گھی کس طرح نکلیگا
باوَن موہ دُودھ کر پھویا　　تِس کِت باؤں تو سَنگ سووا
میرا باوَن دودھ کا پھویا ہے　　اُسے تیرے ساتھ سوتا کس طرح دیکھوں

عہ　اصل: کینز (مرہٹی)؛ کِنّر = جنّت کے گانے والے، دیوتاؤں کی ایک جماعت۔

توں اُبھریل[1] نہیں دیکھس کاہو بِن دھاے کس توئی کیا ہو

تو شوق سے بھری ہوی ہے کسی کو نہیں دیکھتی بغیر منہ بند کیے گھونگٹ پر کیسے قابو ہوگا

جو لہہ باؤن ہوی سیانا اور بیاہ کے تو ہی آنا

جب باون بالغ ہوگا (کسے فکر کر) دوسری بیاہ لانے یا تجہ کو لے آے

جو توں جیہس تکیں، اُبہیں پٹھو سندیس

اگر تو جیکے جانا چاہتی ہے ابھی پیغام بھیج دے

کہاں کر توں بانگر[2] بٹیا[3]، جاروں سوئی دیس

تو ایسی کہاں کی اونچی بیٹی ہے میں اُس شہر کو آگ لگادوں

۴۸۔ طلبیدنِ چاند زنّار دار را و فرستادنِ اخبارِ دشواری بر پدر۔

چاندہِ کرو و بھیو گھر بارو چیری بانبھن جای ہنکارو

چاند کو گھر بار مصیبت ہو گیا (لونڈی سے کہا) برہمن کو جاکر بُلا لا

آی سو بانبھن دینہ اُسیا چاند بَرَن مُکھ بھنبھرو دیا

برہمن نے آکر دعا دی (اور دیکھا) (چاند کا) چاند سا چہرہ تمتمایا ہوا ہے

پرہنس کہہ سندیس پٹھاوا بول تھاک ہیئے گھبراوا

کیفیت بیان کر کے پیغام بھیجا الفاظ تھکے ہوے، دل گھبرایا ہوا تھا

نین سیپ جس موتنہہ بھرے روئیس چاند اُنس تُس ڈھرے

آنکھوں کی سیپ میں موتیوں جیسے بھرے تھے چاند رو پڑی، اُس کے آنسو ڈھلک آے

چولی چیر بھیج گا پانی جنُ ابھرن سوں گنگا نہانی

چولی ساڑی پانی سے بھیگ گیی گویا مصیبت میں گنگا میں نہا گیی تھی

بانبھن کہس مہر سوں موڑے دُکھ کے بات

اے برہمن تو مہر سے میرے دکھ کی کیفیت کہہ دے

---

[1] اُبھریل = پوری بھری ہوی۔

[2] بانگر = اونچی جگہ۔ [3] بٹی (مرہٹی) = چھوٹا پھل، ننھی وغیرہ۔

بھای کہار سُکھاسن، بیگ پٹھو پر بھات.

اے بھای کہار کو ڈولی کے ساتھ صبح جلدی بھیج دو

۴۹۔ بازنمودنِ بانبھن بر مہر[1] آوردنِ مہر چاند ارا و داشتن بر خانہ

بانبھن جای مہر سوں کہا ہئیں لاگ دوں جر تہنہ رہا

برہمن نے جاکر مہر سے جب کہا دل میں آگ لگی اور وہ جلنے لگا

جس پنچھری دیکھیے بن پانی تپت مہر سبھ رَین بہانی

جیسے مچھلی کو پانی کے بغیر دیکھا ہوگا مہر نے تمام رات جلتے گذاری

بھان سنجھان نکیت بیارو کیہیں آہ سو چاند دُلارو

سورج نے شام کو کھانا نہیں کھایا میری لاڈلی چاندا وہ کیسے ہے

دیت سُکھاسن چلے کہارا ناتی پوت بھئے اسوارا

ڈولی دیتے ہی کہار چل پڑے نواسے پوتے بھی سوار ہو گیے

دھانک پایک آگے کیے جیت مہر کے باکھر گیے

کماندار اور پیدل آگے کر دیے راجا جیت کے دربار میں پہنچے

کاڑھ چاند بیسار سُکھاسن تُرت بیگ لے آی

چاند کو نکال لیا، ڈولی پر بٹھایا، فوراً تیزی سے لے آے

ورنی ہوی مہر گیے، چُونب چاند کے پای

مہر قربان ہونے لگا، چاند کے قدموں کو چوم لیا.

۵۰۔ آمدنِ چاند در خانۂ مادر و پدر و پرسیدنِ[2] سہیلیاں چاند ارا۔

کُم کُم مَرد چاند اُٹھواے سُندری چیر کاڑھ پہراے

خوشبو ملواکر چاندا کو نہلوایا سندر ی لباس نکال کر اُسے پہنوایا

مانگ چیر سر سندر پورا جانہہ چاند بہُر اوترا

مانگ نکال کر سر میں سندور بھر دیا گویا چاند نے دوبارہ اوتار لیا ہے

---

[1] مطبوعہ: آرانیدنِ مہر [2] مطبوعہ: در سیدنِ سہیلیاں۔

سکھی سہیلی دیکھن آئی ہنس ہنس چاند بہر گین لائی

ساتھ والی سہیلیاں دیکھنے آئیں ہنس ہنس کر انھوں نے چاند کو پھر گلے لگایا

سیج پیرم رس پوچھ سہاگو پیرت پیار بھگت کس بھاگو

بستر، محبت کی باتوں، سہاگ کا حال پوچھا محبت، پیار، عیش تم کو کیسا لگا

انگ، پیٹ، دیکھہ چھوں پاسا کہہ نہ چاند کس کیتھ بلاسا

جسم، پیٹ، چاروں طرف سے دیکھا کہو نہ اے چاند، کیسے عیش منایا

چاند سہیلن پوچھہ رس دھور ہراں لای

چاند سے سہیلیاں لپٹ لپٹ کر مزے کی بات پوچھتی تھیں

سپت[ع۱] آہ جن بہر کہہ، کیس رین بہای

قسم ہے اب اگر نہ کہو، تم نے راتیں کیسے گزاریں

۵۱۔ جواب دادن چاند با سہیلیان خود چہار ماہ زمستان۔[ع۲]

جو موہ پوچھہ تو ہوں کہہوں کر کے کان لجاتی اہوں

اگر مجھ سے پوچھتی ہو تو میں کہتی ہوں خاندان کے خیال سے شرماتی ہوں

ماہ مانس مویوں دھندھوائی لاگی سیو نہ پیو تن جائی

ماگھ کا مہینہ مجھے سلگتے گذرا سردی لگتی تھی، شوہر تک نہیں جاتی تھی

رین چھماسی پری تسارو ہئیں انگیٹھی برا سرارو

رات چھ مہینے کی ہو گئیں، میں جلتی رہی دل میں ہر وقت انگیٹھی دہکتی تھی

برسئیں نین نہ آگ بجھائی سور سپیتیں جاڈ نہ جائی

آنکھیں برستی تھیں لیکن آگ نہیں بجھتی تھی بستر چادر سے جاڑا نہیں جاتا تھا

ع۱ سپت (ہندی = شپتھ) = قسم۔

ع۲ اِس عنوان سے ظاہر ہے کہ شاعر نے تینوں موسموں جاڑے، گرمی، برسات کا بیان نظم کیا ہے اور اس بیان میں مہینوں کا الگ الگ نام لیے بغیر کاتک، اگھن، پوس اور ماگھ کی کیفیت بیان کر دی ہے۔ بارہ ماسہ لکھنا اسے مطلوب نہیں ہے۔

اس کے سکھی بگوتیئوں ناہیں سیج بہے نس جلہر[ع۱] ماہیں

اے سکھی شوہر کے فراق میں اس طرح رہا (آنسو کی) جھیل میں رات کو بستر بہتا تھا

جس برہیں وہ باری، ہینو مسہری[ع۲] سکھای

جیسے آگ میں باغ جل جائے، دل کی مچھلی سوکھ گئی

پیو برہیں مور جوبن، پھول جیس کنبلای

شوہر کے فراق میں میری جوانی، پھول کی طرح مرجھا گئی[ع۳]

۵۲۔ ع۴

جیٹھ کا گھام سہے کو بارا تپہہ بنجاس پریہہ انگارا

جیٹھ کی گرمی کون نوعمر سہہ سکتا ہے فضا تپتی ہے، انگارے اڑتے ہیں

ع۱ جلہر = سمندر، جھیل۔ ع۲۔ مسہری = مچھلی۔

ع۳۔ اِس مقام پر نسخۂ پنجاب میں ایک بند کا عنوان اِس طرح ہے:

"کیفیت کردن چاند فراق ماہ پھاگن پیش سہیلیان جدائی شوہر"

لیکن اِس بند میں ماگھ کے مہینے کی کیفیت کا بیان ہے۔ یہ بند اِسی عنوان سے نسخۂ شملہ میں بھی ہے۔ چونکہ ماگھ کا ذکر صراحت کے ساتھ بند ع۵۱ میں موجود ہے۔ اِس کے دوبارہ بیان کیے جانے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔

نسخۂ پنجاب کے موجودہ اوراق پر تین مہینوں یعنی ماگھ، پھاگن، چیت کے بیان پر مشتمل تین بند ملتے ہیں۔ شیرانی کے مقالے سے پتا چلتا ہے کہ اِس میں ایک بند بیساکھ سے متعلق بھی تھا۔ قیاس چاہتا ہے کہ اِس نسخے میں مکمل بارہ ماسہ رہا ہوگا۔ اُس بارہ ماسہ کا اساڑھ والا بند نسخۂ شملہ میں موجود ہے۔

چونکہ چنداین کے دوسرے نسخوں مثلاً نسخۂ بھوپال، نسخۂ نیر، نسخۂ بیکانیر اور نسخۂ مانچسٹر وغیرہ میں اِس مقام پر بارہ ماسہ نہیں ہے، اُس بارہ ماسہ کو الحاقی خیال کیا جانا چاہیے۔

ع۴ شاعر نے بند ع۵۱ میں جاڑے کے موسم کے بیان میں ماگھ کے مہینہ کا نام لیا ہے۔ اِس بند میں گرمی کی شدت دکھلانے کے لیے جیٹھ کا ذکر کر دیا ہے اور اس کے بعد والے بند میں برسات کے موسم کی کیفیت نظم کرتے ہوئے بھادوں کے مہینے کا بیان کر دیا ہے بند ع۵۱ نسخۂ مانچسٹر اور نسخۂ بیکانیر دونوں میں موجود ہے لیکن بند ع۵۲، ع۵۳ نسخۂ مانچسٹر میں غیر موجود ہیں۔

پیۓ کے چھاد نہ بیٹھوں کاؤ   جرتہہ بھان[ع۱] دھرو بھوئی پاؤ
میں شوہر کے سایے میں کبھی نہیں بیٹھی   جلتی ہوئی دھوپ میں زمین پر پیر رکھتی تھی
جو چندن لانو تھنہارا   ادھکی اُٹھے پرم کی جھارا
پستانوں پر اگر میں چندن لگاوں تو   محبت کی آگ اور بھڑکتی ہے
پان پھول کس کھیر سپاری   بھوگ نہ جانوں برہیں ماری
پان پھول اور کتھا سپاری کیسے ہیں   میں فراق کی ماری عیش کو نہیں جانتی
جوں کواری تیوں اکیلی   ناہ سیج کیسیں سووں سہیلی
تم سمجھو میں تو میں اکیلی تپتی رہتی تھی   شوہر کے بستر پر اے سہیلی کیسے سو سکتی تھی
سکھ تل ایک نہ جانیوں، بوڑوں دکھ کی گانگ
میں نے تل بھر عیش نہیں جانا، دکھ کی گنگا میں ڈوبی رہی
چاند لیت ہے گہنے، سکٹ بیٹھا جو مانگ
چاند کو گرہن نے گھیر لیا، اُس کی مانگ میں سکڑ بیٹھا ہے

۵۳۔

بھادوں ماس دیو گھررای   نین ندی دیوں[ع۲] گرای
بھادوں کے مہینے میں دیوتا غرّایا   آنکھوں کی ندی کو آزادی دیدی
بن کریّا[ع۳] مور ڈوہلے ناوا   نکسنیار کنت نہ آوا
پتوار والے کے بغیر میری ناو ڈول رہی ہے   (بھنور سے) نکال دینے والا محبوب نہیں آیا
کوئل جیس پھرے ات رونکھا   پیو پیو کرت جیبھ مور سوکھا
کوئل جیسے درختوں پر پھرتی ہے   محبوب محبوب کرتے میری زبان سوکھ گئی
کھن تڑپھوں برسے ات وانی   سیج سون، ہوں سرگ لکانی
جب تیز بارش ہوتی، میں تڑپتی تھی   بستر سونا تھا، میں آسمان میں چھپتی تھی

ع۱۔ بھان = روشنی، دھوپ۔   ع۲۔ گھگڑیں (مرہٹی) = کھلونا، گنوانا۔
ع۳۔ یہ شعر عبدالقدوس گنگوہی نے بھی اپنے ایک مکتوب میں نقل کیا ہے۔ (معاصر حصہ ۱ ص ۱۶۵)

کت ہوں کہاں تس باون بیرو[ع۱]   جس جرہیں تس آہ سریرو
میں کہاں اور باون بیر کہاں   جیسا پیدا ہوا، جسم ویسا ہی ہے
نینہہ دیٹھے بولتے ہیا برُدھا تت؟
جسے آنکھوں سے دیکھا، بات کرتے میں دل اُس کی ستایش کرتا ہے؟
جے نینہہ اوگن کیا، ہیا برُدھا کیت؟
جس نے آنکھوں کو بیکار کر دیا، دل اُس کی کیسے تعریف کرے؟

ع۱۔ برود (مرہٹی) لڑائی، ستایش کے لائق۔

۵۴ ۔ آمدنِ باجر در گوور و گذشتن بہ زیرِ قصرِ چاند او دیدن و عاشق شدن و افتادن

باجر[۱] ایک رکتھوں ہنت آوا   گوور پھرے بہاؤ گاوا

ایک جوگی کہیں سے آیا   گوور میں فراق کے گیت گاتا پھرتا تھا

گھر گھر بھگت[۲] مانگ لے کھائی   رکھن رکھن راج دوار ہنہ جائی

وہ گھر گھر سے کھانا مانگ کر کھاتا تھا   بار بار راجا کے دروازے پر جاتا تھا

دن ایک چاند دھور ہر ٹھاڈھی   جھانکس مانتھ جھرو کھئی کاڑھی

ایک دن چاند محل میں کھڑی تھی   جھروکے سے سر نکال کر اس نے جھانکا

تہہ کھن باجر مونڈ اُچاوا   دیکھس چاند جھرو کھیں آوا

اسی وقت جوگی نے سر اٹھایا   دیکھا کہ چاند جھروکے میں آئی ہے

دیکھتہہ جن نو ہار ہنہہ لینھاں   برکا[۳] چاند جھرد کھا دینھا

دیکھتے ہی گویا اس نے نئی زندگی پائی   چاند الگ ہوئی، جھروکے کو بند کر دیا

دھرہت جیو نہ جانئے کت گا، گیا بھئی بن سانس

دھڑ سے جان نہ جانے کہاں گئی، جسم بغیر سانس کا ہو گیا

سیتر نیر دیہہ تنہ چھرکنہہ آئے لوگ چہنہ پاس

ٹھنڈا پانی جسم اور منہ پر چھڑکا، لوگ چاروں طرف آ گیے

۵۵ ۔

سانپ ڈسا جس، اُٹھے نہ پارا   ہاتھ پاوں سر کچھ نہ سنبھارا

وہ کچھ اٹھتا نہیں تھا، جیسے سانپ نے ڈس لیا ہو   ہاتھ، پاوں، سر کو وہ سنبھالتا نہیں تھا

کے چھر گیا، کے بھیا سنپا[۴] تو   کے راہ آئی مرگی، یا باتو

یا کوئی چھل گیا، یا سکتہ ہو گیا ہے   یا اسے مرگی آئی یا کچھ بات ہو گئی ہے

۱۔ باجر = جوگیوں کی ایک قسم ۔ ۲۔ بھگت = کھانا ۔ ۳۔ برکنا = الگ ہونا، جانچنا۔

۵۵۔ یہ بند صرف نسخۂ بیکانیر میں   ۴۔ سنپا = بجلی، سنپات = ایک ساتھ گرنا۔

پہر دیوس سوتا جس جاگا   لوگ کہے یہ راکھس لاگا

پہر دن سونے کے بعد جب وہ جاگا   لوگ کہنے لگے اسے راکس لگ گیا ہے

انگ، مونڈ سب لاگی کیہا   ہردی پیر جس بہہ دیہا

جسم میں، سر میں تمام مٹی لگی تھی   جسم ہلدی کی طرح پیلا ہو گیا تھا

تر جو دیکھ لوگ جو رادھا[۱]   اوپر دیکھ جھرو کھا بادھا

نیچے دیکھا، وہ لوگ تھے جو گھیرے تھے   اوپر دیکھا، جھروکا بند تھا

نین دیکھ من بیدھا[۲] ہیے چوٹ پٹی دا[۳] ہو

نظروں نے دیکھ کر جسم میں چھید کر دیا تھا، دل میں درد بھڑک رہا تھا

ٹوٹ کریج لو ہو بھا پانی، کہو نہ بولے کا ہو

کلیجہ ٹوٹ گیا، خون پانی ہو گیا، کہتا ہے کوئی بات نہ کرے

۵۶ ۔ پُرسیدنِ خلق باجر را از حالِ بیہوشی ۔

کہہ باجر تو ہ بیدن کاہا   لوگ مہاجن پوچھت آہا

اے جوگی کہہ تیری پریشانی کیا ہے   چھوٹے، بڑے تمام لوگ پوچھتے ہیں

پیر کہس تو سنہہ بنانی   او کھد مور دینہہ، تہنہ آنی

تو اپنی تکلیف بتا تو اسے سن کر   ہم تیرے لیے اس کی دوا کی جڑ لا کر دیں

کے جر جاڑ، کے پیٹ کے پیرا   کے سر داہ[۴] کوڈ سنہہ کیرا

جاڑے کی بیماری ہے یا پیٹ کا درد ہے   سر میں درد ہے یا کیڑے نے ڈس لیا ہے

کے کھر[۵] لاگ، گھام کے جھارا   پان پیت توں گا بسنبھارا

یا دھوپ کی تیزی تجھے لگ گئی ہے کہ   پانی پیتے ہی تو بیخود ہو گیا ہے

کے درس[۶] کاہو کے راتا   پرم بھلان کہس نہنہ باتا

یا تو کسی کے جلوے پر فریفتہ ہے   عشق میں از خود رفتہ ہے، بات نہیں کہتا ہے

۱۔ رادھا = محبت، رادھنا = خدمت کرنا، پوجا کرنا ۔ ۲۔ بیدھا = پھنسا ہوا، چھدا ہوا ۔ ۳۔ داہ = جلن، آگ، غصہ۔

۴۔ کھر (مرہٹی) = تیز، چبھنے والا ۔   ۵۔ درس (مرہٹی) کسی کے خیال میں محو ہو جانا ۔

کے توہِ اَرتھ گنوادا، مار لینھ بَٹ مار

یا تونے دولت گنوای ہے، رہزنوں نے مار کر چھین لی ہے

ناتوں کہس نِہنہ تاکر باجر مُرکھ[1] گنوار

اے بیوقوف گنوار جوگی تو اُس کا نام کیوں نہیں بتاتا

۵۷۔ جواب دادنِ باجر خلق را بطریقِ معمّہ۔

لوگ کہئیں یہ مورکھ اَیانان   کہوں ہیاری بوجھ سیانان

لوگ کہتے ہیں یہ بیوقوف نادان ہے   میں دل کی بات کہتا ہوں، عقلمندو سمجھو

برکھ[2] اونچ، پھل لاگ اکاسا   ہاتھ چڑھے کے ناہیں آسا

اونچا درخت جس کا پھل آسمان میں ہے   اُس کے ہاتھ لگنے کی اُمید نہیں ہے

کہو[3] جوگت کو باہنہ پسارئی   تروَر ڈار دھرے کو پارئی

بتا دکس میں طاقت ہے کہ اُس کے لیے ہاتھ پھیلائے   اُس درخت کی شاخ کو کون پکڑے

رات[4] دیوس راکھہِ رکھوارا   نینہہ دیکھئی جای سو مارا

رات دن نگہبان اُس کی حفاظت کرتے ہیں   آنکھوں سے دیکھیگا وہ مارا جائیگا

اُرگ ڈار پھرد دیکھیوں رُوکھا   کنوَل پھول مور ہِردَیں سُوکھا

پھر درخت کی شاخ پر سانپ دیکھا تو   کنول کے پھول کی طرح میرا دل سوکھ گیا

پیَر پات جس بن جیو رہیوں کانپ کُنھلا ئی

پیلے پتّے کی طرح میں بیجان ہوگیا، کانپ کر، مُرجھا کر رہ گیا

---

[1] مُرکھ = مورچھ = مورچھا = بیہوشی، غش۔

[2] حضرت عبدالقدوس نے لطایفِ قدوسیہ میں اِن کا ترجمہ اِس طرح درج کیا ہے ؎

شجرے بلند ست، ثمر در سما   قطع آمید ست بر آں دستِ ما

[3] زکرا دست فرازی کند   شاخے فلک دست کہ بازی کند

[4] روز و شب گشتہ نگہباں بسے   کشتہ شود چونکہ بیند کسے

(بحوالہ چنداین مرتبہ پرمیشوری لال ص ۔ ۱۱۳)

پِرہ پوَن جو ڈولیوں، لوُٹ پریوں گھرائی

فراق کی ہوا میں نکل آیا، آواز دیکر میں ٹوٹ پڑا

۵۸۔ استحکام نمودنِ باجر پیشِ خلقِ شہر گووَر۔

ہوں ماریوں اِہنہ گاوں تمھارے   نَین بان ہت گئی بسارے

میں اِس گاوں میں مارا گیا ہوں   نگاہوں کے تیر سے جو زہریلا کیا گیا ہے

رکت نہ آوا، دیس نہ گھاؤ   رہئیں سال[1] مور اُٹھئی نہ پاؤ

نہ خون نکلا، نہ زخم نظر آیا   دل چھلنی ہے، میرے قدم نہیں اُٹھتے ہیں

کِت مٹی دیکھ دھورا ہر ٹھاڑھی   ہیئں پیَسی جیو لے گئی کاڑھی

محل کے اوپر میں نے اُسے کھڑے دیکھا   وہ دل میں آئی، جان نکال کر لے گئی

کون بنج مور آگیں آوا   لابھ نہ بسوا مورو گنوا اوا

یہ کون سا سودا میرے سامنے آیا   نفع نہیں ملا، اصل بھی گنوا دیا

ہوں تمہ کہیوں بول پتیا ہو   جین ماریوں تہہ کہو نہ کا ہو

میں تم سے کہتا ہوں، بات کا یقین کرو   جس نے مارا ہے اُس کو کبھی نہ بتاؤنگا

پوچھ دیکھ تہہ گھایل، رات پیر جو جاگ

اُس زخمی سے پوچھ دیکھو جو تکلیف سے رات بھر جاگا ہے

کے سو جان جنہہ میلا، کے سو جان جہ لاگ

یا وہ جانیگا جس نے زخم لگایا یا وہ جانیگا جس کے لگا ہے

۵۹۔ گریختنِ باجر از شہر گووَر بہ ترسِ رائے مہر۔

باجر دیکھ میچ مور آئی   گووَر تج ہوں جاوں پرائی

جوگی نے دیکھا میری موت آگئی ہے   گووَر چھوڑ کر میں کہیں اور چلا جاؤں

کہا دیکھ مُنہہ نیند نہ آوئی   بھوکھ گئی اَن پان نہ بھاوئی

کیا دیکھا کہ مجھے نیند نہیں آتی   بھوک چلی گئی، کھانا پینا نہیں بھاتا ہے

---

[1] سالڑیں (مرہٹی) دور کرنا، گھسیڑنا، ختم کرنا، چھیدنا۔

جوسوتری بہرِ دِکھرادئی   اَوہٹ ینیچ رنیز ہوی آوئی

اگر وہ عورت پھر نظر آجاے   موت دور سے قریب آجائیگی

مہر پاس جوکہہ کوو جائی   کِھن ایک بھیتر گھال مرائی

اگر مہر کے پاس جاکر کسی نے کہدیا   ایک پل میں وہ مروا ڈالیگا

بڈہہ ک کہا نہ سیکھئی کیجا   آئیں باچ برسا سو جیجا

بڑوں کے قول پر ضرور عمل کرنا چاہیے   آتی (آفت) سے بچو' سو سال زندہ رہو

چلا چھاڈ کے باجر' بسا اور ٹھہنہ جائی

جوگی وہاں سے چھوڑ کر چلا' دوسری جگہ جاکر بس گیا

چاند رہی من بھیتر' سنور سنور پچھتائی

چاند دل میں رہ گئی' یاد کر کر وہ پچھتاتا تھا

۶۰۔ رسیدنِ باجر در شہرے و سرود کردنِ باجر اندر شب و شنیدنِ راے از بام۔

اِک کھنڈ چھاڈ' آن کھنڈ جائی   مانس ایک باجر باٹ گھٹائی

ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ چلا گیا   ایک مہینہ میں جوگی نے راستہ پورا کرلیا

پُن جو آی بھیتو پسارا   بیٹھ پنوریا نگر دوارا

پھر وہ ایک اور جگہ پہنچا   شہر کے دروازے پر چوکیدار بیٹھا تھا

بات پوچھ سب لیتس نانوں   بھیکھ مانگ ...ؤں اِنہہ گاؤں

تمام بات پوچھی' اُس نے نام بتایا   (کہا) اِس گاؤں میں بھیک مانگ کر کھاؤنگا

رای روپچند بانٹھ سریکھا   نگر راج پرو باجر دیکھا

روپچندر راجا' بانٹھا وزیر تھا   راج پور شہر کو باجر نے دیکھا

دیوس گیو' نس بھیو اویرا   باجر پھر کر لیت بسیرا

دن گذرا' رات میں دیر ہوگئی   باجر نے واپس آکر بسیرا کیا

بتہیں رات سہاون' باجر ٹھوکا تار

اُسی سہانی رات میں باجر نے تال ٹھونکی

گای گیت چندراول' نگر بھیو جھنکار

اس نے چندراول کا گیت گایا' شہر میں شور مچ گیا

۶۱۔ در روز طلبیدنِ راو باجر را' و پرسیدنِ کیفیتِ سرودِ شب۔

دِن بھا راجین[ع۱] بانٹھ[ع۲] بلاوا   آج رات نس ہیں کیئن[ع۳] گاوا

دن ہوا تو راجا نے بانٹھا کو بلایا   (پوچھا) آج رات کے وقت کون گاتا تھا

بانٹھ کہا اِہواں ک نہ ہوئی   ہوی رجایس آنوں سوئی

بانٹھا نے کہا وہ یہاں کا نہیں ہے   حکم ہو تو میں اُسے حاضر کروں

چہنہ دِس بانٹھین جن دورائے   باجر ہیر توہ لے آئے

چاروں طرف بانٹھا نے آدمی دوڑادیئے   پھر وہ باجر کو ڈھونڈھ کر لے آئے

پوچھا راو کون تور ٹھاؤں   سُر کنٹھ تہہ دینہہ گساؤں

راجا نے پوچھا تیرا مقام کہاں ہے   خدا نے تجھے بہت اچھا گلا دیا ہے

آج رات نس ہیں تیں گاوا   چند راول من رہراں لاوا

آج رات کے وقت تو نے گا   چندراول کا گیت میرے دل کو اچھا لگا

گیت ناد[ع۴] سُر کبت کہانی' کتھا کہہ گاو نہار

اے گانے والے گیت' گانا' نغمہ' کبت' کہانی یا داستان سناؤ

مور من رین دیوس سکھ راکھ تجھو بجس گاوں کو ٹھار

میرے دل کو دن رات کا آرام ملیگا' گاؤں مکان میں عیش کریگا

۶۲۔ حکایتِ دیدنِ چاندا بیان کردنِ پیشِ راو روپچند۔

سُون کہ سُنان کہوں ہوں کا یا   بولیوں سوی جو دیکھیوں آیا

کانوں کا سنا ہوا میں کیا بیان کروں   میں وہ بولتا ہوں جو دیکھتا ہے

ع۱۔ راجین = راجے + ن = راجا نے۔

ع۲۔ بانٹھا (مرہٹی) = ہٹا کٹا' مضبوط۔ راجا روپچند کا وزیر۔

ع۳۔ کیئن = کے + اِن = کون یہاں۔ ع۴۔ ناد = آواز' دھن' نغمہ۔

نگرَ اُجّین مور اُستھانو   بِکرَاجِت راجا دَھر مانو

میرا وطن اُجّین نگر ہے   جہاں کا مذہبی راجا بکرماجیت ہے

چَرِوں بھوَن پھرَت ہوں آوا   گو وَر دِیکھیوں نگرَ سُہاوا

میں چاروں اقلیم میں گھوم کر آیا ہوں   میں نے گووَر نامی خوبصورت شہر دیکھا

تہواں چاند تِرِی مَیں دیکھی   پاتھَر کیر جَتّس چِت پَیٹھی

وہاں میں نے چاند عورت کو دیکھا   پتھر میں کیل کی طرح دل میں گڑ گئی ہے

مَن ہِت کَتَّہ مِیٹ نہ جائی   دِن دِن ہوی اُدھک سَوائی

دل سے وہ کسی طرح مٹائی نہیں جاسکتی   دن بدن وہ اور مضبوط ہو رہی ہے

سہدیو مہر کر دِھیہ چاندا، چَہُوں بھوَن اُجیار

سہدیو مہر کی بیٹی چاندا چاروں اقلیم کا اجالا ہے

مانِک جوت جان بَر جَرَ نہہ ناگر چتر اَپار

ہیرے کی لَو کی طرح وہ روشن ہے، ہوشیار اور نہایت سلیقہ مند ہے

۶۳۔[علہ] عاشق شدنِ راو بر نامِ چاندا و اسپ دہانیدنِ باجر را

سُن کے چاند راو اَنگرانان   باجر اَوہَٹ[عٹہ] نیرَ دُھر آنا

چاند کا نام سُن کر راجا نے انگڑائی لی   باجر کو روک کے قریب لے آیا

جَس کوی سوت بَیٹھ اُٹھ جاگی   راجا ہیَں چَٹ پَٹی لاگی

جیسے کوئی سوتے سے بیٹھ کر جاگ اٹھے   راجا کے دل میں بےچینی پیدا ہو گئی

تُری دَئی باجر کہہ آنی   پیٹھ گھال پاکھر سُنوانی

باجر کو دینے کے لیے گھوڑا منگایا   اس کی پیٹھ پر سونے کی زین ڈلوائی

لکھن کہو او کرن بِسیکھی   کَون روپ سو تِرِیا دیکھی

صفات اور اعمال تفصیل سے بیان کرو   اُس عورت کا حُسن تو نے کیا دیکھا

علہ۔ نسخۂ بھوپال: شنیدنِ راو روپچند نامِ چاندا و پرسیدنِ باجر را صورتِ زیبائی او

عٹہ۔ اَوہٹ = راستہ چھوڑ کر، خلافِ آداب۔

مانگ کَون، کَیس بیوہارا، لانب چھوٹ، کَس آہی

خاندان کونسا ہے، چلن کیا ہے، لمبی یا چھوٹی کیسی ہے

سَہج سِنگار، روپ رَس، پِنڈک پَراکرِت کَس تاہِ

حسن و آرائش، خد و خال، جسم اور طینت اُس کی کیسی ہے

۶۴۔ صفتِ فرق چاندا گفتن باجر بر راو روپچند۔

پَہلیں مانگ کَ کہوں سُوہاگو   جنہہ راتا جگ کھیلے پھاگو

پہلے مانگ کے سہاگ کا بیان کرتا ہوں   جس کی سرخی میں دنیا پھاگ کھیلتی ہے

مانگ چِیر سِر سیندُر پورا   رینگ چلا جَنُ کان کھجورا

مانگ نکال کر سر میں سندور بھرا ہے   گویا کنکھجورا رینگتا جا رہا ہے

دِیا جوت رَین جَس باری   کارِیں سیس دیس رَتناری

جیسے رات میں چراغ کی روشنی پھیلی ہو   کالے سر میں سرخی پھول رہی ہے

میں وہ مانگ چیر تَر دِیٹھی   اُوَت سُورَج جَنُ کرَن پَیٹھی

میں نے وہ مانگ کپڑے کے نیچے دیکھی   گویا اُگتے ہوئے سورج کی کرن نکلی تھی

مونت پِروے جوت پیارا   سَگریں دیس ہوی اُجیارا

پروے ہوئے موتیوں کی روشنی پھیلی تھی   سارے ملک میں اُن سے اجالا تھا

راو روپچند بولا، بَہُر یَہی کھنڈ گاو

راو روپچند بولا کہ اِسی حصے کو پھر گاؤ

مانگ سُنَت مَن راتا، باجر کَرَب بِپاد[علہ]

مانگ کی سُننے سے دل سرخ ہوا، باجر تو نے بیقرار کردیا

۶۵۔ صفتِ موہائے چاندا گوید۔

بَھنور بَرَن سوں دیکھے بارا   جَنُ بِسہر لُٹ پَڑے بھنڈارا

بھنورے کے رنگ جیسے بال دیکھے   گویا سانپ خزانے پر لٹک رہے تھے

علہ بپا (مرہٹی) = تنگ مزاج۔

لانب کیس سر پا دھر آئے   جانُ سیندُری ناگ سُہائے

لمبے بال سر سے پیر تک آئے تھے   گویا حسین ناگ سندور لگائے ہوئے تھے

بینی گوند جوہِ اُور ماوَ ئی   لہر چڑھہہِ بِس مَستک دھاوَئی

لٹیں گوندھکر جب وہ لٹکاتی ہے   لہر چڑھتی ہے، زہر ماتھے تک دوڑتا ہے

دیکھت بِس چڑھہہِ مَنتر نہ مانے   گا رُور تا اُس اُتارو نہ جانئی

دیکھنے سے زہر چڑھتا ہے منتر اثر نہیں کرتا   سپیرا اُس کو اتارنا نہیں جانتا

جوڑا چھور جھار سو ناری   دِوَ سہہ رات ہوی اُندھیاری

وہ عورت جوڑا کھول کر جب جھاڑتی ہے   دن میں اندھیری رات ہو جاتی ہے

ڈَنک چڑھا سُن ' راجا پَرا لہر مرجھائی

سُنکر زہر چڑھ گیا ' راجا لہرا کر سوکھ گیا

بات سُنت جِہہ بِس چڑھہہِ گارُور کا سُن کرائی

بات سُننے سے جس کا زہر چڑھتا ہے، سپیرا کیا کر سکتا ہے

۶۶۔ صفتِ پیشانی چاندا گوید۔

دیکھ للار بہوے دیوا   لوک کُٹُنب تَج کیتہہ بِسوا

دیوتا اُس کی پیشانی کو دیکھکر فریفتہ ہو گیے   دنیا، خاندان چھوڑکر اُس کی خدمت کرتے ہیں

دوج کَ چاند جان پَرگا   کِے کَھر سوَن کسوٹی کَا

دوج کا چاند گویا نکل آیا ہے   یا وہ کھرا سونا کسوٹی پر کسا ہوا ہے

بَدَن پسیج بُند جو آوَہِنہہ   چاند ما نجھ جَنُ نکھت دِکھاوَہِنہہ

پسینے کے قطرے چہرے پر آتے ہیں   گویا چاندنی میں ستارے نظر آتے ہیں

مُنہہ دِپ سونہہ نہ دیکھی جائی   سُرگ سورجُ اُدِ نَل آئی

چہرے کی سنہری چمک دیکھی نہیں جاتی   گویا سورج آسمان پر نکل آیا ہے

سنہر روپ بَھئی اُت رِیکھا   مَیں نہ اکیلیں سبھ جگ دیکھا

وہ چاند جیسی ہے، نہایت روشن ہے   میں نے اکیلے ہی نہیں سارے جہان نے دیکھا ہے

سورو چڑھا، بِس اُترا، راجین کروَٹ لیت

سورج چڑھ آیا، تب زہر اُترا ' راجا نے کروٹ لی

سُن للار اُٹھ بیٹھا باجر کنچن دیت

پیشانی کا ذکر سُنکر اُٹھ بیٹھا ' باجر کو کھرا سونا دیا

۶۷۔ صفتِ ابروے چاندا گویا۔

بھونہہ دھنک جَنُ دُوی کرتانے   پَنج[1] بان بِکھ کھینچ سندھانے[2]

بھوں گویا ہاتھ میں کمان تانے ہے   زہر میں بجھے تیر جوڑ کر مارتے ہیں

بان بِسار سان دَئی لاوَئی   پاردھ جَیس اہیرے آوَئی

تیروں کو سان دیکر لگاتی ہے   جیسے چڑیمار شکار کے لیے آتا ہو

اَرجُن دھنک سُرگ میں دیکھی   چاند بھونہہ گُن سوئی بِسیکھی

میں نے آسمان میں ارجن کی کمان کو دیکھا   وہی خوبی میں نے چاند کی بھوں میں دیکھی

سر تیکھے جنہہ مار پھراوَئی   ٹھور پَری سو بیگ نہ جاوَی

جس کے وہ تیکھے تیر مارتی ہے   فوراً اُسی جگہ گر جاتا ہے، پھر نہیں جاتا ہے

چاند بھونہہ گُن ایسیں اَہا   مونڈ نہ ڈول چُکای کہا

چاند کی بھونہہ میں ایسی خوبی ہے کہ   سر بھی نہ ہل سکے، وہ کیا چوک سکتی ہے

بَنِسکار چھنڈ باجر دھانگ بَھئی سو نار

اے باجر تو بانسری کو چھوڑ، وہ عورت کماندار ہوگیی ہے

سہج مِرگ بھا راجا، میا موہ گیے بِسار

راجا (عشق میں) پالتو ہرن ہوگیا، مہر و مروت سب فراموش ہوگیی

۶۸۔ صفتِ چشم ہاے چاندا گوید۔

نین سُروپ سَپیت مَہنہ کارے   کِھن کِھن بَرن ہونہہ رتنارے

خوبصورت آنکھیں، سفید میں سیاہ ہیں   پَل پَل میں وہ سرخ ہو جاتی ہیں

---

[1] پنج بان = دھات کا بنا ہوا تیر   [2] سندھان = نشانہ، کمان پر تیر چڑھانا۔

اَنب پھار جَنْ مو تیہہ بھرے　　تے لئی بھونہہ کے تر دھرے
آم کی قاشں میں گویا موتی بھر دیے ہیں　　اُن کو لیکر بھوؤں کے نیچے رکھدیا ہے
سَہجہہ ڈولہہ جان مَدھ پیا　　کے رَس پَون جھکورے دِیا
اطمینان سے ڈولتی ہیں گویا شراب پی ہے　　یا رات ہیں ہوا نے اُن کو جھونٹے دیلے ہیں
اُلٹ سَمند جنو مانک رہے　　راے تھاک کر گا نھڈ نہ گہے
گویا سمندر اُلٹ کر موتی رکھے ہیں　　راجا تھک کر گا نٹھ میں نہیں لیتے ہیں
تین سمند اَت　　اَو گا ہا　　بوڈ ہنہہ راے، نَہ پاوَ ہِنہ تھاہا
وہ آنکھیں سمندر ہیں، نہایت گہری　　راجا ڈوبتے ہیں، تھاہ نہیں پاتے ہیں

بہتیں نین چاند بَس آو، دیکھہہ دھوں آے
بہتیری آنکھوں میں چاند بستی ہے، دیکھو تم آکر
سَرگ جای چَڑھ بَسی، راجا پوچھہٹہ کاے
اے راجا تم کیا پوچھتے ہو، وہ آسمان پر چڑھکر جا بیٹھی ہے

٦٩۔ صفتِ بینیِ چاندا گوید۔

مُنہ پَہہ ناک اُس کَ سِنگارو　　جَن اَبھرن اوپر گین ہارو
چہرے پر ناک ایسی زینت دیتی ہے　　گویا زیور کے اوپر گلے کا ہار ہو
سَہَج اونچ پر تھی سب جاناں　　اَو سب تاکر کرہِنہ بکھاناں
معمولاً سب دنیا میں ناک کو اونچا جانتے ہیں　　اور سب لوگ اُس کی ستایش کرتے ہیں
سووا ناک جو لوک سَراہا　　تہو جاہ اَدھک تے آہا
زمانا طوطے کی ناک کی تعریف کرتا ہے　　اُس سے بھی زیادہ بڑھکر وہ ہے
تِل کَ پھول جس پھول سُہاوا　　پَدمن ناک بھاو تَس پاوا
(ناک کا) پھول تل کے پھول جیسا حسین ہے　　پدمنی کی ناک میں ویسا ہی حسن پایا ہے
ناک سَروپ اُس ہَیں کہا　　جان کھرگ سون کر آہا
اُس ناک کا حُسن میں اِس طرح کہہ سکتا ہوں　　گویا وہ سونا چڑھی ہوی تلوار ہے

بِنیاں پَرمَل پھول کستوری نیبے باس رَس لیئی
خس، پرمل، پھول اور کستوری تمام خوشبوؤں کا مزا لیتی ہے
لِکھن مُرکھیں جِیہ راو روپچند، اُرتھ درب سب دیئی
راجا روپچند پل میں مُرجھاتا اور جیتا تھا، روپیہ دولت سب اُس نے دیا

٧٠۔ صفتِ لبہاے چاندا گوید۔

راجا اَدرتِ اَدھر تراٹ سے　　جَنُ منسئی رکت پیاسے
اُس کے ہونٹ رچے ہوئے اور خونخوار ہیں　　گویا وہ آدمی کے خون کے پیاسے ہیں
اینگر گھور دَرِ رَئیں لکھے　　رکت پیئیٔ منسیئی کر سکھے
معلوم ہوتا ہے پیس کر اینگر گھول دیا ہے　　آدمی کا خون پینا ہی سیکھا ہے
سہج رات جَنُ سُرنگ تنبواری　　اَو رَنگ رات پان سُپاری
خوشرنگ پان کی طرح وہ سرخ ہیں　　پان چھالی کے اثر سے اور بھی لال ہوگیے ہیں
ہار ڈور نہہ تنہہ رَنگ راتا　　تنہہ رَنگ باجر کہی سو باتا
اِن کے اثر سے ہار کی ڈوری لال ہیں　　باجر نے اِن کے رنگ کی اچھی بات کہی
جان ترا سا کس لئی جیوا　　کھانڈ آن تہہ اوپر پیوا
گویا خونخوار نے کسی کو لے کر کھالیا ہو　　کھانڈ لاکر اُس کے اوپر سے پی لی ہے

اُس کئی اَدھر بَرن کے، راجا بھا مَن بھور
ہونٹوں کا جب اِس طرح بیان کیا تو راجا ازخود رفتہ ہو گیا
رَکت دھار دُہنہ نینہ، رَس دَھر مارا جور
خون کی دھار دونوں آنکھوں میں اُبھری، ہونٹ کی کیفیت نے زور دکھایا

٧١۔ صفتِ دندانِ چاندا گوید۔

چوک بھئے پانہہ رَنگ راتا　　اَنتر ہِنہ لاگ رہے جَنُ چا نٹا
سامنے کے چاروں دانت پان سے سرخ ہیں　　گویا اُن میں لال چونٹے لگے ہیں

عـه ۔ ترای (مرہٹی) = تکلیف، خوف، نفرت۔

اُدھر بہر جو ہنسئی گوارسی   بجری لوک رَین اندھیاری

جب ہونٹ کھول کر وہ گوالن ہنستی ہے   اندھیری رات میں بجلی کوند جاتی ہے

مُکھ بھیتر دیسئی اُجیارا   ہیرا دَسن کرہنہ چمکارا

مُنہ کے اندر روشنی نظر آتی ہے   ہیرے جیسے دانت تماشا کرتے ہیں

سون کھاب جان گڑھ دھرے   جانُ سگر کر کوئلا بھرے

یا سونے کی گٹیاں گڑھ کر رکھی ہیں   یا کوئلے کو سلگا کر بھر دیا ہے

دارِوں دانت دیکھ رَس آسا   بھنوَر پنکھ لاگے چھوں پاسا

انار دانتوں کو دیکھکر رس کی اُمیدمیں ہیں   بھنورے اور طایر چاروں طرف جمع ہوگیے ہیں

موچھا راو روپچند سُن کئی بچن سُہاو

راجا روپچند اِس سہا نے بیان کو سُنکر افسردہ ہوگیا

بھوجن جیوت، راجہ لاگ دانت کر گھاو

کھانا کھاتے میں، راجا کے دانتوں کا گھاو لگ گیا

۷۲۔ صفتِ زبانِ چاندا گوید۔

چاند جیبھ مُکھ اَنبرِت بانی   پان پھول رَس پرِم کہانی

چاند کی زبان منہ میں امرت کی طرح ہے   پان پھول اور لذّت میں عشق کی داستان ہے

پدمنی بچن نیند سُن آوئی   دُکھ بِسرئی سُکھ رَین بہاوئی

پدمنی کی بات سنکر نیند آتی ہے   دُکھ بھول جاتے ہیں، رات آرام میں کٹتی ہے

اَنبرت کُنڈ جیبھ مُکھ ناری   سہج بات رَس بہئی پوناری

اُس عورت کا منہ امرت کا حوض ہے   اِس چشمے سے عمدہ باتوں کا لطف جاری ہے

کنول کَ پھول جیبھ تنہہ ماہا   اُدھر پان کر آچھے چھاہا

زبان اُس منہ میں کنول کے پھول کی طرح ہے   پان کھاکر ہونٹ کے سایے میں رہتی ہے

پان کید ھیں مُکھ جیبھ اَمولا   پھول جھَرنہہ جو ہَنس ہَنس بولا

پان کھاے ہوے منہ میں زبان بے مثال ہے   پھول جھڑتے ہیں جب ہنس ہنس کر بولتی ہے

جھَرنکا[۱] راو روپچند، دھرہُ دھرہُ چِلّا ہی

راو روپچند سُنکر مدہوش ہوگیا، پکڑو پکڑو چِلّانے لگا

پان پھول اَنبرت جَس چاندا اَبھے گیی دِکھرائی

پان پھول امرت جیسے چاندا ابھی دِکھلا کر گیی ہے

۷۳۔ صفتِ گوشہاے چاندا گوید۔

سُوَن سیپ چندَن گھس بھرے   کُم کُم بَرَن اَتیہ کنورے

کان گھسی ہوی چندن سے بھری سیپ جیسے ہیں   کُم کُم کی طرح وہ نہایت نرم ہیں

لانب نہ چھوٹ تھول نہ تیپے   کان کنک جن جھرکنہہ دیپے

لمبے ہیں نہ چھوٹے، موٹے ہیں نہ پتلے   کان سونے کی طرح جھلکتے دیے کی طرح ہیں

کنوَرک پھول بوریہ اَت لونے   کوندھا سَرگ لَو نہہ دُہنہ کونے

کنول کے پھول کی طرح وہ نہایت حسین ہیں   گویا آسمان کے دونوں سروں پر بجلی چمکتی ہے

اَنبرت کُنڈ جھوک[۲] کر بھرا   اَرَس نہ جانوں کاہ کنہ دَھرا

امرت کا حوض لبالب بھرا ہے   معلوم نہیں وہ کس کے لیے رکھا ہے

اَمرسبد بھئے چاندا مُکھ اَنبرت دھن نار

اُس کے بول امرِ چاندا کا منہ امرت بھرا، وہ عورت مبارک ہے

اِت بول سُن راجہ، پھن اُٹھ بیٹھ کھنکھار

ایسی بات سُنکر راجا پھر کھنکھار کر اٹھ بیٹھا

۷۴۔ صفتِ خالِ چاندا گوید۔

نین سُوَن بیچ تِل اِک پرا   جان بِرہ مانس بُند کا دَھرا

آنکھ کان کے بیچ میں ایک تل پڑا ہے   گویا ہجر کے مہینے کا نشان رکھا ہے

۱۔ جھرنکا = جھنکا = بچھو وغیرہ کے کاٹنے کی تکلیف، غصّہ، جھنجھناہٹ۔

۷۴۔ مانچسٹر۔ لیکن نسخہ بمبئی میں: صفتِ خال بیشال مہ پیکر چاندا میان چشم و گوش نقطۂ سیاہ افتادن۔

۲۔ جھوک (مرہٹی) = موڑ، ڈھال

مُکھ کُ سوہاگ بھیو تِل سُنگو　　پَدم پُہپ سر بیٹھ بھنگو

منہ کی رونق پر یہ تل مستزاد ہے　　گویا پدم کے پھول پر بھنورا بیٹھا ہے

باس لُبدھ تہنہ بیٹھو آئی　　کاڑھ[ع۱] رہا ہر جا تہہ اُڑا ئی

خوشبو پر فریفتہ ہوکر وہاں آکر بیٹھا ہے　　خود کو نکال رہا ہے گویا ابھی اُڑ جائیگا

تِل پرہیں بَن گھنگچی جَری　　آدھی کار آدھی رَت پھری

اُس تل کے فراق میں جنگل کی گھنگچی جل گئی　　آدھی کالی آدھی خون سے بھری ہے

برہ دُگدھ ہُوں مَرن سَنیہا　　رکت ہین کوئلا بھئی دیہا

آتشِ فراق میں مجھے بھی مرنے کا خیال ہوا　　جسم خون سے خالی اور کوئلا ہوگیا ہے

تل سنجوگ باجر سرکینھوں، اَوہٹ بھا پَرو جائی

باجر تل کے پیوست ہونے کی بات کہکر دور جا پڑا

راجا ہئیں آگ پَر جاری، تِل تِل جَرے بُجھائی

راجا کے دل میں آگ بھڑک گئی، لمحہ لمحہ وہ جلتا بجھتا رہا

۷۵۔ صفتِ گلوے چاندا گوید۔

راجا گیوَ کے سُنہہ نِکائی　　جَت کُنبھار دھر چاک پھرائی

راجا اب گردن کی خوبی سنو　　جیسے کمہار نے چاک پر رکھکر پھرایا ہو

پھانکت نارِ کچورا[ع۲] لاوا　　پیئت نرانتر گہہ دِکھراوا

وہ عورت کچول کو پھونک کر منہ سے لگاتی ہے　　جو پیتی ہے وہ گردن میں صاف نظر آتا ہے

دیو سرا ہنہہ تیتی سو گوری　　گئین[ع۳] اونچا رکھ بہس اُجوری

تینتیسوں قسم کے دیوتا گوری کو سراہتے ہیں　　اونچی گردن بے مثال رکھ لی ہے

ع۱۔ کاڑھ ٹیں (مرہٹی) = اوپر کھینچنا، باہر نکالنا، پتا لگانا۔

۷۵۔ مانچسٹر لیکن نسخۂ بمبئی میں: "صفتِ مُہرہ سہ پیکرِ چاندا مثلِ او ند کلال گذاشتن۔"

ع۲۔ کچوڑ (مرہٹی) پوجا کا برتن جس میں تین کھانے ایک پیالی سے ڈھکے ہوتے ہیں۔ فارسی کچکول۔

ع۳۔ نسخۂ بمبئی میں ع۳ گئیں اَپچھرا کے لینھ اجری

اُس گِینہ مَنُشیہ آتھ نہ کاہو　　ٹھاس دھراجُن چاک کیا ہو

ایسا گلا کسی انسان کا نہیں ہوتا　　گویا چلتے ہوئے کو جسم کے ساتھ کس دیا ہے

کا کہُنۂ اُس گیِنہ دَئی سنواری　　کو تیہہ لاگ دیئی انکواری

کیا کہوں خدا نے ایسی حسین گردن دی ہے　　کون ہے جو اِسے بغل میں لگائیگا

ہیہ سران راجا کر سُنِس گنٹھ انکواری

راجا کا دل گلے لگنے کی بات سنکر سرد پڑ گیا

گو ورو مار بدھا سوں، آنوں چاندا ناری

میں گوور میں قتل عام کرونگا اور چاندا عورت کو لے آونگا

۷۶۔ صفتِ دو دستِ چاندا گوید۔

سُنہو بھُوادَنڈ کہہ لے لاووں　　اینہہ جگ جو تس کچھو نہ پائیوں

اب بازو کی سنو، انھیں کس سے مثال دوں　　اِس دنیا میں کسی چیز کو ویسا نہیں پاتا ہوں

کدری گبھ دیکھوں تس ناہیں　　جن پلوں[ع۱] نار بسیکھی باہیں

کیلے کے تنے کو دیکھا، ویسا نہیں ہے　　گویا وہ باہیں پانی کی دھار سے بہتر ہیں

ایگر جَس سلونی بیا　　اَور کِت پُروکھ ہتھورَہنہہ دیا

اینگر جیسی حسین بیسوں (انگلیاں) ہیں　　اور کس شخص نے ایسی ہتھیلیاں دیکھی ہیں

کر پاٹو[ع۲] جن گھر گھر سارے　　پیڈ[ع۳] سُہت پالو سنگارے

ہاتھ ہنسیا ہے جس نے گھر کے گھر اجاڑے　　لڑیوں سے اِس ہنسیا کو سنوارا گیا ہے

جورے بھُوا پُروکھ پوساؤ[ع۴]　　ایکو بیرو نہ جیتئ کاؤ

اگر وہ باہیں کسی آدمی پر گرم ہوں　　ایک بھی بہادر ہرگز زندہ نہ رہیگا

نکھنہ بھال راوت کیئیں دھرے پھیر کھرسان

ناخون سپاہی کے نیزے جیسے ہیں اُن پر پھر سان رکھی ہے

ع۱۔ پلوڑ (مرہٹی) نہر میں پانی چھوڑنے کا دروازہ۔ ع۲۔ پاٹا (مرہٹی) چھوٹی ہنسیا۔

ع۳۔ پیڈ (مرہٹی) لٹ۔　　ع۴۔ پوسوڑیں (مرہٹی) گرمانا۔ گدرانا۔

بڑ جَھر لاگ اَنیارے راجا دیتہ پَرا ن

زبردست کاٹ نے اثر کردیا، راجا اپنی جان دیتا ہے۔

۷۷۔ صفت پستان چاندا گوید۔

سون تھار ہِیَں جن دَھرے　　رَتَن پَدارتھ مانِک بَھرے

گویا سونے کی تھالی سینے پر رکھی ہے　　اُس میں جواہر اور موتی بھرے ہوئے ہیں

سَہج سَندھورا سیندر بَھرے　　تَھہَر پھیر گندیریں دَھرے

وہ سندور سے بھرے ہوئے عمدہ برتن تھے　　پستان گویا قند یلیں رکھی ہوئی تھیں

نارنگ تَھنہر اُٹھہِنہ اُمولا　　سور نہ دیکھئی پَون نہ ڈولا

نارنگی جیسے پستان خوب اٹھے تھے　　ایسے نہ سورج نے دیکھے نہ ہوا نے ہلائے تھے

سَمند بَھرا جَن لہریں دِیے　　پُرَیْن کَ رس جس بَھنوریں لیے

جیسے سمندر بھرا ہوا لہریں مارتا ہو　　کنول کا رس جیسے بھنورا لیتا ہو

اَنبرت ہِردیوں بیل اُپانے　　ساج کَچورا ہِردیوں تانے

امرت نے سینے پر بیلیں اگائی ہیں　　یا سینے پر کٹورے سجا کر رکھے ہیں

کُسُم چیر تر دیکھیو پھرے بیل بہُہ بھانت

کبھی ساڑی کے نیچے دیکھو، بہت طرح کی بیل پھیلی ہے

راجہہ گھاے بِسر گئے سُن اُستھن بجھئی سانت

راجا کو زخم بھول گیے، پستان کی بات سنکر تسلا ہو گیا

۷۸۔ صفت شکم چاندا گوید۔

پیٹ کہوں سُن تُوں جگ راجا[ع]　　آپہیں بان کون پر ساجا

سن پیٹ کی بات کہتا ہوں، تو دنیا کا راجا ہے　　خود کو تیر بنا کر اُس نے کس لیے سجایا ہے

عہ۔ نسخۂ پرمیشوری لال سے پیٹ کہوں سن بوچک راجا　اپہن سان کو نیر ساجا
راجا کو بوچک (نادان) کہنا خلاف قیاس ہے۔ اپہن بھیگے چاولوں میں پسی ہوئی
ہلدی ملا کر بناتے ہیں۔ کو نیر ایک قسم کی کٹوری۔ یہ دونوں چیزیں پوجا وغیرہ سے متعلق
ہیں اور ان کا چلن اگرد ال عورتوں میں خصوصیت سے بتایا گیا ہے۔ چنداین کے کردار وں کا تعلق اِس ذات سے نہیں ہے۔

پورن کھانڈ سپورن پورے　　جہواں دیسہِنہ تہواں کورے

اعلا درجے کی کھانڈ سے پوری طرح بھرا ہے　　جہاں دیکھو وہاں ایک ہی انداز ہے

جانُ سُہاری گِھرت پَکائی　　دیکھت پان پھول پترائی

گویا وہ گھی میں پکائی ہوی پوری ہے　　دیکھنے میں پان پھول کی طرح نازک ہے

نابھی کُنڈ جو ڈُبکیے بیرو　　دیکھیتہِنہ بوڈ، نہ پاوَئی تیرو

ناف حوض ہے، کوی بہادر اگر ڈبکی لگاے　　دیکھتے ہی ڈوبے گا، کنارا نہ پایگا

جانوں آنت پیٹ مُہنہ ناہیں　　انترک چاند دیس پرچھاہیں

معلوم ہوتا ہے کہ پیٹ میں آنت نہیں ہے　　اِس میں آسمان کے چاند کا عکس نظر آتا ہے

اَتِ اوگاہ اُس باجر تا مُنہہ سوجھ نہ گیرو

اُس کی گہرای کا بیان باجر نے ایسا کیا کہ اُس میں پانی نظر نہیں آتا

سُن کے راو دَور دَھس لِئے بوڈ نہ پاوَئی تیرو

یہ سُن کر راجا نے چاہا کہ دوڑ کر دھنس جاے، ڈوبے اور کنارا نہ پاے

۷۹۔ صفت پشت چاندا گوید۔

گھوٹہِنہ گھوٹ پیٹھ بیاری　　کئی رے بنانی، سانچے ڈھاری

پیس پیس کر کر کو بٹھایا ہے　　کسی ہوشیار صناع نے سانچے میں ڈھالا ہے

کَر جَن ہین پاٹ کر ڈورا　　پیٹ ٹھاوں سَہس اِک مورا

گویا ریشمی ڈورے جیسی نازک ہے　　پیٹ کے مقام پر قریب ہزار موڑ ہیں

لَنک بار جَس دیٹھ نہ آوَئی　　چاند چیر مُنہہ بَہرم دِکھراوَئی

کر بال جیسی، جو نظر نہیں آتی ہے　　چاند ا ساڑی میں سے وہم دکھاتی ہے

بَر رَئیں لنک بِسیکھی دھناں　　اَور و لنک پاتر کو گناں

عورت کی کر بھر کی کمر سے بھی بہتر ہے　　اور بھی پتلی کمر کا تصور کون کر سکتا ہے

پھونکہِ لُوٹ ہوئی دُئی آدھا　　نَین دیکھ مَن اُپجئی سادھا

پھونک سے ہی ٹوٹ کر وہ دو ٹکڑے ہو گیی　　آنکھ سے دیکھنے کی دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے

مورکھ ہوی جو تیرئی نہ جانے ، جھیلر بوڑے پاو

بیوقوف ہے جو تیرنا نہ جانے اور جھیل میں پاوں رکھے

کرگن گہے پیٹھ بھا بوڈت کاڑھا راو

کمر کی رسّی ہاتھ میں پکڑلی ڈوبتا ہوا راجا نکل آیا

۸۰۔ صفتِ راہ‌ہا ورفتارِ چاندا گوید۔

گرور کھنب دوئی چیر پہراے — چاند چلن اپروب گڑھ لاے

دو مخروطی کھنبوں کو کپڑے پہنادیے — چاندا کی رفتار بے مثال گھڑی ہوئی ہے

اوسمتول دیکھ اُس دھارا — دیکھ بمو ہے سُرنگ پنوارا[۱]

اور دیکھکر اِس طرح موزوں ڈھالا ہے — خوشرنگ مونگا بھی اِنھیں دیکھکر فریفتہ ہوگیا

دیکھت مور من تس کئی لاگا — سر مونڈ دھرِیوں گینہ پاگا

دیکھتے ہی میرا دل اِس طرح لگ گیا — کٹے سر کی طرح گردن کو پیروں میں رکھ لیا

جاوہ چلن دیکھ پاں لاگہنہ — پاپ کیت برسنہہ کر بھا گہنہ

جو اُس کی رفتار کو دیکھکر قدموں سے لگے — برسوں کے کیے گناہ دور ہو جائیں

روپ چپتر گڑھ دس نکھ لادا — ترو وِہنہ رکت پھوٹ چل آوا

تیلی کی صورت بناکر دس ناخن لگائے ہیں — تلووں سے گویا خون پھوٹ کر چلا آیا ہے

پاے پروں ، مکھ جووں ، سو دھن اُتّر نہ دیئی

قدموں میں پڑوں ، چہرے کو دیکھوں ، وہ عورت جواب نہیں دیگی

سُنت راو بسنبھر گا مَر مَر سانسیں لیئی

سنتے ہی راجہ بیخود ہوگیا ، مری مری سانسیں لینے لگا

۸۱۔ صفتِ پاے ورفتارِ چاندا۔

ہنس گون ٹھُم ٹھُمکتی آوئی — جھمک جھمک دھن پاو اُچاوئی

وہ ہنس رفتار ٹھُم ٹھُم کرتی آتی ہے — وہ عورت جھمک جھمک کر قدم اُٹھاتی ہے

---

[۱] پنوار = مونگا

چمک چمک پو دھرتی دھرا — چھنک چھنک جن سُگت[۱] بھرا

چمک چمک کر وہ زمین پر پیر رکھتی ہے — چھنک چھنک کر گویا چال بھرتی ہے

میل میلھت سو چاندا آوئی — جانوں گین برو پیگ اُچاوئی

جھومتی جھامتی وہ چاندا آتی ہے — گویا کوی کڑی چال والا قدم اُٹھاتا ہے

سر بھوئی دھروں چاند دھر پاؤ — پاتر ہتیں ، نہ کاڈھوں رے کاؤ

چاندا جس زمین پر قدم رکھے میں سر رکھوں — پھر اُس قدم کے نیچے سے کبھی نہ نکالونگا

پاے کے دھر نین بھر آنجوں — جیبھ کاڑھ دوی ترو وامانجوں

قدموں کی خاک آنکھ میں سرمہ کی طرح بھرونگا — زبان نکال کر دونوں تلووں کو صاف کرونگا

چلت چاند چت لاگا ، من ہت اُتر نہ کاؤ

چاندا کی رفتار سے دل لگا ہے ، دل سے وہ کبھی نہ اُتریگی

پاینہہ ہاتھ نہ سنچرے ، پر ہنس روئی راؤ

اُس کے قدموں تک ہاتھ نہ پہنچیگا ، راجا اِسی لیے روتا ہے

۸۲۔ صفتِ قد وقامت[۳] چاندا گوید۔

لگ[۲] جیسے لہر لہر ہتکاری — چندن جیپھر مرے سنواری

قد کھبا ہے ، صنّاعی یہ ہے کہ لہراتا ہے — اُسے چندن اور جاپھل ملاکر سنوارا ہے

سرگ پوان لاگ جن آئی — چاہت اَئی سئیں جای اُڑائی

آسمان کی ہوا گویا اُس سے لگ کر آئی ہے — شاید ایسے ہی میں وہ اُڑ جائیگی

بانس پور ہت جن دھر کاڑھی — اچھر جنس دیکھ میں ٹھاڑھی

گویا وہ بانس کی پور میں سے نکالی گئی ہے — میں نے اُسے پری کی صورت میں کھڑی دیکھا ہے

کری پہپ تس اَنگ گندھائی — رُت بسنت چہنہ دس پھر آئی

پھول کی کلی جیسا اُس کا جسم مہکتا ہے — چاروں طرف بسنت کا موسم پھر کر آیا ہے

---

[۱] سُگت = ایک شعر ، صورتِ نجات۔

[۲] لگ (مرہٹی) کھمبا ، ستون۔ [۳] ہت = ہوَن کیا ہوا ، قدیمی صورت۔

اَنگ باس نَو کھنڈ گندھانی   باس کیتکی بھنور لُبھانی

اُس جسم کی خوشبو سے نو اقلیم مہک گئیں   کیتکی کی خوشبو نے بھنورے کو فریفتہ کر لیا

یند[1]، گوبند[2]، چندراور[3]، دِن یَرو[4]، برنبھا، بِسن[5]، مُراری[6]

اِندر، گووند، چندراولی، سورج، برتھا، وشنو اور کرشن

گُن[7]، گندھرب[8]، رِکھ[9]، دیوتا دیکھ بموہے ناری

اُس عورت کو دیکھکر صاحبِ علم، موسیقار، رشی اور دیوتا سب فریفتہ ہو گیے

۸۳۔ صفتِ کسوتِ چاند اگوید۔

سُنہہ چیر وَکس پہر گوواری   پھندیا رادھ سیندریا ساری

تم سنو وہ گوالن کیسا لباس پہنتی ہے   سندوری ساڑی جو پھندیا سے سجای گیی ہے

پہر میگھونا او کسیارا   جگیا چیر، چوکڑیا ساری

وہ میگھنا اور انگیا پہنتی ہے   جوگیا کپڑے اور چوکڑیا (پہنتی ہے)

مونگیا پَتّل، اَنگ چڑھائی   مَنڈلا چھندری بھر پہرائی

وہ باریک مونگیا دوپٹہ سر پر رکھتی ہے   منڈلی چوندری بھری ہوی پہنتی ہے

سانون چاند کسنبھی راتی   اِک کھنڈ چھاپ سوسوہ گجراتی

ساون میں چاند کسنبھی سُرخ رہتی ہے   اِک کھنڈے چھاپ کی گجراتی ساڑی بھاتی ہے

ڈوریا، چند روٹا اور بجارو   ساج پٹوریں بہل سنگارو

ڈوریا چند رپٹا اور بجارو؟   ریشمی کپڑے اُس کے سنگار میں بھلے لگتے ہیں

چولا چیر پہر[10] جو چالی، جانوں جای اُڑائی

چولا، ساڑی پہنکر جب چلتی ہے تو لگتا ہے کہ اُڑ جائیگی

---

[1] یند = اِندر [2] گوبند = گووند [3] چندراور = چندراولی = رادھا کی ایک سہیلی [4] دِن یَرو = دِنکر = سورج [5] بِسن = وشنو = پالنے والا [6] مُراری = سری کرشن [7] گُن = گنی، صاحب صفات [8] گندھرب۔ دیوتاؤں کے ملک کا گانیوالا۔ [9] رِکھ = رشی [10] بموہے = فریفتہ [11] پہر = پہن = پہنکر۔

دیکھت روپ دیوتا بموہے کت ہتسں آچھر آئی

اس کو دیکھتے ہی۔ دیوتا عاشق ہوے کہ یہ پری کہاں سے آی

۸۴۔ صفتِ زینتہاے[1] چاند اگوید۔

کُنڈر سُون جَڑے لَئی[2] ہیرا   چہُنہ دِس بیٹھ پدارتھ بیرا[3]

کان کی بالیوں میں بہت ہیرے جڑے ہیں   چاروں طرف قیمتی پتھر بٹھاے گیے ہیں

اَرو دُئی کھونٹ سرگ جَن تارا   ٹُوٹ پرَے ہِنہ نِس ہوی اُجیارا

اور دو کھونٹ ہیں جیسے آسمان کے تارے   ٹوٹ پڑے ہیں، اُن سے رات روشن ہے

اُوَ ئی اُگت ناک کے پھولی   نکھت بار سورج گا بھولی

اور ناک کی پھُلّی زیبا ہے   ستاروں کو قربان کر کے سورج بھول گیا

ہار، ڈور او سنکری پوری   اُبھرَن بھار پرے جَنُ چوری

ہار، ڈور اور زنجیر پہنتی ہے   زیوروں کے بوجھ سے گویا چور ہو جائیگی

دَس اُنگرِ پَہنہ اَنگوٹھی پگوائی   کَر کنگن پہر بھرے کلائی

دس انگلیوں مین انگوٹھی پڑی ہے   ہاتھ میں کنگن کلای بھر کر پہنتی ہے

چورا نیورو پایَر بیجن گوؤر ہوی جھنکار

پیروں کے چھڑے، نوپر، پایل، بجھاں، گودو ہیں اُن کی جھنکار ہے

نکھت چاند کر اُبھرَن، اُبھرَن چاند سنگار

ستارے جو چاند کا زیور ہیں، چاند کے سنگھار کا زیور بن گیے ہیں[4]

---

[1] تصحیحِ مرتّب۔ اصل "زرینہا"   [2] لَئی (مرہٹی) = بہت زیادہ

[3] بیڑ (مرہٹی) زمین یا دیوار کا سوراخ کان۔

[4] اِس کے بعد ذیل کا بند صرف نسخۂ بیکانیر میں ہے۔

چاند چلن جو پیگ اُچاوے   پای چماد لٹکت آوے

چاند اپنے چلنے کے لیے جب قدم اُٹھاتی ہے   پیروں میں چمڑے کا زیور لٹک آتا ہے

(باقی اگلے صفحے پر)

۸۵۔ تمام کردنِ باجر صفتِ چاندا و استعدادِ کوچ کردن۔

سبھ سِنگارو باجر جو کہا　　راجا نَین نیر نَدّی بَہا
باجر نے حسن کا سب حال بیان کیا　　راجا کی آنکھوں سے آنسو کی ندی بہی

رای کہا سُن بانٹھا آی　　راج کُرَ ے بھِر دیہہ دُہای
راجا نے کہا، اے بانٹھا اگر سُن　　شاہی خاندان میں یہ اعلان کردو

راوُت پایک سائن ہاری　　چھتِیس کُر لے آو ہنکاری
راوت، پایک سپاہی خدمتگار　　چھتیسوں خاندان کو بُلا کر لے آو

(صفحۂ گذشتہ سے مسلسل۔)

جیو اُس کہے کِ دیکھت رَہیے　　لاگیں پاو سیس دھوں چھوِیے
دل ایسا کہتا ہے کہ دیکھتے ہی رہو　　قدموں میں لگ کر، سر سے اُن کو چھوتے رہو

کاہ کرو موہِ ہاتھ نہ دیئی　　پاو ٹھیل اُ......ٹی کر لیئی
کچھ بھی کرو، مجھے وہ ہاتھ نہیں دیگی　　پاوں سے ٹھوکر لگا کر..... دور کر دیگی

اُئیسے کہوں کہ کبہی پاوں　　تیہہ چَرَن لے ہِردے لاوں
ایسا کہتا ہوں کہ کبھی اگر پاجاوں　　اُس کے قدم لے کر دل سے لگالوں

دیکھت چَرَن پَرے جو پائی　　تَب مو اَنگ.......... آئی
اُس کے قدم اگر دیکھنے پاوں؟　　تب میرے جسم ....

داود اَبھرن سبھ پہرائیس چھاڈِس پاو اُدھار
داود نے زیور سب پہنائے، پیروں کو آزاد چھوڑ دیا
محمد گھای چھئو دیتی رہس باہُر تب نار
اسے محمد چمڑے کی گھای (جوتے) دیے تو وہ عورت خوش ہوکر گیی

آخری مصرع سے یہ ظاہر ہے کہ اِس بند کا خالق محمد تخلص کا کوی شاعر ہے جس نے داؤد کی ایک فروگذاشت کی طرف اشارہ کرکے اُس کی تصحیح کی ہے۔

جانوُنت دیس پِھرَئی مور آناں　　تانوُنت جای پٹھو پَردھاناں
ملک میں جہاں تک میرا حکم چلتا ہے　　وہاں تک تم قاصد کو بھیج دو

جَہَنہ لگ باندھے جانئی کاچھا　　مارِ پَبارَوں جو گھر آچھا
جہاں تک دھوتی باندھنا جاننے والے ہیں　　مار ڈالونگا اگر گھر میں رہ گیے

راجا چَرے گووَر کہنہ، سابھَر لیئی سنجوئی
راجا گوور کی طرف چلا ہے، سنبھل کر ساتھ لے لو
آگیں دَئی کے چالہُہ، پاچھیں رَہے نہ کوئی
آگے رکھکر تم چلو، پیچھے کوی نہ رہ جاے

۸۶۔ صفت در استعداد گوید

ٹھوکے طَبل میگھ جَنُ گاجے　　گھر گھر سب ہی راوُت ساجے
طبل بجاے گیے گویا بادل گرجے　　گھر گھر میں سب راوت تیار ہو گیے

اَگنِت بیر بُہَل دَھنکارا　　سَتّر سَہَس چلے کنٹھ کارا
بے شمار بہادر، بہت کماندار　　ستّر ہزار بھالے والے چلے

نَوّے سَہَس گھور پاکھر[1] ے　　تاروں تَرُو واں لوہیں جَرے
نوّے ہزار گھوڑے تیار تھے جو　　تالو سے تلوے تک لوہے سے ڈھکے تھے

چَڑھے آئین لاکھ اَسوارا　　لاکھ کُواں[2] او بَڑوارا
ایک لاکھ سوار چڑھکر آے　　ایک لاکھ معمولی اور بڑے سپاہی آے

ایک سَہَس بھورکار چَلاوا　　توراں سینگاں اَنت نہ پاوا
ایک ہزار نقیب ساتھ چلے　　ناقوس اور سنکھ والوں کی حد نہ تھی

راہُ کیتُ گھر آٹھئے، دَساسور بھا آئی
راہو اور کیت آٹھویں گھر میں تھے، دشاشول آیا ہوا تھا

---

[1] پاکھر (مرہٹی) لڑای کے ہاتھی یا گھوڑے کو حفاظت کے لیے پہنای جانے والی لوہے کی جھول۔
[2] کونوٹا ([illegible]) (مرہٹی) کچا، چھوٹا۔

سوک سوہ اُترائنیتھ جوگنؔ باہیر میلئی جائی

سُکر سامنے تھا، جوگنی اُترا پتھ میں تھی، باہر نکل کر جا رہے تھے۔

۸۷ ۔ صفتِ اسپانِ[عہ] عربی تازی راو روپچند ۔

اَنُون بھانت دیکھ کیکاناں اُنگرا دُوئی دُوئی تنہہ کے کاناں

طرح طرح کے وہاں گھوڑے دیکھے دو دو انگل کے اُن کے کان ہیں

سیت کیاہ کار جن ریٹھا ہری یانت مکھ جھمکت دیٹھا

سفید، کاہی، کالے ریٹھے جیسے سبزی مایل تھے جن کے منہ جھلکتے دیکھے

کاڑھ سنکوچی لوہ چباہیں سمند لانگھ جن لنکا جاہیں

شرم کی وجہ سے وہ لوہا چباتے ہیں سمندر پھلانگ کر وہ لنکا پہنچینگے

نین مرگھ جن پایے پکھاری ۔ پَون پنکھ دیکھت ہریاری

ہرن جیسی آنکھیں، پرندوں جیسے پیر ہیں دیکھنے میں وہ ہریالے ہوا کے پَر لگائے تھے

کئی رے سمند ہت کاڑھے، کئی یہ بائی بیان

یا تو یہ سمندر سے نکالے گیے ہیں، یا ہوا کے خاندان سے ہیں۔

سون پاکھر گھال کے، آنیں سبّی پلان

سونے کی جھال ڈال کر، سب قابو میں کر لائے گیے ہیں

۸۸ ۔ صفتِ پیلانِ راو روپچندر گوید

پکھرے ہست دانت بہرائے دھانک لئی اوپر بیسائے

ہودج والے ہاتھی، دانت باہر کیے ہوے کمانداروں کو لیکر اوپر بٹھایا ہے

بنکھنڈ جیس چلے اُت کارے اُنے جان میگھ اندھکارے

گویا نہایت کالے جنگل چل رہے ہیں یا پھر وہ اندھیرا کرنے والے بادل ہیں

چلن لاگ جن چلہنہ پہارا چھاہنہ پرے جگ بھا اندھیارا

چلنا ایسا جیسے پہاڑ چلتے ہوں اِن کے سایے سے دنیا میں اندھیرا ہو گیا

[عہ] اصل : صفتِ اسبانِ

چھنگر ہِنہ جو تنہہ انکس لاگئی برُ دَر کوس سہس آگ بھگئی

اگر انکس لگتا ہے تو وہ چنگھاڑتے ہیں جس سے دشمن ہزار کوس آگے بھاگتا ہے

جو کوپہنہ تو رای سنگھارہ بن ترُوَر جر مور اُپارہِنہ

غصّہ میں ہوں تو راجاؤں کو تباہ کر دیتے ہیں جنگل کے درختوں کو جڑ سے اکھاڑ دیتے ہیں

جینگر پائی پان اُٹھ، ڈرئی کاندو ہوئی

جینگر؟ قدموں سے پانی اٹھتا ہے، ڈر سے وہ کیچڑ ہو جاتا ہے

راو روپچند کوپا، ٹیک نہ پاوئی کوی

راجا روپچندر کو غصّہ آگیا ہے، کوی اُسے روک نہیں سکتا

۸۹ ۔ صفتِ کوچ کردنِ راو بالشکرِ قاہرہ

سب ہی گج دَل بھیو پیانا ٹھوکے طبل دیئو اُنگرانا

یہ سارا ہاتھی دل روانہ ہو گیا طبل بجائے گیے، دیوتا نے انگڑای لی

اِک چھت بھوج چلی اَسوارا کوس بیس لگ بھیو پسارا

بے انتہا فوج سوار ہو کر چل پڑی بیس کوس تک وہ پھیل گیی

اُگیں پرے نیر کھیر پاوئی پاچھے رہئی سو دھور چکاوئی

جو آگے ہیں اُن کو صاف پانی ملتا ہے جو پیچھے رہ گیے وہ خاک پھانکتے ہیں

سگریں دیس اَئیس ڈر چھاوا سبھے تُرائین راو چل آوا

سارے مُلک میں ایسا خوف چھا گیا کہ سب بھٹنے لگے کہ راجا چلا آتا ہے

اُٹھئی کھیہ دَر سوجھ نہ باگا جانُن سرگ دھرتی ہوئی لاگا

خاک اُٹھی، فوج میں لگام نظر نہیں آتی گویا آسمان زمین سے مل جائیگا

ہیتے ساتھ بانٹھ لئی، راجا کینھ پیان

وزیر بانٹھا کو ساتھ لیکر راجا نے سفر شروع کیا

تر یہ ٹاپ باشک کھر بھرئی، اَنبر سورو لکان

باسک گھوڑے کی ٹاپ سے گھبرا گیا، آسمان کا سورج چھپ گیا

۹۰۔ در راہ فالِ نحس آمدن پیشِ راورو پچند و منع کردن مہتا

سوکھے رونکھ کاگ رِریائے　　جوگی آوا بھسم چڑھائے

سوکھے درخت پر کوا بولنے لگا　　بھسم ملے ہوئے ایک جوگی سامنے آگیا

داہنی دِس بِیت بھرّا آوا　　ڈمبرو بائیں ہاتھ بجاوا

داہنی طرف سے ایک بھرڑا (سیوکا پجاری) آیا　　جو بائیں ہاتھ سے ڈمرو بجاتا تھا

اُوَت سور دِس پھکرِ سیاری　　اَرُو بجھئیں رکت دیس رتناری

نکلتے سورج کی طرف سیار بولنے لگا　　اور زمین خون کی طرح لال نظر آئی

کُ سگن ہو نہہ رنج نہ چلے راؤ　　نہہ بہُرئی نہ دیکھیوں کاؤ

بدشگونی ہو تو راجا خود نہیں چلتے　　نہ واپس ہوئے ہوں ایسا میں نے کبھی نہیں دیکھا

مہتی[ع۱] جائی راو سمجھاوا　　کُ سگن بھیورکت آگیں جاوا

وزیر نے جاکر راجا کو سمجھایا　　کہ بدشگونی ہوتی ہے آگے کہاں جاتے ہو

چاند سنیہہ کام[ع۲] رس بیدھا، راجا گا بورائی

چاند کے عشق میں جذبات سے مغلوب، راجا دیوانہ ہو گیا تھا

ایکو سگن نہ مانئی راجا، گوور چھیکس جائی

ایک بھی شگون کو راجا نے نہ مانا، جاکر گودر کو گھیر لیا

۹۱۔ گرد کردنِ راورو پچند شہر گوورراو در حصار ماندنِ مہر

چہُنہ دِس چھیکا گاڑھ پھراوا　　کھونہہ کھونٹ جور گر لاوا

چاروں طرف راجا نے زبردست گھیرا ڈال دیا　　ایک سرے سے دوسرے سرے تک فوج جوڑ دی

تُرہنہہ پان بیل پنواریں　　گُہنہ کھیت، رونکھ، پھلواریں

پان کے کھیتوں میں پان کی بیلیں توڑنے لگے　　پھلواریوں اور کھیت کے درختوں کو کاٹنے لگے

کاٹے چہُنہ پاس انبراؤں　　تار کھجور، جام، لکھراؤں

کاٹ دیئے چاروں طرف آم کے باغ　　تاڑ، کھجور، جامن کے لاکھ درخت والے باغ

ع۱۔ مہتی = اہمیت والا　　ع۲۔ کام = خواہش، جذبہ، شہوت۔

ڈھہنہ مٹھ، دیوُر، اَنبرائی　　پٹہنہ نارا، پوکھر، بائی

ڈھاہ دیئے مٹھ، مندر، آم کے باغ　　پاٹنے لگے نالے، پوکھر اور باولی

کاٹے باری مہر کے لائی　　نَریَر گووا اَو پھلوائی

مہر کی لگائی ہوئی باڑی کاٹ ڈالی　　ناریل، چھالیا اور پھلواری برباد کردی

مہر مندر چڑھ دیکھا، بہُل ہست اسوار

مہر نے محل پر چڑھ کر دیکھا، بہت سے ہاتھی سوار تھے

اوڈن پھرئی نہ سوجھئی، کھانڈہ ہوی چمکار

ڈھالیں اتنی تھیں کہ کچھ نظر نہ آئے، تلواریں ہر طرف چمک رہی تھیں

۹۲۔ ہیبت افتادن در شہر و فرستادنِ مہر رسولاں را بر رائے رو پچند

باندھے پنور بجئی تہ بارا[ع۱]　　باپہہ پوت نہ کوو سنبھارا

دروازے بند ہوگیے، قیامت ہوگئی　　باپ کو کوئی بیٹا نہیں سنبھالتا ہے

مہر لوگ سب جھار ہنکارے　　ماجھے جیت متیں بئسارے[ع۲]

مہر نے سب لوگوں کو ایک ایک کو بلایا　　جتنے لوگ تھے سب کو مشورے کے لیے بیٹھایا

گائی بھینس باندھی ررِیائی　　راندھا[ع۳] بھات نہ کوؤ کھائی

گائے بھینس بندھی ہوئی چلا رہی تھیں　　پکا ہوا بھات بھی کوئی نہیں کھاتا تھا

روونہہ ہووِ کر اب کاہا　　گیہن گابھ سرایت آہا

روتے تھے کہ اب کیا ہوگا　　حمل والیوں کے لیے حمل مصیبت ہوگیا تھا

چھینک گاؤں انبراؤں کٹاوہنہ　　پٹھئے بسیٹھ اُتر کس پاوہنہ

گاؤں کو گھیر کر آم کے باغ کاٹ رہے ہیں　　قاصد بھیجے، دیکھیے کیا جواب پاتے ہیں

پٹھئے بسیٹھ تُری دے، راجا کہہ دِہنہ کاہ

گھوڑے دیکر قاصد بھیجے، دیکھیں کہ راجا کیا کہتا ہے

ع۱۔ پرمیشوری: تہ تارا (تہلکہ)، ماتا: ہٹ تارا (ہڑتال)

ع۲۔ بئسارنا = بٹھانا۔　　ع۳۔ راندھنا = پکانا۔

کہنہ اوگنُ ہم چھینکے ، کون رجایس آہ

کس خطا پر ہم کو گھیرا ہے ، اُس کا حکم کیا ہے

۹۳۔ رفتنِ رسولان پیشِ راو روپچند و بازنمودنِ سخنِ راو مہر

بسٹھ جای کٹک نیراوا   رای کر بانٹھا آگیں آوا

قاصد جاکر فوج کے پاس پہنچے   راجا کا بانٹھا آگے آیا

رای کے پاینہ بسیٹھ لگی لائے   تُری بھینٹ آگیں لے آئے

قاصدوں نے راجا کے قدم لیکر لگائے   نذر کے گھوڑے آگے لیکر آئے

پھن بسٹھ ہِ سر بھُئیں لے لاوا   کون ریس راجا چل آوا

پھر قاصدوں نے سر زمین سے لگائے   پوچھا کس غصّہ کی وجہ سے راجا چل کر آئے ہیں

جو مَن ہوی سو اوتر دیجا   جو تُھہنہ چہیئے اب ہیں لیجا

جو دل میں ہے وہ جواب میں کہیے   جو آپ چاہتے ہیں وہ فوراً لے لیجیے

دَرب کہو تو بھینس بھراوہنہ   گھور کہہ اب ہیں لئی آوہنہ

دولت کہیے تو ہم بھینس بھروا دیں   گھوڑے کہیے تو ہم ابھی لے آدیں

راجا دیہہ رجایس ، ماتھے پر چڑھ لینھ

راجا آپ حکم دیجیے ، ہم اُسے پیشانی پر چڑھائیں

اِنہہ مَنہہ جو تُہنہ چاہیہ ، آج کال کئی دینھ

اِن میں جو کچھ آپ کو چاہیے ، آج کے وقت ہم کر کے دینگے

۹۴۔ جوابِ دادنِ راو بر رسولان [ع]

سُن بردھان بول توں مورا   کہس تو چھاڈ جاوں گڑھ تورا

اے بردھان آپ میری بات سنیے   آپ کہیں تو آپ کا قلعہ چھوڑ کر چلا جاؤں

ڈنڈ تور ہُوں لیہوں ناہیں   گھور لاکھ دوی موہ تل آہیں

میں تجھ سے تاوان نہیں لونگا   دو لاکھ گھوڑے میرے تحت موجود ہیں

ع شیریں زبانی نمودنِ راو روپچند بہ رسولان راو سلسلہ جنبانیدن زدہ چاندا طلبیدن (مقالاتِ شیرانی ۲/۵۲)

جای کہہ تُم اَرتھ دِواؤں   توکے گوور آج بساؤں

تم جو بھی کہوگے ، میں دولت دلاؤنگا   تمھارے لیے گوور کو آج آباد کر دونگا

ہم تم جرم کرہنہ جگ راجو   چاند بیاہ دیہہ موہنہ آجو

ہم اور تم زندگی بھر دنیا میں راج کرینگے   چاند کو آج میرے ساتھ بیاہ دو

جو سُکھ دیہہ تو پاٹ بیٹھاؤں   بَروییوں تو پانِ بھراؤں

اگر خوشی دوگے تو تخت پر بیٹھا دونگا   اگر بہ زور لونگا تو پانی بھرواؤنگا

جو تُہنہ دُئی دَر راکھہہ ، چاند بیاہیں دیہہ

اگر تم دونوں فوجوں کو رکھنا چاہو ، چاند کو بیاہ دو

جو روچ آہے مانگوہ ، سو تُم اَبہیں لیہہ

جس چیز کو دل چاہے مانگ لو ، وہ تم ابھی لے لو

۹۵۔ جوابِ دادنِ رسولاں بر رای روپچند را

توں نرِند دیس کر راجا   اُس بول تہہ کہت نہ چھاجا

آپ بہت سے ملکوں کے راجا ہیں   ایسی بات کہنی آپ کو زیبا نہیں ہے

جنہہ دھیہ ہوی سو ناوں نہ لیئی   پر پُتر تہہ اس گار نہ دیئی

جس کے بیٹی ہوگی وہ ایسی بات کا نام نہ لیگا   غیر کی بیٹی کو ایسی گالی نہیں دیگا

جو رے مہر وگاری سُن پاوئی   آگ لای پانی کہنہ دھاوئی

اگر مہر یہ گالی سُن پائیگا   آگ لگا کر پانی کے لیے دوڑا دیگا

چاند اور کہنہ دین بیاہی   کون اُتر واَب دیجے تاہی

چاند کو اور کہیں بیاہ دیا گیا ہے   پھر اُسے کیا جواب دیا جائیگا

بَرو ہم مارِ بیارہ ، پھن اُٹھ جارہ گاؤں

طاقت سے تم ہم کو مار کر پھینک دو ، پھر اُٹھ کر گاؤں کو جلا ڈالو

چاند تہہ دھور نہ سپرے ، لیئی پار کو ناؤں

چاند کو دھول نہیں لگیگی ، کون اُس کا نام لے سکتا ہے

٩٦۔ برعقصہ شدنِ راو روپچند بر رسولان و خاموش ماندنِ ایشاں

اَبِھنہ ڈھیٹھ تُہہ مار پَبارد ں   کِھن اک بھیتر گوَدر جاروں

اے ڈھیٹ میں ابھی تجھ کو مارکر پھینک دوں   ایک پل کے اندر گوَدر کو جلا دوں

مونڈ کاٹ کے گوَئیں بِھراؤں   کھال کاڑھ کے رونکھ ٹنگاؤں

سرکاٹ کر میں گاؤں میں گھما دوں   کھال اتار کر درخت پر لٹکوا دوں

چیلِھنہ کھوں مانس لئی جانہیں   کُکُرہِنہ کھوں رَکت سب کھانہیں

چیلوں سے کھونگا وہ سب گوشت لے جائینگی   کتّوں سے کھونگا وہ سب خون پی جائینگے

تُہہ کاجوگت کرَسِں دِڈھائی   جَبِتِس ہَوں کہوں اُتِرس کہہ جائی

تجھ کو کیا لیاقت، جو ڈھٹائی کرتا ہے   جیسا میں کہتا ہوں جاکر ویسا کہدے

جای بیگ چاندا لئی آؤ ہ   موکھ دُوارد تو ہِ پے پاوَہ

جاکر فوراً چاندا کو لے آؤ   تبھی نجات کا دروازہ تم پاؤگے

کر بوتَس جَس بولیوں ، ناؤں بِسٹھ کر آہ

جیسا میں نے کہا ہے ویسا ہی کروگے، تمہارا نام قاصد ہے

بیگ چاند لئی آوَہ ، تو اِہواں ہُت جاہ

فوراً چاندا کو لیکر آجاؤ، تم یہاں سے جا سکتے ہو۔

٩٧۔ رضا طلبیدنِ رسولیان برائے بازگشتن خود از راے

راجا پُلکِ[1] کر دیہہ رجایس   سُن کئی مارس کئی رے چھنڈایس

راجا خوش ہوکر ہمیں اجازت دیجیے   ہماری سن کر اب مار ڈالیے یا چھوڑ دیجیے

اُس توں راجا کیوں بَورائیہہ   چاند سَبدسُن گوَدر دھائیہہ

اے راجا آپ کو ایسا دیوانہ کس نے کردیا ہے   چاند کا نام سنکر گوَدر کے لیے دوڑ پڑے

گوَدر سمند اُتیہ اَو گاہا   بوڑہِ رای نَہ پاوَہِنہ تھاہا

گوَدر ایک سمندر ہے نہایت گہرا   راجا ڈوب جاتے ہیں، تھاہ نہیں پاتے ہیں

[1] پُلکِت (مرہٹی) خوش ہوکر

راجا جوَر سرگ چڑھ دھاوَہ   تَو نہ دُھور چاندا کئی پاوَہ

اے راجا اگر تم آسمان پر چڑھ دوڑو   تو بھی چاندا کی خاک نہیں پاؤگے

راجا نَکھت جو سرگ جھُوا[1] نہیں   چاند نہارِ ہیں سب نِس جانہیں

اے راجا ستارے جو آسمان میں چمکتے ہیں   چاند کو گھورتے ہیں، تمام رات چلی جاتی ہے

گگن چڑھے جو دیکھیہ ، جانیہ اِہواں آہ

آسمان پر چڑھ کر اگر دیکھوگے، سمجھوگے وہ یہیں ہے

تھاہ نہ پَیئی ہ راجا ، بوڑ مَریہہ اَوگاہ[2]

اے راجا تھاہ نہیں پاؤگے، اُس کی تہ میں ڈوب مروگے

٩٨۔ نا امید[3] شدنِ راو از سخنِ رسولاں و بازگردانیدنِ ایشاں را۔

بات سَنجوگ بِسیٹھے کہا   نائی مونڈ سُن راجا رَہا

یہ جدائی کی بات قاصد نے کہی تو   راجا سُن کر، سر جھکا کر رہ گیا

بِسیٹھ بچن بِس بھرے سُنائے   راجہِیں ٹھگ کے لاڈو کھائے

قاصد نے زہر بھرا کلام سنایا   گویا راجا نے ٹھگ کے لڈو کھائے

گا اَسرو مَن ہت جو سنجووا   بھا نِراس، چت بھیتر روا

دل میں ملاقات کا جو سہارا تھا ختم ہوا   نا امید ہوگیا، دل میں رو پڑا

سرگ چاند کَٹ پائیہ ناہیں   بِسیٹھِنہ اُتر دیوں اُٹھ جاہیں

چاند آسمان میں ہے شاید میں نہ پاسکوں   قاصدوں کو جواب دوں کہ وہ اُٹھ جائیں

آج سانجھ جو چاند نہ پاؤں   پُہَر رات تُمہِنہ سرگ چلاؤں

آج شام اگر میں چاند کو نہ پاؤنگا   پہر رات کو تم کو آسمان پر روانہ کردونگا

جیو دان جو چاہَیہ پَٹھوہ چاند دوائی

تم اگر جان بخشی چاہو تو چاند کو دوا کے ساتھ بھیجدو

[1] جھُوا نہیں = آنکھ جھپکاتے ہیں۔   [2] اَوگاہ = گہرائی میں۔

[3] کلا بھون۔ جواب دادن راو روپچند رسولاں را۔

نہ تَرو سور اُدَت[1] گڑھ تورُوں، کہنہ مہر سیں جائی

نہیں تو سورج نکلتے ہی قلعہ توڑ دو نگا، مہر سے جاکر کہدو

۹۹۔ بازآمدنِ رسولاں بر مہر و بازنمودن عرضِ راو روپچند۔

بسیٹھ[2] بہر گودر منہہ آئے   مہر دیکھ، بجنا آگیں دھائے

قاصد واپس ہوکر گودر میں آگئے   مہر کو دیکھا تو وہ دوڑ کر آگے آئے

پوچھا مہر کُسل سوں آئیھو   کا کہیہ، کُس اُتر پائیھو

مہر نے پوچھا، خیریت سے آئے ہو؟   تم نے کیا کہا، کیسا جواب پایا؟

جَس پوچھا تَس بسیٹھے کہا   سُنئی نہ راجا، کوہ کٹی رہا

جیسا پوچھا، قاصدوں نے ویسا بیان کیا   راجا (روپچند) سنتا نہ تھا، غصّہ میں بھرا تھا

ہَست، گھوڑ، دَھن، دَرب نہ مانئی   چاند مانگ، جہہ سور نہ جانئی

ہاتھی، گھوڑے، مال، دولت سے نہیں مانتا   چاند کو مانگتا ہے، جسے سورج بھی نہیں جانتا

جُو جُو چاندا بیچ ہِ دیٖھا   تُو تُو راد چاہ جیو لیٖھا

جب جب چاند کے بارے میں ہم نے دخل دیا   تب تب راجا ہماری جان لینا چاہتا تھا

کے مَنت جَس تمہہ اُپجئی   راجا کیجئے سوئی

جیسا تمہارے خیال میں آئے، راجا آپ ویسا ہی کیجیے

اُکت سور گڑھ توریں، پھُن پچھتاوا ہوئی

سورج نکلنے تک قلعہ توڑینگے، پھر تمھیں پچھتانا ہوگا

۱۰۰۔ مشورت کردنِ مہر با لشکریانِ مقربِ خود۔

مہریں مکھ کُنور ہنہ کر چاہا   چھتیس کُرا دینہ بُولیہ کایا

مہر نے کماروں سے مشورہ طلب کیا   چھتیس گھرانے والو، بتاؤ تم کیا کہتے ہو

بہتنہ کہا چاند جو دیجے   اِک مکھ ہوئے راج پھُن کیجے

بہتوں نے کہا اگر چاند کو دیدیجے   تو یکسو ہوکر پھر راج کرسکتے ہیں

علہ۔ اُدَت (مرہٹی) = اُگتا، پیدا ہونا۔   عہ۲۔ بسیٹھ = قاصد۔

اور کہا بَرو نِکار پَرائیہ   دِوس چار باہیر گے آئیہ

دوسروں نے کہا، اچھا ہے نکل بھاگیں   چار دن باہر رہ کر آجائینگے

کُنورو، دُھنورو دینے گاری   جیئیں جَنہ بَہنہ سو مای سیاری

کُنورو، دُھنورو نے اُن کو گالی دی   (کہا) جس نے اِن کو پیدا کیا وہ ماں سیارنی تھی

مو مُجہہ سانسن پاٹن گاؤں   اب جیو دیہنہ چاند کے ٹھاؤں

مجھ کو اِس گاؤں اور شہر کا انتظام کرنا ہے   چاند کی جگہ میں اب جان دو نگا

جُو لَہہ سانس پیٹ مَہنہ، تُو لَہہ کریں مار

جب تک پیٹ میں سانس ہے، تب تک ہم جنگ کرینگے

پھُن سر رَچ سبھ بَرہینہ، جہنس ہوی اُجیار

پھر سر کو سجا کر (چتا پر) ہم جلینگے، جس سے (دنیا) روشن ہوگی

۱۰۱۔ نمودار شدنِ ہر دو فوج ہا و جنگ کردنِ کنورو با بانٹھا و کشتہ شدنِ او

رائے روپچند گڑھ ہوی باجا   راو مہر دَر آپَن ساجا

رائے روپچند قلعہ کی طرف بڑھا   راو مہر نے اپنی فوجیں آراستہ کیں

پہر سنجوی بانٹھ ہتھواسا   کنورو آگے پاو اُہلاسا

زرہ پہنکر بانٹھا ہتھیار لیکر آیا   اُس نے کنورو کو مقابلے کے لیے آمادہ پایا

بانٹھ کہا اَرے توں کو، آہی   بِتھا مَرسِ اُٹھ گھر جاہی

بانٹھا نے کہا اے تو کون ہے   بیکار مریگا، جا اُٹھ، گھر چلا جا

کُنورو تڑپ کھانڈ لَئی کاڑھی   چھتیس کُری سبھ دیکھے ٹھاڑھی

کنورو نے تڑپ کر اپنی تلوار نکال لی   چھتیس خاندان سب کھڑے دیکھ رہے تھے

بانٹھیں تاکہہ کھڑگ کے مارا   پھرے لاگ، دَھڑ گیو اُپارا

بانٹھا نے تاک کر تلوار کا ہاتھ مارا   پھر کر لگ گئی، دھڑ ٹکڑے ہو گیا

عہ۱۔ پَرائیہ = دور ہوں۔   عہ۲۔ سانسن (ہندی ساشن) = انتظام، بندوبست۔

۱۰۱۔ مانچسٹر۔ بھوپال میں: روزِ دوم راو روپچند قصدِ حصار کردن و بیرون آمدنِ مہر، جنگ کردن، افتادن۔

دیٹھ بُھلان کھڑگ جو چمکا ' پھرے ہاتھ ہت چھوٹ

تلوار جب چمکی اُس کی نگاہ چوک گئی ' چھوٹ کر ہاتھ پر لگ گئی

لاگ کھانڈ بانٹھا کر ' کنورو گا بھوئیں لوٹ

بانٹھا کی تلوار لگ گئی ' کنورو زمین پر لوٹ گیا

۱۰۲۔ جنگ کردنِ دھنورو با بانٹھا و کشتہ شدنِ دھنورو۔

دھنورو دیکھا کنورو پڑا   روہتاس جیسیں پَر جَرا

دھنورو نے کنورو کو پڑا ہوا دیکھا   غصّہ سے جل کر وہ سرخ ہو گیا

ہاتھ سانگ مارِس تَس آئی   پھری لاگ دھڑ گیو چُکائی

ہاتھ میں بھالا لیکر مارنے آیا   زرہ میں لگا دھڑ چوک گیا

پھَن کاڈِھس بِجری تروارا   ڈاک دئی کے ہَنَس کٹارا

پھر بجلی جیسی تلوار نکال لی   نعرہ مار کر ' کٹار کا وار کیا

ٹوٹ کھانڈ ٹاٹر مُنہہ آوا   بانٹھا کہا ہَوں اِہنہ پئے دھاوا

تلوار ٹوٹ گئی ' وہ گرفت میں آگیا   بانٹھا نے کہا مجھے یہاں سے بھاگنا چاہیے

پھَن لینہت کا ڈِھس تروانی   تو ہَت بانٹھا چلا پرانی

پھر اُس نے شمشیر نکال لی   تب تک بانٹھا جان لیکر بھاگ نکلا

کھیدت اُڈھا دھنورو ' پرا داب سنبھرائی

پیچھا کرتے ہوئے دھنورو ٹھوکر کھا گیا ' سنبھال نہ سکا ' گر گیا

پلٹ بانٹھ جو دیکھا ' تو بَہُر مارَس آئی

پلٹ کر بانٹھا نے جب دیکھا ' تو پھر آکر مار دیا

۱۰۳۔ شادیانہ زدن در لشکرِ راو روپچند از ہزیمتِ فوج (کذا)

باجے تار دوؤ جَن مارے   اور کُنور مہرئی کے ہارے

تالیاں بجیں ' دو جنوں کو مار دیا   اور مہر کے باقی کنور ہمّت ہار گیے

سہ شاید "ہزیمتِ فوجِ دشمن"

دوؤ آنے پا دَھر گھِسیائی   پایک بیٹھے کرنہہ بَڈائی

دونوں مقتول گھسیٹ کر لائے گئے   پیدل بیٹھے بڑائی کرنے لگے

رُکت دُہُنہ کے سَروَرو بھرا   ایکو کُنور نہ آگے سَرا

دونوں کے خون سے تالاب بھر گیا   ایک بھی سردار آگے نہیں بڑھ سکا

جِنہہ دیکھا تِنہہ گیو پرانان   دَر مُنہہ کو او نہ کرئی پیانان

جس نے یہ دیکھا اُس کی جان نکل گئی   فوج میں کوئی اب نکل نہیں رہا تھا

جے مہرئیں جیو نار جوائے   سَنکَری بار نہ کاجئیں آئے

جن کو مہر دسترخوان پر کھلاتا تھا   مشکل کے وقت وہ کام نہیں آئے

بھاٹ کہا مہر سیوں ' تو ہیں پاوَہ تیرو

مہر سے بھاٹ نے کہا کہ تو اُسی وقت ساحل پا سکتا ہے

بیگ ہُنکار پَٹھاوَہُ لورک باوَن بیرو

فوراً لورک اور باون بیر کو طلب کر لے۔

۱۰۴۔ آمدنِ بھاٹ بر لورک از فرستادنِ مہر۔

بھاٹ گوسائیں تم ہی دھاوَہُ   آگیں دَئی لورک لئی آوَہُ

بھاٹ گوسائیں تم ہی دوڑ کر جاؤ   آگے جگہ دیکر لورک کو لیکر آؤ

چَڑھ تُرنگ بھاٹ دَوراوا   لورک جائی جرا پھَر پاوا

بھاٹ نے گھوڑے پر چڑھکر اُسے دوڑایا   جاکر لورک کو جوئے کے پھڑ پر پایا

کھواں بھاٹ گھور دَور ائیہَہ   کاکر پٹھئے تُمہہ آئیہَہ

(لورک نے کہا) بھاٹ کہاں گھوڑا دوڑا رہے ہو   کس کے بھیجے ہوئے تم آئے ہو

لور مہر تُمہنہ بیگ ہُنکارے   کنورو ' دھنورو بانٹھیں مارے

لورک تم کو مہر نے فوراً بلایا ہے   بانٹھا نے کنورو دھنورو کو مار دیا ہے

چاند گوورہ لاگ گوہاری   لئی آب چاند ' ہوی آندھیاری

اعلان ہوا ہے کہ گوور کو جلادینگے   چاند کو لیجائینگے ' یہاں اندھیرا ہو جائیگا

اُٹھا لورسُن نانکھا پر لَے، مہر بَھیا اَوسان

لورک یہ سنکر اٹھا کر قیامت ڈال رکھی ہے، مہر پریشان ہے

آج بانٹھ رَن مارَوں، دیکھوں رای پَران

آج میں لڑائی میں بانٹھا کو مار دونگا، راجا (روپچند) کا حوصلہ دیکھو نگا

۱۰۵۔ دَرون ِخانہ رفتنِ لورک و مستعد شدن بر جنگ ۔

گھر گا لورک ڈانگ سَنبھاری — اَوڈَن کھانڈ لینہ پَٹ تاری

لورک گھر میں گیا، اُس نے ڈانگ سنبھال لی — اُس نے اوڈن اور کھانڈا لیا، اُنھیں آزما کر دیکھا

باندھ رگاوَل کَس سر پاگا — پہریس سار تار کر آنگا

رگاوَلی باندھ لی، سر پر پگڑی کس لی — لوہے کے تاروں کا لباس پہن لیا

دَھن سہری کر کھینچ بَندھاوا — پیٹ روگات سناہُ مَنڈھاوا

ہاتھوں میں دھنسہری کھینچ کر بندھوالی — پیٹ اور جسم کو بھی منڈھ لیا

ٹاٹَر چھتہ جُن لینہ اُچائی — لورک موتڈ دینہ اَوندھائی

چار جنوں نے ٹٹر کو اٹھا لیا — لورک کے سر پر اوندھا کردیا

سارنگ ایک جگت کر چَڑھا — جُنُ اَرجُن کِہنہ راوَن گڑھا

ہاتھوں میں سینگوں کا دھنک چڑھا لیا — گویا ارجن کے لیے راون (محبوب) گڑھا گیا تھا

پھَرسا، کُنت، کٹاری لینہہ، باندھ چَلا تَروار

پھرسا، کُنت، کٹاری لیکر، تلوار باندھکر چلدیا

رَکت پیاس کھانڈ لورکر دَورا جیبھ پَسار

لورک کا کھانڈا خون کا پیاسا تھا، زبان نکال کر دوڑ پڑا

۱۰۶۔

کھولن لورہِ چَلن نہ دیئی — اُبہر راو کَن چاندا لیئی

لورک کی ماں کھولن چلنے نہیں دیتی تھی — راجا (روپچند) چاندا کو ابھی کیوں نہیں لے لیتا

عہ ۔ مانچسٹر بھوپال میں: آمدن لورک در خانہ و ساختہ شدن برائے جنگ و پوسیدنِ اسلحہ و بستنِ اسلحہ ۱۰۶ (صرف یکا زیرا)

مَیں کا اُکر جیو رَکھاوا — جو بجھے کو کس مہر بُلاوا

میں کیا اس کی جان کی محافظ ہوں — کہ تم کو مہر نے لڑنے کے لیے بلا لیا ہے

گاوَجّ باٹیہہ جیو رَکھا ہیں — تے کس آج نہ جھو جھیں جاہیں

گاوں جو بانٹتے ہیں، وہی جان بچاتے ہیں — وہ آج کیوں لڑنے نہیں جاتے ہیں

جیو گھر بات جیو دَھن مورا — باروتہ دیکھین دیہوں تورا

تیری جان ہی میرے گھر کی دولت ہے — میں تیرا بال بھی کسی کو نہ دیکھنے دونگی

تجھ کچھ ہوی تو ہوں کوں جیو و — کاہو کھائی، کیں پانی پیود

تجھ کو کچھ ہو گیا تو میری زندگی کیسے ہوگی — کس طرح کھاونگی، کیسے پانی پیونگی

گاڑھ کاج مَریں کر، کیسیں جیو لُکاوُ

(لورک بولا) یہ مشکل کا، مرنے کا وقت ہے، اپنی جان کیسے چھپا لوں

ماتا دیہہ اَسیس مجھ، مار بانٹھا گھر آوُ

اے ماں مجھے دعا دو، بانٹھا کو مار کر گھر آؤنگا

۱۰۷۔ آمدنِ مینا پیشِ لورک و گریہ آغاز کردنِ او ۔

آگیں آی ٹھاڈھ دَھن مینا ں — نیر سمند جَس اُلتھیٔ نَیناں

آگے آکر میناں عورت کھڑی ہوگی — سمندر کے پانی کی طرح آنکھیں بھری ہوئی تھیں

چوئی چوئی بوند پَرہیہ تھَنہارا — جَن ٹوٹہنہ گَج موتہہ ہارا

پستانوں پر آنسو کی بوندیں ٹپک رہی تھیں — گویا بڑے موتیوں کے ہار ٹوٹ پڑے ہوں

جو تُم ہَئی جھو جھے کے سادھا — موہنہ تو مار کرہٗ دوئی آدھا

اگر جنگ میں جانا طے کر چکے ہو — تو مجھ کو تم مار کر دو ٹکڑے کردو

تو پچھیں اُٹھ جھو جھئی جائیہہ — مور اَسیس جیت گھر آئیہہ

اس کے بعد اٹھکر لڑنے کے لیے جانا — میری دعا ہے جیت کر گھر واپس آنا

جاکر نارِ سو جھو جھنہہ نہ جائی — باوَن رسکھنڈِ رَہا لُکائی

جس کی عورت ہے وہ لڑنے نہ گیا — باون زنخا چھپ کر بیٹھ رہا ہے

دیہہ اُسیس دوؤ جَن، مارِ بانٹھ گھر آووں

(لورک بولا) تم دونوں جنے مجھ کو دعا دو، بانٹھا کو مار کر میں گھر آؤنگا

سونہہ پَیَر کراو مَینا، موتنہہ مانگ بھراووں

اے مینا سونے کی پایل بنواؤنگا، موتیوں سے مانگ بھروا دونگا

۱۰۸۔

ماتا پُہُر دین اُسیسا   جیوَہُ لورک برکوٹ بریسا

پھر ماں نے اُس کو دعا دی   اے لورک تم بہت برسوں تک زندہ رہو

کرتا دِوَوا ایس پَروانا   اَرجن، بِھیو، بھوج بَر جانا

خدا تم کو ایسی قوت عطا کرے   اَرجن، بھیم، بھوج کا مقابل ہو

کھانڈ جیت سَتراہِ سرسالو   تُمہہ سُمرے بِہ ہوی دُھر پالو

جتنے بھی دشمن ہیں تلوار سب کے سر کاٹ دے   تمھاری مدد سے زمین کی پرداخت ہو

جَس رامہہ باندِھیو سرسیتو   سَتُر راہ مرکیا کُر کھیتو

رام کی طرح سروں کا پُل باندھ دو   دشمن کو مار کر ان سب کا کھیت کر دو

نین نیر بھر اُنچرہ پَسارا   بولیا بَچَن جَنَنِ دَھن بارا

آنکھوں میں آنسو بھر کر آنچل پھیلا دیا   ماں نے یہ لفظ کہے اے بچے تو مبارک ہے

اَمر و سَبَد کے راکھا، تُمھرے سرجَن بارو

تمھاری بات کو زندۂ جاوید رکھے، دنیا کا بنانے والا

جیت بَرو دیھہ بھیم اَرجن گوہ تُس تُمہہ دِہوں کرتارو

جیسی بھیم، اَرجن کو قوت دی، ویسی ہی خالق تمھیں بھی دے

۱۰۹۔ رفتنِ[1] لورک در خانۂ اَجَیئ[2] و بہانۂ مرض کردنِ او۔

۱۰۸۔ صرف بیکانیر میں: مانچسٹر میں صرف اِس کی تصویر ہے۔

[1]۔ مانچسٹر۔ بھوپال میں: راضی شدنِ کھولن و اجازت دادنِ مینان، وداع کردنِ لورک — لیکن یہ مناسب مقام نہیں۔

[2]۔ اَجَیئ = لورک کا گرو۔ یہ بات بند ۱۱۰ سے بھی ظاہر ہے۔

جَئیں اُسیس دیت تُس پائیہہ   لورک رار جیت گھر آئیہہ

جیسی چاہیے تھی ویسی دعا اُس نے پائی   لورک جنگ جیت کر گھر آتا

لورک گا اَجَیئ کے بارا   بھیتر ہُتیں جو آئی ہُنکارا

لورک اَجَیئ کے دروازے پر پہنچا   آواز آئی کہ اندر موجود ہیں

پہلیہہ اَجَیئ دوکھ آیاوا   مِس کئی پَرگا، دانت کنپاوا

اَجَیئ نے پہلے ہی تکلیف پیدا کر لی تھی   بہانا کر کے پڑ گیا، دانت کانپ رہے تھے

گھات کاٹ گھاس گیرو بَھری   پھری لئی پوندی تَر دَھری

خود زخم لگا کر، گھِسا ہوا گیرو بھر لیا تھا   کپڑا لیکر زخم کے نیچے رکھ لیا تھا

آنگ موند اَس کَرَئی پکارا   کَون مینچ دینھیں کرتارا

جسم کو ڈھک کر یہ آواز لگا رہا تھا   خالق نے مجھے کیسی موت دی ہے

لاج لاگ مہریں مُنہہ، اَبھیں راو کہہ آو

میرے مُنہ کو شرم لگ گئی ہے، ابھی راجا کہیگا کہ آؤ

کھانڈئیں مینچ نہ پائیں، دَئی بَھل پچھتاو

تلوار کی موت نہیں پائی ہے، اے مالک بہت پچھتاوا ہے

۱۱۰۔ نمودنِ لورک را اَجَیئ طریقِ جنگ۔

اَجَیئ گُر پَر کَئی بَتلاؤں   اَہُئی بہت، تُمہہ سیوں سِدّھ پاؤں

اَجَیئ گرو، تم پڑے ہوئے ہی بتلا دو   یہی بہت ہے، میں تمھاری خدمت میں کامیابی پاؤں

جَئیں لورک تہیا سِدّھ دینھی   ہاتھ پھری[1] تُمہہ جہیاں لینھی

میں نے اے لورک اُسی وقت اجازت دیدی تھی   جب تم نے اپنے ہاتھ میں پھری سنبھالی تھی

اب بُدھ دیوں سُنس توں موری   اوڈن[2] دیہہ نہ دیکھئی توری

اب میں عقل دیتا ہوں، تم میری سنو   اوڈن اِس طرح ہو کہ تمھارا جسم نظر نہ آئے

۱۱۰۔ مانچسٹر۔ بھوپال میں: وداع کردنِ لورک مر اَجَیئ راو ہنرہا ے جنگ آموختنِ اَجَیئ مر لورک را۔

[1] پھری = چمڑے کی ڈھال۔   [2]۔ اَوڈن = کھینچنے کی رسّی، کمند۔

باٹ جور دھر پاو اُچائیھہ   بانہہ لکای کھرگ چمکائیھہ

باٹ جوڑ کر زمین سے قدم اٹھانا   بانہوں کو چھپا کر، تلوار کو چمکانا

پاٹ گہت جن بھولئی دیٹھی   پاونہ دکھیئی اُکھڑ ہنہ پیٹھی

پاٹ پکڑتے وقت نگاہ نہ چوکے   اُکھڑی ہوی پیٹھ کے ساتھ دشمن نہ دیکھ سکے

گھال اُکھاریں کھیدس، سانس بھرے جو جائی

بھری ہوی سانس کے ساتھ، اکھاڑے میں اگر تم دشمن کو دوڑاؤ گے

دیہہ پھر ہرا، مارس جیسیں پر اُرڑائی

اور پھر ہرا دیکر، جیسے ہی مارو گے، وہ اُڑا کر گر پڑیگا

۱۱۱۔ رفتنِ لورک بر مہر و برگ دہانیدنِ مہر لورک را۔

پہلیں جای مہر اُرگائیھہ   تو پاچھیں تُمہ جھجھئیں جائیھہ

(اجئی نے کہا) پہلے جاکر مہر کی ملازمت کرنا   اس کے بعد تم لڑای کے لیئے جانا

لورک جائی مہر اُر گاوا   پیگ بیس چل آگیں آوا

لورک نے جاکر مہر کی ملازمت اختیار کی   (مہر) بیس قدم چل کر آگے آیا

اب لہہ لورہنہ بھئے بر جائی   سگرئیں ہوی کیں دیکھوں آئی

(کہا) اب تو لورک ہی مقابل ہو سکتا ہے   میں نے یہاں آکر سب ہی کو دیکھ لیا ہے

لورک سورو بھئس توں مورا   ماردو بانٹھ ٹمکہ دیکھوں تورا

اے لورک تم ہی میرے سورما رہ گیے ہو   بانٹھا کو ماردو، میں تمھارا منتظر ہوں

ہوں تمھیں ہنتیں تیر جو پاؤں   آدھے گووَرِ راج کراؤں

میں تمھارے ذریعے سے اگر کنارہ پا جاوں   تو آدھے گوور پر تمھارا راج کرا دونگا

تین پان کر بیرا مہر ئیں، لورہِ دینھ ہنکار

تین پانوں کا بیڑا مہر نے منگا کر لورک کو عطا کیا

گھور دیوں سیوں اُکھر پاکھر جو آدوہُ رَن مار

میں اُکھر پاکھر سے تمھیں گھوڑا سجا کر دیتا ہوں کہ تم رن مار کر آؤ

۱۱۲۔ رواں کردنِ لورک با یارانِ خود در میدانِ جنگ۔

چلا لورک لئی آپن ساتھی   جھواں پکھرے مَیمنت ہاتھی

لورک اپنے ساتھیوں کو لیکر چلا   جہاں جھول پہنے مست ہاتھی موجود تھے

لوہ ندی جنُ دئی مُبڈ کاے   تاروں تَرواں لئی اُنھواے

گویا وہ لوہے کی ندی میں ڈوبے ہوے تھے   تالو سے تلوے تک اُسی میں نہلاے ہوے تھے

جھرکِ لوہ جنُ آدنل[1] بھانوں   دَر ہِہتہ دوسَر سوجھ نہ آنوں

وہ لوہا ایسا جھلکتا تھا جیسے نکلتا سورج   فوج میں دوسری کوی چیز نظر نہ آتی تھی

دیکھ بانٹھ راجا پہنہ دھاوا   چاند گوہار سورج چلِ آوا

یہ دیکھکر بانٹھا راجا کے پاس دوڑ آیا   چاند کی پکار سنکر سورج چلکر آگیا ہے

اُٹھا جھار دَر، رہی نہ جائی   ہاتھ گھور سب چلے پرائی

فوج میں آگ بھڑکی اب رہا نہ جائیگا   ہاتھی گھوڑے سب بھاگ چلے ہیں

جھوجھہ بانٹھ تَیں جیتَب، اب کوی چھند لائی

(روپچند نے کہا) اے بانٹھا جنگ کر، تو جیتیگا کوی لمحہ اور لگیگا

سور بیر تَیئں مارب تو ہنہ بچہنہ ایک نہ جائی

اِس بہادر پہلوان کو تو ماریگا، تجھ سے بچکر پھر ایک بھی نہ جائیگا

۱۱۳۔ صفتِ مستعدی فوجِ لورک۔

نِسرت لور، سبئیں نیسرے   ایک ایک جَن پَرکھنہ آگرے[2]

لورک کے نکلتے ہی سب نکل پڑے   گویا ایک سے پہلے ایک اُس کا منتظر تھا

لوکہنہ کھڑک، دا ہنہ لئی پھرے   باندھے پاٹ جورے دھردھرے

تلوار چمکتی تھیں، بہادر دان لینے آے تھے   وہ پاٹ باندھے ہوے دھڑدھڑا رہے تھے

جھلکہنہ اودَن تانبے تری   باندھے پنوری لوہیں جری

گھوڑوں پر اُن کی ڈھالوں کا تانبا چمکتا تھا   وہ لوہے کی مضبوط پنواری باندھے ہوے تھے

---

[1] اُدیڑیں = اُگنا، نکلنا۔   [2] اُگڑا (مرہٹی) الگ، زیادہ۔

پٹور سار تار کئی بھئی   بھئی اُتیہ بجر کئی مئی

وہ پٹواریں لوہے کے تار کی بنی تھیں   اِس لیے وہ پتھر سے بھی مضبوط ہوگئی تھیں

سینہ سندور دَریریں دَھرے   بھاگہنہ دیکھ گھور پاکھرے

سندور کی دھاریاں لگائے وہ شیر تھے   اُنھیں دیکھ کر جنگی گھوڑے بھاگتے تھے

نیریں نیرا پایک چڈھا سہنس بر راو

پایک قریب قریب تھے، راجا ہر نے ہزار قوت سے چڑھائی کی

اُچل چلائین، نَ بچلیں رہے، روپ دَھر پاو

چلنے کے لیے بیقرار، جنگ سے بیخطر، میدان میں قدم رکھدیا

۱۱۴۔ صفتِ تیر اندازان گوید۔

تہنہ تربیس گئے دَھنکارا   جیہنہ پنتھ پولت نہیں اُبارا

اتنے میں گھوڑوں پر کماندار بیٹھ گیے   جس راستے پر قدم رکھتے، بچانا ممکن تھا

ساج بڈواتس کئی کڈھے   دیت ٹکورا گھرہنہ چڈھے

سجائے ہوئے گھوڑے اُسی طرح نکل پڑے   ایڑ دیکر، وہ گھوڑوں پر سوار تھے

اُبرئیں رنر تہنہ سنکری موٹھہنہ   پینچ گھرے سر ترین لیہ ٹھہنہ

اپنی مٹھیوں میں وہ بہادر زنجیر لیے تھے   گھوڑوں پر سوار، سر اٹھائے تیار تھے

بان سارکئی آنگ اُچائے   پانکھہنہ گرورکاٹ رُچ لائے

کمان لیے، جسم اُٹھائے وہ ایسے تھے گویا   گرور کے پر کاٹ کر سلیقے سے لگایا ہو

دَیئی پھونک سر مونٹھ سنبھارہنہ   بولتہ بول مانجھ مُکھ مارہنہ

تیروں کے پر سر سے لگائے مٹھی میں سنبھالے تھے   بولنے کی آواز پر منہ میں تیر مارتے تھے

جنتر لکھوریں کاڈھے ہنت داب ہنکارا

لکھوری ہتھیار نکالے، رعب سے آواز لگا رہے تھے

بھر بھر بجا تھا باندھے، ترنہہ پَہنہ کہاں اُبار

ترکش بھر بھر کر باندھ رکھے تھے، اُن سے بچنا کہاں ممکن تھا

۱۱۴ تا ۱۱۷ پرمیشوری میں یہ بند بہتر ۱۱۸ کے بعد ہیں۔

۱۱۵۔ صفتِ رتھ جنگی گوید۔

ساجے سَر رتھ بنا نہہ گڈھے   سو سو دھانک ایک ایک چڈھے

صناعوں نے بنا کر عمدہ رتھ سجائے تھے   ایک ایک پر سو سو کماندار سوار تھے

ڈھوکے آئے آئیں تیہہ کھنیں   تین چار سے اُو بھے کنیں

اُسی وقت لائے گیے کہ حملہ آور ہوں   وہ قریب قریب تین چار سو کھڑے ہوگیے

جوین بیس کر لائی چلاوَہنہ   کھن اِک مانجھ بہُر تہنہ آوَہنہ

جوت کر، بیٹھ کر، اُن کو چلاتے ہوے لائے   ایک پل میں وہاں بہت سے آگیے

کھٹور کھٹور کئی رَن مُنہہ دَھرے   جنُ بوہتھ[۱] سایَر مُنہہ پرے

جگہ جگہ میدانِ جنگ میں وہ کھڑے ہیں   گویا سمندر میں جہاز پڑے ہوے ہیں

رَتھ کَ اَرتھ جھوجھ کہنہ کینھال   پَر دَر مُکھ لئی کھونٹا دیھال

رتھوں کو لڑائی کے مطلب سے بنایا گیا ہے   کہ غیر کی فوج کے منہ میں کھونٹا دیدیا جاے

دیکھ جُھجھاری رائی کے گَر دَھر رہے تنوائی

راجا کے جنگجو سپاہیوں کو دیکھ کر بہادروں کو پسینہ آگیا

پھوٹ چلے رائی اَو راوت، بوڈ لوک مو آئی

(دشمن کے) راے اور سپاہی پھوٹ گیے، زمانہ غرق ہونے لگا

۱۱۶۔ صفتِ فیلان مہر۔

گج گونے دَرسانسو بھیو   باسک ناس پتار ہنہ گیو

ہاتھی کے چلنے سے (دشمن کی) فوج حیبت میں آگئی   باسک بھاگ کر پاتال میں چلا گیا

جھکرت اِندراس ڈَر ہوئی   کانپہہ پاوَ نھ، انگوئی[۲] گوئی[۳]

چنگھاڑ سے اِندر لوک میں ڈر پھیل گیا   قدم لرزتے ہیں، مرگی آجاتی ہے

چڈھے مہاوَت کَسیں اَنباری   دانت پتر مَڈھ سونڈ سنگاری

عماری کسکر مہابت اُن پر چڑھ بیٹھے   دانت پر پیتل چڑھاکر سونڈ آراستہ کی تھی

[۱]۔ بوہت = جہاز   [۲]۔ انگوئی = مرگی   [۳]۔ گوَ (مراٹھی) = پکڑ، گرفت۔

جو تہنہ مہاوت آنکس گہئیں   بن کُنجریں[1] دَر راکھ نہ رَہئیں
جب مہابت جوتتے اور آنکس پکڑتے تھے   بغیر آنکس کے وہ فوج میں روکے نہیں رکتے تھے
ساوَن میگھ اَو نَئی جَن رہے   پکھرے گیتور[2] پَر کھِہنہ چڈھے
معلوم ہوتا تھا کہ ساون کے بادل آگیے ہیں   وہ پالتو ہاتھی دشمن پر چڑھے جاتے تھے

بجر ہانتھ گھن پسرے، پَری چھانہہ رَن آئی
ماتھے پر فولاد کے توے چڑھے تھے، میدان میں سایہ پھیل گیا
اُٹھی کھیہہ دَر پودَر، سورج گیو لکائی
فوج اور پیدلوں سے اِتنی خاک اُٹھی کہ سورج چھپ گیا

۱۱۷ - صفتِ اسپانِ راو مہر۔

مہرئیں کاڈھ کیکان پلانے   دہِنہ دِس دَھرے لورِ پہنہ آنے
مہر نے گھوڑوں کو میدان سے نکالا   لورک کے پاس لاکر دونوں طرف رکھدیا
ہَنس، ہَانسلے، بھنور شہاے   جَنُ بگ گھن کاری مَنہہ آے
ہنس، ہانسلے، بھنورے سب زیبا تھے   گویا بادل کی سیاہی میں بگلے آگیے تھے
اُدِر، سُمند جھئیں پاو نہ دَھرہیں   ساوکرن جَس ناچت رَہئیں
اور اور سمند زمین پر قدم نہیں رکھتے تھے   اور سام کرن کی طرح ناچ رہے تھے
مہو ترنگ تین پا ٹھاڈھے   نیر ہَریاہ پکھرنہہ گاڈھے
مہوے گھوڑے تین پیروں پر کھڑے تھے   نیلے، ہریاہ گھوڑوں میں نمایاں تھے
بور، گرریا اَو سر راہا   دُہنہہ دِس روپ جوت تے آہا
بور، گرّیا اور سر راہ بھی تھے   دونوں طرف ان کی صورت کی روشنی تھی

پَون پای پَربت سَم دہیں، دیکھت راس اُڈانہہ
ہوا میں چلتے تھے گویا پہاڑوں پر چڑھتے ہوں، یہ چابک دیکھکر اُڑتے تھے

عـ۱ - کُنجرو (مرہٹی) ہاتھی۔   عـ۲ - گیَہ = ہاتھی۔

۱۱۷ - یہ بند نسخۂ پریمیشوری میں بند عـ۱ کے بعد ہے۔

نہِل دھاپ دَھر دھاوہِنہ تھاپے تھِر نہ رہانہہ
کئی دھاپ یہ رکتے رکتے دوڑ جاتے تھے، تھپتھپانے سے رکتے نہ تھے

۱۱۸ - صفتِ سوارانِ جنگی۔

کَس کَس چڈھے سنبہہ اُسوارا   جیت نہ دیکھوں جنہہ کر مارا
(زین) کس کس کر سب ہی سوار ہوگیے   ان کے مارے کو میں نے جیتے نہیں دیکھا
بِسہِنہ بجھاے، سانیں دَھرے   بیالگ سو سو ترکس بھرے
زہر میں بجھائے ہوئے، سان چڑھائے ہوئے   سو سو تیروں سے ترکش بھرے ہوئے تھے
کھرگ ہِنہ بسے بیج کئی گیا   رَکت پیاسی کَرہِ نہ مَیا
تلواروں میں بجلی مجسم سما گئی تھی   وہ خون کی پیاسی، رحم نہیں کرتی تھیں
بیر اَس رَن پکھرہنہ چڈھے   تارو تَروا لوہئیں جڑے
ایسے بہادر گھوڑ سوار جنگ میں آئے تھے   وہ تالو سے تلوے تک لوہے میں جڑے تھے
ٹاڑ، جھنجور آگیں کَسیں   جَھرکِہنہ لوگئیں سونئیں رَسیں
ٹاڑ اور جھنجور سامنے کسے ہوئے تھے   سونے میں بسے، جھلکتے، لپلپاتے تھے

جِنہ کیں ہاک پَرِہنہہ نَر، اَو گج لینہ ترَاس
جن کی ہانک پر مرد گر پڑتے ہیں، اور ہاتھی ڈر جاتے ہیں
مَرِہنہہ سِنہہ ہیئے ڈَر، شن گئی رَہے لو اس
شیر دل میں ڈر سے مرجاتے اور سنکر وہ اپنے تھان پر رہتے ہیں

۱۱۹ - صفتِ جانورانِ مُردار خوار۔

گِدھن نُوتا کُٹُب ہنکارا   آن رَسوی آگ پَر جارا
گدھوں نے خاندان کو نیوتا دیدیا   ہم نے کھانا بنایا اور آگ لگادی ہے
آج بانٹھ بستیں کھنڈ تارا   لورک پسائیں کَروں جیو نارا
آج بانٹھا سے قطعۂ زمین کو سیراب کیا ہے   لورک کی عنایت سے دسترخوان سجا ہے

---

۱۱۹ - مانچسٹر میں یہاں سرخی یہ ہے: "آمدن جمعیاران مردار خواران ہر از......"

توتا کال دیس کر آوا — چیلکنھ گے در مانڈو[1] چھاوا

جب اپنے دیس کا دعوت نامہ آیا — چیلوں نے فوج کے اوپر شامیانہ بنا دیا

سرگ اُڈَت وہ پھِر ہر کھینی[2] — گار کرور بھانت رس بھینی

آسمان میں وہ پتنگوں کی طرح اُڑ رہی تھیں — کروروں طرح کی مزیدار باتیں کر رہی تھیں

سُناں سیار پتار پکھ آوا — رَیَن پاس سب جات بولاوا

سیار نے سناکہ پتار پکھ آیا ہے تو — رات میں سب ذاتوں کو اُس نے بھی بلا لیا

گود مانس دھر تورب ' رکت بھرب لئی کنڈ

(اُنھوں نے کہا) گودا اور گوشت ہم توڑینگے 'خون سے حوض بھر لینگے

آٹھ مانس دھر جینوَت ' سات مانس لہہ مُنڈ

آٹھ مہینے دھڑوں کو کھائینگے ' سات مہینے تک سروں کو

۱۲۰۔ ہیبت خوردنِ روپچند و فرستادنِ بھٹ۔

چھوں دِس دیکھ راو درو آوا — رہا اَچل ہوی ' چَل نہ چلاوا

راجا (روپچند) نے دیکھا چاروں طرف سے فوج آرہی ہے — وہ بیچین ہوگیا کچھ چلائے نہ چلتی تھی

جو رے چلاؤ کہنہ جائیہ کہاں — کَون اُترو اب دیجئی تہاں

اگر وہ حملہ کرے تو ہم کہاں جائینگے — اپنے یہاں جاکر اب کیا جواب دینگے

اوچھے در ہم باجے آئی — اُیَن پور اب جای نہ جائی

چھوٹے سے لشکر سے ہم آکر بھڑ گیے — سامنے آکر اب جایا نہیں جا سکتا

کاہوں سوں منت کری نہ پارے — جیئن رے سُناں سو آگیں ہارے

کسی سے ہم نے مشورہ بھی نہ کیا تھا — جن کو سُنا تھا وہ پہلے ہی ہارے ہوے ہیں

رای بھاٹ کہنہ پٹھئے ' مہر کرہ اب کاؤ

راجا (روپچند) نے بھاٹ کو یہ کہکر بھیجا کہ اسے مہر اب کیا کروگے

علہ۔ مانڈو (ہندی منڈپ) شامیانہ۔ ع۲۔ کھینی = بسر کرتی تھی۔

۱۲۰۔ پرمیشوری میں یہ بند ع۱۱۳ کے بعد ہے۔

ایک ایک سنہہ جھو جھئیں دوسر نیئر نہ آؤ

ایک ایک سے مقابلہ کرلے ' دوسرا قریب نہ آسے

۱۲۱۔ بازگشتنِ بھٹ و جنگ کردنِ سینہ و کشتہ شدنِ او۔

بہرے بھاٹ دِوائی پاناں — مہر بول راجا کر ماناں

بھاٹ کو پان دلواکر واپس کیا — مہر نے راجا کی بات مان لی

بانٹھ جھنجھارو پھیری لئی آوا — پاچھیں پرے نہنہ جنہہ کر پاوا

اب بانٹھا سپاہیوں کو پھر لیکر آگیا — جن کے قدم پیچھے نہیں پڑتے تھے

سینہ سنگار بیر دُئی آئے — رائے مَیا کر پان دِوائے

سینہ اور سنگار دو بہادر آسے — مہربانی کرکے راجا نے اُن کو پان دلوائے

اُوڈَن سینہ جھکور[1] اوترا — ہلتہہ کھڑگ کھس دھرتی پرا

ڈھال کو جھلا کر سینہ میدان میں اُترا — تلوار ہلتے ہی پھسل کر زمین پر جا پڑی

چڑھت اَیں گُشگن اُس بھیئو — سینہ سنگار لوٹ رن گیئو

چڑھائی کے وقت ایسی بدشگونی ہوگیی — سینہ اور سنگار لڑائی سے واپس چلے گیے

سینہ لاگ رن برسئی ' کانپت اُٹھئی پتار

سینہ نے جب لڑائی میں ہتھیار چلائے ' پاتال بھی کانپ اُٹھا

سنہاں بھیو چیر کنورو کر ' کاٹس کھیدسیار

کنورو کا بیٹا سواں وہاں موجود ' اُس نے دوڑا کر اس گیدڑ کو کاٹ ڈالا

۱۲۲۔ جنگ کردنِ سنگار با (سواں)[2] و کشتہ شدنِ سنگار۔

دیکھ سنگار کوہ پَر جَرا[3] — باندھ پھر ہرا آگیں سرا

یہ دیکھ کر سنگار غصّہ میں جلنے لگا — جھنڈا باندھ کر وہ آگے آگیا

دور گیس سر کھانڈئی گھاؤ — ٹاٹر ٹوٹ ' کاڑھ گا پاؤ

دوڑ کر (کنورو کے بیٹے کے) سر پر تلوار کی چوٹ کی — اُس کا ٹاٹر ٹوٹ گیا ' ہتھیار نکل پڑے

ع۱ جھکور = ہلانا ' ع۲ اصل: یانٹھا   ع۳ پَر جَرّیں (مرہٹی) = تیز کرنا ' چمکانا ' ہتھیار اُٹھانا۔

دوسر کھانڈ لیس تت تاری پھری پھاٹ دھر گیئو آباری

فوراً اُس نے دوسرا کھانڈا سنبھال لیا اُس کی پھری شق ہوگئی لیکن دھڑ بچ گیا

داپ سنگار چیر تس مارا بچلا کھانڈ، ٹوٹ گیی دھارا

سنگار نے لڑکے پر تیسرا وار کیا کھانڈے پر پڑی، اُس کی دھار ٹوٹ گیی

پھن جدھر پان کر گہی بجر چوٹ سر چیریئیں سہی

پھر ہاتھوں میں اُس نے گرز سنبھالا لڑکے نے اُس کی فولادی چوٹ برداشت کی

بن ہتھیار بھاراوت ، پرگا تھاک سنگار

اب وہ بغیر ہتھیار کا سپاہی ہوگیا ، سنگار تھک کر گر گیا

ایک چوٹ دوی کیتس ، دھر سول پھاٹ کپار

(لڑکے تے) ایک چوٹ میں دو کر دیے ، دھڑ کے ساتھ سر بھی پھٹ گیا

۱۲۳۔ آمدنِ برمداس و دھرموں از طرفِ راو رو پچند و کشتہ شدنِ برمداس

برمداس دھرموں دُوئی آئے رائے مَیا کر پان دِوائے

برمداس اور دھرموں دونوں آئے راجا نے مہربانی کرکے پان دلوائے

آج سو دِن جا کہنہ پت پارے گاوں ٹھاوں کا پرمٹیں سارے

آج وہ دن ہے جس کے لیے تم پالے گیے تھے گاوں، زمین، خلعت سب میں نے دیے تھے

اوڈن چنور لاگ گھونگھرا برمداس پو آگیں دھرا

ڈھال اور چنور جس میں گھونگھر لگے تھے برمداس کے سامنے لاکر رکھ دیے

چھانڈ پھری دھانک کر گہا بان پھنک دھر بیچ ریئیں رہا

پھری چھوڑ کر ہاتھ میں کمان لے لی لڑکے نے تیر سے بچانے کے لیے ڈھال نکالی

برمداس تُمہنہ نیئر نہ آوہُ کون لابھ کہنہ جیو گنواوہُ

برمداس تم قریب نہ آنا کس فایدے کے لیے تم جان کھوؤگے

برمداس من کوپا ، کاٹ مونڈ لئی جاؤں

برمداس کے دل میں غصہ آیا ، کہا میں (تمھارا) سر کاٹ کر لے جاونگا

بجھتا بان نکرگا[1] ، برمداس پرا ٹھاوں

(اتنے میں لڑکے کا جان لیوا تیر نکل کر آگیا ، برمداس اُسی جگہ گر پڑا

۱۲۴۔ جنگ کردنِ دھرموں و کشتہ شدنِ دھرموں۔

پھن دھرموں گن میلس تانی باندھ ٹوٹ او پنچ گنوانی

پھر دھرموں نے کمان کی تانت کو تان کر چلایا (لیکن اُس کا) بند ٹوٹ گیا اور اثر برباد ہو گیا

جو لیہہ چیر سنبھرے بھالی تو لہہ دھرموں چانپ چڑھالی

جب تک لڑکا پوری طرح سنبھل سکے تب تک دھرموں نے چانپ چڑھالی

دھرموں کوپ پیٹھ لئی پھری چیرئیں کر دھرموں کے دھری

دھرموں غصے سے اُس کی پیٹھ کی طرف گھوما لڑکے نے دھرموں کے ہاتھ پکڑ لیے

گا پران دھرموں دھر پارس کاڑھ کٹار ہیئیں مُنہہ مارس

دھرموں کو پکڑ کر گرایا ، اُس کی جان نکل گیی کٹار نکال کر اُس کے سینے میں مار دی

دیئی پاو تو رس بھوونڈا لاٹیس چیرو سنیس نو کھنڈا

پیر رکھ کر (لڑکے نے) بازو توڑ دیے لڑنے نے کاٹ ڈالا ، نوا قلیم نے یہ بات سُن لی

رنمل پیٹھ کھڑگ لئی ، ماریس کنورو کہہ پوت

تب رنمل تلوار لیکر آگیا ، کنورو کے بیٹے پر حملہ کیا

رہئی نہ ٹیکا نر پئی ، جھوجھ رای جم جوت

وہ بہادر روکا نہ جا سکا ، ملک الموت سے بھی بھڑ گیا

۱۲۵۔ کیفیتِ جنگ رن پت گوید۔

رن پت دیہنہ مہر اگاری[2] چاہ بیاہ آنئیں کنواری

(یہ دیکھکر) مہر نے رنپت کو آگے بڑھایا جو چاہتا تھا کہ کماری (چاندا) کو بیاہ لائے

چلا بجای بھور او تورا کھڑگ مونٹھ لیس سندھیورا

وہ بھنور اور تور بجا کر نکلا مٹھی میں تلوار اور سندور کا برتن لیے تھا

---

[1] گا = گیا ۔ [2] اگاری (مراٹی) وقت سے پہلے تیار ہونا پیشوای ۔

ڈور کھانڈ رَمَل سر دینھاں   رَکت دھار سب سینڈر کیھاں

دوڑ کر رمل کے سر پر کھانڈا مارا   خون کی دھار نے اُسے تمام سندور بنا دیا

رَمَل پَرت سرہچند آوا   رَن پت پاکھر گھال گنجاوا

رمل کے گرتے ہی سرہچند آ گیا   رن پت نے گھوڑے کو مار کر اُسے پیدل کر دیا

اَجے راج سِنگھن کر گہی   ماریس بیلگ پاکھر رہی

تب اجے راج نے سنگھنی سنبھالی   اُس کی چوٹ ڈھال سے لگ کر رہ گئی

چھاڈ سرہچند پاکھر بھاگا، جیو لئی گیو پَرائی

سرہچند پاکھر کو چھوڑ کر بھاگ گیا، جان لیکر واپس چلا گیا

رای دیکھ بانٹھا کہہ، تُمہنہ کن جھوجھ جائی

راجا (روپچند) نے یہ دیکھکر بانٹھا سے کہا، تم ہی اب لڑنے جا سکتے ہو

۱۲۶۔ آمدنِ بانٹھا با فوجِ خود در میدانِ جنگ۔

بیر پال، گیرپت لئی آووں   بھج بیر، ہمیر، شینگن بلاووں

کرمداس، سَت راج، دِوآنند   بجے سین، اَو مہراج، بجے چند

بکٹ[عہ]، دِوسوں، نگرو، ناگو   ہردین، گھبرو، سردیو، جاگو

دیو راج، ہرراج، سَرو پا   اَجے سِنگھ، ہرپار، نرو پا

دھیر دَھر، ہرکھو، گنپت آنوں   سیوراج، نَندنوں، بھَل جانوں

تیس پکھریا آنوں، سبھ دَرو ماروں آج

میں یہ تیس سوار لایا ہوں، آج دشمن کے پورے لشکر کو مار دونگا

ہاتھ، گھور، دَھن، چاندا لیجئی، گوَور کیجئی راج

ہاتھی گھوڑے، دولت اور چاندا کو لیکر آپ گوور پر راج کیجیے

۱۲۷۔ فرستادنِ مہر لورک بالمقابلِ بانٹھا۔

عہ۔ پرمیشوری میں بچہ بکٹ نگرو دیسوں ناگو۔ لیکن اس سے تیس کی تعداد پوری نہیں ہوتی۔
نسخۂ ماتا پرشاد میں بچہ گنپت، دودس، نگرو، ناگو۔ لیکن گنپت نام پانچویں شعر میں بھی آیا ہے۔

آئیں لور بانٹھا لئی آوا   مہر دیکھ اَو لور بُلاوا

بانٹھا پوری فوج لیکر آیا ہے   مہر نے یہ دیکھا، اور لورک کو بلایا

لورک بیر پکھریا پارہ   بھیئو ڈانگ وَئی تیس ہنکارہ

(کہا) اے بہادر لورک تم ہی مصیبت ٹال سکتے ہو   جیسے بھیم ڈانگ کے لیے گرجا تم ویسے ہی آواز لگاو

پانچ بَیس، پانچ چوہاناں   کھتری پانچ، دیس چھُنہ جاناں

پانچ بیس ہیں اور پانچ چوہان ہیں   پانچ کھتری ہیں، یہ چاروں طرف معروف ہیں

ناو ایک، تینئیں سنہانی   پاکھر نیک روڈ کی بانی

نام ایک ہے، معاملت میں یہ تین ہیں   جنگ میں ان کے گرجنے کا انداز ایک ہے

گہروارا اَو روڈ دَسانے   پاکھر کونڈ تلاسیوں جانے

گہروار، روڈ اور دَسانے سپاہی   اپنی خوبی، خامی کے ساتھ تمھیں معلوم ہیں

اُنیں آئی دُئی اَو نئی، جیسیں اکھاڈ کے میہہ

دونوں فوجیں آکر مقابل ہو گئیں، جیسے اساڑھ کے بادل

لوہ پہر سَب ٹھاڈھے، تِل ایک سوجھ نہ دیہہ

سب لوہا پہنے کھڑے تھے، جسم ذرا بھی نظر نہ آتا تھا

۱۲۸۔ صفتِ جنگ کردنِ بانٹھا و لورک و ہزیمت خوردنِ او۔

اُبھرے کھڑگ، کنت، ترداری   گھری اک تہہ ہوی رَن ماری

کھڑگ، نیزے، تلوار نکل آئیں   ایک گھڑی تک لڑائی جاری رہی

لُوٹھنہ رونڈ منڈ دَھر پَرہیں   جیہ کر لوبھ نہ چِت مَنہہ دَھرہیں

جسم لوٹنے، سر دَھڑ گرنے لگے   وہ زندگی کی ہوس سینے میں نہیں رکھتے تھے

کھرک ڈَنڈا ہَر باجہِنہ تارا   بھئی پھاگ، دَربھا رَتنارا

تلواروں کے ڈنڈ اور تال بج رہے تھے   پھاگ ہو رہا تھا، فوج سرخ ہو گئی تھی

جَس پھاگن پھولہِنہ بَن ٹیسو   تَس رَن رَکت رات بھئے بھیسو

جیسے پھاگن میں جنگل میں ٹیسو کھلتے ہیں   اسی طرح میدان میں خون سے لباس لال ہو رہے تھے

باجہِن بھوَر سینگ اَو تورا   دَربھا چاچَر رَکت سَندورا

بھنور، سینگ اور ترے بج رہے تھے   فوج لال چیونٹا تھی، خون سندور بن گیا تھا

پَرے پکھریا چَہنہ دِس، کنٹھ راج سر لاگ

مسلّح سپاہی چاروں طرف پڑے تھے، راجا کے گلے میں تیر لگا

مہر بیر کچھ اُبرے، بانٹھا جیو لَئی بھاگ

مہر کے کچھ بہادر غالب آئے، بانٹھا جان لیکر بھاگ گیا

۱۲۹۔ مشاورت کردنِ راو روپچند با بانٹھا۔

رائے کہا بانٹھا کس کیجے   سب دَرو چانپ نگر کن لیجے

راجا (روپچند) نے کہا بانٹھا اب کیا کریں   ساری فوج کا دباؤ ڈالکر شہر کیوں نہ لے لیں

جو تہِنہ رائے آپن پچھوائیَہ   چاند سَتہِنہ جھوجھ بِنا پائیہ

(بانٹھا بولا) خود کو اے راجا پیچھے رکھیے   چاند کو آپ بغیر لڑائی کے پائینگے

بھَر لئی کھانڈ آئے تَس جوری   دیکھہِنہ دیو تینتیسو کوری

بھر (قوم) تلوار لیکر اِس طرح جُڑی ہے کہ   تینتیسوں درجے کے دیوتا دیکھنے آگئے ہیں

پَیکہِنہ پَیکہِنہ بھیو اَبھیرا   چَلا بھاج راجا کَر کھیرا

پیدل پیدلوں سے مقابل ہو رہے ہیں   راجا (روپچند) کی فوج بھاگ کھڑی ہوی

چاندا کارَن جھوجھ بَن آوا   راوتِنہہ رَکت بھیو پیرادا

چاندا کے لیے ایسی لڑائی ہو رہی ہے   راوتوں کا خون ہر طرف بہہ رہا ہے

لیئ پکھریا راجا سمٹا، سُنہہٗ بانٹھ کس کیج

مسلّح سپاہیوں میں راجا سمٹ آیا، سنوائے بانٹھا اب کیا کریں

کئی چاندا لئی جائیہ راجا، کے گودَر سرو دیج

(بانٹھا بولا) یا تو اے راجا چاندا کو لے جاؤ، یا گودر میں سر دیدو

۱۳۰۔ جواب دادن بانٹھا مر راو روپچند را۔

۷۷۔ چاچڑ (مرہٹی) لال چیونٹا۔

رائے پکھریا سَو موہِ دیہو   اَو سے تین چار تُہِنہ لیہو

(بانٹھا بولا) مجھے سو مسلّح سپاہی دو   اور تین چار سو تم لے لو

لئی اُبھروں ہَوں راوَت جہاں   پاچھیں مور نہ چھانڈَہو تہاں

جہاں سپاہی ہیں، میں اِن سے وہاں حملہ کرتا ہوں   تم وہاں میرا پیچھا نہ چھوڑنا

چَلا مہرو گہیں رَئی متھانی   بانٹھئی پٹوئیں توہِ کئیں آنی

مہر رَئی متھانی کے ساتھ آگے بڑھا   (کہا) اے بانٹھا تجھے کون نادان لے آیا ہے

دَرو لَئی بانٹھا توہِنہ بھَئیں گیئو   جہاں اَبھیرو مہر سیوں اَہیرو

تبھی فوج لیکر بانٹھا اُس جگہ آگیا   جہاں مہر سے جنگ ہو رہی تھی

دودھ پیاوَت بھَرِہنہ نہ کوئی   اَس کیں متھے گال کِت ہوئی

(کہا) بھروں کو کوئی دودھ نہیں پلاتا   اِس طرح متھنے سے بات کب تک چلیگی

پَرے پکھریا نو دَس، بَہل پائین ہوی بھاگ

نو دس مسلّح سپاہی گر گیے، باقی پیدل ہوکر بھاگ لیے

مہر سَناہ ٹوٹ گا، اوچھ کھانڈ دُھر لاگ

مہر کا حصار ٹوٹ گیا، تلوار کُند ہوکر زمین سے لگ گیی

۱۳۱۔ جنگ کردنِ لورک با راو و ہزیمت خوردنِ راو۔

پَلٹا لورو سنگھ جَس گاجا   پہِل کھانڈ راجا سر باجا

اِتنے میں لورک پلٹا، اور شیر کی طرح گرجا   پہلا کھانڈا راجا (روپچند) کے سر پر پڑا

کھڑگ تار لورَک کئی باجی   پاکھر کاٹ راو گا بھاجی

لورک کا کھانڈا جب اِس طرح بجا تو   حصار کو کاٹ کر راجا بھاگ نکلا

بجلی آنی دَھریس مہراجو   ماریس سرچند اور بھوئیں راجو

بجلی کی طرح اُس نے مہراج کو پکڑلیا   سرچند اور بھوئیں راج کو مار دیا

بیر راج ماریس اوبھری   بجر آگ کھانڈئی پَر جری

اور پھر اُبھر کر بیر راج کو مار دیا   کھانڈے سے فولاد کی آگ نکلنے لگی

مار سینگن نئی رکت بہائی کھڑگ جھار لوہوئیں نہ بجھائی

سینگن کو مار کر خون کی ندی بہادی تلوار کی آگ خون سے بھی نہ بجھتی تھی

آگیں دیئی ہیس درو آپن ہاک چلائے تس ٹانڈ ع۱

آگے بڑھکر اُس نے اپنی فوج کو لیا اور ٹانڈے کی طرح ہانک کر لایا

لوٹا بانٹھ لور سوں اُبھاریس ع۲ کھانڈ

(یہ دیکھکر) بانٹھا لوٹ پڑا اور لڑنے کے لیے کھانڈا اُٹھایا

۱۳۲۔ افتادن بانٹھا در میدان و ہزیمت خوردن راو روپچند۔

اُبھرا بانٹھ لورک تس مارا پرا گھور پر دئی اُبارا

جیسے بانٹھا نے حملہ کیا، لورک نے مار دیا بڑا ظالم حملہ آور گر پڑا

دوسر کھانڈ جو بُٹھ ستاہاں پہنچو ٹوٹ اُتر گیی باہاں

دوسرا کھانڈا جو نشانہ پر بیٹھا پہنچا ٹوٹ گیا، بازو اتر گیا

اُٹھا لور، سینگنی کر گہی ماریس بیلک پاکھر رہی

لورک اُٹھا اور ہاتھ میں سینگنی سنبھالی بیلک ماری جو جھول ہو کر رہ گیی

اُبھرے بیر دوؤ بر وَنڈا اگن بری برو باجت کھنڈا

دونوں قوی بہادر بھڑے ہوئے تھے تلواروں کے بجنے سے آگ بھڑک رہی تھی

کرہ سنجوی بانٹھ کھس پرا ہئیں یاد دئی لورک دھرا

جنگ ختم ہوی، بانٹھا گر پڑا سینے پر پیر رکھکر لورک نے دبا لیا

دھریس تار تروار کنٹھ مہہ کاٹ چلا لئی مونڈ

تیز تلوار گلے پر رکھ دی، سر کاٹ کر وہ لے چلا

بھاج چلا در راو روپچند دیکھ پرا دھڑ رونڈ

راو روپچند کا لشکر بھاگ نکلا جب بانٹھا کا دھڑ پڑا ہوا دیکھا

۱۳۳۔ دنبال کردن لورک از لشکر راو روپچند۔

ع۱۔ ٹانڈ = اسباب تجارت سے بھرے بیلوں کا جھنڈ۔ ع۲۔ اُبھاریس = اُٹھایا۔

لورک کہا جان جن پاوینہ تس ماروں جس بہر نہ آوینہ

لورک نے کہا یہ جانے نہ پاویں میں ایسا مارونگا کہ یہ پھر نہ آوینگے

مارنہہ پائیک لیجہنہ پھری راوتہنہ رکت پور نئی بھری

مہر کے پیدل پھری لیکر دشمنوں کو مارتے تھے راوتوں کے خون سے ندی بھر گیی تھی

مار تہاوت ہاتھی دھرے دھرنہہ ٹھاڑھ گھور پاکھرے ع۱

مہاوتوں کو مار کر ہاتھی پکڑ لیے سواروں کے گھوڑوں کو کھڑے کھڑے پکڑ لیا

بہتیں بیر جیئت دھر آنیں بہتے جیو لئی نسر پرائیں

بہت بہادروں کو زندہ پکڑ لیا بہت سے جان لیکر بھاگ نکلے

مارت کھڑگ مونٹھ اُس لاگی پری سانجھ راجا گا بھاگی

تلوار چلاتے (راجا کی) مٹھی پر جا لگی شام ہو گیی راجا (روپچند) بھاگ گیا

مریہنہ نہ سوجھئی دھرتی رکت بھیئو پیراؤ ع۲

مُردوں کی وجہ سے زمین نظر نہیں آتی تھی خون پھیلا ہوا تھا

چلا گنوای راو درو آپن بہر نہ آوئی کاؤ ع۳

راجا (روپچند) اپنا لشکر برباد کر کے چلا گیا، وہ پھر کبھی نہ آئیگا

۱۳۴۔ بازگشتن مہر با فتح و نواختن لورک را بر فیل سوار کردن و دیدن خلق ہا۔

رن جیت مہر گوور سدھارا لورک کھتری بیر ہنکارا

لڑائی جیت کر مہر گوور کی طرف چلا چھتری جوان لورک کو اُس نے بلایا

دئی کے پان مہر گینہ لاوا او گج میمنت آن چڑھاوا

پان دیکر مہر نے اُسے گلے سے لگا لیا اور زبردست ہاتھی منگا کر اُس پر سوار کیا

چنور دھار دئی چنور ڈلاوہنہ او راوت آگیں بھئے آوہنہ

دو چنور والے اُس کو پنکھا جھل رہے تھے اور سپاہی اُس کے آگے چل رہے تھے

ع۱ پاکھر = مستعد، تیار۔ ع۲۔ پیراو = پھیلا ہوا، جس میں تیرا جا سکے۔

ع۳۔ پرمیشوری میں اِس کے بعد بند ۱۱۹

اوپر رات پچھوری تانی   چرھی دھورا ہر دیکھنہ رانی

اُس سے اوپر لال چادر تان دی گیی   رانی اُسے دیکھنے کے لیے قلعہ کے اوپر آئی

چل گوور سب دیکھئی آوا   رن لورک کھانڈئی جس پاوا

تمام گوور اُسے دیکھنے کے لیے آ گیا   لڑای میں لورک کی تلوار نے فتح پائی تھی

مُنور دیہنہ اسیا، گوور ہوی بدھاو

سادھوں نے دعائیں دیں، گوور میں خوشی منای گیی

دھن دھن بیر بھواہ بر پوجا لوگ چرھاو

بہادروں کا زورِ بازو مبارک ہو، یہ کہکر لوگ پوجا چڑھاتے تھے

۱۳۵۔ آمدنِ چاندا بربالائے قصرو دیدنِ تماشائے لورک و بُردنِ برسپت را باخود۔

چاندا دھورا ہر اوپر گیی   چیر برسپت گوہن[۱] لئی

چاندا قلعہ کے اوپر گیی   ساتھ میں برسپت لونڈی کو بھی لے گیی

پری سانجھ جگ بھا اندھیارا   چاند مندر چڑھ کیا اُجیارا

شام ہو گیی دنیا میں اندھیرا ہو گیا   چاندا نے مکان پر چڑھکر اجالا کردیا

سوکس آہ جیئن گوور اُبارا[۲]   دھن سو جننِ آئیس جیئن جناں

(چاندا نے پوچھا) وہ کیسا ہے جس نے گوور کو بچا لیا   مبارک وہ ماں ہے جس نے ایسے کو پیدا کیا

پوچھیوں دھای بچن سن مورا   ایہنہ در کرکن سو کُم کُم[۳] لورا

اے دھای میری بات سن، میں پوچھتی ہوں   اِس لشکر میں وہ کُم کُم لورک کون ہے

کون روپ، کہنہ مندر آچھے، آکھوں برسپت توہ

کیسی صورت ہے، مکان کہاں ہے، اے برسپت تجھ سے پوچھتی ہوں

سادھ مرت ہوں بیرن، لور دکھاوَہ موہ

اے بہن میں اُس کے عشق میں مرتی ہوں، تو مجھے لورک کو دکھا دے

۱۔ گوہن = ساتھی سہیلی۔   ۲۔ اُبارنا = نجات دلانا۔

۳۔ کُم کُم (مراٹھی) = کیسر، وہ شخص جسے تصور میں شوہر کی حیثیت حاصل ہو۔

۱۳۶۔ نشانی[۱] نمودنِ برسپت چاندا را، از جمالِ صورتِ لورک۔

لورہ چاند سُروج کئی جوتی   کُنڈل سوون دینہہ گج موتی

اے چاند، لورک کا حسن سورج جیسا ہے   (کان میں) سونے کے کنڈل جن میں بڑے موتی لگے ہیں

چندر للار دھرا جنُ لائی   چمک بتیسی اتئی سوہائی

پیشانی پر گویا چاند لگا رکھا ہے   بتیسی کی چمک نہایت بھلی لگتی ہے

کھوپا کیس پیٹھ لہرائے   لنک جھین ہر گہی نہ جائے

سر کے بال اُس کی پیٹھ پر لہراتے ہیں   کمر پتلی ہے جو پکڑی نہیں جا سکتی

نین کچورا دُدھئیں بھرے   جنُ چھپیا تہنہ بھیتر دھرے

آنکھیں کٹورا ہیں جن میں دودھ بھرا ہے   گویا اُن میں بھنورے چھپا کر رکھ لیے ہیں

کنک برن جھرکت ہئی دیہا   کدن مورت اُڈ لاگ نہ کھیہا

سونے کی طرح اُس کا جسم جھلک رہا ہے   اُس حسین پیکر کو خاک اُڑکر نہیں لگتی ہے

تانی رات پچھوری، ہست چرھا دِکھراو

نشست پر لال چاندنی بچھی ہے، وہ ہاتھی پر چڑھا نظر آ رہا تھا

کر سر پاگ سلونی، ترچھ کٹار سوہاو

سر پر خوبصورت پگڑی بندھا ہے، ترچھی کٹار زیب دے رہی ہے

۱۳۷۔ دیدنِ[۲] چاندا جمال و کمالِ لورک و بیہوش شدنِ او۔

چاندہ لورک نرکھ نہاری   دیکھ بموہی گیی بیکراری

چاندا نے لورک کو غور کرکے دیکھا   دیکھکر بیہوش ہوی، بیقراری بڑھ گیی

نین جھرہنہ مکھ گا کُنبلائی   ان نہ روچ او پانِ نہ سہائی

آنکھیں خشک ہو گئیں، چہرہ کمھلا گیا   نہ کھانے میں لذت تھی نہ پانی اچھا لگتا تھا

سُروج سنیہہ چاند کُنبلانی   آئی برسپت چھر کا پانی

سورج کے عشق میں چاند مرجھا گیی   برسپت نے آکر اُس پر پانی چھڑکا

۱۔ کلا مجھون: نمودنِ برسپت لورک را بر چاندا۔ ۲۔ شیرانی: عاشق شدنِ چاندا بمجرد دیدنِ لورک۔

گھرو آنگن سکھ سیج نہ بھاوئی چاند اُماہی ' سورج بولاوئی

گھر آنگن ' بستر عشرت کچھ نہیں بھاتا تھا چاند بیکل تھی ' سورج کو بُلاتی تھی

پونیوں چندر جَس مُکھ آہا گئی سو جوت گہن ہوی رَہا

پونم کے چاند جیسا اُس کا مُنہ تھا (اُسے دیکھتے ہی) رونق چلی گئی گہن لگ گیا

سَہس کراں سُروج کئی رَہی چاند چیت چھائی

سورج کی ہزاروں ادائیں چاند کے دل پر چھا کر رہ گئی تھیں

سورہ کراں چاند کئی بُجھئی اماوس جائی

چاند کی سولہ کلائیں دب گئیں ' گویا اماوس آگیا تھا

۱۳۸۔ تفہیم کردن برسپت چاندا را کہ ہوشیار باش۔

کہی برسپت چاند سنبھارو سُروج لاگ کس کرس اُسبھارو

برسپت کہتی تھی اے چاند خود کو سنبھال سورج کی لگن میں تو کیوں بیچین ہوتی ہے

ہاتھ پاؤ سنبھرس نہ باری باندھ کیس اوڑھ لئی ساری

اے بچی تو ہاتھ پیر کیوں نہیں سنبھالتی بالوں کو باندھ ' ساڑی کو اوڑھ لے

جو توہِ لاگ سورج کے جھارا کئی کھنڈ وانِ پیاؤوں بارا

اگر تجھے سورج کی گرمی لگ گئی ہے تو میں شربت بنا کر اے بچی تجھے پلاؤنگی

راج کنور توں کان نہ کرئی ہوں سودھائی ' مور لاج نہ دھرئی

اے شہزادی تو شرم نہ کر میں تیری دھائی ہوں ' مجھ سے حیا نہ کر

آنوں پانِ بَیس مکھ دھووہِ اُٹھ سیج سُکھ نندرا سووہِ

پانی لاتی ہوں ' تو بیٹھ کر مُنہ دھولے اور بستر عشرت پر لیٹ کر نیند میں سو جا

جو چیت ہئی تھہنِ منسا کہئو سو موہ

جو کچھ دل میں ہے اگر تم وہ سب مجھ سے کہدوگی

رین جائی ' دِن اُگوئی ' اُتر دیو مئیں توہ

رات گزر جائیگی ' دن نکل آئیگا ' میں تجھے جواب دونگی

۱۳۹۔ پند دادن برسپت چاندا را از آمدن لورک در خانہ۔

گئی سو کھیل رین اندھیاری اُٹھا سُرج جگ کرن پساری

وہ اندھیری رات کھیلنے میں گزر گئی سورج نکلا دنیا پر کرنیں پھیلا دیں

دِنہہ گئیں گھری برسپت آئی چاند کراں بنِ جای جگائی

ایک گھڑی دن چڑھے برسپت آئی چاند جیسی کو جا کر اُس نے جگا دیا

کہہ سو بات توں اُس بُجھئی کاہ لاگ بھر آنکر گئی

وہ بات مجھ سے کہہ جس سے تو ایسی ہو گئی ہے کس کے عشق کی آگ آغوش میں بھری ہے

چاند برسپت کے پاں پری کُل سُروج دیکھیوں ایک گھری

چاند برسپت کے قدموں میں پڑ گئی (اور کہا) کل ایک گھڑی میں نے سورج کو دیکھ لیا

کئی اوہ موریں گھریں مِلاوہ کئی موہِ لئی اوکیں ڈنڈ لاوہ

یا اُسے میرے گھر پر بلا دو یا مجھے لیکر اُس کے راستے پر لگا دو

چاند کنت سُنئی دیکھیہ سُرج مندر جہنہ آو

اے چاند محبوب کو تو اُس وقت دیکھیگی جب سورج اِس گھر میں آئیگا

کرہُ مہر سیوں بنتی ' گوورو نوت جیواد

تم مہر سے یہ عرض کرو کہ وہ گوور کو مدعو کر کے کھانا کھلائے

۱۴۰۔ رفتنِ چاندا بر مہر و عرض داشتِ مہمانیِ خلق کردن۔

برسپت بچن چاند چیت دھرا ہیہ اَر پور کھانڈ گھیو بھرا

برسپت کی بات کو چاند نے دل میں رکھ لیا اپنے دل کو کھانڈ اور گھی سے بھر لیا

سُنتئی بچن مہر پہنہ گئی جای ٹھاڑھ آگیں ہوی بُجھی

اِس بات کو سُنتے ہی وہ مہر کے سامنے گئی وہ اُس کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی

ایک اِچھ اِچھیں تئیں پتا تو تمہہ راو روپچند جیتا

اے باپ میں نے ایک منت مانی تھی جب تم نے راو روپچند پر فتح پائی ہے

۷۷۔ اِچھڑئیں = (مراٹھی) خواہش کرنا ' چاہا گیا۔

دیوہِنہ پوجا پھول چڑھاوَوں پایَن لاگ ہُکر جور مَناوَوں

دیوتا پر پوجا کے پھول چڑھاؤنگی قدموں میں لگ کر' ہاتھ جوڑکر اُن کو مناؤنگی

پِتا مور جوَرَن جیت آئیہہ دیس لوک سبھ نوت جیوائیہہ

میرے باپ جب جنگ جیت کر آئینگے سارے ملک کو نوتا دیکر کھانا کھلائینگے

پُروَوہُ باچ جو کینہیوں' اَرگھ[1] ہوی سونار

میں نے جو منّت مانی تھی پوری کردو' پوجا کا انتظام ہوجائے

رای روپچند رَن جیت آئیہہ کٹک سنگھار

رائے روپچند سے لڑائی جیت کر' لشکر کو پامال کر کے آئے ہیں

۱۴۱- قبول کردن مہر سخن چاند او استمداد[2] دادن ہمہ خلق را۔

چاند بچن ہوں کہواں بادوں[3] سب گووَرد اَو دیس جِواوُوں

(مہر نے کہا) چاند کی بات میں کیسے ٹالونگا تمام گووَر اور مُلک کی دعوت کرونگا

مہرین ناؤہِنہ کہا بلائی گھر گھر گووَر نوتہہُ جائی

مہر نے نای کو بلانے کا حکم دیا گوور میں گھر گھر یہ دعوت جائیگی

کالھ مہر گھریں اَہِ جیو نارا بار بوڑھ سب بھار ہنکارا

کل مہر کے گھر پر دعوت ہے بچے بوڑھے سب ایک ایک مدعو ہیں

سُن کئی ناو دہا دِس گئے تینتیسوں بار سب نوتا لئے

یہ سنکر نای دسوں سمتوں میں چلدیے سب تینتیسوں ذاتوں نے نوتا قبول کیا

کھونٹ کھونٹ سبھ نوتا جھاری اُنتھوا سُرج پَری اَندھیاری

گوشہ گوشہ میں پوری طرح نوتا گیا یہاں تک کہ سورج ڈوبا' اندھیرا ہو گیا

پاردھ پٹھئے اُہیریں' اَو باری پتوار

شکاری شکار کے لیے بھیجے گئے' اور پتوں والوں کے پاس پتّل کے لیے

---

[1] ارگھ = پانی چڑھانا، صدقہ، خیرات۔ [2] اصل : استوداد۔

[3] باد = چھوڑا ہوا۔

پچھلی رات آئے بُہُر' ناو سہدیو مہر دُوار

پچھلی رات کو واپس آئے' نای سہدیو مہر کے دروازے پر

۱۴۲- آوردن صیّادان حیوانات ہر جنس۔

دِن بھا پاردھ آئی تُلانے اَگنت مِرگھ جیئت دَھر آنے

دن ہوا تو شکاری آ پہنچے وہ بے شمار ہرنیں زندہ پکڑ کر لائے تھے

بہتے روجھ گینڈ ات گھنے چیتر جھانکھ جانہِ نہ گنے

بہت سی نیل گائیں' بے شمار گینڈے تھے چیتل اور سانبھر گنے نہ جاتے تھے

گون پچھار اَو لوکھرا سسا لنبکنا' گھر اِکو بھرا

گون' دُم والے (مور) اور لومڑی خرگوش' لمبے کان والے (خرگوش) سے ایک گھر بھر گیا

مینڈھا سہس مار کے ٹانگے تین چار سے بکرا مانگے

ہزار مینڈھے مار کر ٹانگ دیے تھے تین چار سو بکرے منگا لیے تھے

اَو ساوج بہوہ جنگل مارے بسندھر بار کو گنئی برارے

اور بہت قسم کے جنگلی جانور مار لیے تھے سندھر بار اور بڑاروں کی کوی گنتی نہ تھی

ساوج دیس نہ اُبرا' آنیں سبئی دَھرای

مُلک کا کوی جانور باقی نہ رہا' سب ہی پکڑ کر لے آئے تھے

جالونت پنکھ سنکولے' کہئی سُرس سب گای

جتنی قسم کی چڑیاں تھیں اُن کا حال گا کر (شاعر) بیان کرتا ہے

۱۴۳- صفت جانوراں در ضیافت مہر۔

بٹئی' تیتر' لاوا دَھرے گُڈرو کنواں کھنچین[4] بھرے

بٹیر' تیتر' لاوا پکڑ کر لائے گُڈرو' کنوا ٹوکریوں میں بھرے تھے

بہل بگیریا اَو چڑیارا اُسر تلورا اَو جھنجارا

بہت سے بگیرے اور چڑیار تھے اُسر' تلورے اور جھنجارے بھی تھے

---

[4] کھانچی = کھپچیوں سے بنای ہوی ٹوکری۔

پَرووآ سیتَل، کار تلورا   رَین ٹٹیھری ڈھرے ٹٹورا

کیو تر سفید کالے تلورے تھے   رات کی ٹٹیھری رکھی ٹیں ٹیں کرتی تھی

بَن کُکڑ، کُھر مورو گھنیں   کرنج مھوکھ جاہنہ ناہ گنیں

جنگلی مرغی، کھر مور بہت زیادہ تھے   کرونج اور مھوک گنے نہیں جاتے تھے

گھریں کو بَرنئیں آن کے بناں   پَنکھ بَہل ناو کو سُناں

جو چڑیاں تھیں آن کے تیر کون گن سکتا ہے   بہت چڑیوں کے نام بھی کسی نے نہ سنے تھے

جے کب آے سمائیں سُرس بَرن کئی تیہہ

جو لفظوں میں سما گیے یہ اُن کا خوبصورت بیان ہوا ہے

اَور پَنکھ جے مارے، تنہہ کرناوں کو لیہہ

اور جو چڑیاں ماری گئیں، اُن کا نام کون لے سکتا ہے

۱۴۴۔ صفت پُتر انیدن طعام در مطبخ۔

تین چار سے بَیٹھ سوارا   بَسندرو آن رسوی پر جارا

تین چار سو پکانے والے بیٹھ گیے   آگ لاکر انھوں نے چولھے روشن کردیے

مانس مسورا کٹواں کیھاں   لَئی دھنگار بَٹیاں کر دیھاں

گوشت، کباب، پارچے بنایے گیے   آگ دکھاکر یہ سب تیار کیے گیے

بیگر بیگر پَنکھ پکاسے   گھرت بگھارے مرچ بھرائے

چڑیوں کو الگ الگ پکایا گیا   گھی سے بگھاری مرچیں بھری گئیں

برچن، انبرچن، بٹوا پرا   رَس رتنا کر سیندھو گرا

برچن، ابرچن (مسالوں) کے تھیلے تھے   رتنا کر کا رس، سیندھا نمک لگایا تھا

کُم کُم میل رکیو بسوارو   داریوں کروند اِملی چارو

خوشبوئیں ڈالکر مسالے تیار کیے تھے   انار دانے، کروندے، عمدہ املی بھی تھی

کَتک ترائت لکھور، لون تیل بسوار

مختلف قسم کے مسالے، لکھوری، نمک، تیل سب موجود تھے

کھٹ رس ہوی مہارس، تِل کُٹ کیئو آہار

کھٹے رسوں میں مہا رس تھا، تِل کُٹ بھی کھانے کے لیے تیار تھا

۱۴۵۔ صفت خضریات ہر جنس۔

چاچر پاپڑ بھنج اُچارے   بھانٹا ٹینڈس سوندھ ترارے

خستہ پاپڑ بھون کر نکالے گیے تھے   بیگن، ٹنڈے سوندھے کرکے تلے گیے تھے

کروئیں تیل کریلا ترے   گھڑا بھونج ساٹھ اِک ڈھرے

کڑوے تیل میں کریلے تلے گیے   ساٹھ کے قریب کھڑے (کدو) بھون کر رکھے گیے

کھکسا، پرور، کُندریں اہیں   گھیے ترَوئی، اَروئی گہیں

کھکسے (ککوڑا) پرول کندرو تھے   گھیا، تُرئی، اروی بھی لی گئیں

بوٹی بوٹہہ دھوی پکائی   چوکا پالک اَو چونلائی

ٹکڑے کرکے دھوکر پکایا گیا تھا   چوکا، پالک اور چولائی کا ساگ

لوآ، چچینڈا، بہت توری   سیتا، سیب بھار دس بھی

لوکی، چچینڈا اور بہت سی تُرئی   سیتا (پھل)، سیم دس بوجھ کی برابر تھیں

گنگل، جینوتی، سونف او سوئی میتھ پکان

گلگل (کھٹا نیبو) جینوتی، سونف اور سویا میتھی پکے تھے

راندھی کُسنبھ کُندریاں، کاڑھے بہل سندھان

کسنبھی رنگ کی کندریاں پکی تھیں، بہت سے اچار چٹنی بھی نکالے تھے

۱۴۶۔ صفت پکوان در ہر جنس گوید۔

برا، منگورا، بریئیں کینھی   کھنڈوئی کاٹ گھرت منہہ دیھی

برے، منگورے اور بریاں بنائی تھیں   کھنڈئی کاٹ کر گھی میں تلی گئی تھیں

بنی میتھوری چھڑ کُل باری   او ڈُبکی جوہ مرچیں پاری

میتھوری اور چھڑ کُل باری (برے) بنے تھے   اور ڈبکی (پکوڑی) جس میں مرچیں چھڑکی تھیں

۱۴۵۔ مطبوعہ: صفت خضاریان ہر جنس گوید۔

بھوبجی کینھ گریتھہ پکاوا   پان اُڈا کر گنجھئیں لاوا

بھیا کی گیں، گریٹھا پکایا گیا   گنجیوں میں پورے پتّے لگائے گئے تھے

روٹھا کسوند کئی مرچوانی   اور اُبھار رای کر پانی

روٹے اور کسوندے کا مرچوں کا پانی تھا   اور ابال کر رای کا پانی تیار کیا تھا

ترسی گھال کڑھی اوٹائی   لپسی سونٹھ بہت کئی لائی

کھٹای ڈالکر کڑھی اُبالی گئی تھی   لپسی میں بہت عمدہ سونٹھ ڈالی تھی

دودھ پھار کئی کھرسا، باندھا دہی سنجاد

دودھ کو پھاڑ کر کھرسا بنایا، جمایا ہوا دہی بھی رکھا تھا

اور کٹھنڈی کو کہہ، جاکر ناوں نہ آو

اور کٹھ ہنڈیوں کا بیان کیا ہو، جن کا نام بھی نہیں معلوم

۱۴۷۔ صفتِ برنجہاے ہر جنس گوید۔

کپورسار، رتسار، بجوئی   کاررا، دھنیاں، مدھکر، توئی

سنگنا، چھالی او پچو دھرا   گگر، گھنڈر، کانڈر بھرا

اگرسار، رتناں، متسری   راجنیت موتھی سوکھری

کرنگی کرنگا ساٹھی کیے   سرما بہنسا، مہسر لیے

گجدھر، گنڈر، اگر دھنی   روپ پسارھی، سوندھی تنی

کئی دو جھا اُت دھوے، کاڑھ سیئی پسائی

دو مرتبہ بین کرکے خوب دھوے، پسا کر ان کی بیچ نکالی گئی

جس بسنت بن پھولہہ، چہونہ دس باس گندھائی

جیسے بسنت میں جنگل بسا ہوا ہو، چاروں طرف چاول کی خوشبو پھیلی تھی

۱۴۸۔ صفتِ گندم و نانِ میدۂ خالص۔

ع۱۔ روٹھا (مرہٹی) = بڑی سفید سپاری۔   ع۲۔ لپسی = کم گھی کا حلوا۔

س بھوپال: صفتِ گندم و نانِ تنک۔

ہانسا گوہوں دھوی پسائے   کپڑ چھان کے چھار بنوائے

سفید گیہوں کو دھو کر پسوایا تھا   کپڑے میں چھان کر میدہ نکلوایا تھا

اُت بڈ بڈتی بڈ بھر تولا   سیت سُہاو کو بج جن ہولا

بہت بڑی بڑی چپاتی ایک ایک تولے کی تھیں   سفید، خوبصورت گویا بھولے بھالے کردیج تھے

ٹوٹ نہ تاناں دہنہ کر تورا   نینوں حابجھ ہاتھ جن بورا

وہ تنی ہوی نہ ٹوٹتی تھیں، دونوں ہاتھ سے توڑو   گویا ہاتھ نظروں کی جھیل میں ڈوبے تھے

جوسے ساٹھ ایک گاس ٹلائی   مکھ میلت کھن جاہِ بلائی

اگر کوی ساٹھ کو ایک لقمہ میں اُٹھالے   منہ میں ڈالتے ہی پل بھر میں گھل جاتی ہیں

سگرِ دیس جیو نہہ چت لائی   بھری نہ پیٹ، نہ بھوکھ بتائی

سارے دن اگر دل لگاکر اُنھیں کھائیں   تو بھی نہ پیٹ بھرے اور نہ بھوکھ بجھیگی

کیوَر باس پری مہکہنہ، پھونکت جانہہ اُڈائی

کیوڑے کی خوشبو سے معطر، ہلکی ایسی کہ پھونکنے سے اُڑ جائیں

بھار سہنس دئی تل کُٹ، مہرئین دھرے بنوائی

ایسے تل کٹا کے دو ہزار بوجھ مہرنے بنوا کر رکھ لیے تھے

۱۴۹۔ صفتِ آوردنِ برگہاے درختاں۔ [ل]

پترنہہ کنہ تورہہ بن پاتا   جھارنہ اُبرا کیت نکھاتا

پتروں کے لیے جنگل کے پتّے توڑے گیے   کوی جھاڑی نہ بچی، ننگا کردیا

مہوا، آنب لینھ دھر باری   بر، پیپر کین باندھ کھاری

مہوے آم کی پتّیاں توڑلی گئیں   برگد پیپل سے جالی دار جھالیں بنالیں

کٹھر، بڈھر، اون تو لیئی   جامن، گرہر نانگ سب بھئی

کٹھل، بڑھل، آنولے کے پتّے لے لیے   جامن، گرہل سب ننگے کر دیے گیے

ع۱۔ ٹلائی = جمع کرنا۔

ل بھوپال: آوردنِ برگہاے درختاں رابراے دوندرہ (= دونا ؟)

کُٹھ اُدُنبر پاکر بَہت تُوری ۔ ہَملی کروندی داکھ کنکوری[ع۱]

کٹھ ادنبر اور پاکڑ کے پتّے بہت توڑ لیے ۔ ہملی کروندی، انگور اور کنکول کے پتّے بھی لیے

تیندو، بِجّی، ریٹھا گھناں ۔ پُرَئِن[ع۲] پات کَرَن کَو گِناں

تیندو بجّی اور ریٹھے کے بھی بہت پتّے تھے ۔ کملنی کے پتّوں کا شمار کون کر سکتا تھا۔

بِنوئی آئی بَنا سپت، پائِن لاگ، کَر جوڑ

درخت فریاد کرنے لگے، قدموں سے لگ کر، ہاتھ جوڑ کر

نانگ کینھ ہَموں بارِہنہ، پات لینھ سَب توڑ

ہمیں لڑکوں نے ننگا کر دیا، ہمارے تمام پتّے توڑ لیے

۱۵۰۔ آمدنِ خلقِ گوور درخانۂ مہر و نشستنِ ایشاں[ع۳]۔

مہر مَندر سبھ نیت[ع۴] بچھائی ۔ کئی کھنڈوانی کُنڈ بھرائی

مہر کے تمام محل میں چاندنی بچھا دی گئی ۔ شربت بنا کر حوض بھروا دیے گئے تھے

گوور نوتا ہُت سو بُلادا ۔ تینتیسو بان سبھئی چل آوا

گوور میں نوتا دیکر بلایا گیا تھا ۔ تینتیسوں ذات کے لوگ سب چلکر آ گیے

کتہِنہ نہ سوجھئی سرہ جَنُ چلی ۔ اُپٹا دیس مَندر گا بھری

کہیں نظر نہ آتا تھا، گویا لشکر چلا آتا تھا ۔ دیس اُمنڈ کر آ گیا، محل بھر گیا

بَئیس کُنوَر گیے پانتہہ پانتی ۔ پَرجا پَوَن سو بھانتہہ بھانتی

شہزادے قطار در قطار بیٹھ گیے ۔ رعایا، مہمان بھی صف بہ صف آ گیے

لورک مہرئیں پاٹ بَیسارا ۔ گَہن مارجیئِن چاند اُبارا

لورک کو مہر نے تخت پر بٹھا لیا ۔ جس نے گرہن کو مار کر چاند کو بچا لیا تھا

بَرَن چار بھر بَئِٹھے، اُگنت کہی نہ جای

چار ذات والے اِتنے تھے کہ شمار کی بات نہیں کہی جا سکتی تھی

ع۱۔ کنکول = کباب چینی۔ ۔ ع۲۔ پُرئن = ایک قسم کا کنول۔

ع۳۔ بھوپال: فراز کردنِ کندوری درخانۂ راد مہر ۔ ع۴۔ نیٹ (مرہٹی) = اچھا، سیدھا۔

کھیت ساٹھ لہہ آنگن تو ہو لوگ نہ سمای

ساٹھ کھیت کے برابر آنگن تھا تب بھی لوگ نہیں سماتے تھے

۱۵۱۔ طعامِ[ع۱] خورانیدنِ مہر بر خلق را از الوانِ نعمت ہا۔

بَئِٹھئی بار پَسری پتوارا ۔ بھات پَروسہنہ جھارسُوارا

بیٹھنے کے بعد پتّلیں سامنے پھیلا دی گئیں ۔ پکانے والوں نے سب کو چاول دیے

پَتری بھرہنہ پَہنچہِنہ کھاناں ۔ تیسو بھانت لور پَہنہ آناں

پتّل بھرے جا رہے تھے، کھانا پہنچ رہا تھا ۔ لورک کے پاس تیسوں قسم کے کھانے لائے گیے

ماس سَوراں کٹواں بھرے ۔ دُوناں سَو سَو چُنئت دَھرے

گوشت کے سورسے کٹواں اور بھرے ہوئے ۔ سو سو دونے چُن کر رکھے جا رہے تھے

لئی مُتارو تُلا نیں ناؤ ۔ گِھرت کھانڈ کینھ پیراؤ

موتی چور لیکر نائی آ پہنچے تھے ۔ کھانڈ میں گھی تیرتا ہوا ڈالا تھا

دَھرے پکوان جیت ہُت کہے ۔ بُھل سُندھان لاکھ اِک اَہے

جتنے کہے گیے سب پکوان لاکر رکھے گیے ۔ عمدہ اچار چٹنی لاکھ کے قریب تھے

گِن چوراسی سے ہانڈی ناوں پَرس سنبھار

چوراسی سو ہانڈی گن کر، نائی سنبھالکر سب کو دے رہا تھا

پرے کھجا بَہتّر، ہوی لاگ جیو نار

بہتّر قسم کے میوے ڈلے ہوئے کھانوں سے دعوت ہوی

۱۵۲۔ آمدنِ چاندا بر قصر و دیدنِ لورک و بیہوش شدنِ لورک۔

پَہِر چاند کھِرودک ساری ۔ سورَہ کراں سِنگار سِنگاری

کھرودک (سفید لہریا) ساڑی چاندا نے پہن رکھی تھی ۔ سولہ قسم کے سنگار سے خود کو آراستہ کیا تھا

چَڑھ دھورا ہَر کہیس پَرگاسو ۔ دیکھ لور گہِنہ بِسَر گَراسو

قصر پر چڑھ کر جیسے اُس نے نور پھیلایا ۔ لورک اُسے دیکھ کر لقمہ اٹھانا بھول گیا

ع۱۔ بھوپال: آوردنِ طعام در مجلس ہر جنس۔

لورو جان آچھر دِکھراوا ‏ ‏ اِنہہ کبلاس اَور کوٗ آوا

لورک سمجھا کسی پری نے خود کو ظاہر کیا ہے ‏ ‏ اِس جنت میں اور کون آگیا ہے

اَمرت جینوَن رِتیہہ حاہِر بَھیئو ‏ ‏ جیو کاڑھ ہَر چاندَیٔ لیئو

امرت جیسا کھانا اُسے دیکھتے ہی زہر ہو گیا ‏ ‏ چاند اُس کی جان نکال کر لے گئی

مُکھ نَہ جوت گیا اَت روکھی ‏ ‏ چاند بَسینہہ سُرج گا سوکھی

چہرے میں روشنی نہ رہی، جسم بالکل خشک ہو گیا ‏ ‏ چاند کے عشق میں سورج مرجھا گیا

جیئَن بھوجَ اَمرت کیٔ جھار اُٹھی جیو نار

امرت کا وہ کھانا کھا لیا گیا، صف دسترخوان سے اٹھ گئی

لورو لینہہ کیٔ ڈانڈی ‏ بِسنبھر کچھ نہ سنبھار

لورک کو بازوؤں میں اٹھایا گیا، بیہوش سنبھالے میں نہ تھا

۱۵۳۔ درخانہ آوردنِ لورک را وگریہ کردنِ کھولن۔

لئی لورک گھر سیج اولارا ‏ ‏ بَہیہ نین گانگی اَسرارا

لورک کو گھر لا کر بستر پر لٹا دیا گیا ‏ ‏ آنکھوں سے برابر گنگا بہہ رہی تھی

کھولن رووَئی کاہ یہ بَھیا ‏ ‏ مور بار کیئِن ہَنڈا دِیا

کھولن روتی تھی کہ یہ کیا ہو گیا ‏ ‏ میرے بچے کو کس نے ٹوٹکا کر دیا

لوگ کُٹُنب بَندھو جَن آئے ‏ ‏ پنڈت، بید، سیان بُلائے

خاندان کے لوگ، رشتہ دار آگئے ‏ ‏ پنڈت، بید اور سیانے بلائے گیے

دُھر ناٹکا بید اُس کہیں ‏ ‏ چاند سُرج دُئی نِرمل آہیں

نبض پکڑ کر بید یہ کہنے لگے کہ ‏ ‏ چاند اور سورج دونوں درست رہینگے

بات نہ پِت، رَکت نہ سیئو ‏ ‏ تاپ نہ جوڑی، چِت سنجیو

نہ بات ہے، نہ پت ہے، نہ خون ہے نہ سردی ‏ ‏ نہ بخار ہے نہ جاڑا، دل بھی ٹھیک ہے

دیو نہ دانو چُھر نکا، ہوے نہ سییار برار

نہ دیو نے، دانو نے اثر کیا ہے، نہ سیار، بڈار نے کچھ کیا ہے

مَلن کام رَس بیدھا تو یہ رَرَئی مُرار

اِس کو دل کے جذبے نے مجروح کیا ہے، اُسی لیے یہ مُرال رٹ رہا ہے

۱۵۴۔ ایضاً در گریۂ کھولن گوید۔

سورج رین مَہنہ گیئو لُکائی ‏ ‏ چَندر جوت بَس آگیں آئی

سورج رات میں تم چھپ گیے ہو ‏ ‏ رات میں چاند کی روشنی آگے آئی ہے

کھولن نیرو بار سَر پیا ‏ ‏ تَنک موہی مَنہہ لورک جِیا

کھولن نے (لورک کے) سر پہ وار کر پانی پیا ‏ ‏ شاید لورک میری زندگی پا کر جی اُٹھے

ہَوں آپن جیو چَہنہ دَہ دیوَوں ‏ ‏ لورک کیر مانگ کیٔ لیوَوں

میں اپنے چودہ جنم دیدونگی ‏ ‏ لورک کے لیے یہ زندگی مانگ کرلونگی

بَرو موہِنہ بوڈی دُکھ لَئی جائی ‏ ‏ جن بوڈی کر دِیا بُجھائی

چاہے مجھ بوڑھی کو دکھ لے جاے ‏ ‏ لیکن بوڑھی کا یہ چراغ کبھی نہ بجھے

بَہہ سنتاپ کَئی کہئی کہانی ‏ ‏ کارِ رات دُکھ روئی بِہانی

بہت تڑپ کر وہ ایسی باتیں کہہ رہی تھی ‏ ‏ کالی رات دکھ میں رو کر گذار رہی تھی

بھور سور پَرگاسا دِنکر بَھیو اُجور

صبح کو سورج ظاہر ہوا، سورج کا اجالا ہو گیا

کھولن روی ڈِپھارا. بار جِیاوَہ مور

کھولن رو کر چلّائی، میرے بچے کو زندہ کردو

۱۵۵۔ رفتنِ برسپت بہ بہانہ کارے درخانۂ لورک ودیدنِ لورک۔

راج برسپَت ہاٹِہنہ گئی ‏ ‏ کین بان کچھ بِسہَن لَئی

راجا کی برسپت بازار کو گئی ‏ ‏ کچھ ضرورت کی چیزیں خرید کر لینے کے لیے

کارون سبد سُوَن دُہنہ پَرا ‏ ‏ مُکھ پھرای پَو بِھیتر دَھرا

کانوں میں گریہ کی آواز پڑی ‏ ‏ مُنہ پھرا کر اُس نے قدم اندر رکھا

ب۔ بھوپال: رفتنِ برسپت در خانۂ لورک۔

تریہ کَرہِیَہ ہوی مَیارو   جای برسپَت جھانکھا بارو

عورت کا دل مہربان ہو گیا   جاکر برسپت نے دروازے میں جھانکا

کھولن دیکھی مہر بَھنڈاری   کَرگَہہ پاٹ آن بَیساری

کھولن نے دیکھا مہر (راجا) کی ملازمہ ہے   ہاتھ پکڑکر اونچی جگہ لاکر بٹھایا

کاہے تُمہہ روؤہ پَردھاناں   ہِیَۓ اُر مور سُنَت چَر رانا

اے بیگم تم کیوں روتی ہو   اِسے سنکر میرا دل پھٹنے لگا ہے

مور بار جَس جُھلوا گُھریں گُھریں بِہسات

میرا بچہ کس ڈر کا بھولا ہوا ہے' ذرا ذرا دیر میں آواز لگاتا ہے

اَب نہٗ کھای اَن پانی ' دِنہہ جائیٔ کُبلات

اب نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے' برابر کمھلاتا جارہا ہے

۱۵۶۔ بُردنِ کھولن برسپت را در محل و دیدنِ برسپت لورک را۔

چَل کھولن تور کہاں روگی   نَک اَو کَھد جانَوں اوہ جیو کی

اے کھولن چل تیرا مریض کہاں ہے   شاید اُس کی زندگی کی دوا میں جانتی ہوں

لئی گئی کھولن لورک ٹھاؤں   دیکھِس کَیا سیس' دَھر' پاؤں

کھولن اُسے لورک کے پاس لے گئی   اُس نے اُس کے جسم' سر' دھڑ اور پیر کو دیکھا

سورج گھر ہِنہ برسپَت آئیٔ   نَین اُگھار چَندر بِہسائیٔ

(کھولن بولی) سورج! گھر میں برسپت آئی ہے   آنکھیں کھول' چاند تجھے یاد کرتی ہے

گُن گُن دیکھ آنک کئی بیرا   کَوَن گرہ کی آہ اُبھیرا

موقع پہچان' اے بہادر' سمجھ کر دیکھ   کس وقت سے تجھے تکلیف ہوگئی ہے

بَہہ گُن گُنی رتری پَردھاناں   بَہہ بیادھ بَہہ اَو کَھد جاناں

یہ بہت خوبیوں والی عورت خاص ہے   بہت تکلیفوں' بہت دواؤں کی جاننے والی ہے

مہر بَھنڈار بَھنڈاری اَو چاندا کئی دھائیٔ

یہ مہر کے قلعہ کی ملازمہ ہے اور چاندا کی دای ہے

نَین اُگھار[عله] بات کہہ لور' آئیوں آہ بُلائیٔ

اے لورک آنکھ کھول' بات کہہ' میں اِسے بلاکر لائی ہوں

۱۵۷۔ دور شدنِ کھولن و گفتنِ لورک حکایتِ دیدنِ چاندا با برسپت۔

جَنَنِ جَو کہہ بول اُبھاسا   سَہَس کراں سورج پَرگاسا

ماں نے جب چاند کہکر بات شروع کی   سورج نے ہزار خوبیوں کے ساتھ جلوہ دکھایا

کَہیس جَنَنِ یہہ بِیدن کہوں   توریں لاج لَجات سُن اُہوں

(اُس نے کہا) اِس سے اپنی تکلیف بیان کرونگا   (لیکن) آپ کی وجہ سے اِس سے شرماتا ہوں

کھولن جای اور تَہہ ٹھاڑھی   لورک پیر ہِئیں کئی کاڑھی

کھولن دوسری جگہ جاکر کھڑی ہوگئی   لورک نے دل کی تکلیف کھول کر بیان کردی

جیہہ دِن ہُوں جیو نار بُلاوا   مہر مَندر کاہو دِکھراوا

جس دن میں دعوت میں بلایا گیا تھا   مہر کے محل میں کسی نے خود کو دکھایا تھا

سو جیو لیگئی کہی نہٗ جائیٔ   بِن جیو بَھئیوں پَرِیوں گھہرای

وہ میری جان لے گئی' یہ بات کہی نہیں جاسکتی   میں بیجان ہوگیا' چلاّ کر گر پڑا ہوں

سورہ کراں سَپورَن چاند جوت پَرگاس

سولہ طرح سے وہ آراستہ تھی' چاند جیسی روشنی دے رہی تھی

بیج چمک پَر چمکی ' اوہِنہ دَھوراہَر پاس

بجلی کی چمک جیسی چمک رہی تھی' وہ اُس قصر کے قریب

۱۵۸۔ منع کردنِ برسپت لورک را کہ ایں حکایت نہ گوید

سُن لورک اُس بات نہٗ کہیٔ   جو کہی اِنہہ دیس نہٗ رَہیٔ

(برسپت نے کہا) لورک سُن یہ بات کسی سے نہ کہنا   اگر کہوگے تو اِس ملک میں نہ رہ سکو گے

وہ تو آہ مہر کئی دِھیا   سَرگ چاند' دَھوراہَر دِیا

وہ تو مہر (راجا) کی بیٹی ہے   وہ آسمان کا چاند' محل کا چراغ ہے

عله۔ اُگھاڑ (مرہٹی) برسات کا رک جانا' آنسو کا تھم جانا۔

ترائِنہ جاکر سیج بچھاوَ نہتہ   نوئی نکھت نِس پہرے آوَہِنہ

تمام تارے اُس کا بستر بچھاتے ہیں   نو ستارے رات کو پہرے کے لیے آتے ہیں

سوتئیں دیکھ بیج پَر باری   گھن ہوت جیہ گئی نہ ماری

اُس نے تجھے دیکھکر بجلی گرای تھی   وہ گہن میں تھی، تیری جان مار کر نہیں گئی

مَن کئی سوگ ہئیں ہُت دھووَہ   جیئیں بھوبج سُکھ نِندرا سووَہ

طبیعت کے غم کو تو دل سے دھوڈال   کھا، پی اور عیش کی نیند سویا کر

اِت راجا کے دوار، اَو نِس سَرگ بَسیرو

اُس راجا کے دروازے کو جو رات کو آسمان پر آرام کرتا ہے

جینہہ کا راج پِرتھیں، تیہہ تو گرب نہ ہیرو

جس کا راج زمین پر ہے، اُسے تو غرور سے تلاش نہ کر

۱۵۹۔ منت[۱] کردنِ لورک پیشِ برسپت۔

چاند کا اُتر برسپت کہا   سورج دوہنہ پاین پَر رَہا

برسپت نے چاند کے بارے میں یہ جواب دیا تو   سورج اُس کے دونوں پیروں میں گر پڑا

آج برسپت سُدِن ہمارا   مُکھا کنوَل جو دیکھ تمھارا

(کہا) اے برسپت میرا آج مبارک دن ہے   کیونکہ تمھارے چہرے کا کنول نظر آیا ہے

کہہ سو بات جِہنہ ہوی مِراوا   بَھل جو کرئی بَھلائی پاوا

وہ بات کہو جس سے ملاپ ہو   جو بھلا کریگا وہ بھلای پائیگا

کئی[۲] بِس موہِنہ لئی آن کِھیاوَہ   کئی سو منتر بُدھ[۳] آج جِیاوَہ

یا تم زہر کی جڑ لاکر مجھے کھلادو   یا ایسا منتر کرو کہ آج مجھے زندہ کرلو

کِرپا لو دَس نکھ مُنہہ میلئی   پاین پَرئی برسپت ٹھیلئی

(لورک نے) مہربانی کے لیے دسوں انگلی منہ میں لیں   پیروں میں پڑے کو برسپت ڈھکیلنے لگی

۱ع۔ بھوپال: بہ پاے افتادنِ لورک والحاح بسیار نمودنِ او۔ ۲ع۔ کئی = یا۔ ۳ع۔ بُدھ = ترکیب۔

پایَن نہ ٹھیلُ برسپت، ہَوں تو چیر تمھار

قدموں سے اے برسپت نہ ڈھکیل، میں تو تیرا غلام ہوں

بچن تور موہِ اوکھد، کھس نہ جیون ہمار

تیری بات میری دوا ہے، تو میری جان نہ نکال لے

۱۶۰۔ حیلہ آموختنِ برسپت بر لورک را۔

برکھپت دیکھ لورک کئی گیا   مَرَن سَنیہہ اُٹھی مَن مَیا

برسپت نے لورک کے جسم کو دیکھا   مرنے کا شبہ ہوا، اُس کے دل میں رحم پیدا ہوا

پای چھاڈ لورک پیئ پانی   اَوکھد کروں، پیر تور جانی

اے لورک پاوں چھوڑ دے، پانی پی   علاج کرتی ہوں، تیرا دکھ میں نے جان لیا

لورک تور کہا مَیئن مانان   کَئی ہَوں، کَئی توں، اَور نہ جانا

لورک میں نے تیری بات مان لی ہے   اب میں یا تو، اور کوی اِسے نہ جانے

جو لورک اِنہہ بات اُبھارا   موہِنہ کرپَتا[۱] دُھر چھونکئی پارا

اگر اے لورک تو اس بات کو ظاہر کریگا   میری مہربانی کی پکڑ، کڑھاؤ میں جھونک دیگی

سُن بُدھ موری، جا سی مَڑھ سیوَہ   میں لئی جاب پُجاوَئی دیوَہ

میری ترکیب سُن، مڑھی میں جاکر پوجا کر   میں دیوتا کی پوجا کے لیے اُسے لے آونگی

تپاں روپ ہوی بیٹھو، کیا بھبھوت چڑھائی

تو پجاری کی صورت میں بیٹھ، جسم پر بھبھوت چڑھا لے

دَرس نکٹ جو بھگت، دیکھیہہ نَین اَگھائی

جب وہ بھگت درشن کے لیے قریب ہو، نظر بھر کر تو دیکھ لے

۱۶۱۔ بیروں آمدنِ برسپت از محلِ لورک و پاے افتادنِ لورک۔

کہہ جو برسپت باہیر نِکسئی   کھولن کھیہہ[۲] پاے کَئی لئی

برسپت یہ کہکر جیسے ہی باہر نکلی   کھولن نے اُس کے قدموں کی خاک لے لی

۱ع۔ کرپُڑیں (مرہٹی) = جھلسنا، ادھ جلا ہو جانا۔ ۲ع۔ کھیہہ = خاک، مٹی۔

سیس چڑھائس پائی دھوری   آس مورجن پلجیہ چوری
پیر کی خاک اپنے سر پر چڑھالی (اور کہا)   میری امید کو تم چوری مت کر دینا
کھولن چندر میگھ گھر آوا   سورج گہن ہت سوی چڑھاوا
(کہا) اے کھولن چاند میگھ میں گھر آئیگا   وہ سورج کو گہن سے نکال دیگا
بھا سُکھ بھرم چِتہِن جن دھرہُ   تھا ای دھوی کچھ ارد ھ کرہُ
آرام ہو گیا، دل میں کوئی وہم نہ کرو   تھا دھوکر تم کچھ پوجا کرو
لورہِن گھری جیئں کنہ پائی   جاگا سُرج چندر ہسائی
لورک نے زندگی کی گھڑی پالی ہے   سورج جاگ گیا چاند خوش ہو گیا

بھرم نہ کرہو کھولن چِت مہنہ، لورک لئی اَنھاوہُ
کھولن دل میں وہم نہ کرو، لورک کو لیکر نہلاد
اَرُو کچھ اَرتھ درب بارہنہ، باھن دیئی پٹھاوہُ
اور کچھ روپیہ پیسہ نثار کرکے، برہمن کے لیے بھیج دو

۱۶۲۔ قبول کردنِ کھولن برسپت را از صحت لورک۔

جیہنہ دِن لورک اُٹھئی نھائی   لوک کُٹنب مئی کرب بدھائی
(کھولن بولی) جس دن لورک اُٹھکر نہائیگا   میں خاندان اور قریہ میں تقریب کرونگی
توہِ پہراوَول چیر اَمولا   جو مُکھ آئی لورکہِہ بولا
میں تجھ کو بیش بہا لباس پہناونگی   جب لورک کے مُنہ سے بات نکلیگی
گئی برسپت جہنہ سب تارا   اَو نِس چاند کَرئی اُجیارا
برسپت گئی جہاں سب باندیاں تھیں   اور رات میں جہاں چاندا اُجالا کرتی تھی
گئی سو میٹ سُرج کئی پیرا   چاند ترائن سیوں کیئن بھیرا
وہ سورج کا درد مٹا کر گئی تھی   جہاں چاند کے گرد باندیاں بھیڑ کیے تھیں
ارکہ بئیس نِس چاندا رانی   نکھت ترائن کہہنہ کہانی
رات میں چاندا رانی خاموش بیٹھی تھی   ستارے یا باندیاں کہانی کہہ رہی تھیں

چاند نکھت لئی تارا، بئیٹھ دھوراہر جائی
چاندا ستاروں کو لیکر محل کے اوپر جاکر بیٹھ گیی
لورک لاگ موہِ چِنتا، کہہ جو برسپت آئی
(کہنے لگی) لورک کی مجھے فکر لگی ہے، بتاؤ کیا برسپت آگئی ہے

۱۶۳۔ جوگی شدنِ لورک و نشستن در بتخانۂ بت

سُوَن پھٹک مُندرا سَر سیلی   کنٹھ جَپ رودا کیئں میلی
لورک نے کان چھید کر پھٹک کا کنڈل پہن لیا   گلے میں جپنے کے لیے رُودر کی مالا ڈالی
چکر، جو گوٹا، کوتھی، کنتھا   پائین پاوری گورکھ پنتھا
چکر، جوگیوں کا لباس، گدڑی اور تھیلی لی   پیر میں گورکھ پنتھیوں کی کھڑاؤں پہن لی
مُکھ بھبھوت، کر گہی اَدھاری   چھالا بئیٹھس کَ آسن ماری
چہرے پر راکھ مَلی، ہاتھ میں اَدھاری لی   (ہرن کی) کھال پر بیٹھ کر آسن لگایا
ڈنڈا، کھپر، سینگی، پورئی   نیہہ چارچا گاوی جھورئی
لاٹھی، کھپر اور سینگی لے لی   محبت کے گیت محویت میں گانے لگا
کر کنگری تہنہ بار بجاوئی   چِتہہ چاندا مُکھ چترا پاوئی
ہاتھ میں کنگری، جسے بجاتا رہتا تھا   دل میں چاندا کے چہرے کی تصویر لیے تھا

رسدھ پُروکھ مڑھ بئیٹھو دھر ترسور دُوار
مڑھی میں وہ رسدھ آدمی بیٹھا، دروازے پر ترسول تھا
بھگت مور بنکھنڈ کئی، چاند نام تات سار
میری غذا جنگل میں ہے، چاند کا نام ہی اصل چیز ہے

۱۶۴۔ یک سال پرستیدنِ لورک بت را و آمدنِ چاندا با سہیلیاں در آں۔

ایک برس لورک مڑھ سیوا   چاند سنیہہ مَنائیس دیوا
ایک برس لورک نے مڑھی میں پوجا کی   چاندا کے عشق میں دیوتا کو منایا

عہ چارچا = چرچا یا چرچا گیت، بدھ گانوں کو کہتے ہیں جو بدھ رسدھ اطرافِ مُلک میں گاتے پھرتے تھے۔

کاتک پرب دِواری آئی　　ڈار پَری رُت کھیلے گائی

غُل ہوا کہ موسم کے کھیل کھیلے جائیں　　کاتک میں دیوالی کا زمانہ آگیا

چاند برسپت لینھ ہُنکاری　　آوَئی کھیلَن جانہہ دِواری

چاند نے برسپت کو طلب کیا　　آو، دیوالی کھیلنے کے لیے جائیں

سَکھییں ساٹھ اِک گوہَن لاگیں　　روپ سَروپ سُبھ گائیں بھاگیں

قریب ساٹھ سہیلیاں ساتھ لگ گئیں　　وہ نہایت حسین، گاتی بھاگتی تھیں

اکّھت چاند چَلی لَئی تہاں　　گائیں دِواری، کھیلئی جہاں

چاند ساتھ لیکر وہاں سے چل پڑی　　جہاں دیوالی گائی اور کھیلی جارہی تھی

سُن پھول چاندا لَئی ''اکّھت　　میلا جائی

سُنا کہ چاندا پھول لیکر آئی، وہ سب (دیوتا کی) ایک ساتھ نذر کیے

بہرت ہارو ٹوٹ گا، موتہِنہ　　گیے چھریائی

اس کا ہار بھی ٹوٹ گیا، موتی بھی چھٹک گیے

۱۶۵۔ شکستن ہارِ مروارید چاندا در بتخانہ و جمع کردن سہیلیاں۔

سُہی مونت لَئی دھوی پانی　　چاند کان گئی چِتہہ شکانی

سہیلیاں موتی لیکر پانی سے دھو رہی تھیں　　چاند (ماں باپ کے) خیال سے دل میں پریشان تھی

مَنَنِ جو پوچھہہ تو کَس کہوؤں　　کوَن اُتّر اُن اُتّر دیوؤں

ماں اگر پوچھے گی تو کیا کہونگی　　اُن سوالوں کا جواب کس طرح دونگی

بولا سَکہِنہ چھانہہ مَڑھ لیجئی　　ہار پِروی چاند تُمہہ دیجئی

سکھیوں نے کہا، مڑھی کے سایہ میں جاؤ　　ہم ہار پروکر اے چاند تمھیں دینگے

آئی برسپت بَہُر ہَنکاری　　چاند بَچَن سُن مَڑھی سِدھاری

برسپت نے بھی آکر اس کی تائید کی　　چاندا بات سُن کر مڑھی میں چلی گئی

مَڑھ سُہاو او چھانہہ سُہائی　　چاندا سَکھی لَئی بَیٹھی جائی

مڑھی سہانی تھی اور سایہ بھی اچھا تھا　　چاندا سکھیوں کو لیکر وہاں جا بیٹھی

مانک مونت پِروؤہِنہ، رُچ رُچ　　باری　　ہار

مانک موتی پرونے لگیں، وہ لڑکیاں سلیقے کے ساتھ

پَیٹھی چاند برسپت سورَج　　مَڑھی[عہ]　　دُوار

چاند اور برسپت داخل ہوئیں سورج کی مڑھی کے دروازے میں

۱۶۶۔ خبر جوگی کردن سہیلیاں بر چاندا را۔

جھانکھ سَہیلِہنہ چاندہِ کہا　　اینہہ مَڑھ مَنہہ ایک آئیس اَہا

جھانکھکر سہیلیوں نے چاندا سے کہا　　اِس مڑھی میں ایک جوگی موجود ہے

اُتِ روپوَنت راج پُت آہی　　سُرَج مَدَن کِت لاے جاہی

وہ نہایت حسین شاہزادہ ہے　　سورج حُسن میں کب اُس کا مقابل ہو سکتا ہے

کُرَک اونچ آہ بَڑ دارو　　سُندَر کھتری، بِیر اَپارو

خاندان کا اونچا اور وہ بڑا ہے　　خوبصورت کھتری اور نہایت بہادر ہے

کَوَن جَنَنِ جَر بیوں اَس بارا　　سَہَس کِراں بَھیئو اُجیارا

کس ماں نے ایسا لڑکا پیدا کیا ہے　　ہزاروں خوبیوں سے وہاں اجالا ہو رہا ہے

ناگر چَھیل، سُبھا گیئں بَھرا　　کَرَم جوت مَن ماتھیں بَرا

شایستہ جوان، نصیبوں والا ہے　　پیشانی سے نیک اعمال کا نور ظاہر ہے

چاندہِ کہا تَرائِن، سُورج دیکھو آئی

ستاروں (سہیلیوں) نے چاندا سے کہا، اگر تم سورج کو دیکھو

اَس بھگوَنت جو دیکھیہ، دِسٹ پاپ جھَر جائی

ایسے خوش بخت کو دیکھوگی تو نگاہوں کے گناہ دور ہونگے

۱۶۷۔ سلام کردن چاندا و بیہوش شدن جوگی۔

چاندسَیں بھگوَنتہہ ناوا　　بھا اَچیت، مَن چیت گنوادا

چاندا نے بھگونت کے سامنے سر جھکایا　　وہ مدہوش ہو گیا، دل کی فکر دور ہو گئی

عہ۔ مڑھی = کُٹیا، جھونپڑی، مَٹھ = آشرم، دیوالے، مدرسہ۔

مُنور مَن دیکھن گُن گیئو — پیت بَرَن مُکھ بھیمرو بھیئو

جوگی کا دل دیدار میں مصروف ہوگیا — عاشق کا چہرہ بھنورا بن گیا

نَین جُھر ہِنہ اُت گیا سُکھائی — دھن دھانک چکھ ہَنا پنائی

آنکھیں مضمحل اور جسم بالکل سوکھا تھا — عورت کی تیرانداز نگاہوں نے گھائل کردیا تھا

نَین دِسٹ چاندا مُکھ لائیس — رَہا گھائے ، نہ سو دیکھئی پائیس

نگاہ اٹھاکر چاندا کے چہرے سے لگائی تھی — زخمی ہوگیا ، دیکھنے بھی نہ پایا

بھنو نَہہ پھرای چاند گُن تانی — نَین بان مَن ہَناں سیانی

چاندا نے بھنووں کو گھماکر کمان تان لی — زیرک نے نگاہ کے تیر سے دل کو شکار کرلیا

کاٹ دینہ جس بکر دیوارہں، رَکت کینھ گھر بار

دیوالی کے بکرے کی طرح کاٹ دیا، خون سے گھر کا دروازہ لال کردیا

دیکھ گئی دَھر دَھرتی ، مُنور دیو دُوار

دیوتا کے جوگی کا دھڑ زمین پر دیکھ کر، وہ دروازے سے چلی گئی

۱۶۸۔ بازگشتن چاندا از بتخانہ وآمدن بہ خانہ خود۔

باہر منڈپ چاند جو آئی — سورج دِسٹ مُکھ گا کُمبھلائی

جب چاندا منڈپ کے باہر آئی (تو) — سورج کی نظر سے اُس کا چہرہ کملایا ہوا تھا

پوچھئی چاند برسپت دھائی — کاہ کہوں، کچھو کہی نہ جائی

برسپت دای نے چاندا سے پوچھا — (بولی) کیا کہوں، کچھ بھی کہا نہیں جاتا ہے

جوہ سیس مَیں بِسدھ کہنہ ناوا — مُرچھ پرا مُکھ بکت نہ آوا

جیسے ہی میں نے جوگی کے آگے سر جھکایا — بیہوش ہُوا، منہ سے لفظ بھی نہ نکلا

ہاتھ پاو سر ہرنہ سنبھارئی — دھر دھر سیس منڈپ سیوں مارئی

ہاتھ پیر سر ہل رہے تھے، قابو میں نہ تھے — سر کو پکڑ پکڑ کر منڈپ سے مار رہا تھا

ہارو پروی سہیلہنہ دینھاں — ہنس گئی چاند پہر گینہ لینھاں

سہیلیوں نے ہار پرو کر پیش کیا — چاندا نے ہنس کر اُسے گلے میں پہنا لیا

کہا برسپت چاندا ، چلیہہ بیگ گھر جانہہ

برسپت نے کہا اے چاندا ، چلو جلدی گھر پہنچیں

چاند سُرج نہئی اَنتھوت ، نہری کھری ، ڈرا نہہ

اے چاندا سورج غروب ہو رہا ہے، نہری کھڑی ہوگی، ہمیں ڈر ہے

۱۶۹۔ کیفیت در تنہائی لورک گوید۔[1]

ماتا ، پِتا ، بَندھ ، نہہ بھائی — سنگ ، نہ ساتھی، میت ، نہ دھائی

(لورک نے کہا) نہ ماں باپ، رشتہ دار اور بھائی ہیں — نہ دوست، ساتھی، یار اور ملازم ہیں

ایہنہ بنکھنڈ کوی پاس نہ آوا — کو رے مُرت مُکھ نیر چواوا؟

اِس جنگل میں کوئی بھی پاس آیا نہیں ہے — مرتے وقت منہ میں کون پانی ٹپکائے گا؟

دئی پیت جیو بھر سنچارا — باندھس سیس جھار کئی بارا

خدا نے زندگی کو محبت سے بھر دیا ہے — بالوں کو جھاڑ کر اپنے سر کو باندھ لیا ہے

سپنیں ہوتک نَیَن کچھو دیکھا — چیت نہ سنبھارو، مَرن بسیکھا

خواب میں یا سچ مچ میں نے کچھ دیکھا ہے — طبیعت قابو میں نہیں، مرنے کی حالت ہے

دیوہ پوچھہ توں جو آہا، ہوں کس گا بسنبھار

دیوتا سے پوچھتا ہے کہ جب تو موجود تھا میں مدہوش کیوں ہوگیا

گیا سوک ، مُکھ بھینمر ہوریں جیتہ کچھو نہ سنبھار

جسم سوکھا، منہ بھنورا ہوگیا، جان میں ذرا طاقت نہیں رہ گئی

۱۷۰۔ جواب دادن بت بر لورک را۔

ایک اچنبھا سُنہہ توں لورا — سوتک سپنئی بھیئو جوہ تورا

(دیوتا بولا) اے لورک تو عجیب بات سُن — جو کیفیت خواب کی طرح تیرے سامنے گزری

اپچھر نہہ کیر جھنڈ اک آوا — سو اپچھرین تئیں دیکھ نہ پاوا

پریوں کا ایک جھنڈ آیا تھا — اور تو اُن پریوں کو دیکھ بھی نہ پایا

---

[1] بھوپال: گفتن لورک عزبت خود دیر بسیدن بت را۔

تُوں رِتنہہ دیکھ، پُرا مُرجھائی   ہَنُوں بَ لون پَر گیئوں بِلائی
تو اُن کو دیکھکر بیہوش ہوگیا   میں بھی اُن کے حسن کی نمکینی میں ڈوب گیا

بھا جھنکارو جوہِ رتنہہ گوناں   اُد رُت اُٹھا پھوٹ کئے سوناں
جب وہ گئیں تو ایک جھنکار پیدا ہوی   اور پھر فضا میں پھوٹ کر سنّاٹا چھاگیا

کِھن اِک رَہیں، کوڈ رتنہہ کیھاں   بُہُر پیان اُتّر مُکھ دیتھاں
وہ ایک پل رکیں، اُنھوں نے کھیل کیا   پھر اُتّر کی طرف مُنہ کرکے روانہ ہوگئیں

سیس اُچائی جو دیکھوں، مَنڈَپ چَہُنہ دِس سون
میں نے جب سر اُٹھا کر دیکھا، منڈپ چاروں طرف سنسان تھا

لَہَن مور جیئس اُترئی، لور تُمھارِ ریئ پلون
میرا لہنا اُسی وقت اُتریگا جب اے لورک وہ تمھارے قدموں میں ہوگی

۱۷۱۔ طلبیدنِ چاندا برسپت را و پُرسیدنِ حکایتِ لورک۔

چاند برسپت پاسس بُلائی   پِرَم کہانی کہہ موہِ آئی
چاندا نے برسپت کو اپنے پاس بُلایا   (کہا) تو آکر مجھے عشق کی داستان سُنا

جیہہ رَس مَن کر بِرَس بِسارُوں   رَس دِورا ہِر دَین تھر جاءُوں
جس کی لذت سے دل کی بیقراری کو بھلاسکوں   محبوب کے تصوّر کی شمع دل میں روشن کروں

رَس اَہارو موہِتہ دیہہ اگھائی   بِرہ جھار بِن رَس نہ بُجھائی
اُس لذت کی غذا میرے جسم کو بالیدہ کردے   (کیونکہ) فراق کی آگ اُس کے بغیر نہیں بجھ سکتی

بہُل رسائین دیکھیوں چاکھی   سُرَس کہانی کہہ موہِنہ بھاکھی
بہت مزیدار چیزیں چکھ کر دیکھ لی ہیں   اب وہ مزیدار کہانی تو مجھ سے بیان کر

رَس کیئں رات سپورن بھاوئی   اَو رَس سُن سُکھ نِندرا آوئی
اِس کے مزے میں پوری رات لطف میں کٹیگی   اور مزے کی بات سے آرام کی نیند آدیگی

کہہ رَس بچن برسپت، جیہہ چِت کروب مِٹھائی
اے برسپت وہ مزے کی بات کہہ جس سے دل کی تلخی میٹھی ہوجاے

رَس کئی گھری بہُراوہُ، دُکھ سنتاپ سَب جائی
مزے کی گھڑی کو واپس لے آ، دل کا درد، دُکھ سب دور ہوجاے

۱۷۲۔ جوابِ دادنِ برسپت چاندارا۔

تُوں رَس بِرَس چاند کا جانَس   ہَمُوں رَس کہُوں، دِھرت جو سانَس
تو اے چاندا مزے، بےمزے کو کیا جانتی ہے   لطف کی شناوری جب تو طمانیت سے ہوگی

دِھرت کھانڈ سوں کرو میراوا   چاند جنس اَنبرت تُمہہ پاوا
طمانیت کی شیرینی کو اگر شامل کرسکو (تو)   اے چاندجیسی تمھیں امرت مل جائیگا

رَس بِرجیہہ، گئیں بِرئی اَہارو   رَس ہِنہ بوڈ آچھہنہ سنسارو
عشق کو ترک کردیا اُسے غذا بنالو   عشق میں ہی یہ دنیا ڈوبی ہوی ہے

رَس کئی دادھ اَن پان نہ بھاوا   رَس جو آن اَوکھد[1] بُرد لاوا
عشق کی آگ لگے تو کھانا پینا نہیں بھاتا   عشق کی بات ہو تو اُس کا علاج بھی ضروری ہے

رَس کئی بات چِتہنہ جو دھرسی   رَس کئی گھڑی بِرَس جِن کرسی
اگر تم عشق کا خیال دل میں رکھتی ہو (تو)   مزے کی گھڑی کو بے مزہ مت کرو

رَس کئی کُنڈ پرا مُرہِ، جُنوَرو گُن گھیرو
عشق کے حوض میں ڈوبا ہوا وہ باکمال جوگی مر رہا ہے

رَس کَ بوڈ دھر بانہئی، چاندا لاوہُ تیرو
عشق کے ڈوبتے کی بانہہ پکڑکر اے چاندا تم کنارے لگادو

۱۷۳۔ جوابِ دادنِ چاندا مر برسپت را بہ غصّہ۔

نِلج[2] برسپت لاج نہ دھرسی   موہِنہ بِکھاریہوں سَر بھر کرسی
اے بےشرم برسپت تو شرم نہیں رکھتی   میری برابری ایک بھکاری سے کررہی ہے

برسپت تورین مَن اَس آوا   جو تَیں مَڑھِہ جُنوَرو دِکھراوا
اے برسپت یہی خیال تیرے دل میں رہا ہوگا   جو تو نے مڑھی میں لیجاکر وہ جوگی مجھے دکھایا

---

[1] ہندی، اَوشدھ = دوا۔   [2] نِلج = بےشرم۔

جوہنہ کھن چاند سُرج دِکھراوا　　توہنہ کھن ہُتیں موہِ اَورو نہ بھاوا

جس وقت تونے چاند کو وہ سورج دکھایا تھا　　اُس وقت سے مجھے پھر کوی دوسرا نہیں بھایا ہے

نَین پَیٹھس چِت کیتیس ٹھانوں　　باجو کینھ ہَوں اَنت نہ جانوں

نگاہوں سے گذر کر دل میں اِس نے جگہ کرلی ہے　　اِسے چھوڑ کر میں دوسرے کو نہیں جانتی ہوں

تَیئں جو دیکھای برسپَت کہا　　سو مَیں ہِیئوں لاگ چِت رَہا

اے برسپت اُسے دکھا کر تونے جو بتایا تھا　　وہ میرے دل سے لگا ہے، سینہ میں بسا ہے

لورو سُرج بَہُتہ نِرمَر، چَہوں بھَوَن اُجیار

لورک سورج ہے نہایت روشن اُس سے چاروں سمتوں میں روشنی ہے

چاند آہِ دَھن تاکر، سُورو ناہِہ ہَمار

چاند اُس کی عورت ہے اور وہ سورج میرا مالک ہے

۱۷۴۔ باز نمودنِ برسپت حکایتِ لورک پیشِ چاندا۔

وہ سو مہر دِھیَہ تور بھِکھاری　　بھیکھ لیئس جو دیس ہُنکاری

اے مہر کی بیٹی وہ تیرا بھکھاری ہے　　بھیکھ لیگا، جب تو بلاکر دیگی

دَرسن رات بھئیو توہِ جوگی　　بھیکھ نہ مانگ پُرکھ ہَئی بھوگی

تیرے دیدار کا فریفتہ جوگی ہوگیا ہے　　بھیکھ نہیں مانگتا، وہ مردِ غنی ہے

توہِ کارَن مُکھ بھَسم چڑھاوا　　سَنبچن دیہہ توہِ سِدھ پاوا

تیری خاطر اُس نے مُنہ پر خاک چڑھای ہے　　تو عمدہ بات کرےگی تب وہ سکون پائیگا

توریں رَس کر آہِ پیاسا　　بِس ہُت رَہے، لیئی مَرساسا

وہ تیرے لطف کا پیاسا ہے　　ہیجان ہو رہا ہے، مَر مَر کر سانس لے رہا ہے

چاند بچن ایک سُنسِ نہ مورا　　توں اَو کھَد وہ روگیا تورا

اے چاند تو میری ایک بات نہیں سنتی　　تو اُس کی دوا ہے، وہ تیرا مریض ہے

ہَست چڑھا دِکھرائیوں، پھُن آنیوں جیو نار

اُس کو ہاتھی پر چڑھا دکھایا تھا، پھر میں دعوت میں لای تھی

سوئی لورو مَڑھ مَنورو، دیکھت گا بِسنبھار

وہی لورک مڑھی کا جوگی ہے، جو دیکھتے ہی مدہوش ہوگیا

۱۷۵۔ افسوس کردنِ چاندا از بیہوشیِ لورک در بتخانہ۔

مَڑھ مَنورو جو لورک اَہا　　تَیئں نہ برسپت موسیوں کہا

مڑھی کا جوگی اگر لورک تھا　　اے برسپت تونے مجھ سے کیوں نہ کہا

بھُگت مُگت توہِ جوگ دِوَوتیوں　　بِگھرت برے رَس بچن سُنتیوں

میں کھانے اور عیش کی چیزیں تیرے لایق دلاتی　　محبت آمیز مزے کی باتیں میں سناتی

اَبہِنہ جائی دھر بانہہ اُچاوہُ　　بِرہ بھبھوت مَن پان پیاوہُ

تو ابھی جا، بانہہ پکڑ کر اُسے اُٹھا لا　　فراق کے بھبھوت والے کو پانی پلا کر آ

اَس بِن کَہِہُ کہ چاند پٹھائیوں　　پوچھت کَہَس سَہی[1] چل آئیوں

ایسا نہ کہنا کہ چاند کی بھیجی ہوی آی ہوں　　جب پوچھے تو کہہ کہ میں خود چلی آی ہوں

گووا، پان، نگر کھنڈ لیہو　　کہئی کھنڈ وانِ برسپت دیہو

چھالی، پان اور مصری ساتھ لیجا　　اے برسپت شربت کرکے اُسے دینا

مُکھ بھبھوت اَو کَنتھا[2] اَس کَہہُ دَھرہُ اُتار

چہرے کی خاک اور گدڑی، ایسا کہنا کہ اتار کر رکھدو

دَئی بھیئو تُمہہ پَرسَناں، پوجہہ آس تمھار

دیوتا تم سے خوش ہوگیے، تمھاری خواہش پوری ہوگی

۱۷۶۔ شکر و برگ دادہ فرستادنِ چاندا برسپت را برلورک در بتخانہ۔

چاند کھانڈ دَئی پان سوپاری　　سَرگ برسپت مَڑھئین سِدھاری

چاندا نے کھانڈ، پان چھالی عنایت کی　　آسمان (محل) سے برسپت مڑھئی کو چلی

گون برسپت مَڑھئی پَیٹھی　　جَہواں چاند سُرج بھئی دیٹھی

برسپت جاکر اُس مڑھئی میں داخل ہوی　　جہاں چاند سورج کی نگاہیں ملی تھیں

---

[1] سَہی = خود، اپنے آپ　　[2] کنتھا = گدڑی، چادر، خرقہ۔

برسپت دُسن بیج چمکائی　　مُنور نین رکت جھرو لائی

برسپت نے جب دانتوں کی بجلی چمکا ئی　　جوگی نے آنکھوں سے خون کی جھڑی لگا دی

جاگت رہیوں جو نیند گنوانی　　اَن نہ روچ اَو بھاوے نہ پانی

جاگتا رہا ہوں، میری نیند اُڑ گیی　　نہ کھانا اچھا لگتا ہے نہ پانی مجھے بھاتا ہے

ہَوں جو چاند لئی آئیوں، کیس مڑھ پرکاس

(برسپت بولی) میں چاندا کو لیکر آئی تھی اُس نے مڑھی میں روشنی کی

سبھر نیند برو سوتے، گیی ڈھنڈھور چہُنہ پاس

تم بھرپور نیند میں سو رہے تھے، وہ چاروں طرف ڈھونڈ کر چلی گیی

۱۷۷۔ پند دادنِ برسپت چاندا لورک را کہ دور کُن لباسِ جوگ۔

جو ہر سیئی نرائن دھاوئی　　چاند سُرج کہِہ اور پٹھاوئی

اگر خدا کی طرف اِس طرح مائل ہو جاے　　چاند کو سورج کی طرف وہ کیوں نہ بھیج دے

سُنیچن سُنِ لورک گھبرا　　دواو پایہ سیس لے دھرا

یہ اچھی بات سُن کر لورک اچھل گیا　　اُس کے دونوں قدموں میں اپنے سر کو رکھدیا

اُبہنہ سُرج مَن راکھ رکھاوہُ　　بہت چاند سَرورُت پاوہُ

اے سورج ابھی اپنی طبیعت پر قابو رکھ　　چاند کو تو موسمِ سرما میں ہنستا پائیگا

تجہہ لور دَرسن اَو مڑھی　　سرگ چاند بِدھ بہُت گُن گڑھی

لورک یہ بھیس اور مڑھی تو چھوڑ دے　　آسمان کے چاند کو خدا نے بہت خوب بنایا ہے

برسپت۔ بچن لور جو مانیں　　کئی کھنڈوانِ پیا ایس آنیں

لورک نے جب برسپت کی بات کو مان لیا　　اُس نے شربت بنایا اور لاکر پلا دیا

پرتھم دیو منائیوں، پُھن رے برسپت توہِ

پہلے میں نے دیوتا کو منایا پھر اے برسپت تجھ کو

پای پرَوں لئی تارا، چاند میراوہُ موہِ

اے تارا (باندی) میں تیرے پیر پڑتا ہوں، مجھے چاند سے ملادے

۱۷۸۔ فرود آوردنِ لورک لباسِ جوگ و بہ خانۂ خویش رفتنِ لورک و برسپت۔

مُنورو دَرسن جوگ اُتارا　　مڑھِ تج کھتری مندر سِدھارا

جوگی نے درسن کا لباس اُتار دیا　　مڑھی چھوڑ کر کھتری اپنے گھر چلا گیا

چلی برسپت سُرج پٹھائی　　چاند تارِ کہنہ بات جنائی

سورج کو روانہ کرکے برسپت بھی چلدی　　چاندا کو عورت نے پوری بات بتا دی

چاند برسپت سیوں اَس کہا　　کہہ مڑھ مُنورو کیس اَہا

چاندا نے برسپت سے ایسے کہا　　بتا مڑھی میں جوگی کیسا تھا

نین رکت جھراں اَسرارو[عا]　　بُھگت نہ جائی نیند اَہارو

(برسپت بولی) آنکھوں سے دن بھر خون برستا ہے　　نہ کھانا جاتا ہے، نہ نیند اور آرام

مِلَن کام بیدھا نہ سنبھارئی　　چارئن چاند بِس ٹھاڈھ پکارئی

اِن کے جذبات کا مارا بیقرار ہو رہا ہے　　رات بھر کھڑا چاند چاند پکارتا ہے

سیس دُھنت دیور ہَیں، جنہہ تاوَت اُبھوائی[عا]

مُنھ میں سر کو دُھنتا ہے، گویا کسی کے اثر سے بڑبڑا رہا ہے

کہب تنت اَبہی ہنت، آئیوں مندر پٹھائی

میں اُس سے تنت کہونگی لیکن اِس وقت اُسے گھر بھیج کر آئی ہوں

۱۷۹۔ از صحرا بہ خانہ آمدنِ لورک و پاے افتادنِ مینا۔

دِدَس دہاں دِسِ پھر پھر آوئی　　چاند لاگ نِس روئی بِہاوئی

لورک دن میں دسوں سمتوں میں چکّر لگاتا تھا　　رات چاند سے لگ کر رو کر گذار دیتا تھا

کِھن ایک سنگ ساتھ نہ بَیسئی　　گیا اَمر بِن مندر پَیسئی

ایک پل کسی کے ساتھ نہ بیٹھتا تھا　　روح سے خالی جسم گھر میں چلا آتا تھا

مَیناں آئی، پائی لئی پری　　لورک مندر بَیس ایک گھری

مینا آکر قدموں کو پکڑ کر پڑ گیی　　اے لورک گھر میں ایک گھڑی کو بیٹھ جاو

عا۔ اسرارو = مسلسل　　عا۔ اُبھوئیں (مرہٹی) = ادھیڑنا، بکھیرنا۔

نہائی دھوئی بستر پہراؤوں — اوگھس اگرو سیتر وتن لاؤوں

نہلا دُھلا کر تمھیں کپڑے پہناوں — عمدہ اگر گھِس کر تمھارے جسم سے لگاوں

سیج بچھای پھول برو دائوں — پرم لاگ مَن سانت کراسوں

سیج بچھا کر اُس پر پھولوں کا بچھونا کروں — تمھاری محبت میں لگ کر دل کو مطمئن کرلوں

اُترو نہ دیہہ، پرم جھل پھوٹا، مُئی نارِ بلبلائی

جواب نہ دیتا تھا، محبت کا آتش فشاں پھوٹ پڑا، عورت بلبلا کر مری جاتی تھی

سون نہ سُنئی، چندر بر چنتا، رہا نین دُئی لائی

کانوں سے نہیں سنتا تھا، چاندا کی فکر تھی، دونوں آنکھیں اُدھر لگائے تھا

۱۸۰۔ صحرا گرفتن لورک از کمال فراق چاندا۔

مَرَوں مَرَوں کئی دِوَس گنوانا — رَیَن چاند جو دیو پیانا

میں مرا مرا کہکر دن گذر رہا ہے — جب سے منڈھ میں چاندا رات کو آئی تھی

چلا بیرو بنکھنڈ ہئی جہاں — سنگھ سندور چنگھار ہنہ تہاں

بہادر جہاں جنگل ہے وہاں چل پڑا — وہاں شیر، درندے چنگھاڑ رہے تھے

سگر دِوَس تنہہ سیتی بھنوئی — ریَن آئی گوور منہہ گنوئی

سارے دن اُن کے ساتھ گھومتا رہتا تھا — رات آئی تو گوور میں آجاتا تھا

مَک چاندا کھن ایک دکھراوئی — تیہنہ آسرے رَیَن گووراں آوئی

شاید چاندا ایک پل میں دکھائی دے جائے — اِس آسرے پر وہ رات میں گوور میں آتا تھا

سرگ پنتھ دے لوچن لاوئی — پاو دھرت مَک چاند دکھاوئی

آسمان کے راستے پر آنکھیں لگائے رکھتا تھا — قدم رکھتا تھا کہ شاید چاند نظر آجائے

اِنہہ بر رَیَن براوئی، دِن پُھن اِنہہ بھانت

اِس طور پر رات کاٹتا تھا، پھر دن اِسی طرح گذارتا تھا

چاند سنیہہ بوراوا، تِل ایک ہوی نہ سانت

چاند کی محبت کا وہ دیوانہ تھا، ایک لمحہ وہ خاموش نہ ہوتا تھا

۱۸۱۔ بیقرار شدن چاندا از کمال عشق لورک۔

پَری کیو[علی] سیج نہ بھاوئی — رَیَن چاند برہپتی جو بولاوئی

بستر بھاتا نہیں تھا جیسے اُس پر شیشے ہوں — رات میں چاندا نے برسپت کو طلب کر لیا

کہہ تیہنہ سُرج کَون گھر باسا — بکھ سر چڑھا چیت مور ڈسا

بتا وہ سورج کس گھر میں بستا ہے — یہ زہر سر چڑھا ہے، میرے دل کو ڈس رہا ہے

جہنہ کہنہ ہوی تہنہ جائی لولاوہ — سورج آن سیج بیٹھاوہ

جہاں کہیں ہو، وہیں جا کر اسے بلا لاو — سورج کو لا کر میرے بستر پر بیٹھاو

چاند مَرَت لئی سُرج جیاوئی — تو کا کَرَب، مَریں ہُت آوئی

چاند مرتی ہے، سورج لا کر اِسے زندہ کرلے — تب کیا کروگی، مرنے کے بعد اگر آئیگا

آن برسپت تو پاس رَناں — رَین دِوَس آہِ مو ہنہ مَرناں

اے برسپت لے آ، تیرے ... مولیا — مجھے رات اور دن میں مرنا ہی ہے

اَنگ داہِ مَن چٹ پٹی — ھرو باہرو نہ سُہائی

جسم پھنک رہا ہے، دل بیقرار ہے، گھر باہر کچھ بھلا نہیں لگتا

چاند نہ جیئی بھانُ بِن، آ برسپت جائی

سورج کے بغیر چاند زندہ نہ رہیگی، برسپت تو جا کر لے آ

۱۸۲۔ ایضاً۔ در بیقراری چاندا گوید۔

ہوں رَیَن چاند سُرج کب پاؤوں — دِوَس ہوی چڑھ سرگ بلاؤوں

(برسپت بولی) اے چاندا، سورج کو رات میں کہاں پاونگی — دن ہوگا تو آسمان پر چڑھ کر بلا لاونگی

باندھے پَنوَر پَنوَرِیا جاگہنہ — تَس کر بیر دیکھ ڈر بھاگہنہ

دروازے بند کر کے چوکیدار جاگتے ہیں — چور ڈاکوؤں کو دیکھ کر بہادر ڈر سے بھاگتے ہیں

تیو لِہ کہاں اِیت بُوساؤ — رَیَن کانپ ہِیہ اُٹھئی نہ پاؤ

پھر مجھ میں اِتنی ہمت کہاں سے آئے — رات میں دل کانپتا ہے، قدم نہیں اٹھتے

علہ۔ گوَرَچ (مرہٹی) خول، موٹی چھال۔

پاوُس رات دیکھ اُندھیاری   کِت ہُت سُرج ہنکاروں باری

برسات کی رات ہے، اِس کی اندھیاری دیکھ   اے لڑکی میں سورج کو کہاں سے بلا کر لاؤں

جو مَن روچ سو مِلئی نہ بارا   بھوکھہ کِہ پاوَے وِ انب سُہارا

اے لڑکی طبیعت کو جو پسند آوے وہ نہیں ملتا ہے   بتا، بھوکا آم کا ذائقہ کب پاتا ہے

دِوَس چار تُمہہ سادھن، اِیہہ جیویں کئی آس

چار دن تم اِسے سہارا دیدو، اِسی سے زندگی کی آس ہے

چاند سُرج مَیں میراوب، ماہہ بھوگ بِلاس

چاند کو سورج سے میں ملاونگی، پھر تم عیش میں بسر کرنا

۱۸۳۔ فرود آمدنِ چاندا از قصر و فرستان برسپت را بر لورک۔

اُتری چاند بَیٹھ پَٹسارا   اُدئی بھانُ کِئیس اُجیارا

چاند نیچے اُتر کر پٹسال میں بیٹھ گئی   پھر روشن سورج نے دنیا میں اُجالا کردیا

چَلی برسپت جھَکے پاہاں   ڈُنڈ کارَن بیَنجھ بَن ماہاں

برسپت جھکتے ہوئے قدموں سے چلدی   بِندھ (بندھیاچل) کے خطرناک جنگلوں کی طرف

جای تُلان بیر کئی باسا   رسینہ رسندور پھِر ہِہ چُہنہ پاسا

وہ بہادر (لورک) کی اقامت گاہ پر جا پہنچی   شیر، درندے چاروں طرف پھر رہے تھے

دیکھا لور برسپت آئی   نَین رَکت بھَر ندِی بہائی

لورک نے دیکھا برسپت آئی ہے   آنکھوں سے خون کی بھری ندی بہا دی

برسپت تو رہِ پَنتھ ہوں جوُاوں   کِھن اِک رات دِوَس نہِ سواوں

(کہا) اے برسپت تیری راہ دیکھ رہا ہوں   رات دن میں ایک پل نہیں سوتا ہوں

کہہ سَندیس رکھہ پٹھئو، کورِ جناوَے بات

کہہ میں کِس سے اپنا پیغام بھیجوں، کون میری بات بتائیگا

کارِ رات، بَن اُندھیار، اَو ہوں چاند چاند چِلّات

کالی رات، اندھیارا جنگل اور میں چاند چاند چِلّاتا ہوں

۱۸۴۔ گفتنِ برسپت بر (لورک)

توَرئی پیر لور ہوں پیرا   پان نہ کھائیوں اِیکو بیرا

(برسپت بولی) اے لورک تیری تکلیف سے مجھے بھی تکلیف ہے   میں نے پان کا ایک بھی بیڑا نہیں چبایا

اَب مَتی تو کِہنہ گُن اُپراجا   ہر دِین کَنت رَین اِک ساجا

اب میں نے تیرے لیے ترکیب نکال لی ہے   رات کو دل میں ایک منتر سوچا ہے

پَنوَر پَنتھ توہِ جای نہ جائی   بارک ہوی تو لیوں لُکائی

کھڑکی کے راستے تجھ سے جایا نہ جائیگا   بچہ ہوتا تو اُسے میں چھُپا لیتی

چَنداین تو بیری اُٹھوئی پارس   سَرگ پَنتھ جو چڑھت سَنبھارس

اے بہادر چنداین تیری ہے، ہمت سے کام لے   آسمان کا راستہ چڑھتے ہوئے خود کو سنبھال

کئی کارَن ہَنوَنت بَرو باندھس   کئی کَر لای پَنکھ سر ساندھس[1]

یا تو ہنومان کی برابر طاقت پیدا کر   یا ہاتھ میں تیر کے سر کو سنبھال کر چل

کئی رے پھانس برو میلس جو رے سَرگ چڑھ جاس

یا تو پھندا پھینک کر تو آسمان (محل) پر چڑھ جائیگا

کئی رے چاند رَوِ بھوجَس، دُنہہ تَس سَرگ بِواس

یا چاند کے ساتھ تو عیش کریگا، دونوں صورتوں میں جنت مقام ہوگا

۱۸۵۔ بُردنِ برسپت لورک را و نمودنِ راہِ قصرِ چاندا۔

جو سُنیچَن برسپت کہا   لورک بیرو ہیئں گہہ گہا

جب برسپت نے یہ عمدہ بات کہی   بہادر لورک دِل میں کِھل گیا

مَن رَہنا کہہ آج میراوا   جِہہ لگ سُور رَین دِن دھاوا

دِل میں خوش ہوکر کہا، آج ملاپ ہوگا   جِس کے لیے سورج دن رات دوڑا تھا

بِرہ جھار اُجہت[2] کُنبلا ناں   رَہنا کُنرو بھانت بِہساناں

فراق کی آگ میں آج تک مُرجھایا تھا   خوشی سے کنول کی طرح وہ کِھل گیا

---

[1] ساندھسیں (مراٹھی) = جوڑنا، ملانا   [2] اجہت = آج ہُت = آج تک

سو موہ بات آہی دکھراو — جیہہ چڑھ جاوں چاند کر ٹھاو

مجھے اگر تونے وہ راہ دکھای ہے — جس پر چڑھکر میں چاند تک پہنچونگا

دھن سو رات جہنہ سجن ملائیہہ — چاند سرج دئی گون کرائیہہ

مبارک وہ رات جب محبوب سے ملاقات ہوگی — چاند سورج دونوں میں اتصال ہوگا

چلی برسپت سرگہنہ، سورج گوہن لاای

برسپت قمر کی طرف چلی گیی، سورج کو راستہ پر لگاکر

جہاں چاند نس بسیئی گئی سو پنتھ دکھرای

جہاں چاند رات بسر کرتی تھی، وہ راستہ دکھا گیی

۱۸۶۔ خریدن لورک ابریشم خام برائے ساختن کمند۔

پاٹ بدھنیاں لور بساہا — پرت سات گن رکیت براہا

لورک نے باندھنے والا پٹسن خرید لیا — سات پرتیں کرکے موٹا رسا تیار کیا

چین ماجھ لورک تس تاناں — جانو سرگ گہنہ رچے بواناں

موم سے مانجھ کر لورک نے ایسا مضبوط کرلیا — گویا آسمان کے لیے جہاز بنا لیا ہو

مکھ بھونگ جنو دھرہت کاڑھا — ہاتھ تیس اک آچھئی ٹھاڑھا

گویا سانپ کے منہ کی طرح دھڑ نکالے تھا — وہ تیس ہاتھ کے قریب کھڑا ہوا تھا

انکری سار کیر تیہنہ لائی — جہنہ سر پرئی تیہنہ چھوٹ نہ جائی

فولاد کی ایک میخ اس میں لگای — جس میں گھس جائے اس سے چھوٹ نہیں سکتی

کھنٹ کھنٹ لاگ پھاند سے چاری — بیر پاو جہنہ دھری سنبھاری

جگہ جگہ پر اس میں چار سو گانٹھیں دیں — جن پر بہادر سنبھال کر پیر رکھ سکتا تھا

دیکھ پوچھ اس بینا، برہا کرہہ کاہ

اسے دیکھکر بینا نے یہ پوچھا، اس رسے کا کیا کروگے

پری بھنیس اٹ مارگ، باندھے چاہت آہ

(لورک بولا) بھینس راستے سے بھٹک گیی ہے، اسے باندھنا چاہتا ہوں

۱۸۷۔ روان شدن لورک در شب تاریک برشکال سوے قصر چاندا۔

چھٹ بھادوں نس بھئی اندھیاری — نین نہ سوجھئی بانہہ پساری

بھادوں کی چھٹی تاریخ کی اندھیری رات تھی — آنکھوں سے پھیلی ہوی باہیں نظر نہ آتی تھیں

چلا بیر برہا کر لاوا — جیہ کے برین دوسر نہ بلاوا

ہاتھ میں رسہ لیکر بہادر چل پڑا — جس نے جان کے سوا کسی دوسرے کو ساتھ نہ لیا

گھن گرجئی بھر دریو بریسا — کھور[علہ] بھری جر، باٹ نہ دیسا

رعد گرجتا تھا، بادل برس رہے تھے — گلی پانی سے بھری تھی، راستہ نظر نہ آتا تھا

دادر ررہنہ، بیج چمکائی — ائیس نہ جانوں کون دس جائی

مینڈک ٹرٹراتے تھے، بجلی چمک رہی تھی — یہ نہ پتا چلتا تھا کس طرف جانا ہے

مسہرو دیکھ جھروکھیں پاسا — لورک جان نکھت پر گاسا

جھروکوں سے مشعلوں کو دیکھکر — لورک سمجھا کہ ستارے چمک رہے ہیں

چت بھلان، بسنبھارا، مندر کون دس آہ

دل بیقرار تھا، بے قابو تھا، معلوم نہیں وہ جگہ کس طرف ہے

دوس ہوت تو چینت دھروں، اترو[علہ] گہوں تو کاہ

دن ہوتا تو (جگہ کا) خیال کرلیتا، کوی اور جگہ پکڑلوں تو کیا ہوگا

۱۸۸۔ درخشیدن برق و شناختن لورک خانۂ چاندا۔

کوندھا لوکین، بھا اجیارا — چینھا لورو مندر منسیارا

بجلی کا کوندھا ہوا، روشنی ہوگیی — لورک نے محل کی مشعلوں کو پہچان لیا

سنوریسا بھیم کیر اپو ساؤ — میلیس برہ روپ دھر پاؤ

بھیم کی مردانگی کی اس نے قسم کھای — رسے کو پھینکا کہ اسے اڑاکر قدم رکھے

پرا برہ تو چاندا جاگی — انکری دیکھ چوکھنڈی لاگی

رسہ پڑا تو چاندا جاگی — دیکھا کہ اس کی کیل چوکھنڈی میں لگی ہے

علہ۔ کھوریں (مرہٹی) = وادی، گھاٹی جہاں سے ندی بہتی ہے۔ علہ اتر (مرہٹی) دوسرا، غیر

جھانکھا چاند لورو تر آوا   انگری[1] کاڑھ برہ چھٹکاوا

چاندا نے جھانکا' لورک نیچے آیا ہے   کیل نکال کر رسّہ کو الگ کردیا

جیوں جیوں میل مندر پرجائی   ہنس ہنس چاندا دیئی چھٹکائی

جب جب وہ رسّہ محل پر پھینکا جاتا تھا   چاندا ہنس ہنس کر اُسے نکال دیتی تھی

ایک بار بر آنوں میلوں برہ پھرائی

(لورک بولا) ایک بار اور طاقت لگاکر رسّہ کو پھر ڈالونگا

کاٹوں ٹھور تیس ایک' جو نہ مندر پر جائی

اگر یہ پھر بھی صحیح جگہ نہ گیا تو اسے تیس جگہ سے کاٹ ڈالونگا

۱۸۹۔ افسوس کردنِ چاندا[2] از باز گشتن کمند۔

چاندا کہا اب لورک جائیہہ   مَن اُتریں بھن بہُر نہ آیہہ

چاندا نے کہا اب لورک چلا جائیگا   جی چھوٹ جانے کی وجہ سے وہ واپس نہ آئیگا

ہَوں اَس بولیئوں چتر سیانی   برہا چھاڑیوں کون ایانی

میں اتنی ہوشیار' چالاک کہلاتی ہوں   رسّے کو چھڑاکر میں نے کونسی دانائی کی

ہاتھ کا مانک سمند مہنہ رائی   بہُر سو ہاتھ نہ چڑھیئی آئی

ہاتھ کا موتی اگر سمندر میں چلا جائے   پھر وہ اُبھر کر ہاتھ میں نہیں لگ سکتا

کئی اوگن بھینہہ میں گن تورا   پرا برہ بُدھ ہیئیں چھورا

گناہ کے ڈر سے میں نے پھندے کو توڑ دیا   پڑے ہوئے رسّے کو مجھے عقل نے چھوڑ دیا

دئیہہ ٹھاووں جو مانگا پاووں   میل برہ کھانبھ لئی لاووں

خدا سے اگر پھر مانگی ہوئی وہ صورت پاجاوں   ڈالے ہوئے رسّے کو کھنبے سے باندھ دونگی

دئیہہ بدھاتا بنوں سیس نای کر جور

میں خدائے کارساز سے سر جھکاکر' ہاتھ جوڑ کر دعا کرتی ہوں

---

[1] انگر (مرہٹی) = نوک' انکھوا   [2] بنارس میں: افسوس کردنِ چاندا گذاشتن کمند۔

[3] گنڑ (مرہٹی) = رسّا' ڈور.

پرا پھاند پُن موریں' جای برہ جن تور

میرا پھندا جو پڑ گیا ہے' وہ اب رسّے کو توڑکر چلا نہ جائے

۱۹۰۔ کمند انداختن لورک و رہا کردنِ چاندا بہ ستون۔

بیر بھوا بر برہ پھراوا   تس میلس جس ن چھٹہ آوا

بہادر نے زور لگاکر رسّے کو گھمایا   ایسا پھینکا کہ اب وہ چھوٹ کر نہ آسکے

پرا برہ تو چاندا دھائی   انگری مندر کھانبھ لئی لائی

رسّہ پڑا تو چاندا دوڑی   اُس کی کیل لے کر محل کے کھنبے سے لگادی

رہا برہ لورک دھر تاناں   مال جگت پو دھریس گواناں

رسّہ ٹھہرا تو لورک نے کھینچ کر تان لیا   اور ہوشیار نے کانٹوں پر پیر رکھا

بیر پراں برن گن کاہا   بیڈن بانس چڑھت جن آہا

بہادر شخص کی خوبی کا میں بیان کیا کروں   گویا نٹ بانس پر چڑھا ہوا تھا

چاند نین دیکھ لور گا آئی   سیج سبھر ہوی لسئی جائی

چاندا نے دیکھا کہ لورک آگیا ہے   بستر پر پھیل کر وہ آرام کرنے لگی

چڑھا لورو دھوراہر' دیکھس بجھم اواس[1]

لورک قلعہ میں چڑھ آیا' اُس نے شاندار محل کو دیکھا

سرگ نیر' گھر اوہٹ[2]' راندھ نہ کیوو پاس

آسمان قریب تھا' زمین دور تھی' کوی اُس پاس نہیں تھا

۱۹۱۔ بر بالائے قصر ایستادنِ لورک و دیدنِ تماشائے خوابگاہِ چاندا و خفتنِ کنیزان۔

لورک لیت کھانبھ پر چھانہیں   سو دیکھس جو دیکھا ناہیں

لورک نے کھنبے کی آڑ لے لی   اور وہ دیکھا جو کبھی نہ دیکھا تھا

دیا ساٹھ تر کھانبیں برہیں   جگمگ رتن پدارتھ کرہیں

کھنبے کے نیچے ساٹھ چراغ جلتے تھے   ہیرے جواہر جگمگ جگمگ کر رہے تھے

---

[1] اداس (مرہٹی) = گھر' کمرہ۔   [2] اوہٹ = اُتار' پیچھے ہٹا ہوا۔

ہیریں ہارو دھرِ تس جوتی   سرگ نکھت جنُ بُٹھے موتی

(چاندا کے) سینے کا ہار بھی ایسی چمک رکھتا تھا   موتی جڑے تھے جیسے آسمان کے ستارے

چیری سوی جو پہارے گئی   جانُ اکاس کچپچی آوئی

باندی جو پہرے کی تھیں، ایسی لگتی تھیں   گویا آسمان پر ستاروں کے جھرمٹ ہوں

بسوئی چاند سنپورن جہاں   مانک جوت ترائن تہاں

جہاں پر چاندا مجسم آرام کر رہی تھی   وہاں کنیزیں موتیوں کی طرح روشن تھیں

رَیَن مانجھ جس دِن بھا، ناہیں پیر پراو

رات میں گویا دن ہو رہا تھا، (لورک کے) قدم اُٹھ نہیں رہے تھے

چڑھ لورک سو دیکھا، جو نہ دیکھ ہت کا او

لورک نے چڑھکر وہ دیکھا جو کبھی بھی نہ دیکھا تھا

۱۹۲۔ صفتِ نقش کاریِ چوکھنڈی۔

جھار چوکھنڈی اگر بانی   چتر اُریہہ کینہہ سونوانی

پوری چوکھنڈی اگر کے رنگ کی تھی   سونے کے پانی سے تصویریں بنی تھیں

لنک اُریہہ ببھیکن رہا   سنیچے مان دسگر کئی دیہا

لنکا اور ببھیکن کی تصویریں بنی تھیں   وہاں دس سر والے (راون) کا پیکر بھی بنا تھا

چھیتاں ہرن رام سنگراؤول   دُر پانڈو کُرکھیت کٹھاؤول

سیتا کو لے جانے، رام کے جنگ کرنے کا منظر   دریودھن، پانڈو کے مقام کُرکھیتر کی تصویر

کھر پُرا چورو، کوڑیا جو آرو   اُجینی نگری اگیا بیتارو

گھر پر چور اور کوڑیوں کے جواری   اُجین شہر اور (بکرماجیت کا) اگیا بیتال

مانجھ ہی پنڈ کاب کہہ لاوا   چکابوہ اُریہہ اُچاوا

بیچ میں پانڈو کے قصے کو لیکر لگایا   چکر بیوہ کی تصویر بھی اُٹھائی ہوئی تھی

سینہہ سندُور مرگ مرگھا بن آنوں بھانت

شیر، درندے، ہرن اور شکار گاہیں طرح طرح کی

کتھا کاب، سرلوک[ع]، نٹار نہہ لکھ لاے چھنہ پانت

منظوم داستانیں، شعر، ناچ کی کیفیتیں، چاروں طرف دکھائی تھیں

۱۹۳۔ صفتِ خوشبوے ہر جنس آراستہ گوید۔

لوٹ دیکھ جو کوں کوں لورا   چندن گھس بھر دھرے کچورا

جب پلٹ کر اُس بہادر لورک نے دیکھا   چندن گھس کر کٹوروں میں بھری رکھی تھی

ٹھیاں پرمل اِت اوچھرا   ٹھور ٹھور کھر تیلیا جرا

خس کا عطر اور دوسری خوشبوئیں بہت تھیں   جگہ جگہ تیلیا خوشبو کے ساتھ جل رہے تھے

میدھ سگندھ آہ اسرارو   چوبا باس ہوی مہکارو

مشک کی خوشبو ہر طرف پھیل رہی تھی   چوبا کی مہک ہر جگہ کو معطر کر رہی تھی

کیھر، کپور، سرنگ سپاری   پان اڈاگر دھرے سنواری

کتھا، کافور اور خوشرنگ چھالیا   پورے پان سنوار کر رکھے گئے تھے

نریر، داکھ، چرونجی آہا   کھانڈ کھنڈور کہوں توہ کاہا

ناریل، انگور اور چرونجی موجود تھی   کھانڈ، کھانڈ کے لڈوؤں کے بارے میں تجھ سے کیا کہوں

لورہنہ لینہہ کھانبھ پرچھائیں پرا جای مکھ جوو

لورک نے کھنبے کی آڑ لی، جاکر چاندا کا منہ دیکھنے لگا

دھن براس چاندا کر، باس مانت رس سوو

چاندا کا عیش مبارک ہے، جو رات کو خوشبو میں مست سوتی ہے

۱۹۴۔ صفتِ تختِ زری و مکلل و جواہرات (بہ) چراغ۔

پالگ سیج جو آن بچھائی   دھرت پاو بھئیں لاگے جائی

چارپائی پر جو بستر لاکر بچھایا گیا   وہ قدم رکھتے ہی زمین سے جا لگتا تھا

پاٹ بنی اُرو پھولہنہ بھاری   سونیں جھاری ہانس گنداری

وہ ریشم سے بنا اور پھولوں سے بھرا تھا   سونے کی جھالر اور خوبصورت کڑھا ہوا تھا

ع۔ عبدالقدوس گنگوہی کے رشد نامے میں بھی "سرلوک" ہیں یعنی اشلوک۔

شرنگ چیرو ایک آن بچھاوا   دھرتی لاگ چہوں دِس آوا

ایک خوشرنگ چادر لاکر بچھائی تھی   جو چاروں طرف زمین سے لگی ہوئی تھی

تیہہ چڑھ سُوَت رُوَن بیکرارا   کھونپا چھوٹ، چھِٹک گیے بارا

اُس پر چڑھکر عیش والی بےفکر سوتی تھی   جوڑا کھل گیا تھا، بال بکھرے ہوئے تھے

بَہُہ بھانت کَرِی، پھول بَہُہ باسی   کُرنڈی چار بھور بھر داسی

بہت قسم کی کلیاں، مختلف خوشبوؤں کے پھول   چار ٹوکریوں میں باندیوں نے تو پھر بھرے تھے

لورو جان آئی بِسہر، پُہپ باس رَس آئی

لورک کو لگا کر کوئی سانپ پھولوں کا رَس لینے آیا ہے

مَنا ہاتھ پسارئی، کانپ اُٹھئی، ڈر پائی

وہ اُسی عیش والی کی طرف ہاتھ پھیلاتا، کانپ اُٹھتا، ڈر جاتا تھا

بیدار کردنِ لورک چاندا را از خواب۔

گَبنڈوا چاند دھرا اُڈھیکای   دِینَر پَئی تَیئں بیٹھیو آی

چاندا نے گول تکیہ لڑھکا کر لگا لیا تھا   سورج اُس کی پائنتی آکر بیٹھ گیا

مُکھا کنول جَنُ بہنت آیا   اُدھر شرنگ بَرَن گُن کہا

مُنہ کا کنول گویا کھلا جا رہا تھا   خوشرنگ ہونٹوں کی خوبیاں کیا بیان کروں

سہاوت پھرا ہئیں کر چیرو   اُستھن دیکھ مُرچھ گا بیرو

سوتے میں سینے پر سے کپڑا ہٹ گیا تھا   پستان دیکھکر بہادر مرجھا گیا تھا

چِتہِنہ کَہئی اب آپ جناوَوں   پاے دھروں کئی بکت سناوَوں

دل میں کہا اب میں خود کو ظاہر کردوں   یا قدم پکڑ کر سرگزشت سنا دوں

پھر گئی لورو چہوں دِس آوا   مَن سَنکا سووَت جگاوا

چاروں طرف چکر لگا کر لورک آیا   دل میں خوف تھا کہ سوتی کو جگاؤں

گا پَران بَر پورو کھ، بیرہ بکت نہ آوا

جان، قوت، مردانگی کھو گیی، بہادر کی آواز نہ نکل رہی تھی

جیو اُڈانا مَن سَنکا، کَہِنہ بِدِھ[1] سووَت جگاوا

دل کے اندیشہ سے جان نکل گیی، کس طرح سے سوتی کو جگاؤں

۱۹۶۔ بیدار شدنِ چاندا و گرفتنِ موے سرِ لورک و فریاد برآوردن۔

اُچھرت بیر گہئی کر باری   نَینَن سووہِ مَن جاگ کُواری

لڑکی نے اُچھل کر بہادر کے ہاتھ پکڑ لیے   آنکھیں سوتی تھیں، شہزادی کا دل جاگ رہا تھا

چھِن کھتری جو نیرَئیں آوا   کر گہہِ کیس، چاند گہراوا

پھر جب کھتری قریب میں آیا   ہاتھ سے بال پکڑ کر چاندا نے آواز لگای

چور چور کہہ کوؤ نہ جاگئی   مانُس سووَت سوگُہار نہ لاگئی

چور چور کہا لیکن کوی بھی نہ جاگا   سوتا آدمی پکار پر نہیں آتا

اُونچ بول سُن چیریں جاگہِنہ   چور دیکھ بَہُہ چیسئیں[2] لاگہِنہ

(سوچا کہ) اونچی آواز سنکر کنیزیں جاگینگی   چور کو دیکھکر بہت چیخ لگائینگی

تا ہِیں کیس، دِہیں دُوی پھیرا   کَرہِ گُہار، چور مُنہ ہیرا

بال کھینچ لینے، اُن میں دو پھیرے دیے   چور کا مُنہ دیکھکر آواز لگاتی رہی

مَن رَہَسی دھن اَس گہے، کہئی جے آس تُلان

عورت دل میں خوش تھی، ایسا پکڑ لیا تھا، کہتی تھی خواہش پوری ہوگیی

دَئی ٹھاؤں جو مانگیوں، سو موہِ میرئیس آن

دیوتا کے مقام پر جو مانگا تھا، اُس نے اسے لاکر مجھ سے ملا دیا

۱۹۷۔ جوابِ دادنِ لورک مر چاندا را، با نرمی۔

مَن اَچیت دھن بِھنبھَر موری   اَپنیں جَرَم نہ کینھیوں چوری

(لورک بولا) اے نادان عورت مجھ پر غصّہ کرتی ہے   اپنی عمر میں میں نے کبھی چوری نہیں کی

آئیوں توریں نیہہ گُواری   کہے چورو او دیتہی گاری

اے شہزادی میں تیری محبّت میں آیا ہوں   تو مجھے چور کہتی اور گالی دیتی ہے

---

[1] بِدِھ = ترکیب

[2] چیسیں = چیخیں۔

چور ہو تیوں، تور اَبھرَن لیتیوں   پور گہن لئی اُچھہنہ دیتیوں

میں چور ہوتا تو تیرے زیور لیتا   سارے گہنے لیکر میں بھاگ جاتا

دَھر کیس توں موہِ گُہراوَسِ   سووَت لوگ کیہہ اُرتھ جگاوَسِ

تو میرے بال پکڑ کر آواز لگا رہی ہے   سوتے لوگوں کو کیوں جگاتی ہے

اَبھرَن کاج نہ آوَئی مورِیں   رُوپ بھلا رِنیوں چاندا تورِیں

زیور میرے کام نہیں آئینگے   اے چاندا میں تیری صورت پر فریفتہ ہوں

توہِ لاگ جو مَرُوں، رِنیہہ نہ چھاڈُوں کا او

تیرے لیے میں اگر مرجاؤں تو بھی تیری محبت کبھی نہ چھوڑونگا

پریت تمھار لاگ مورے ہِردَیئں، جے جیو جای تو جاو

تیری محبت میرے دل سے لگی ہے، جان چلی جائے تو چلی جائے

۱۹۸۔ **گفتنِ چاندا لورک را ازد۔**

چور رَین جو چورِین آوَئی   اَبھرَن لیت تیہہ کَوَن چھڑاوَئی

(چاندا بولی) چور جب رات کو چوری کے لیے آتا ہے   اُس کو زیور لینے سے کون روک سکتا ہے

چورہِ نیہہ کہیہ دُہنہ کاہا   اَئیس اُتّر کیہہ جانیتہ آہا

چور سے محبت کی بات کس وجہ سے کہی جائے   ایسا جواب کس طرح تو نے جان لیا ہے

مَیں توہِ کوں کا سَندیس پٹھاوا   کَوَن سَکت توں موپہنہ آوا

میں نے تیرے پاس کیا پیغام بھیجا تھا   تو کونسی طاقت سے میرے پاس آیا ہے

چانٹہہ پنکھ اُٹھی جو آئی   رَہئی نہ پَرسو، مَرئی اُڈائی

چیونٹے کے جب پر نکل آتے ہیں (تو)   وہ زندہ نہیں رہتا، اُڑ کر مر جاتا ہے

جیو دِیئی چاہہ، آئی سو بیرا   جِیَت وہ نہ کود چور مُنہ ہیرا

اگر جان دینا چاہتا ہے تو وہ وقت آگیا ہے   زندہ رہتے ہوئے چور کا منہ کوئی نہیں دیکھا

مینچ ٹار تُے آئیس، کیہیں بھینٹ نہ جائی

موت کو ہٹا کر تو آیا ہے لیکن کسی طرح وہ ٹالی نہیں جا سکتی

پاو دَھرَہ توہِ بِستَر، جائیہہ جیو گنوائی

تو نے بستر پر قدم رکھا ہے، اب جان گنوا کر ہی جائیگا

۱۹۹۔ **سوال کردنِ لورک و نمودنِ تمثیل۔**

جَو لَہہ جیو گھٹ[1] مَنہہ ہوئی   تَو لَہہ سَرگ نہ آوَئی

جب تک جسم کے اندر جان رہیگی   اُس وقت تک جنّت نہیں مل سکتی

پرتھم مانُس جیو گنواوَئی   تَو پاچھیں چڑھ سَرگہنہ آوَئی

آدمی پہلے اپنی جان گنواتا ہے   اُس کے بعد چڑھ کر جنّت میں آتا ہے

مَر کے چاند سَرگ ہَوں آوا   جو جیو ہوی ڈرای ڈراوا

اے چاندا میں مر کر جنّت میں آیا ہوں   جس کے پاس جان ہوگی وہی ڈرانے سے ڈریگا

ہَوں تو مرِیوں جَوہِ توں دیکھی   توہِ دیکھ دَھن موئیوں بِسیکھی

جب تو نے دیکھا تھا میں اُسی وقت مر گیا تھا   اے عورت تجھے دیکھ کر میں قطعی مر گیا ہوں

مُوَیں جو مارئی سوکَس آہا   چاند مُوِیں کر مارَب کاہا

اگر مرے کو ماریگی تو یہ کیسی بات ہوگی   اے چاند مرے کو تو کس طرح ماریگی

دیکھ رُوپ جیو دِینھاں، تَو آئیوں توہِ پاس

تیرا حُسن دیکھ کر جان دیدی، پھر تیرے پاس آیا ہوں

رَہے نَین جیہہ دیکھیوں، رَہئی جیبہہ لئی سانس

یا آنکھیں زندہ ہیں جن سے تجھے دیکھتا ہوں، یا میری جان سانس لیتی ہے

۲۰۰۔ **گذاشتنِ چاندا موے سرِ لورک و گرفتنِ کمر بندِ او۔**

لور بچن سُن اُٹھا مَروہو   چاندا چیتہنہ بُجھا نیوں کوہو

لورک کی بات سُنکر مروّت جاگ گئی   چاندا کے دل کا (بظاہر) غصّہ بجھ گیا

کیس چھاڈ دَھن آنچل[2] گہا   چاند بیٹھ، بیرو ٹھاڑھا رہا

بال چھوڑ کر عورت نے آنچل پکڑ لیا   چاندا بیٹھی، بہادر کھڑا رہا

---

[1] گھٹ = گھڑا، جسم   [2] آنچل = کپڑے کا سرا۔

چور ناوں آپن کہۂ موہے   بول سبد تمک چینھوں توہے

اے چور مجھ سے تو اپنا نام کہہ   بات کر، شاید میں تجھے پہچان لوں

کَون جات تور، گھر ہئی کہاں   کَون لوک تُمہ آچھہۂ جہاں

تیری ذات کیا ہے، گھر کہاں ہے   کون ملک ہے تم جہاں رہتے ہو

مَتا پِتا توریں چنت نہ کرہیں   رَین پھِرت توہِ باج نہ دَھرہیں

کیا ماں باپ تیرا خیال نہیں رکھتے   رات میں پھرنے سے تجھے باز نہیں رکھتے

کہت بچن مُہہ اُس بھا، کاگہہ کرہ پہنہ توہِ

یہ بات کہتے مجھے ایسا لگا، تجھے پکڑ کر کیا کر ڈالوں

مَہرو روکھ لئی ٹاگے، سو ہتیا چھَنِ موہِ

مہر اگر لیجاکر درخت سے ٹانگ دے، تو ہتیا مجھے لگیگی

۲۰۱۔ جواب دادن لورک چاندارا۔

آج کہۂ چاند نہ چینھس موہی   گہنیں لیت اُباریوں توہی

اے چاند کیا آج تو مجھے نہیں پہچانتی   جب گہن میں تھی تو میں نے تجھے بچایا تھا

تُمھرِ یہ ساکھ جو دیت نہ کاؤ   ماریوں بانٹھ، کھیدیریوں راؤ

تمھارا جب کوئی ساتھ نہیں دے رہا تھا   میں نے باٹھا کو مارا، راجا (روپچند) کو بھگایا

اُن وَن بیر دیکھ تور آہیں   سنکری بار مور مُنکھ چاہئیں

تمھارے جتنے زبردست بہادر تھے   مشکل کے وقت میرا منہ دیکھ رہے تھے

ہَوں سو آہ دَھن کون کوں لورا   کھانڈ پرت جیئں انگ نہ مورا

اے عورت میں وہ دیر لورک ہوں   جس نے تلوار پڑتے وقت جسم نہیں سکیڑا

مَہر کاج مَئیں جیو نہ باریوں   گارُ پسیو نہاں لوہو ڈھاریوں

مہر کے کام سے میں نے جان نہیں چرائی   جہاں اُس کا پسینہ گرا میں نے خون بہایا ہے

پُرکھ نہ آپ سراہئی، پوچھت کہئی بات

مرد اپنی تعریف نہیں کیا کرتے، پوچھنے پر یہ بات کہی ہے

چور بول سو مارئی، جو مُن باور رات

تیرا دیوانہ دل کھل اُٹھا ہے، تو چور کہکر اِسے مار ڈال

۲۰۲ سوال کردن چاندا در اہانت لورک۔

آپہنہ بیر سراہس کاہا   جات گوار آہ چروا ہا

اے بہادر تو اپنی تعریف کیا کرتا ہے   تو ذات کا گوالا اور چرواہا ہے

ہَمریں بیر سہس ایک آہہت   کاچ کھاہنہ توہ آگ لت چاہہیں

ہمارے ہزار کے قریب ایسے غلام ہیں   تجھے کچا کھا جائیں، آگ بھی نہ مانگیں

اِت کیکان جو پوچھ پدھاوا   اسُروارہ کہنہ پھیر نہ آوا

اِتنے گھوڑے ہیں کہ دوڑ کر پوچھے   (تو بھی) سب سواروں کا ایک چکر نہیں لگا سکتا

جاکہنہ لورو کینھ مَنُسائی   رتہنہ کیس مَندر کس پیٹھو دھائی

اے لورک جس کے لیے تو نے مردانگی کی   اُس کے گھر میں کس طرح دوڑ کر گھس پڑا

اَئیس پر جو سیو کراوا   سائی دوہ اُس چھٹ نہ آوا

اِس طرح سے جس سے غلامی کرواتا ہے   اُس سے مالک کا غصہ دور نہیں ہوتا

سُن جو پاوئی مہر اُس، گوَوراں دیھ بسیر

اگر مہر یہ سن پائے جس نے تجھے گودر میں بسنے دیا ہے

ایک دھرتِ سو دھریونہ دُولہہ کیہہ کیر

ایک بار اگر اس جگہ تجھے وہ پکڑ لے (تو بتا) تو کس کا دولھا ہوگا

۲۰۳۔ جواب دادن لورک برچاندارا۔

سائیں دوہ اُس بولیے ناری   رات جای آہنا تیں ماری

اے عورت مالک کے غصہ کی ایسی بات کہتی ہے   رات گذرتے ہی بیکار مارا جاونگا

کئی پاین گھوار[1] سنچارئی[2]   کئی دِن پای چوناں مُنہ سادئی

یا تو میرے پیروں میں بیڑی ڈلوا دے   یا دن ہوتے ہی منہ پر چونا لگوا دے

۱۔ گھوار = بیڑی   ۲۔ سنچارئی = پہنانا، ڈال دینا۔

جیہہ کرئیں کاج جیو لئی دیجا — تا کہنہ چاند دوہ کئس کیجا

جس کام کے لیے جان دی جاتی ہے — اُس کے لیے اے چاند اعتقاد کس طرح کیا جائیگا

پھر کاج دھس کوڑاں لیوں — جیو جو مانگ کاڑھ کئی دیوں

پھر کے کام کے لیے کنویں میں جا پڑونگا — اگر جان مانگیگا، نکال کر دیدونگا

پھیرئیں دوہ نہ کیبہی دھاں — دوہ کرہنہ تہنہ کوو نہ گناں

اے عورت میں پھر سے بغاوت نہ کرونگا — جو بغاوت کرتے ہیں اُنھیں کوئی شمار میں نہیں لاتا

گن اوگن تہنہ کوی جانے، جو من آہ سریر

عیب اور خوبی کوئی اُس وقت سمجھتا ہے جب جسم میں جان ہو

بائیں نار گھر آئیوں، ہوں بوڑوں منجھ نیر

مدعو ہو کر عورت کے گھر آیا ہوں، میں پانی کے بیچ ڈوبا ہوا ہوں

۲۰۴۔ سوال کردن چاندا بر لورک در عشق۔

پوچھوں لورک کہہ ست موہی — کے استی بُدھ دینھیں توہی

اے لورک پوچھتی ہوں، مجھ سے سچ کہنا — کس نے تجھے اتنی عقل دیدی ہے

ستہنہ ترئی سایر تہنہ ناوا — بن ست بوڑئی تھاہ نہ پاوا

سچ ہی سے ناو سمندر میں تیرتی ہے — بغیر سچ کے ڈوبتی ہے، تھاہ نہیں ملتی ہے

جیہنہ ست ہوی سو لاگئی تیرا — ست کرہنیں بوڑ منجھ نیرا

جس میں سچ ہوگا وہ کنارے لگیگا — سچ سے خالی پانی میں ڈوب جائیگا

ست گن کھینچ تیر لئی لاوا — ست چھاڑیں گن تور بہاوا

سچ کا رشتہ کھینچ کر کنارے لگاتے ہیں — سچ کو چھوڑا گویا رشتہ توڑ کر بہادیا

ست سنبھار تو پاوئی تھاہا — بن ست تھاہ ہوی اوگاہا

سچ سنبھالتا ہے تو تھاہ مل جاتی ہے — بغیر سچ کے تھاہ گہری ہو جاتی ہے

ست ساتھی، ست سا بُھل، ستئی ناو گن دھار

سچ ساتھی ہے، سچ سنبھالنے والا ہے، سچ ہی ناو کا مانجھی ہے

کہہ ست کت توں آؤسی، بِرو بسدھ دیئی کرتار

بتا تو سچ کہاں سے لیکر آیا ہے کہ خالق تیرے کام بنادیگا

۲۰۵۔ جواب دادن لورک چاندا را۔

جیہنہ دن چاند گہنوں جیو نارا — دیکھ بموہیوں روپ تمھارا

جس دن اے چاند میں دعوت میں گیا — تمھارا حسن دیکھ کر میں فریفتہ ہوگیا

تمھری جوت جگ بھا اُجیارا — پرّیوں پتنگ ہوی تئیں بسنبھارا

تمھارا جلوہ جیسے ہی آشکار ہوا — میں پتنگے کی طرح بیخود ہو کر گر گیا

سو رنگ[ع۱] رہا نہ چِت ہت جائی — چِتہنہ مانجھ رنگ کریا چھائی

وہ رنگ قایم رہا دل سے نہیں جاسکا — اُس نے مسلّط ہو کر دل کے اندر رنگ جما لیا

رنگ جیوؤں، رنگ بھوجن کروں — رنگ بن جیوں، نہ رنگ بن مروں

اِسی رنگ کو کھاتا، اسی رنگ کو پیتا ہوں — اِس رنگ کے بغیر نہ زندہ ہوں، نہ مرونگا

تہنہ رنگ نین نیر ندی بہے — ہیں بر رنگ کرار[ع۲] تے ڈھہے

اِس رنگ نے آنکھ سے پانی کی ندی بہائی — اِس پایدار رنگ نے قرار کو ختم کر دیا ہے

رنگ جو دیہہ من بھاری، بن رنگ اُٹھئی نہ پاو

یہ رنگ مزاج میں وزن پیدا کرتا ہے، بغیر رنگ کے قدم نہیں اُٹھتا

جیو چاہ رنگ دُہنہ، سُن چاندا ست بھاو

رنگ جان سے عزیز تر چاہیے، اے چاند سچّے جذبات کی بات سُن

۲۰۶۔ گفتن چاندا حکایت عشق او۔

رنگ کئی بات کہوں سُن لورا — کیس رات موہ من تورا

رنگ کی بات کہوں اے لورک سن — مجھ پر تیری طبیعت کس وجہ سے آگئی

جات اہیر رنگ آہ نہ توہی — رنگ بن رنگ نہ راتا ہوہی

تیری ذات اہیر، تجھے رنگ سے تعلق نہیں — بیرنگ جو رنگ سے خالی ہو سرخ نہیں ہوتا

ع۱۔ رنگ = رونق، عشق کی کیفیت   ع۲۔ کرار تے = طمانینت۔

کُہہ دُکھ جو تئیں موہِ نت سہا   بِن دُکھ یہ رُنگ کیسیں رہا

بتا، میرے لیے تونے ہمیشہ جو دکھ اٹھایے   اس درد کے بغیر یہ رنگ کیسے ہوتا

جو نہ سہیہ سر کھانڈئی گھاوو   رُنگ رَتی ایک ہوی نہ کاو

جو سر پر تلوار کا زخم نہیں کھاتا   اس پر کبھی رنگ کی ذرا سی سرخی نہیں ہوتی

اُگن جھار بِن رُنگ نہ ہوئی   جنہہ رُنگ ہوی اوٹ مَر سوئی

آگ کی تپش کے بغیر رنگ نہیں ہوتا   جس میں رنگ ہوگا، جوش کھا کر مر جائیگا

اُن نہ روچ رُنگ بیدھا، جای نیند نس جاگ

رنگ کے بیدھے کو کھانا نہیں بھاتا، نیند اُڑ جاتی ہے، رات کو جاگتا ہے

مونٹ تھول توں لورک، کُہہ کیسیں رُنگ لاگ

اے لورک تو موٹا تندرست ہے، بتا تجھے رنگ کس طرح لگا ہے

۲۰۷ ۔ جواب دادنِ لورک چاندارا ۔

پان بھیئو چاندا توہِنہ جوگو   سر دئی کھیلیوں چت دھر بھوگو

اے چاند تیرے فراق میں پان جیسا ہو گیا   سر دیکر میں کھیلا، دل میں بسا کر لطف لیا

گات کِہیوں جس اَیسو سپاری   کھانڈ پیس دوئی کیتیوں ناری

میں نے جسم کو بنا لیا جیسے چھالی   اے عورت، دو کر کے پسی کھانڈ جیسا کر دیا

آن[عہ] کاڑھ کینھ دوئی آدھا   آو[عہ۲] چاند مَیں آپہہ سادھا

غیر کو نکال کر میں نے دو کر ڈالا (مار ڈالا)   مڑھی میں اے چاند، میں نے خود کو سادھ لیا

بِرہ دُگدھ ہوں چونا کیھاں   جرت تیرو تہہ اوپر دیکھاں

فراق کی تپش نے مجھے چونا کر دیا   اِس کے اوپر جلتے ہوئے آنسو چھڑکے

اَن چھاڑیوں بِرہیں کئی جھارا   پانی کیں ہوں رہیوں اَدھارا

فراق کی سوزش سے میں نے کھانا چھوڑ دیا   میں صرف پانی کے سہارے رہنے لگا

عہ ۔ اُنسا (مرہٹی) = غیر، دوسرا ۔ پرمیشوری: اُنس، ماتا پرساد: آدن سس

عہ۲ ۔ اُوسا (مرہٹی) = مکان، جھونپڑا ۔ پرمیشوری: اُوَس، ماتا پرساد: اُرس

کہیوں بِرت سب آپن، اب جو پوچھہُ بات

میں نے اپنی ساری کیفیت بیان کی، کیونکہ اب تم نے بات پوچھ لی ہے

اُدھر دُھریں گئی پیرئی، تہی رُنگ توریں رات

ہونٹ پر رکھتے ہی تکلیف دور ہوئی، تیرے اِسی رنگ سے میں لال ہوں

۲۰۸ ۔ گفتنِ چاندا حکایتِ میناں با لورک ۔

سُرنگ سیج بھر پھول بچھاوسِ   کنول کلی تس میناں راوسِ

خوش رنگ بستر پھول سے بھر کر بچھاتی ہے   کنول کی کلی جیسی میناں تجھے بھاتی ہے

اُس دھن چھاڈ جو اَنتئی دھاوا   کئی سنیہہ تو ہنئی[عہ] چھٹکاوا

ایسی عورت چھوڑ کر غیر کی طرف دوڑتا ہے   یعنی محبت کر کے تو فوراً الگ ہو جاتا ہے

بھنورہ پھول پر رہئی لُبھائی   رس لئی تا پہنہ بہر نہ جائی

بھنورا پھول پر فریفتہ رہتا ہے   رس لیکر اُس کی طرف پھر نہیں جاتا ہے

کاہِ لاگ توں کوڈ کراوسِ   موہِ کُل راکا دھور بھراوسِ

تو لگاوٹ سے یہ بُرائی کیوں کرتا ہے   میرے خاندان پر تو کیوں خاک ڈلواتا ہے

اَرے لور توں کیہنہ بَوراوسِ   تہِنہ بَوراو جہاں کچھ پاوسِ

اے لورک تو کس لیے دیوانہ ہوا ہے   جہاں کچھ پاتا ہے تو وہیں دیوانہ ہو جاتا ہے

کا اَچیت ہوں باوَر، کئی توں لور بَوراوسِ

کیا میں بے عقل دیوانی ہوں، یا اے لورک تو باولا بنا رہا ہے

کئی سنیہہ ہنیہ چھر نگس، جِت بھاوئی تِت جاوسِ

یا تو محبت سے دھوکہ دے رہا ہے، جہاں بھلا لگے تو وہاں چلا جا

۲۰۹ ۔ جوابِ دادنِ لورک چاندارا ۔

جیہہ دِن چاند دئیہی ہوں گاڑھا   تہنہ دِن تہتے تور رُنگ چڑھا

اے چاند جس دن خالق نے مجھے پیدا کیا   اُسی دن مجھ پر تیرا رنگ چڑھ گیا تھا

عہ ۔ ہنرڈیں ۔ ہانڑ ڈیں (مرہٹی) = بات کاٹنا، ناکام بنانا ۔

بِسرا لوک کٹنب گھر بارو　　بِسرا اَرَتھ دَرَب ربیو چارو

وطن، خاندان، گھر بار سب بھول گیا　　مال، دولت، معاملات سب فراموش ہو گیے

تنبول، سر تیل بِسارا　　بِسرا پرَمَل، پھول کئی مارا

منہ میں پان، سر میں تیل ڈالنا بھول گیا　　خوشبو اور پھولوں کی مالا یاد نہیں رہ گیی

اَن نہ روچ نِس نیند بِساری　　بِسری سیج سوکل پھلواری

کھانا اچھا نہیں لگتا، نیند اُڑ گیی　　بستر کی کلیاں اور پھول بھول گیے

بُدھ بِسری، رنگ بھیئو سوائی　　تا کہنہ نِرنگ کہئی بَورائی

عقل بھولی، یہ رنگ سوا گنا ہو گیا　　اس کو باولی ہو کر تو بیرنگ کہتی ہے

تُہنہ تورین رنگ بروا ہردیں لاگیو آئی

یہاں تیرا ہی رنگ دل پر چڑھکر مستحکم ہو گیا ہے

کونپ سرگ جر دھرتی جیہ برو جائی تو جائی

اس کی کو بیل آسمان میں، جڑ زمین میں، اس کے لیے جان جاتی ہے تو جائے

۲۱۰۔ گفتن چاندا حکایت عشق خود بر لورک را۔

جہہ دِن لورک رن جیت آیہُ　　پیٹھت نگر دھائی دِکھرایہُ

جس دن اے لورک تم لڑائی جیت کر آئے　　شہر میں آتے ہوئے دھائی نے دکھلایا تھا

تہنہ دِن ہت میں اَن نہ کرائی　　پری نہ نیند، سیج نہ سُہائی

اُس دن سے میں نے کھانا نہیں کھایا　　نہ نیند آئی، نہ بستر بھلا لگا

پیٹ پیٹھس جیو لیھفا کاڑھی　　بن جیو نار دیکھ برد ٹھاڑھی

بطن میں گھس کر تم نے جان نکال لی　　میں کھڑی ہوی عورت تھی لیکن بیجان

منتی تو ہنہ لاگ جیو نار کرائی　　چھتیس کری پتا ہنہ ہنکرائی

تمھارے لیے میں نے ہی دعوت کرای تھی　　باپ سے چھتیسوں خاندان بلوائے تھے

تک ایک تل تُہنہ دیکھئی پاوؤں　　دیکھ روپ مکھ نین سرائیوں

شاید ایک لمحے کے لیے تم کو دیکھ سکوں　　تمھارے چہرے کا حسن دیکھکر آنکھیں خوش کروں

تہنہ دِن ہت ہوں بھولیوں، مور جیو توہ کوں چاہ

اُسی دن سے میں خود کو بھولی، میری جان تم کو چاہتی ہے

پچھ چاہرم تمھارا لور دیہنہ کریہہ کاہ

یہ سوال کرکے تمھاری محبت دیکھی، اے لورک اب بتاو کیا کروگے

۲۱۱۔ کیفیت درخندہ و لاغ شب گذرانیدن۔

اَمرت بچن چاند اُنسارا　　ہنسا بیرو، بھا بول اُدھارا

یہ امرت جیسی بات چاندا نے نکالی　　بہادر ہنس پڑا، یہ بات سہارا بن گیی

ہنس کئی بیرو چیر کر گہا　　موتیہنہ ہار ٹوٹ گینہ رہا

بہادر نے ہنسکر ہاتھ سے عورت کو پکڑا　　موتیوں کا ہار ٹوٹ ہی گیا

چاند کہا کھن ایک سہارؤہ　　ہارو ٹوٹ گا، موتیہنہ سنبھارؤہ

چاند نے کہا، ایک لمحہ کے لیے ٹھہر جاو　　ہار ٹوٹ گیا، موتیوں کو سنبھال لو

بین موتِ سبھ بیر اُچاؤہ　　تو چڑھ سیج پرم رس راؤہ

اے بہادر سب موتی بین کر اٹھا لو　　پھر بستر پر آکر محبت کا لطف لو

موتِ اُچاوت رین بہانی　　اُٹھا سور لئی سادھ ربانی

موتی اٹھاتے رات گذر گیی　　سورج (لورک) نازک محبوب کو لیکر اٹھا

بیر ڈران بھور بھا، مَن کیئس چیت گنوائیو

بہادر ڈرا کہ صبح ہو گیی، دل کی خواہش کو گنوا دیا

سیج بیٹھ لئی چاندئیں، سورج دِوس لکائیو

چاندا نے بستر کے نیچے لیکر دن میں سورج کو چھپا دیا

۲۱۲۔[۱]

دئی دئی کے دیوس گنواوا　　پری ساجھ لورک جیو پاوا

خدا خدا کرکے اُس نے دن کو کاٹا　　شام ہوی تو لورک نے زندگی پای

۱۔ بند ۲۱۲ سے ۲۱۶ تک بھرت نسخۂ بیکانیر میں ہیں۔ بند ۲۱۲ میں ایک شعر کم ہے اور بند ۲۱۵ میں ایک شعر زاید ہے۔

چھرکا چاند یہہ اُمبرت باتی   پلہئی بیل جیسے گمبلانی
چاند نے گفتگو کا امرت اُس پر چھڑکا   مرجھای ہوی بیل اُس سے تازہ ہوگی
نھای دھوی بستر پہراوا   مدھر کھجا ہنجا کاڑھ رجاوا
نہلا دھلا کر کپڑے پہناے   عمدہ کھانے نکالکر اُسے کھلاے
نارنگ بیل گسیئہ نچاکھی   لور دیکھ میں تجھ کوہ راکھی
نارنگی کی جس بیل کو شوہر نے نہیں چکھا   اے لورک دیکھو میں نے تمھارے لیے رکھا ہے

مندر پتا کر آہا، لور پپ نہہ کیج
یہ مکان میرے باپ کا ہے، اے لورک یہاں گناہ نہ کرو
اُروہ آج سس کوسر، کالھ داکھ رس لیج
آج یہاں سے اطمینان سے اُتر جاؤ، کل انگور کا رس لینا

-۲۱۳[1]

سنہو چاند موری یکے بنتی   آپن بھرم کہوں اَرُو نہنیتی
اے چاند سنو، میری ایک ہی عرض ہے   اپنا وسوسہ کہتا ہوں اور چھوٹا پن
اُٹھئی سیس توریں مندر بیٹھے   جووا پیت جیو لای بیٹھے
اپنا سر اُٹھا کر تیرے گھر میں آیا ہوں   جُوے کی بازی کی طرح جان لگا کر بیٹھا ہوں
تجھ جیتا، مور بھئی ہاری   کَون چھند کھیلیا تجھ ناری
تم جیت گئیں، میری ہار ہوگئی   اے عورت تم نے کون سا چھند کھیلا ہے
تن من جیو لیئی توں گئی   بن جیئہ کایا رکت بن بھئی
تم نے میرا جسم، طبیعت جان لے لی ہے   میرا جسم بغیر جان، بغیر خون کا ہورہا ہے
نین سروپ تور کر تانیں   اُبھرن سب جانوں اوپر بانیں
آنکھیں حسین، تمھارے ہاتھ مضبوط ہیں   سب زیور اُن پر کمان کی طرح ہیں

علہ۔ بند نمبر ۲۱۳ سے بند نمبر ۲۱۵ تک میں اِس بات کا جواب موجود نہیں ہے بلکہ اُن کا مضمون مختلف ہے۔
یہ بات بند نمبر ۲۱۱ کے مضمون سے بھی مطابقت نہیں رکھتی ہے۔

ست، پران، بدھ پاؤس، چت، من، نین بسیکھ
میرا سچ، جان، عقل خصوصاً دل، طبیعت، آنکھیں سب تم نے لے لی ہیں
اُت بمان تجھ جیتا، کایا تھاک اُس دیکھ
تم نے بہت زیادہ جیت لیا ہے، ایسا دیکھکر جسم تھک گیا ہے

-۲۱۴

سن کے چاند بھیر گے لاوا   سکت روپ میریں کے آوا
چاند نے یہ سنکر لورک کو گلے لگا لیا   (کہا) قوت اور حُسن اب ملنے کو آگیے ہیں
جہہ نت مرم گنجن جو سہا   سو پرچھ[1] تس تاکر کہا
جس کے لیے تم نے ہمیشہ دکھ درد اُٹھاے   تم اُس کا، اُس کے کہنے کا امتحان کرلو
موہ لاگ لور جیو پرچھیوا   اب ہوں کروں داسِ تورسیوا
اے لورک میرے لیے جان پریشانی میں ڈالی   اب میں باندی بنکر تمھاری خدمت کرونگی
اُدھر کھنڈ نین گھیو سانوں   ہردو تھار[2] بھر آگیں آنوں
ہونٹ کی شکر نگاہ کے گھی میں گھولتی ہوں   دل کا تھال بھر کر تمھارے سامنے لای ہوں
سرگ بیل پھر تجھ کو راکھی   نینھ دیکھ گسای نہ چاکھی
اِس حسین بیل کے پھل تمھارے لیے رکھے ہیں   آنکھوں سے دیکھو، اِن کو شوہر نے نہیں چکھا ہے

پھور سیج پرمل چندن بہہ بدھ کیج
پھول کا بستر عطریات، چندن بہت قسم کے تیار کیے ہیں
کر گہہ برد پیو دھر، اُدھر کھنڈ رس لیج
میرے محبوب ہاتھ سے سنبھال لو، ہونٹ کی شیرینی کا مزا لیلو

-۲۱۵

آپن مرم چاند جو کہا   اُٹھ کے چاند لورد کر گہا
چاند نے جب اپنی بات کہدی   چاند نے اُٹھکر لورک کا ہاتھ پکڑ لیا

علہ۔ پرچھ = امتحان، آزمایش   ۲ علہ۔ تھارا = شادی کے زیوروں کا تھال۔

گُہہ اَنکو گے دیٖنھی باہا   پُرَم نہٗ سُنکے لوُرک ناہا

بغل میں پکڑ کر گلے میں باہہ ڈالدی   محبت میں لورک شوہر نے تأمل نہیں کیا

آدھی بیری کھنڈ مُکھ دیٖھی   آدھی چھین لور پیہر لیٖنھی

آدھا بیڑا کاٹ کر لورک کے مُنہ میں دیا   آدھا چھین کر لورک سے لے لیا

تَبَہہ سیس لور سرو وارے   تَبَہی کھیچ ماجھ مُکھ مارے

اُس وقت لورک سر پر سر کو وارتا تھا   اور کھینچ کر مُنہ پر اپنا مُنہ مارتا تھا

تَبَہی روس پیٹ دَے بَیٹھس   تو تَبَہی ہَنس کے تورے کیس

اُس وقت غصّہ سے پیٹھ کر کے بیٹھی تھی   اور اُس وقت ہنسکر بال توڑتی تھی

چَلَت لور کچھُ مَن نہٗ سُہاوَے   کہہ کہہ پُرَم چاند بَوراوَے

چلتے ہوے لورک کو کچھ بھی بھلا نہ لگتا تھا   کہہ کہکر محبت میں چاند دیوانی ہورہی تھی

بھوکر چیت اپنا لور مَدَن بت لاگ

دل میں اپنی بہت خواہشیں اُبھریں لورک محبوب سے مانوس ہوگیا

اَت رَس کَے سیج چھُن راوَے، چاندا دیہہ سُہاگ

پھر بہت لطف سے بستر پر عیش ملا، چاندا کو سہاگ دیدیا

۲۱۶۔

پَیٹھ بھُجنگ رای کی باری   پھُول کَری رَس لے پھُلواری

بھُجنگ (بھنورا) راجا کے باغ میں آگیا   پھلواری میں پھول اور کلی کا رس لینے لگا

ڈار ڈار چَہُنہ دِس پھر آوَے   کھوٹے داکھ بیل پھر راوَے

چاروں طرف ڈال ڈال پر پھر آیا   کھوٹے، داکھ، بیل کے پھلوں کا لطف لیتا تھا

رَوَے نارَنگ اَتنگ جَنبھیری   برسے نارَنگ داریوں کیری

نارنگ، اتنگ، جنبھیری سے اور   نارنگی، داری، کیری سے لطف لینے لگا

چَندَن کوپ ناسکا لاوَے   باس لئی اَو سیس چَڑاوَے

چندن کی کپّی وہ ناک سے لگاتا تھا   خوشبو لیکر وہ سر پر چڑھاتا تھا

جَہیں جَہیں جوہی اَور بَسیوتی   سَبَے پھوُر بِلَس بَن پاتی

جگہ جگہ جوہی اور سیوتی کھلی تھی   سبھی طرح کے پھولوں سے لطف لے رہا تھا

راو کی راکھی باری چاند   بھُجنگہہ دِیٖنھ

راجا کی اِس رکھی ہوی باڑی کو چاندا نے بھنورے کو دیدیا

رَس جَو لیٖنھ پیاسے بھُجنگ بِن رَس کیٖنھ

پیاسے بھنورے نے جب رس لیا تو اُسے رس سے خالی کردیا

۲۱۷۔ مجامعت کردنِ لورک با چاندا۔

کِھن ایک ہاتھ پاے رینگ آے   پھِن رے پھیر دُہُنہ ہیَنہ اُرلاے

ایک پل میں لورک کے ہاتھ پیر تک رینگتے تھے   پھر لوٹا کر دونوں پستانوں سے لگ جاتے تھے

بَہُہ سُہاگ دَی سُندرِ دَھری   کھری اوٹ جَنُ سانچیں بھَری

بہت سہاگ دیکر اُس نے سندری کو پکڑا   گویا خوب جوش دیکر سانچے میں بھر لیا تھا

اَدھر اَدھر سوں گَر گَر دَھری   نابھی نابھی سوں تانی رَہی

ہونٹ ہونٹ سے، ہاتھ ہاتھ سے پکڑا   ناف ناف سے چسپاں ہو رہی تھی

جانگ جور تَس کَئی لَئی لاے   جَنُ گج میمَنت بَرکَھنہ آے

جانگھ کو جوڑ کر اِس طرح لگایا تھا   گویا مست ہاتھی مقابلے کے لیے آے ہوں۔

کام سَکَت[۱] دَھن اَس کَے گہی   پھُنرو[۲] پھوٹ اَمرِت لے بہی

جوشِ شہوت سے عورت کو ایسا پکڑ لیا تھا   اَمرت کی ندی پھوٹ کر بہہ نکلی

دھن سُس رات جِہہ سَجن مِلاوا، رَیَن چھماسی ہوئی

وہ رات مبارک ہے جس نے محبوب سے ملایا، وہ رات چھ ماہ کی ہوجاے

پنچ بھوت آتما سِرانَیں، اَس برسو سَبھ کوئی

حواسِ خمسہ اور روح کو سکون مل گیا، اِسی طرح ہر شخص کو عیش ملے

۲۱۸۔ وقتِ صبح نہاں کردنِ چاندا لورک را در زیرِ تخت۔

۱۔ سَکَت = مِلاکر، ساتھ میں   ۲۔ پھُنرا مرت = واپس آکر، نئی زندگی پاکر۔

کیل کرت سبھ رَیَن بہانی   دیکھ سُور دھن اُٹھی ڈَرانی
ساری رات یہی عیش کرتے گذر گیی   سورج نکلتا دیکھکر عورت ڈر گیی
جُو لَہہ چیری اُٹھے نہ پاوا   تو لَہہ چاندَین سُورج لُکاوا
جب تک باندیاں اُٹھنے نہ پائیں   تب تک چاندا نے اپنے سورج کو چھپا دیا
موہ سُنک آپن ناہیں لورا   مَت تجھ ہوی، پہل ڈَرْ تورا
تجھے اے لورک اپنی تو فکر نہیں ہے   تجھ کو کچھ ہوجائے مجھے یہ بڑا ڈر ہے
مَت کوی چیری دیکھن پاوا   جای مَہر پہنہ بات جناوا
کوی باندی تجھے دیکھنے نہ پائے   وہ جاکر مہر کو یہ بات بتا دیگی
جو کوی توہ کوں دیکھئی آئی   ہَوں چھِن مَرْوں توہ بِس کھائی
اگر کوی آکر تجھ کو دیکھ لیگا   میں فوراً تیرے لیے زہر کھاکر مرجاونگی

پِرَم کھنلیتی جو کر ساہَس، سو تَرِلا گئی پار
اگر ہمت کرد تو عشق کی کشتی بھی پار لگ جاتی ہے
مانجھ سمند ہوی بیری تھاکی، تیر لاد کر تار
بیچ سمندر میں میرا بیڑا پھنس گیا ہے، اے خدا اسے کنارے لگا دیجیے

۲۱۹۔ آب آوردنِ کنیزان وروے چاندا شستن و آمدنِ سہیلیاں۔

بھور چیر پانی لئی آئی   مکھ دھووا اَور سکھین بُلائی
صبح ہوی، کنیز پانی لیکر آگیی   مُنہ دھویا اور سہیلیوں کو بلایا
بھنبھر مکھ نِس چاند نہ سودا   چیرو پھاٹ کہواں لَہہ گودا[1]
چہرہ تمتمایا تھا، چاندا رات میں سوی نہ تھی   کپڑے پھٹ گیے، انھیں کہاں تک گوتھے
پھری مانگ، کیس اُدھیانے[2]   پُھول جُھر، ہار دے کُنبلانے
مانگ پھر گیی تھی، بال منتشر تھے   پھول سوکھ گیے، دل پریشان تھا

[1] گودڑیں (مرہٹی) گوتھنا، الجھانا، گانٹھ لگانا۔

[2] اُدھانڑیں (مرہٹی) مستی میں آنا، جوشِ شہوت کا ہونا۔

سُکھِن دیکھ راوَن کی رَئی   تورے چاند بھر اُنگر گیی
سہیلیوں نے دیکھا، راون کی تھتی ہوی ہے   اِسی لیے چاندا کا مُرواں مُرواں کھڑا تھا
بِھئے اَبند لوئَن رَتنارے   دُہنہ دِس کھائے تنبول پیارے
مزے میں آنکھیں لال ہورہی تھیں   گویا دونوں طرف سے پیار کے پان کھائے تھے

چولی چیرو سنوارہ، سیس سندورہ مانگ
چولی ساڑی کو درست کرتی ہے اور سر میں سندور بھری مانگ
بھنور پھول پر بیٹھو، لاگ دیکھ رتہہ آنگ
بھنورا پھول پر بیٹھ گیا، اُس کے جسم سے یہ نظر آنے لگا تھا

۲۲۰۔ جواب دادنِ چاندا مر سہیلیاں از بہانہ۔

چاند سَہیلین سوں اَس کہا   ایکو چیر نہ جاگت رَہا
چاند نے سہیلیوں سے اِس طرح کہا   ایک بھی کنیز جاگ نہیں رہی تھی
رَیَن چو کھنڈی چڑھ براری   لئی اُوندر گُھس پَری پِچھاری
رات چو کھنڈی پر بلّی چڑھ آی تھی   چوہے کو لیکر بستر میں گُھس گیی
اوپر پَری توہ مَیں جاگا   نکھ تھن لاگ چیر پھُٹن بھاگا
جب وہ اوپر گری تو میں جاگ گیی   پستانوں پر ناخن لگے، ساڑی ٹکڑے ہوگیی
توہِ مَیں مور نیند اُڑانی   اِہ پَر جاگت رَیَن بِہانی
اِس وجہ سے میری نیند اُڑ گیی   اِس طرح جاگتے پوری رات گذری ہے
ہاتھ پاو مَیں نَرو نہ سنبھارا   پھری مانگ سیس اَو بارا
سیج بیچ میں ہاتھ پیر سنبھال نہ سکی   سر کی مانگ پھر گیی اور بال بھی

رتہہ گُن نَین رات مور مُکھ بھنبھر کُنبلان
اِس وجہ سے آنکھیں لال ہوگئیں، میرا چہرا تمتمایا، مُرجھایا ہے
اَیَس رات موہ دوبھَر، مَندَر نہ کواو جان
رات میرے لیے ایسی دوبھر ہوگیی، گھر میں کسی کو پتا نہ چلا

۲۲۱۔ رفتن برسپت بر مہر و کیفیت گر بہ افتادن باز نمودن۔

جای برسپت مہر جہاری   گئی جہاڑ پھُن بات اُبھاری

مہری کے پاس جاکر برسپت نے سلام کیا   سلام کرنے کے بعد اُس نے بات شروع کی

رَین ڈُرانی چاند دُلاری   بسوَیں اُوپر، پری نِنجاری

رات میں پیاری چاندا ڈر گیی   اُس کے بستر پر بلّی اُپڑی تھی

چیرو پھاٹ مُکھ گا کُمھلائی   چاند گہن ہوی بہت لجائی

ساڑی پھٹ گیی، چہرہ مرجھا گیا   چاندا افسردہ ہوکر بہت شرمای

چیری بسوَئی بھا اندھیارا   جاگت چاند بھیئو بھنسارا

کنیزیں بستروں پر تھیں، اندھیرا ہوگیا   چاندا کو جاگتے ہوے سویرا ہوگیا

اَنّ نہ روچ، او بھاوِ نہ پانی   پھول گھام جس چاند شکھانی

نہ کھانا پسند ہے اور نہ پانی بھاتا ہے   دھوپ میں پھول کی طرح چاندا سوکھ گیی

چلہہ مہر کچھ دیکھو او کچھ دَھرہ اُتار

اے مہری چلو کچھ دیکھو اور اُس پر کچھ اُتار کرو

بسئی جس کو، چھرگی، اُس بھئی چاند بکرار

جیسے سوتے میں کوی چھلا گیا ہو، ویسے ہی چاندا بیقرار ہے

۲۲۲۔ آمدن مادر و پدر و خاندان و در تواب ساختن چاندا خود را۔

ماتا پتا لوک جن آوا   گنوڑ^عہ چاند نہ مکھ در ساوا

ماں، باپ، خاندان کے لوگ آئے   پریشان حال چاندا نے اُن کو منہ نہیں دکھایا

ایک آپہہ اُس اُکرنگ لائیس   او توہ اوپر سُرج لکائیس

خود پر ایک یہ کلنک لگایا (شوہر کو چھوڑا) تھا   اور اُس کے اوپر سورج (محبوب) کو چھپایا ہے

چاند سُرج گھر دھرا چھپائی   راہُ گرہ دُئی گرہ ئیں آئی

جب چاندا نے سورج کو گھر میں چھپا رکھا تھا   راہو تارا (نوکر) دونوں کو گہن میں لے آیا

عہ۔ گنوڑ (कुंवड) مرہٹی = خاک شدہ۔

لورو چوکھنڈی دئی سنبھارا   کوہ دِوس اَنتوئی کرتارا

لورک نے چوکھنڈی میں خدا کو یاد کیا   اے خالق اِس بُرے دن کو ٹال دے

اَئیس گُل کُھنا موںڈ کٹاؤب   پاپدھ چور پَر رو کھ ٹنگاؤب

میں ایسا ننگ خاندان سر کٹا دُنگا   گناہگار چور کی طرح پیڑ پر لٹکونگا

نیر مینچ ہوی ڈھوکی، رُکت نہ رہا شکھان

موت قریب آپہنچی تھی، خون نہیں رہ گیا، سوکھ گیا

بِن جیہ لورک سیج تراہیں، آپن کیا نہ جان

بستر کے نیچے لورک بیجان ہوگیا، وہ اپنے جسم کو نہیں جانتا تھا

۲۲۲۔ وداع کردن لورک با چاندا۔

اَنتھوا سُرج چاند دِکھراوا   اَمرت چھرکا لوُر جیاوا

آخر سورج ڈوبا، چاند نظر آیا   چاند نے امرت چھڑکا، لورک کو زندہ کیا

آپن مینچ نَین مَیں دیکھی   مینچ آئی، پھر گئی بسیکھی

اپنی موت میں نے آنکھوں سے دیکھ لی   موت آئی پھر بے شک واپس چلی گیی

ہوں جیجیا، چاند گنبلانی   اُت اُو سان بھیا تہنہ بانی

مجھے زندہ کردیا، چاندا گھلا گیی ہے   اِس بات سے میں بہت پریشان ہوں

اینہہ بر رَین جو دَئی جیاوئی   تاکہنہ مینچ نہ نیرے آوئی

ایسے میں رات کو خدا نے جسے زندہ کردیا   موت اُس کے قریب نہیں آئیگی

اُدھر چونب، بھردے انکواری   چاند پائین پر بانہہ پساری

لورک نے ہونٹ چوم کر بغل میں بھر لیا   چاندا باہیں پھیلا کر قدموں میں پڑ گیی

شنہہ لور ایک بنتی، اب تُمہہ کاہ سنکاہ

اے لورک تم میری ایک عرض سنو، اب تمھیں کیا شبہ ہے

ہوں تُمھرئی جَیئس بیاہی، توں مور بیاہو ناہ

میں تمھاری بیاہی جیسی ہوں، تم میرے بیاہے شوہر ہو

۲۲۴۔ فرود آمدنِ لورک از قصرِ چاندا و خبر یافتنِ دربانان۔

بولا بیر باٹ دِکھراوہُ او تُمہہ چاند بار لہہ آوہُ

بہادر نے کہا تم مجھے راستہ دِکھادو اور اے چاندا تم دروازے تک آؤ

اُتری چاند مَندر چلِ آئی بھو پر سُرج گوہن لائی

چاند اُتر کر محل کی حد تک آئی زمین پر سورج کو اپنے ساتھ لائی

چھاڈ مَندر بیگ گھر سارا پَنوَر پَنوَریہہ جاگ کھنکھارا

محل چھوڑکر تیزی سے گھر کی طرف گیا چاپ سے جاگ کر چوکیدار نے کھنکھارا

چلت پاے کر آرو پاوا کہا پَنوَریہہ تَسکرو آوا

چلتے قدموں کی آہٹ اُنھوں نے پای چوکیداروں نے کہا ڈاکو آگیا ہے

چاند کہا مَیں چیرِ بُلاوَب پھولہتہ کہہ پھلوار پٹھاوَب

چاندا نے کہا میں کنیز کو بُلاتی ہوں پھول کے لیے اُسے پھلواری بھیجونگی

اُگھری پَنوَر بجر گئی' بیرو سَمُند گا بھاگ

وہ مضبوط دروازہ کُھل گیا' بہادر الگ ہوکر بھاگ گیا

چاند چڑھی چَوکھنڈی' پَنوَر بجر ہوئی لاگ

چاند چوکھنڈی پر چڑھ گئی' مضبوط دروازہ بند ہو گیا

۲۲۵۔ پرسیدنِ مَیناں بر لورک را کہ شب کجا بود۔

مَیناں پوچھہہ کہاں رَیں کینھہہ کَوَن نارِ بھُو بَرد گینہ دینھہہ

مَیناں نے پوچھا' رات کہاں بسر کی ہے کس عورت کی باہیں اپنے گلے میں دی ہیں

رَکت نہ دیہہ ہَردِ جَنُ لائی اَو مُکھ سَب دینھ چڑھائی

جسم میں خون نہیں گویا ہلدی لگای تھی اور سارے چہرے پر سیاہی چڑھائی تھی

پیَر پات جَس لورک ڈولَس مُرمُر ہَنَس نِرنگ بھا بولَس

اے لورک پیلے پتّے کی طرح تم ہل رہے ہو مُڑ مُڑ کر ہنستے ہوئے بے رنگ ہوکر بولتے ہو

عہ۔ پرمیشوری میں بند نمبر ۲۲۶ اِس بند سے پہلے۔

ہَوں مَنَسہہ اَوہَٹ پہچانَوں نَینہہ لاو سوت جَس جانَوں

میں آدمی کو دور سے پہچانتی ہوں آنکھوں سے لگائے سوت کی طرح جان لیتی ہوں

ڈھیل کاجہہ سَت آپ گنواوا سَت کَ ہین جَس تُمہہ گھر آوا

مٹی کے ڈھیلے (جسم) کے لیے اپنی پاکی گنوادی پاکی سے خالی ہوکر تم اب گھر آئے ہو

ہَنس لورک اَس بولا' رادھا رات کھِمائیوںعہ

ہنسکر لورک نے یہ کہا' رات رادھا کے ساتھ سانگ بھرا تھا

کَوتک رَین بِہانِ' رتہہ دیکھت نَین نہ لائیوں

اِس تماشے میں رات گذری' دیکھتا رہا' آنکھ لگ نہ سکی

۲۲۶۔ مواجہ شمردنِ لورک' چاندا بر قصرِ خود رفتن۔

چاند دھورا ہَر چڑھِ اَس چاہا سُرج کَوَن مَندر دِہُنہ آہا

چاندا نے قلعہ پر چڑھکر دیکھنا چاہا دیکھوں سورج (لورک) کس گھر میں رہتا ہے

جَنَم اَستھان جائی پَگ دھرا پانچ ایہہ سَترہ دِن بھرا

مقامِ طلوع پر جاکر اُس نے قدم رکھے ایسا لگا کہ دن دشمنوں سے بھرا ہوا ہے

مین راس جو کَر کہہ جا رَہیہہ سنگھ پَردس نیر ہوئی آیہہ

جب برجِ حوت سے برجِ سرطان میں جائیگا تب پڑوسی شیر اُس کے قریب آئیگا

تُلا رَین دِن دواوَسم آوَہہ پَنتھ برابر پَئی رے دھاوَہہ

برجِ میزان میں رات دن برابر ہوتے ہیں برابر کا راستہ دوڑ کر طے کرتے ہیں

پاپَچھیں بَردی گگن چڑھ آوہ رَین چاند کَس تہہ رے پاوہ

بعد میں چاہے سورج آسمان پر چڑھ آوے رات میں چاند اُسے کیسے پائیگی

بَہُت دِن ہوی میراوا' چاند گِن دیکھی راس

بہت دنوں میں ملنا ہوگا' چاندا نے راس گن کر معلوم کیا

عہ۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ لورک ایک رات باہر رہا۔ اِس بنا پر بھی خیال ہوتا ہے کہ شاید بند نمبر ۲۱۲ تا نمبر ۲۱۶ الحاقی ہیں۔

گنگا لانگھ گئی لورک، جو ہردین لئی جاسں

جب گنگا کو پار کرکے لورک ہلدی (مقام پر) لے جائیگا

۲۲۷۔ خبر یافتنِ مادر و پدرِ چاند از آمدنِ کسے بیگانہ بر قصر۔

مہری مہر پائی اَس چاہا   مندر پُروکھ اِک آوَت آہا
مہری اور مہرنے یہ خبر پالی   محل میں ایک آدمی آتا تھا
چیری، چیر، ناو او بارئی[1]   تہہ سُن چیر گھر بات سنچاری
لونڈی، غلام، نائی اور تنبولن نے   یہ سُنکر محلّہ اور گھر میں بات پھیلا دی
گھر گھر مہریئیں کہہ مَس کرہیں   سُن گئی اُکرک چیتہنہ نہ دھرہیں
گھر گھر عورتیں کہکر بدنام کرتی تھیں   کلنک کی بات سُنکر دل میں نہیں رکھتی تھیں
گووَراں بات گھنا پھُن بھئی   اَدگھُ مَیناں پہنہ پھُن گئی
گوور میں یہ بات پھر خوب عام ہوگئی   اور کچھ میناں کے پاس بھی پہنچ گئی
پھُول گھام[2] جَس رہی شکھائی   بہسَت مَیناں گئی کُمبلائی
جیسے دھوپ میں پھول سوکھ رہتا ہے   ہنستی ہوئی میناں افسردہ ہوگئی

تادِن کہا لورَ کہنہ، رووَت مَیناں جائی
اُس دن لورک کے پاس جاکر روتے ہوئے میناں نے کہا
آگ لاگ سُن بَستَر، جَر تئی جاے بُجھائی
یہ سُنکر میرے کپڑوں میں آگ لگی ہے جو میرے جلنے سے بجھیگی

۲۲۸۔ پُرسیدنِ کھولن بر میناں را از تغیرِ حالِ او۔

کھولن مُنہہ دیکھت آہا   کہس تُہہ کر دِھیہ کیئیں کچھُ کہا
کھولن میناں کو دیکھتی تھی   کہنے لگی: بیٹی تجھ سے کسی نے کچھ کہا ہے
بَرَن رات سانوَر تور کاہیں   بَرَن سَس تور رات ہوی چاہیں
تیرا سرخ رنگ سانولا کیوں ہورہا ہے   تیرا رنگ تو سرخ ہونا چاہیے

؎۱۔ باری (مرہٹی) = تنبولی۔   ؎۲۔ گھام (پوربی) = دھوپ، (مرہٹی) = پسینہ۔

موہِ کہہ سُنی کچھُ تَیں باتا   لور بیر بہیرئیں کہنہ راتا
مجھے بتا، اگر تونے کچھ بات سُنی ہو   لورک بہادر کہیں باہر فریفتہ ہوا ہے
باری اُتَر دیس نہ موہی   کیئیں کچھُ آئی کہا ہئی توہی
اے بچّی تو مجھے جواب نہیں دے رہی ہے   کیا کسی نے تجھ سے آکر کچھ کہا ہے
جیبھ کاڑھ تاکر ہوں جاروں   گھر ہتہ چھُڑای تہہ دیس نساروں
اُس کی زبان نکال کر میں جلا ڈالوں   گھر سے چھُڑا کر دیس سے نکلوا دوں

اُردھ کاٹ ہوں مرہوں، کہس نہ بیدَن کاہ
میں اپنا سر کاٹ کر مرجاونگی، تو نہیں بتاتی کہ کیا تکلیف ہے
سُہر روپ تور بہیر بِڈرے ڈھانکت آہ
تیری اِس حسین صورت کو شاید کوئی ظالم ڈھک رہا ہے

؎۱ ۲۲۹۔ جواب دادنِ میناں بر کھولن را۔

کاہ کہوں ہوں کھولن مائی   ہوں بہُئی، آہوں دِھیہ پَرائی
اے کھولن ماں میں کیا کہہ سکتی ہوں   میں بہو ہوں اور غیر کی بیٹی ہوں
دِھیہ کے جات آہ سبھ کیریں   ہوں پھُن بہُئی تہہتہ گئی چیری
بیٹی کی ذات سب کی (باندی) ہوتی ہے   میں پھر بہو اور یہاں کی کنیز ہوں
جان بوجھ کے مُہنہ کس گووَہ   ہوئی تُمھار تَسکر رووَہ
جان بوجھکر تم مجھ سے کیوں چھپاتی ہو   وہ تمھارا چور ہے اِس لیے روتی ہو
جاکر کوئی[2] جَرئے سو جانئی   اَن جَرتیں کس کاہ بکھانئی
جس کا کچھ جلتا ہے وہی جانتا ہے   جو جلا نہ ہو اُسے کوئی کیسے بتاسکتا ہے
تُم جانہُ موسیوں کر چوری   لورک رَونئی پَرائی گوری
تم جانتی ہو وہ مجھ سے چوری کرتا ہے   لورک غیر گوری سے عیش کررہا ہے

؎۱۔ پرمیشوری میں یہ بند نمبر ۲۲۳ کے بعد۔

؎۲۔ کوے (کاف بہ واو مجہول کشیدہ، یائے مجہول ساکن بروزن سوے، روے) مراٹھی = گٹھلی، قوطہ۔

ہَوں جو کہت تُمہہ دِن دِن، لور رَیَن کِت جائی

میں جو تم سے ہر روز کہتی ہوں، لورک رات کو کہاں جاتا ہے

گھرہِ داکھ رَس پور رہے، چَر چَر آوِ پَرائی

گھر کے انگور کا رس ختم کرچکا، غیر کے ہاں چَر کر آتا ہے

٢٣٠۔ مُتفکر شدنِ کھولن کہ مَن ہیچ نمی دانم۔

اَو ہی پوہ مور ماٹی ہواو   موہنہ آگیں جو کہہ کس کواو

میری مٹی (جسم) اُس وقت گوبر ہوجائے   میرے سامنے اگر کوئی کہے کہ یہ کیا ہے

ہَوں دوکھی جو کچھہ جانوَں   اَنجانتے کَس کاہ بکھانوَں

میں قصوروار ہوں اگر کچھ بھی جانتی ہوں   بغیر جانے کس طرح کیا کہہ سکتی ہوں

دَئی ٹھاوں بھل بار نہ پاوَوں   جان بوجھ جو توہِ لُکاوَوں

خدا کے قریب کے لیے بھلا راستہ نہ پاؤں   اگر جان بوجھکر تجھ سے کچھ چھپایا ہو

سوکس آہ رانڈہِ بھنڈ[1] ہائی   سیج چھانڈ جو اَپنَیں جائی

غیر عورت سے تعلق جوڑنا کیسا (بُرا) ہے   جو اپنا بستر چھوڑکر جائے (بہت بُرا ہے)

گھر کئی سُندرِ کیتھ بِرائی   اَپنئی کیتیو آن پَرائی

گھر کی حسین عورت کو چھوڑ دیا ہے   غیر کو لاکر اُس نے اپنا بنالیا ہے

توہِ لاگ چِت باندِھیوں، جیو مور توں آہ

میں نے تجھ سے اپنے دل کو باندھا ہے، تو ہی میری زندگی ہے

کہَہ نہ کَون بھنڈ ہای، دیس نِسارَوں تاہ

تو بتادے کہ کس نے یہ بُرائی کی ہے، اُسے میں دیس سے نکال دونگی

٢٣١۔ باز گفتنِ میناں بر کھولن را۔

مای مور تُمہہ ساس نہ ہوہو   بولیوں چِتہِنہ اُٹھا جو کوہو

اے میری ماں تم (محض) ساس نہیں ہو   دل میں جو غصّہ تھا وہ زبان سے نکل گیا

---

[1] ۔ بھنڈ (مرہٹی) = ستانا، بھنڈائی (مرہٹی) = جھگڑا۔

جاکر نِت اُٹھ بار بوہارَوں   تاکر اوچھ کہئی کا پاروَں

میں ہمیشہ اُٹھکر جس کا دروازہ جھاڑتی ہوں   اُس کی اوچھی بات میں کیسے کہہ سکتی ہوں

کئی بیاہ باری ہَوں آنیں   چولھ نہ پھونک گیَوں نہہ پانی

بیاہ کرکے تم مجھے بچپن میں لائی تھیں   میں نے نہ چولھا پھونکا نہ پانی لینے گئی

بھنوَر باس کینورے کئی راتا   کنوَل کلی رَوہِ، پوچھ نہ باتا

بھونرا کیوڑے کی خوشبو پر مست رہتا ہے   کنول کی کلی سے لطف لیتا ہے، بات نہیں پوچھتا

اَنبرتِ سَرووَر اَچھت بھرا   سو سَرووَر لئی اَنتئیں دھرا

آبِ حیات کا حوض محبّت سے بھرا ہے   اُس حوض کو لیجاکر غیر جگہ رکھ دیا ہے

جای دیہہ موہِ کھولن، لورک کینھ دُہیل

اے کھولن مجھے جانے دو، لورک نے دُکھی کردیا ہے

سارَس بِرَ رَز مَر دِل، پیو بِن رَین اَکیل

محبوب کے بغیر رات میں اکیلی، میں سارس کی طرح چلّاکر مرجاؤنگی

٢٣٢۔ جوابِ دادنِ کھولن بر میناں را۔

رُوس نہ جائی ہوئی ہَرُ وائی   ہَروئی بات جائی گرو وائی

غصّہ اگر نہ جائے تو یہ ہلکا پن ہے   ہلکی بات سے بھاری پن چلا جاتا ہے

ہَرُوو بول بھار سہ لیجا   ہَروئیں کہنہ جیو گرو نہ کیجا

ہلکی بات کا بوجھ برداشت کرلینا چاہیے   ہلکی بات سے دِل پریشان نہ کرنا چاہیے

ہَرُوو ہوئی بُدّھِ کیر اَیاناں   ہَروے نہ ہوئی گرو سیاناں

ہلکا شخص عقل میں ناپختہ ہوتا ہے   ہلکا آدمی بھاری اور ہوشیار نہیں ہوسکتا

ہَرُوو سو پھونکہِ جائی اُڑائی   پاؤں نہ ڈول جنہہ چت گرو وائی

ہلکا جو ہے پھونکنے سے اُڑ جاتا ہے   مزاج میں بھاری پن ہو تو قدم لغزش نہیں کرتے

گرُوئی ہوئی گھر اَپنیں رَہئو   اُوہِ ہَروے کہہ چنت نہ کَرہو

بھاری رہنا ہو تو اپنے گھر میں پڑی رہو   وہ ہلکا ہے تو اُس کی فکر نہ کرو

۲۲۳[1] جواب دادنِ مِیناں کھولن را۔

بارِ بیاہ جو تُرِنِ اُداٹی   بیر باندہ اُو ناؤ اُساٹی

بچپن کی بیاہی کو کس نے الگ ڈال دیا   اور بیڑے کو باندھکر ناؤ کو دور کردیا

گُن جو تور، ذھر ناؤ چڑھائی   تو ہیں رے نگّن[2] یہ کو، پتیائی

پکڑ کر ناؤ پر چڑھایا اور رسّے کو توڑدیا   تو اُس فریادی کی بات کون سُنیگا

تیہہ سیتیں کس ہوئی ہیاری   لیج کاٹ گئی کُنویں اُتاری

اُس کے ساتھ دل کا تعلق کیسے ہوگا   جس نے رسّی کاٹ کر کُنویں میں اُتار دیا

لاوئی آگ سیج دِن موری   چاند سُرج رَوَیئں نِس چوری

وہ میرے بستر میں روز آگ لگاتا ہے   چاند کے ساتھ سورج ہر رات چوری سے عیش کرتا ہے

جوہِ سُورج چاند پہنہ آوا   سُرگ ترایَن مُنہہ دِکھراوا

چونکہ وہ سورج چاند کے پاس آتا ہے   فلک کی کنیزیں (تارے) مُنہ دکھانے لگی ہیں

لاج بھیؤ تیہنہ سانوَر، جَئس رات اَندھیار

اِس شرم سے میں سانولی ہوگئی، جیسے رات اندھیری ہو

بَلج چاند مُکھ کاریں، پھرئی رات اُجیار

بے شرم چاند کالے مُنہ کے ساتھ، اُجالی رات میں پھرتی ہے۔

۲۲۴[3]

نِس دو بھر تہاں گی بہائی   دِن بھا لورو پہنچو تا آئی

یہاں کی مشکل رات وہاں گئی (گذر گئی)   دن ہوگیا اور لورک پھر آ پہنچا

مَندر چہوں دِس[4] رَب اُجیارا   توسُ مِیناں مُکھ اَدھیارا

چاروں طرف مکان سورج سے روشن ہوگیا   تب بھی میناں کے مُنہ پر اندھیرا ہی رہا

---

[1] - نسخۂ کاشی۔ لیکن نسخۂ مانچسٹر میں: تقریر کردنِ کھولن بر میناں را۔ یہ مناسب مقام نہیں۔
[2] - نگن = ننگا۔
[3] - یہ صرف نسخۂ بیکانیر میں۔   [4] - دِس (دشا) سمت۔

آگ نہ چولھیں دَھرا نہ پانی   لورَک چَرچی[1] رِبن سُکھانی

نہ چولھے میں آگ رکھی، نہ پانی لائی   لورک سمجھ گیا کہ پیاری رنجیدہ ہے

دَرسَن نہ کرے لور سو مِیناں   سَروَن نہیہ سُنئے بَکت نہیہ بیناں

وہ میناں لورک کی طرف دیکھتی نہ تھی   نہ زبان سے کہتی، نہ کان سے سُنتی تھی

لورک چاہِ نارِ مُکھ جوئے   چیرو کھانچ دَھن تہہِ رِس گوئے[2]

لورک عورت کا منہ دیکھنا چاہتا تھا   کپڑے کھینچا، عورت غصّہ سے چھپاتی تھی

مَرئی سَنیہ سَس مِیناں اُٹھی پیہ سرو جھار

میناں کو مرنے کا خیال ہوا، پیر سے سر تک آگ بھڑک گئی

رَکت دھار دُہنہ نیناہ، روئیس گھال ڈُپھار

دونوں آنکھوں سے خون کی دھار نکلی، پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

۲۲۵۔ درخاطر گذرانیدنِ لورک کہ مِیناں شنیدہ[3] است۔

کئی گیان مَن لورک گُناں   اَب سو مِیناں کچھ ہئی سُناں

لورک نے غور کرکے یہ سمجھ لیا   میناں نے اب ضرور کچھ سُن لیا ہے

تورے بِرودھ موہِ سیتیں کیھاں   نار اَنتر پَٹ اَنترو دیکھاں

اِسی نے اُسے میرے خلاف کردیا ہے   بیچ میں عورت نے ایک پردہ دے لیا ہے

کر گہہ گئیں دَھن پاس بَیٹھا   رَکت جھرَت تاتیں اور نہ دیٹھا

عورت کا ہاتھ پکڑ کر قریب بیٹھ گیا   خون گر رہا تھا اِس لیے کچھ نظر نہ آتا تھا

اُنسُ پونچھ، مُکھ پانی دھووا   موہِ دیکھ تُمہِنہ کاہے رووا

آنسو پونچھے، مُنہ پانی سے دھو دیا   مجھے دیکھکر تم کیوں رو پڑی ہو

نِس سَت رہئی نہ پارئی مِیناں   دِسٹ نہ کرئی، بکت نہیہ بیناں

میناں، نامطمئن رہتی ہے، کھاتی نہیں ہے   نہ نگاہ کرتی ہے نہ زبان سے بولتی ہے

---

[1] - چرچی = کانپ گیا۔   [2] - گوودئیں (مرہٹی) گتھنا، الجھنا۔
[3] - پرمیشوری: "شنیدنے"۔

کئی مَن سوک[1] سوکا بَیہرہ، کئی کُچھ بھیئو بِساو

یا دل میں غم بٹھائے ہوئے ہے، یا کچھ بے لطفی ہوگئی ہے

رَس مُنہہ بِرَس سنجارئی، چِتنہہ چَرڑھا کَس بھاو

لطف میں بے لطفی شامل ہے (بتا) دل پر کیسا خیال بیٹھ گیا ہے

۲۲۷۔ کیفیتِ (جواب) دادنِ مَیناں لورک را بہ غصّہ۔

رِتہنہ لئی بھاؤ چَرڑھاوَہُ لورا   جیہنہ سیتیں مَن لاگا تورا

اے لورک تم اُس کے لیے فکر کرو   جس کے ساتھ تمہارا دل لگا ہے

تج مارَگ جو کُمارَگ جائی   سو کَس مُکھ دَر ساوئی آئی

جس نے صحیح راہ چھوڑ کر گمراہی لے لی   وہ مُنہ دکھانے کس طرح آگیا

سُدھ سانت جَنُ کچھو نہ جانئیں   مانگت پان تو پانی آنئیں

تم سیدھے سادے گویا کچھ نہیں جانتے   کوی پان مانگے تو تم پانی لاتے ہو

جے چھند تو کھنڈ کاہُ نہ آوے   تے لورک کہوا آبراوے

تو کھنڈ میں جو چالاکی کوی نہ جانے   اے لورک وہ تم نے کہاں سے سیکھی ہے

سیج چھاڈ توں سَرگہنہ جاسی   چاند رَوَسِ او بولسِ بھاسی

میرا بستر چھوڑ کر تو محل میں جاتا ہے   چاند اسے عیش کرتا ہے اور بنکر بولتا ہے

بارِ بھورِ موہِ ڈَہکسِ، جانسِ کچھو نہ جان

مجھ بھولی بچّی کو ڈراتا ہے، سمجھتا ہے کچھ بھی نہیں جانتی

نارِ کینہ تیئیں باوَرِ، تہہِ پَنتھ بَہُل سیان

عورت تو نے باولی کردی ہے، اِس راستے میں تو بہت چالاک ہے

۲۲۸۔ جواب ترسانیدنِ لورک بر مَیناں را۔

اُس دھن پُرُکھ جو بیگ مَراوا   اَن سنبھوئیں اُس اُتَّر پاوا

ایسی عورت مرد کو جلدی مَروا دیتی ہے   جس کا خیال بھی تھا وہ جواب (میناںنے) پایا

عله۔ سوک (بہ واو مجہول) = سوگ، غم۔

ٹھاکُر کئی دِھیہ بِرچھ لاوا   باس گھنئی لئی موڈ کٹاوا

مالک کی بیٹی نے ایک درخت لگایا   عمدہ خوشبو لیکر سر کو کٹوا دیا

سَرگ چاند، دَھر لورک آہا   اِنھ بتائیں دُہنہ کہئی کاہا

آسمان پر چاند، زمین پر لورک ہے   اِن باتوں میں بھلا کیا تعلق ہوسکتا ہے

سَرگ گئین، دَھر بہُرِ نہ آوَی   جیتیں سَرگہہ جان نہ پاوَئی

آسمان پر جاکر زمین پر کوی واپس نہیں آیا   جیتے جی جنّت میں کوی جانے نہیں پائیگا

او جو تُم ہَم سَرگ پٹھاوَب   سَرگ گئیں کر بہُرِ نہ آوَب

اور اگر تم ہم کو آسمان پر بھیجو گی   آسمان پر جاکر میں پھر نہیں آونگا

جیبھ سنکورہُ مَیناں، ہوئی بہُل پچھتاؤ

اے میناں زبان کو روکو، ورنہ بہت پچھتاوا ہوگا

جَئی موہِہ سَرگ چلاوَب، تُم سوں کہاں مِراؤ

اگر تم مجھ کو آسمان پر بھیج دوگی، تم سے ملنا کہاں ہوگا

۲۲۹۔ درآمدنِ مادرِ لورک و آشتی کردن میانِ لورک و میناں۔

سُن کھر بھر کھولِن تَس دھائی   جَس پھُکرت بہہ لاگن آئی

یہ کھلبلی سُنکر کھولن ایسے دوڑی آئی   جیسے زور سے پھنکارتی کوی ناگن آئے

لورہِ اچگر بکت نہ آوا   اَب ہوں اِہنہ بھوکئی کھاوا

قصوروار لورک سے بات نہیں نکلتی تھی   (سمجھا) اب یہ بھوکھا ہی کھا جائیگی

کیس گہہ کر ماتھ اوناٹیس   جھوٹھ پچار دُہنہ گاہِہ لائیس

بال پکڑ کر دونوں کے ماتھوں کو جھکا دیا   ہلکا چپت لگا کر دونوں کو گلے لگا لیا

جاکر چیری پیاوَہِ نہ پانی   تاکر دِھیہ چیری کَے آنی

جس کی کنیز بھی تجھے پانی نہ پلائیگی   اُس کی بیٹی کو تو باندی کرکے لائیگا

او تہہِ اوپر دِہس انگارا   دَہِ دَہِ کُئیلا بھئی سو بارا

اِس کے اوپر تو نے انگارے ڈالے ہیں   یہ بچّی جل جل کر کوئلا ہوگئی ہے

آگ لائی گھر اپنیں، لور دہاں[1] دِسِ دھاوہُ

اپنے گھر میں آگ لگاکر اے لورک دسوں سمتوں میں دوڑتے ہو

بیگ پَیسِ جرِ مینان، اَنبرِت چھِڑک بُجھاوہُ

فوراً آجا، میناں جل رہی ہے، اَمرت چھڑک کر اِسے بجھادے

۲۴۰۔ آشتی کردن لورک با مَیناں از گفتارِ مادر۔

لور ہَرَک کھولن گھر آئی   بیر نارِ کنٹھ لائے مَنائی

لورک کو ڈانٹ کر کھولن گھر میں گئی   بہادر نے عورت کو گلے لگاکر منا لیا

بُھجا جھیل دھن سیج بَیٹھاری   پانِ بیرئی مُکھ دینھ سنواری

عورت کو بازو میں لے کر بستر پر بٹھایا   پان کا بیڑا منہ میں دیکر بات بنالی

رنگ بِن پان کھیاؤ سِ موہی   سو رنگ اَبہِنہ نہ دیکھوں توہی

(میناں بولی) بغیر رنگ کے مجھے پان کھلاتے ہو   تم میں وہ (محبّت کا) رنگ اب نظر نہیں آتا

رنگ بِن باتہِنہ بھاؤ بناوا   تُمہِ لورک رنگ اَنتَیں لاوا

(محبّت کے) رنگ کے بغیر تم باتیں بنا رہے ہو   اے لورک تم نے رنگ کہیں اور لگایا ہے

دھر تور آچھئی میناں پہاں   چِت مَن دھاوئی چاندا جہاں

تمھارا دھڑ میناں کے پاس ضرور ہے   دل اور طبیعت وہیں ہے، جہاں چاندا ہے

سَوَن نہ سُنئی، نَین نہ دیکھئی، جو نہ ہوئی مَن ہاتھ

اگر دل ہاتھ میں نہ ہو تو کان سنتے نہیں اور آنکھ دیکھتی نہیں

سیج نہ بھاوِ، روچ نہ کامنِ[2]، تِل نہ رہئی سنگ ساتھ

بستر نہیں بھاتا، عورت بھلی نہیں لگتی، اگر آدمی ذرا دیر ساتھ نہ ہو

۲۴۱۔ گفتنِ لورک جمالیت و خوبیِ میناں۔

میناں توہِ جس تِریِ نہ آہئی   توہِ چھاڑ چِت لاگ نہ چاہئی

اے میناں تیری جیسی عورت کوئی نہیں   تجھے چھوڑ کر کہیں دل لگنا نہیں چاہتا

---

[1] دَہَن (مرہٹی) = جلانا، مُردے کو جلانا   [2] کامنا = خواہش، طلب۔

نَیّس تورِیں رَس بِرَس بِسارا   دیکھ نہ بھاوَیں آنب سہارا

میں تیری محبّت میں مزہ، بدمزہ سب بھول گیا   اب مجھے آم کا مزا بھی لطف نہیں دیتا

نَیّیں توں نارِ چاند جس پائی   چاند جوت سب گئی ہِرائی

میں نے تجھ عورت کو چاند جیسا پایا   (تیرے آگے) چاند کی روشنی بھی کھو گئی

سَون سُن اُجس کِیئیں لائے   لاگ نہ مَیناں ہِیَین پرائے

کسی کے لگائے الزام کو کان سے سُنکر   تو اے میناں غیر کے کہنے پر نہ جا

نَین دیکھ تو بات اُبھاری   ڈھانکیہِ سُن گئی اُکھرت باری

آنکھ سے دیکھکر تو بات کو اُبھار   اے نادان نامناسب بات سُنکر اُسے چھپالے

تورِ چاہ کو آگر مَیناں، مورِیں چِت نہ سمائی

تیری محبّت کے مقابلے میں اے میناں میرے دل میں کچھ نہیں سماتا

اَنبرِت چور جِ بِرَسئی، سو پھر ٹینٹ نہ کھائی

جس نے اَمرت کا پھل چکھا ہو، وہ ٹینٹی کا پھل نہیں کھاتا

۲۴۲۔ گفتنِ مَیناں بر لورک را۔

لور چاند مورِ کیر مُنہ کاہا   جو کیرئی سو آچھت آہا

اے لورک میرے سامنے چاندا کا منہ کہاں   (لیکن) جو سامنے ہے وہی کامیاب ہے

سورہ کراں جورے دِکھراوئی   چاندا مورِیوں نہ سَر بھَر پاوئی

وہ سولہ اَدائیں بھی اگر دکھائے   چاندا مجھ سے بہتری نہیں پاسکتی

لورک بِسرِ پہہ نارِ گنواری   پھور نہ بِین پرائی باری

لورک تو (مجھ) گنواری عورت کو بھول گیا   تو غیر کی پھلواری میں پھول نہ چُن

پھور کیتکی بھنورو جوراوئی   سوہر کانٹیں جیو گنواوئی

کیتکی کا پھول بھنورے کو بھلا لگتا ہے   وہ کانٹوں سے چِھد کر جان گنواتا ہے

ہوں جیہ تورِیں لور ڈراؤں   نیند نہ جانوں، بُھگت نہ کھاؤں

میں اے لورک تیری زندگی کے لیے ڈرتی ہوں   نیند نہیں جانتی، کھانا نہیں کھاتی ہوں

تورئیں بُھل مَن سُنکا، پَر بیلیں کِت جاہُ

میرے دل میں تمہارا دھڑکا رہتا ہے، پرائی بیل پر کیوں جاتے ہو

گھر[۱] نَہہِ داکھ رَس پیورے، ناہِ سُنکورہ کھاہ

گھر کے انگور کا رس پی لو، اے شوہر شبہ میں کیوں پڑتے ہو

۲۴۳۔ لَہٰ ـــ درخوشی دلِ لورک و مَیناں گوید۔

بَیٹھ سانت، ہَنس لورک کہا — گا سوکوپ مَیناں چِت آہا

لورک نے ہنسکر کہا، اطمینان سے بیٹھو — میناں کے دل میں جو غصہ تھا، دور ہوگیا

گھر[۱] آپہر گئی مَندر سُنوارا — کیت رَسوی اَگَن پَر جارا

ضد چھوڑکر اُس نے گھر کو سجایا — آگ جلاکر اُس نے کھانا پکایا

سیج جیئو لورک اُنھوایا — اَد بُھل بھوجَن کاڑھ جِنوا وا

مطمئن دل سے لورک کو نہلوایا — اور عمدہ کھانے نکال کر کھلائے

رَنگ سُرَنگ سیوں لینہ سوپاری — پان بیرے مُکھ دینہ سُنواری

محبت کے رنگ سے چھالیاں لیں — پان کا بیڑا لیکر منہ کو سنوار لیا

ہَنسَت لور باہر نیسَرا — چاند بات مَیناں بیسَرا

لورک ہنستا ہوا باہر نکل گیا — چاندا کی بات میناں بھول گئی

سوی پُرکھ، سوی تِریا[۲]، سوی لورو سوی بیر

وہی مرد، وہی عورت، وہی لورک، وہی گھر تھا

سوی مِرگھ، سو تھَر ہَرو، سوی اَہیریا سوی اَہیر

وہی ہرن، وہی کھیت، وہی شکاری اور وہی شکار تھا

۲۴۴۔ کیفیتِ چاندا مہورت[۳] در بتخانہ گفتنِ مہنت۔

اُساڑھ اُساڑھی کئی تِتھی اَہی — دُج گِن دیو۔ جاترا کہی

اساڑھی اساڑھ کی تاریخ تھی — دُج گِن کر دیوتا کی زیارت مقرر کی

ع۱۔ گھر ([illegible]) مرہٹی = ضد، ہٹ۔ ع۲۔ اصل: تردور۔ ع۳۔ اصل: طراوت۔

سو مبار دِوَس مَہنت گِن کہا — سو دِن آگیں آوَت اَہا

پیر کا دن مہنت نے گن کر بتایا — اب وہ دن آگے آرہا تھا

ہوم جاپ اَگیار کَراوہُ — پُرَس دیو کر جوڑ مَناوہُ

عورت ہون جپ اور آگ کی پوجا کرلے — مرد دیو کو ہاتھ جوڑ کر منائے

جو دُھر مانتھ، دیو پاں لاوئی — سو جَس چاند سُورج بَرو پاوئی

جو ماتھے کو پکڑ کر دیوتا کے قدم سے لگائے — تو وہ چاند سورج جیسا شوہر پائیگی

سومناتھ کِہہ پوجا کیجئی — اَگھت پھول مار لئی دیجئی

سومناتھ کی پوجا کا سامان کرو — عمدہ پھول اور مالا لاکر پیش کرو

چلی پِرتھمی نَو کھنڈ، دیو جات سُن آئی

یہ سُنکر نو اقلیم سے زمین چل پڑی، دیوتا کی زیارت کو آئی

چاند سُرج سُن رَہَسی، دیو مَنائیس جائی

چاندا سورج کی بات سُنکر خوش ہوئی، دیوتا کو منانے چلدی

۲۴۵۔ روانہ شدنِ عورتانِ خاص وعام برائے پرستیدنِ دیورا۔

ٹانکن، کھترِن، بانبھنِ مِلیں — بَیسنِ، دَھگَرنِ، بھاٹنِ چلیں

ٹانکن (پنجابن)، کھترانی، برہمنی ملیں — بنیئی، دھگرنی، بھاٹنی بھی چلیں

چَوہانَن پَہِرَن پَہَر پَٹَورا — گَوَن کَرَت جَنُ سَمند ہِلورا

چوہانی بھی ریشم پہنکر نکلیں — سب ایسے چلیں گویا سمندر حرکت میں آگیا

کَئی سِنگھار پَٹ ہَن نیسَریں — کَیتھنِ ڈوڈَنِ اَو گوجَریں

بساتنیں سنگھار کرکے نکل پڑیں — کایستھ عورتیں، ڈوڈن اور گجری بھی نکلیں

چمکت نِکَریں رُوپ سُناریں — نِکَریں مالَن اَو کَلواریں

حُسن چمکاتی ہوئی سُناری نکلیں — مالن اور کلواریں بھی نکل آئیں

چلی بیسواں آن دَن بھانتی — پَرجا پَون سو پانتہِ پاتی

مختلف قسم کی بیسوائیں بھی چل پڑیں — پرجائیں، پاونیں بھی قطار در قطار تھیں

چلا گہر گر گوورو، دیس پرا سبھ رَورو[ع۱]

ہر کا گوور بھی چل پڑا، ملک میں ہل چل مچ گیی

سوناتھ کہہ پوجہنہ، سینڈر پھول تنبورو

سندور، پھول، پان لیکر سوناتھ کو پوجتے سب نکل پڑے

۲۴۶۔ طلبیدنِ چاندا سہیلیان را و روانہ کردن سوے بتخانہ۔

نہ سہیلین سبئی بلائی سرگ ہتیں جن اچھر نہ آئی

چاندا نے تمام سہیلیوں کو بلالیا وہ گویا آسمان سے پریاں آگیی تھیں

پھر کئی چاند چوندس دیٹھی جن ترئی چہنہ پاس بیٹھی

پھر کر چاندا نے چاروں طرف دیکھا گویا چاروں طرف ستارے بیٹھے تھے

نھای دھوی کئی چیر پہرائے اگر چندن گھس سیس بھرائے

نھا دھوکر انھوں نے کپڑے پہنا دیے اگر اور چندن گھس کر سر سے لگا دیا

سینڈر چھڑک بھئی رتناری[ع۲] مکھ تنبورو سبھ جوبن باری

سندور لگاکر وہ سب لال ہوگئیں تمام جوان لڑکیوں کے منہ میں پان تھے

اندر سبد پنچ تور بجائی گرہ نکھت سبھ بھیکھن آئی

کا نقارہ اور پانچوں ناتوس بجارہے ستارے برجوں سے مختلف بھیسوں میں آئے

سون سنگھاسن بیٹھی، بہو گن کینھ سنگار

سونے کے تخت پر بیٹھی بہت طرح کے سنگھار کرکے

چاند ترائن سیتی، گونیں دیو دوار

چاندا ستاروں کے ساتھ دیوتا کے دروازے پر گیی

۲۴۷۔ رفتنِ چاندا درونِ بتخانہ و عاشق شدنِ دیوال (بہ) دیدنِ چاندا۔

ہاتھ سندھورا سینڈر بھرا بھیتر منڈپ چاند پَو دھرا

ہاتھ میں سندور بھرا سندھورا (برتن) لیکر چاندا نے مندر کے اندر قدم رکھا

ع۱۔ رَور = کہرام، زبردست ہل چل۔ ع۲۔ رتنار = لال، سرخی لیے ہوئے۔

سکھی ساٹھ اک گوہن بھئی ناوت سیس دیو پہنہ گئی

کوئی ساٹھ سہیلیوں کے ساتھ وہ پہنچی سر جھکائے دیوتا کے پاس تک گیی

دیو دسٹ چاندا مکھ لاگی بدھ بسری او بسدھ پھن بھاگی

دیوتا کی نگاہ چاندا کے چہرے پر پڑی عقل بھول گیی اور پھر مراتب جاتے رہے

دیکھت دیو گیئو مرجھائی چاند ترائن سیوں چل آئی

دیکھتے ہی دیوتا افسردہ ہوگیا چاندا سہیلیوں کے ساتھ چلی آئی

کئی بدھ موہ موہ جیو دیتھا کئی ہو سرگ منڈپ توہ کیتھا

(دیوتا بولا) یا خالق نے کرم کیا، مجھے زندگی دی یا اس نے تجھے جنت کا منڈپ بنا دیا ہے

منڈپ ترائن بھر گا، چاندئی کیئو اجور

وہ منڈپ ستاروں سے بھر گیا، چاندا نے اسے روشن کردیا

ہوم جاپ سبھ بسرا، کون دِوس یہ مور

(دیوتا) ہون، جپ سب بھول گیا، یہ میری قسمت کا کون دن ہے

۲۴۸۔ پرستیدنِ چاندا بت را و خواستنِ محبت بالورک۔

سینڈر چھرکا، اگرو چڑھاوا نمسکار کئی دیو منا وا

سندور چھڑکا اور اگر چڑھایا سر کو جھکاکر دیوتا کو منایا

سوون آکھت پھول کئی مارا پائینہ لاگ بنوئی آس نارا

سونے کے تاروں میں پھول کی مالا تھی قدموں میں لگ کر عورت نے یوں دعا کی

دیو سرج مانگیوں تمہہ پاسا سیو کروں من پوجئی آسا

اے دیوتا میں تم سے سورج مانگتی ہوں خواہش پوری کرو، میں دل سے پوجا کرونگی

چاند سرج بَرو جیہہ دِن پاووں دیو کرس بہو گھرت بھراووں

میں چاندا جس دن سورج کو بر پاونگی اے دیوتا بہت گھڑوں سے گھر بھروا دونگی

بنوئی چاندا پائن پری دیو سرج بن جیوں نہ گھری

میں چاندا قدموں میں پڑی مانگتی ہوں اے دیوتا سورج کے بغیر ایک پل نہ جیوں

ایک چت گئی موہ آیہہ دوسر رادھ نہ جائی

مجھے آپ خود یکسو کر دیجیے، دوسری (میناں) کے پاس وہ نہ جائے

دیو پوج گئی چاندا، بنتی ٹھاڑھ کرائی

دیوتا کو پوجکر چاندا، کھڑی ہوی یہ عرض کر رہی تھی

۲۴۹۔ آمدن میناں بہ بندیان خود در بتخانہ[عے] و پرستیدن دیورا۔

چڑھی پالکی میناں رانی   سکھی ساٹھ سیوں آئی تملانی

میناں رانی پالکی میں سوار آئی   اُس کے ساتھ بھی ساٹھ سہیلیاں تھیں

سوک سنتاپ برہ کئی جاری   کسن برن مکھ دیسا ناری

وہ غم، درد اور فراق کی جلی ہوی تھی   اُس عورت کا چہرہ کرشن جیسا نظر آتا تھا

مر سیوں امر سیس اتِ روکھا   مکھ کنول کندرپ جھر سوکھا

باقی (روح) کے ساتھ فانی (جسم) تھا، سر نہایت روکھا تھا   کنول جیسا چہرہ خشک کندرپ جیسا سوکھا تھا

بھل اُدیگ[عے] اُچاٹ ستائی   پوجا دیو چڑھائیس آئی

انتہائی رنج اور بیزاری سے پریشان ہوکر   دیوتا پر پوجا چڑھانے آئی تھی

اَکھت پھول لیہہ کر کاڑھی   دیو پر انتر آنتر بھئی ٹھاڑھی

پھول اور پوجا کے چاول نکال کر ہاتھ میں لیے   دیوتا کے قریب پہنچ کر کھڑی ہوگی

اہو دیو تیہہ کھائیہہ جو پر پُرو کھیہہ راو

(کہا) اے دیوتا اُسے کھا جاؤ جو غیر کے مرد سے عیش کرتی ہے

اپنیں سیج چھاڈ نس اُنتئی پھر پھر دھاو

اور جو اپنا بستر چھوڑ کر غیر کی طرف رات کو بار بار دوڑے

۲۵۰۔ پُرسیدن چاندا بر میناں را از شکستگی حال او۔

ہنس کے چاندئیں میناں پوچھی   کئی سسوریں ہنت آیہہ جھوجھی

چاندا نے ہنس کر میناں سے پوچھا   کیا تم سسرال سے لڑکر آئی ہو

عے۔ اصل : میناد بندیان خود۔   [عے]۔ اُدیگ، اُدویگ = پریشانی، فکر۔

اتِ دومن او سانورو بانوں   سیس نہ بیندن، اُدھر نہ پانوں

تم بہت رنجیدہ ہو، رنگ سانولا ہوگیا ہے   سر پر بندی (ٹیکا) نہ ہونٹ پر پان ہے

کئی سائیں رس سیج نہ آوئی   رہنہ سنتاپ دکھ رین بہاوئی

یا تمھارا آدمی رات کو بستر پر نہیں آتا   اور اس رنج سے پریشانی میں رات بسر کرتی ہو

کئی تمہنہ کرہ نہ اَرَپ سنگارو   کئی سوہاگ ہیئہ منت بارو

یا تم اپنا سنگھار بھی نہیں کرتی ہو   یا پھر سوہاگ کو دل سے دور رکھتی ہو

تورِ جس تری نہ دیکھیوں، کون کھور سو لاؤ

میں نے تیری جیسی عورت نہیں دیکھی، تجھ میں کون سا عیب لگا ہے

کئی سگائی کا ہو سیوں، اَپ جس آن چڑھاؤ

یا کسی سے (ناجایز) تعلق ہے کہ اُس کی مصیبت تم پر سوار ہے

۲۵۱۔ جواب[عے] دادن میناں بر چاندارا۔

سُنہہ چاندا اُتَر د ہمارا   گھر و موسا[عہ] تس کے اُجیارا

اے چاندا تم ہمارا جواب سُنو   رات میں روشنی کرکے تم نے میرا گھر لوٹ لیا

ناہہ لینہہ موہہ پرا کھنبارو[عہ]   کاکنہ اُٹوں اَرَپ سنگارو

تونے میرا شوہر لے لیا، مجھ پر مصیبت ٹوٹ پڑی   میں کس کے لیے اب سنگار کرنے کی ہمت کروں

ہنس ہنس بات کہئی بگرائی   تِل ایک نین نہ دیکھ لجائی

تو ہنس ہنسکر مذاق بناکر بات کہتی ہے   ایک پل کے لیے تیری آنکھ نہیں شرماتی ہے

بہہ کھکھوٹ توہ تِریا آوہ   ستی روپ پر پُرو کھیہہ راوہ

اے عورت تجھے کھکھوٹ بہت آتا ہے   ستی کی صورت بناکر غیر کے مرد سے عیش کرتی ہے

آپ چھنار اور کہنہ کہا   سوکس چاندا ڈھانکین رہا

خود چھنال ہے اور دوسرے کو کہتی ہے   اے چاندا یہ عیب کب تک ڈھکا رہیگا

عے۔ مانچسٹر۔ لیکن شملہ میں: جواب دادن میناں چاندارا، کیفیت عشق لورک با چاندا باز نمودن۔

عہ۔ موسا = موسا، ٹھگ لیا، لوٹ لیا۔   عہ کھنبارو = الٹ پلٹ، مصیبت۔

گا سُہاگ، سُکھ، نِدرا، چاند ناہِر تجو لینھ

نیند، آرام، سُہاگ سب چلا گیا، جب اے چاندا تُو نے میرا شوہر لے لیا

سوگ سَنتاپ، بِرہ، دُکھ سیج پور موہِر دینھ

میرے بستر کو تو نے دُکھ، درد، فراق کی تکلیف سے بھر دیا ہے

۲۵۲۔ جواب دادنِ چاندا بر مَیناں را۔

دیکھہۃ بانگر کیر ڈِھٹھائی — آئی سو بوجھت بات سَگائی[1]

اِس بانگر لڑکی کی ڈِھٹائی دیکھو — یہ یہاں آکر رشتوں کی بات کر رہی ہے

مَیں تو ہِر کا اُچکرو[2] کہا — اُئیس کہت کو اوتر سَہا

میں نے تجھ کو کیا نامناسب کہا ہے؟ — تو جو کہتی ہے اُس جواب کو کون سہیگا

جَس آپَن تَس اَوَرہِنہ جانے — جَس چھِنار تَس موکَ بکھانے

جیسی خود، ویسی دوسرے کو سمجھتی ہے — جیسی تو چھنال ہے ویسی ہی مجھے کہہ رہی ہے

پُرو کھ چھِنار کیر کَو[3] لیئی — بات کہت اُس اوتر دیئی

بھلا چھنال کے مرد کو کون لیگی — جو بات کرتے، ایسا جواب دیتی ہے

تَیں کا دیکھ ہَوں بیسا داری — چِت سَگائی موہِ دیتی گاری

اے بیسوا، ترکھیل میں تجھے ایسی نظر آئی — تو نے الزام دیا اور مجھے گالی دیتی ہے

توں بِنار جگ جوٹھَن دیس گھیر لے جاسِ

تو بدچلن، دنیا کی جھوٹن ہے، دیس بھر کو گھیر کر لیجاتی ہے

گھر گھر گھال بلوئیس، کھور کھور چِلّاسِ

گھر گھر میں تباہی مچادی ہے، اور گلی گلی میں چِلّاتی ہے

۲۵۳۔ جواب[4] دادنِ مَیناں بر چاندا را۔

[1] سگائی = قریب ہونا، رشتہ۔

[2] اُچکرُ (उचक्कट) مرہٹی = واہیات [3] کَو = کون۔

[4] مانچسٹر۔ لیکن بھوپال میں: مکاشفہ۔ گفتنِ مَیناں بر چاندا را و فحش گفتنِ عشق بالورک را۔

آن ہوئی، ڈر کہِنہ[1] مر جائی — چاند نہ آچھہِر منہہ لجائی

دوسری ہوتی تو ڈر سے مر جاتی — اے چاندا تو دل میں بھی نہ شرمائی

ہاتھنہِ مور بیاہا لیجئی — اَو موہِنہ سیتیں اوتر کیجئی

ہاتھوں سے میرا بیاہا ہوا لے گئی — اور پھر مجھ سے جواب کر رہی ہے

یہ چھِنِ کہیئہ ناؤں مَسواسی — جو پَر پُرو کھ نہ چھاڑئی پاسی

پھر اِس کا نام مسواسی (سیہ کار) ہوگا — جو غیر مرد نہ چھوڑے چاہے وہ پاسی ہو

آپ کراوئی موہِ ڈرو لاوئی — اور بِسیکھیں[2] راواں دھاوئی

خود کرواتی ہے، مجھے خوف دلاتی ہے — اور خیال کے طوطے اُڑاتی ہے

یہ آپ کھاں کہہ آچھئی گووا — جھوٹھیں تائیں جَس بِسہر رووا

یہ بدکاری کب تک چھپی رہیگی — جھوٹے کے پاس جیسے سانپ روتا ہے

پاٹ پڑھی ہَنس چاندا، چَہوں بھوَن اُجیارِ

اے چاندا تو نے سبق پڑھا ہے، چاروں طرف یہ روشن ہے۔

دیس لوک سب جانئی، پِتہِر دیوائس گارِ

ملک اور زمانہ سب جانتا ہے، تو باپ کو گالی دلوا رہی ہے۔

۲۵۴۔ گفتنِ[3] چاندا بر مَیناں را و دشنام دادن۔

پاٹ پڑھی ہوں کاہے ناہیں — پنڈِت گُنور سیو کراہیں

میں نے سبق پڑھا ہے، کیوں نہیں — عالم فاضل میری خدمت میں رہتے ہیں

بار بوڑھ سبئی پایِنہ لاگہِنہ — پاپ کیت پُرسا کر بھاگہِنہ

بچے بوڑھے سب قدموں سے لگتے ہیں — اِس طرح بزرگوں تک کے گناہ دور ہوتے ہیں

توں اُبھریل بولسِ بھنڈہائی — اَو موہِ سیتیں کرسِ بڑھائی

تو بے حیا، بے عزتی سے بولتی ہے — اور مجھ سے اپنی بڑائی کرتی ہے

[1] کہِنہ = کی وجہ سے [2] بسیکھ (ہندی بشیش) = غیر معمولی، خاص۔

[3] مانچسٹر۔ لیکن بھوپال میں: علم و جمالِ خود نمودنِ چاندا و فحش گفتن بر مَیناں را۔

سات چھنار گھال توں کرہی   کاہ کروں جو لیتے مرہی

توسات چھنالوں کو زیر کرتی ہے   میں کیا کروں (کسی کو) لیتے اگر تو مرتی ہے

دیور، جیٹھ، بھائی سنگ لیسی   ایٹھ میت گرواں، پردیسی

دیور جیٹھ بھائی سب کو ساتھ لیتی ہے   وہ دوست، سگا، خاندانی یا پردیسی ہو

تیل، بھنج او کویری، دھوبی، ناؤ، چیر

تیلی، بھونجا اور کوری، دھوبی، نای یا نوکر

راندہ باندہ سب گا بخسں، کاڑھ کھور بہیر

تو سب کو باندھکر عیش کرتی ہے، پھر عیب لگاکر نکال دیتا ہے۔

٢٥٥۔ گفتن میناں چاندارا آں چہ حکایت بود۔

تو جوگن بہت بھیس بھراوسِ   گنت کار لیکھیں بوراوسِ

تو جوگن ہے، بہت بھیس بھرتی ہے   جوتشیوں کے حساب سے دیوانی ہوی ہے

اَسس تریا چھن ستی کہاوئی   گھراں گھراں جگ پھر آوئی

حیرت ہے ایسی عورت ستی کہلاتی ہے   جو دنیا میں گھر گھر پھرتی رہتی ہے

نچل نہ آچھئی ایکو گھڑی   دھرت دسا توں اوپر پڑی

تو ایک گھڑی بھی چین سے نہیں رہتی   بستر لگاتے ہی اُس پر جا پڑتی ہے

دَمہہ تو ہنت چاندا آئیہہ   کار کیت مکھ سرگ لکائیہہ

اے چاندا اِس بدچلنی سے اگر آئی ہے   کالا کرکے تو منہ آسمان میں چھپالے

لین کئے مور بھتار چھپائی   دیکھیوں گئیوں دوار دِوائی

مجبور کرکے میرے شوہر کو چھپالیا ہے   میں نے جاکر دیکھا تیرا دروازہ بند تھا

تیہہ دِن کر توں ستبھار کہئی، پاچھے ہیرت آئی

اُس دن کی سنبھل کر کہہ جب تو ڈھونڈتی ہوی پیچھے پیچھے آی

دیس مندر جگ جانئی رہنس نہہ تہہ لجائی

دیس، گھر، دنیا جانتی ہے، ہنستی ہے، شرماتی نہیں ہے

٢٥٦۔ جواب[1] دادن چاندا بر میناں را۔

ہین بِٹار ہوں توہِ پیو جوگو   ائی اُس کہا کہی سبھو لوگو

میں چھوٹی، خراب ہوں تو محبوب کے لائق ہے؟   کیا اچھے لوگ ایسا بھی کہہ سکتے ہیں

جنہہ روپونتہہ یہ دھن موہے   تیہہ گیمنہ پائین باندھا سوہے

جس صاحب جمال پر یہ عورت فریفتہ ہے   گلے میں اُس کے پیر بندھے بھلے لگتے ہیں

شنتہہ دیہہ مور انگرائی   دیکھت مروں او بگرائی

یہ سنتے ہی میرا جسم ٹوٹنے لگتا ہے   شرم سے اُسے دیکھتے ہی مرنے لگتی ہوں

گائے چراوئی کرئی دہاوا   تنہہ سیتیں موہہ اگرنک لاوا

جو گائے چراتا ہے، اُن کو دہاتا ہے   اُس سے یہ مجھے کلنک لگا رہی ہے

جوہ دھورا ہر مور بسیرا   سیس ٹوٹ جئی اوپر ہیرا

قلعہ کی جس اونچای پر میرا قیام ہے   سر ٹوٹیگا اگر اوپر دیکھو گے

رائے، کنور، نر، نرپت مُن موہنہ ایک سنگار

راجا، شہزادے، نر اور نرپت میرے ایک سنگار پر مرتے ہیں

تور بھتار و چیر ارکاؤں آچھئی پور دوار

تیرا شوہر میرا غلام اور میرے دروازے کے چوکیداروں میں ہے

٢٥٧۔ جواب دادن میناں بر چاندارا۔

مور پُرو کھ کھانڈئی جگ جانئی   گُن گندھرپ سبھ روپ بکھانئی

میرے مرد کی تلوار کو دنیا جانتی ہے   گُنی گندھرب سب اُس کے حسن کا پرچار کرتے ہیں

پنڈت پڑھا کھرا سہدیو   چار بید جیت جائی نہ کوؤ

وہ عالم فاضل اور کھرا سہدیو ہے   چاروں بید سے اُسے کوی جیت نہیں سکتا

بھیم بلی، بھوج کر جورا   یادو[2] بنک کول کول لورا

وہ بھیم سا بہادر، بھوج کا مقابل ہے   یادو نسل سے وہ دلیر لورک ہے

علہ۔ باپخسٹر۔ لیکن بھوپال میں: بزرگی و بلندی خود نمودن چاندا و اہانت و حماقت لورک باز نمودن

عہ۔ اصل: راگھو، لیکن اہیر راگھو بنسی نہیں ہوتے۔ یہاں یادو چاہیے۔

گھنئی پنتھ جلیئیں لیت اُباری　　اُس نہ بول سُن ساتھر داری

جس نے نصیحت کی راہ سے تجھے بچا لیا　　اے ساتھری کی رکھیل اُس کے لیے ایسا نہ بول

مور پیو سرگ گئی اچھر ہنراوئی　　توہ جیسی پہنہ پاؤنہ دھواوگی

میرا شوہر آسمان کی پریوں سے عیش کرتا ہے　　جو تیری جیسی سے پیر بھی نہ دھلوائیگی

تُری چڑھے رن باگ نہ موڑئی تو کس بھنجس تاہ

میدان میں گھوڑے پر چڑھکر لگام نہیں پھیرتا تو اسے کیا روکیگی

بھائی بھتار تور بگریتا جانوں سیوک آہ

تیرے بزدل بھای بھتار کو میں غلام سمجھتی ہوں

۲۵۸۔ جواب دادنِ چاندا بر مینان را۔

جوپئی لورو لینھ موہنہ لاوس　　بہُر نہ مینان دیکھن پاوس

اگر لورک کو لیکر تو مجھے عیب لگاتی ہے　　تو اے مینان اب اسے دیکھنے نہ پائیگی

آئی بئیس اب کرسی مورے　　سپنہہ سیج نہ آوئی تورے۔

اب وہ میری بغل میں آکر بیٹھے گا　　خواب میں بھی تیرے بستر پر نہ آئیگا

ڈھانکی مونتھ ہتی اندھیاری　　اب یہ بات کروں اُجیاری

یہ مٹھی میں ڈھکی اندھیرے کی بات تھی　　اب اِس بات کو میں روشن کر رہی ہوں

کاہ کرئی توں پارس مورا　　دئیہ دینھ مئیں پائیوں لورا

تو کیا کریگی پارس میرا ہے　　خدا نے دیا میں نے لورک کو پا لیا

اب کرووئی ہوئی اچھہہ مینان　　جیبھ سکور راکہہ مکھ بینان

اب اے مینان تو غم میں ڈوبی رہ　　زبان روک لے لفظوں کو منہ میں رکھ لے

جِہہ جوگ ہت راؤں تاسو بھئیو میراؤ

وہ عیش جس کے لائق تھا اُسے حاصل ہوگیا

مونتہہ ہار منہہ گُھنگچی مینان ہوئی نہ پاؤ

اے مینان موتیوں کے ہار میں گھنگچی نہیں ہو پاوگی

۲۵۹۔ جواب دادنِ مینان بر چاندا را۔

پُرُوکھ سنگھ سوں سر بر پاوئی　　مار بدھا رس کھائی گھر آوئی

مرد وہ ہے جو شیر سے برابری کرتا ہے　　شکار مارکر کھاکر گھر آجاتا ہے

مِنچھ نیرا چارا کہنہ دھاوئی　　لئی گئی بھگت بھنڈار نہ آوئی

مچھلی چارے کے لیے دوڑتی ہے　　کھانا لیکر (تمھارے) ڈھیر میں نہیں آتی

سوؤا سینبرو سیوا جائی　　کھائی بار ہر گئیو اُڈائی

طوطے نے سینبل کی نوکری کی　　کھاتے وقت شرمندہ ہوکر اُڑ گیا

گئیں کر بہل ہوئی پچھتاوا　　سنور نیر انبر باہہ آوا

اُسے سینبل کے پاس جانے کا بہت پچھتاوا ہوا　　انبر باہہ کا نام سُنکر فوراً آجاتا ہے

دِوَس چار تمہنہ دیہہ بھوگائیہہ　　سائی مور کرکا گھٹ جائیہہ

چار دن اگر تم نے جسم کا عیش کر لیا تو　　میرے شوہر کا کیا گھٹ جائیگا

بھنور کہ نیرے بئسئی پئی کلِ مانت بھلائی

کلی سے مست ہوکر بھنورا قریب بیٹھکر بھول جاتا ہے

کھن ایک لئی باس رس سمر کنور سر جائی

ایک پل میں رس اور خوشبو لیکر کنول کے سر پر پہنچ جاتا ہے

۲۶۰۔ دست درازی کردنِ چاندا با مینان۔

اُرگ ٹھاڑھ ہت مینان ناری　　دوڑ چاند برو باہہ پساری

مینان عورت علاحدہ کھڑی ہوی تھی　　چاندا نے دوڑکر اُس پر باہیں پھیلا دیں

اِم رے بھاگ گیے ابھرن نائیں　　ہارو ٹوٹ مونتی چھرِیا نیں

اِس طرح تاننے سے زیوروں کے ٹکڑے ہوگیے　　ہار ٹوٹے اور موتی بکھر گیے

ایک بیر نگلا دوئی ٹوٹے　　بھاگ سلونی مانک پھوٹے

ایک بیر اور دو نگلے ٹوٹ گیے تھے　　بازوبند ٹوٹے اور اُن کے موتی پھوٹ گیے

عہ۔ مانچسٹر۔ لیکن بھوپال میں: مردانگی و دلاوری لورک گفتن مینان و خجالت نمودن بر چاندا را۔

سنکری ٹوٹ، دہاں دِس بھئی   چندن چوری پھاٹ گینہ گئی

زنجیر ٹوٹ کر دسوں سمتوں میں گر گئی   چاند سی چولی گلے میں پھٹ گئی

رکھری کھونٹ دوؤ ڈھر پری   مانک ہیر پدارتھ جری

ہاتھ کے کڑے، کان کے بالے دو طرف پڑے تھے   جن میں جواہر اور ہیرے جڑے تھے

ابھرن ٹوٹ بیتھر گا، مینان گیی کنبھلائی

زیور ٹوٹ کر بکھر گئے، مینان پریشان ہو گئی تھی

چاند بیگ کیں دیو گھر، ملی ترائن جائی

چاندا نے جلدی کی کہ دیوتا کے گھر میں سہیلیوں سے جا ملے

۲۶۱۔ محکم گرفتن چاندا بر مینان را و مینان نیز۔

جات چاند مینان پھر ہری   جانوں سنوریں سارس دھری

چاندا پر جاتے ہیں مینان گھوم پڑی   گویا سارس نے مچھلی کو پکڑ لیا تھا

تانس چیر چاند بھئی نانگی   پرا ہاتھ گیی پھاٹ پیتانگی

اُس نے ساڑی کھینچی، چاندا ننگی ہو گئی   پھر ہاتھ پڑا تو چولی پھٹ گئی

دس نکھ لاگ دہوں تھنہارا   او دیورا بہہ رکت مجھارا

دونوں پستانوں پر دسوں ناخن لگے   اور مندر کے اندر خون بہہ گیا

کیس چھوٹ دہنہ دس چھریائے   جنوں ناوت ابھوال کر آئے

بال چھوٹ کر دونوں طرف بکھر گئے   گویا تماشے والا بال کھول کر آیا ہو

سورہ کراں چاند گئی گئی   کراں اُتار گھری اک بھئی

چاندا کی سولہ خوبیاں جاتی رہیں   یہ ایک گھڑی عزت اتارنے والی ثابت ہوئی

گھال روپ گئی بانگر، مینان گئی سران

صورت بگاڑ کر اُسے بانگڑ بنا دیا تو مینان ٹھنڈی ہوئی

باندھ چاند کر کاپر، کینس بیر پران

چاندا کو باندھ کر سست کر دیا اور وہ بہادر روانہ ہو گئی

۲۶۲۔ در خوں لال شدن چاندا و مینان، و ہزیمت نمی خوردند۔

ملن کام دواو بر جریں   جنوں گینبر میمنت او بھریں

دونوں غصّہ سے کھول رہی تھیں   گویا زبردست مست ہاتھی گتھ گئے تھے

دواو نار او بھریں ستھولا   نکھہن انگ جنوں ٹیسو پھولا

دونوں عورتیں غصّے سے پھولی تھیں   جسم پر ناخن کے نشان گویا ٹیسو پھولے تھے

اتینت کرہنہ ہاتھا پاہیں   تھن اُگھار تس ڈھنکہنہ ناہیں

وہ بہت زیادہ ہاتھا پائی کر رہی تھیں   پستان کھلے تھے، اُن کو نہیں ڈھک رہی تھیں

مرن سنیہہ سو ترینہہ ریا   چیر نہ سنبھرہنہ مونکر کیا

غصّہ والی عورتوں کے مر جانے کا شبہ ہو رہا تھا   کپڑے نہیں سنبھالتی تھیں، بالوں سے لپٹی تھیں

کہا نہ شنیہہ اُتر دینہ دیہیں   سیس نانگ جنوں بھوئی لیہیں

نہ کہا سنتی تھیں، نہ جواب دیتی تھیں   سر ننگے تھے گویا زمین میں دیدنگی

اتیس بر بر لاگیں، دوہنہ مہنہ ہار نہ کوئی

شدید غصّے میں بھری تھیں، دونوں میں سے کوئی ہار نہ مانتی تھی

لوگہنہ جات بسر گئی، منڈپ نٹارنبھ ہوئی

لوگوں کو زیارت بھول گئی، مندر میں ناٹک شروع ہو گیا

۲۶۳۔ گریختن بُت از بتخانہ، از جنگِ ایشاں۔

پودر[1] اوندر دھرن مل گئیو   دیوہ جیہ کر سانسو بھئیو

ٹوٹ کر مندر کا پودر زمین پر آ رہا   دیوتا کی جان کو پریشانی ہو گئی

دیو دھر رکت بھئیو تینہہ لوہی   ہئیں لاگ ڈر، بھگت نہ ہوئی

مندر اُن کے خون سے لال ہو گیا   دل میں ڈر لگ گیا، عبادت نہ ہو سکی

دیو کہئی بدھ گئیں نہ بولائی   اندر سبھا گئی اچھرہنہ آئی

دیوتا کہتا تھا اے خدا ایں نے اُن کو نہیں بلایا   اندر سبھا یہ پریاں کیوں آ گئیں

---

[1] پودر (مرہٹی = پُڈھا) = اگلا حصّہ، سامنے کا حصّہ۔

اَب جو دُہنہ مَنہیہ اِیکو مَری   اِندر رلے موہنہ جیوکہنہ دَھری

اب اگر دونوں میں سے ایک بھی مَر گئی   اِندر راجا اِن کی جان کے لیے مجھے پکڑیگا

چَلا دیو ہَتیا موہِہ لاگی   چھاڑِ مَنڈپ نِسَرا ڈَر بھاگی

دیوتا چلدیا کہ تون میرے سر آئیگا   مندر چھوڑ کر نکلا، ڈر سے بھاگ گیا

سُر آئیں دیکھہنہ، سَکئی نَہ کوؤ چھڈائی

دیوتا آکر دیکھ رہے ہیں، کوی اُن کو چھڑا نہیں سکتا

جُنور جاپ بِسَرگا، بَرَنبھا بِسیس ڈُلائی

جوگی جپ کرنا بھول گیا، برمھا سر کو ہلا رہا تھا

۲۶۴۔ آمدنِ لورک نزدیکِ بُتخانہ و معلوم کردنِ خلق کیفیتِ جنگ۔

کَنوَر تَرائیں سُورج آوا   دیس لوگ مِل آگیں دھادا

(دیوتا پکارا) نازک عورتو سورج آگیا   مُلک کے لوگ مِلکر آگے دوڑ آئے

جِن پَٹھَے ہُت، بیگ بُلاوَہُ   کَرَم ہمار سَبَہیں چَل آوَہُ

جنھوں نے بھیجا ہے اُن کو فوراً بُلاو   ہماری خوش بختی ہوگی اگر سب چلے آو

چاندا مَینَہَہِ اَس گَئی گَہی   اَب لَہہِ اَس نَہ کاہوں سیوں بَھئی

چاندا میناں نے اِس طرح پکڑ رکھا تھا   اب تک ایسی کسی میں لڑای نہیں ہوی

سَنہِہِ نَہ بول، کوکَرہِت میراوا   تَس نَہ کوو جو آئی چھُڑاوا

بات نہیں سُنتی تھیں، کون میل کرائیگا   ایسا کوی نہیں ہے جو آکر اُن کو چھڑائے

جو اِنھ مَہنہ ایکو مَر جائی   ہَتیا لاگی، دیس بُرائی

جو اُن میں سے ایک بھی مرجائیگی   ہتیا لگیگی اور دیس میں بُرای آئیگی

کَنور تَرائن سُورج دُہنہ تُمہ پَیس چھُڑاوَہُ

اے حسینو، ستارہ، سورج، تم آگئے آکر دونوں کو چھڑادو

لاگ جائیگی ہَتیا، اُجرَت دیس بَساوَہُ

نہیں ہتیا لگ جائیگی، تم اُجڑتے ہوے دیس کو آباد کرلو

۲۶۵۔ آشتی کردنِ لورک میانِ چاندا و میناں۔

میر[1] مسعود کا دواو نارِیں   بِھنبھَر بھُوریں جوبَن باری

میر مسعود کی دو بیبیاں ہیں   دونوں تمتاتی ہوی جوان لڑکیاں ہیں

کَئی کھنڈ وانی دواو پیاوَیں   کوہی بَر جَریں، چھِرک بُجھاوَیں

دونوں کو شربت بناکر پلاتے ہیں   جلتا ہوا غصہ میٹھے بول سے بجھادیتے ہیں

باس کپورین پان کھواوَیں   ایک کھنڈ چھاپ آن پہراوَیں

خوشبو میں بسا پان کھلاتے ہیں   ایک طرح کی چھاپ کی ساڑی لاکر پہناتے ہیں

یہ گیان تُمہ چاند نَہ بُوجھو   میناں سیوں کو جُھوجھ نَہ جُھوجھو

اے چاندا تم نے یہ علم حاصل نہیں کیا   میناں سے کوی لڑای نہیں لڑنی چاہیے

اوچھی بات سُن چاند نَہ کیجیٔ   اُتَّر دیئی، آن اُتَّر لیجیٔ

اے چاندا سُن، اوچھی بات نہ کرنی چاہیے   جواب دوگی تو غیر سے جواب پاوگی

سِراج[2] دِین سُنو کبِ چھند، داود کہی سَنوار

داود نے سلیقہ سے کہے ہیں، اے سراج الدّین شاعر سے یہ شعر سُنو

میر[3] مسعود کا دواو ناریں، لائی دَھری اَنکوار

میر مسعود کی دونوں عورتیں اُن کو وہ بغل سے لگاکر رکھتا ہے

۲۶۶۔ بازگشتنِ چاندا از بُتخانہ سوے خانۂ خود۔

چاند سُکھاسَن مَندر چَلاوا   دیو مَنائیں لاچھَن پاوا

چاندا نے سواری کو گھر کی طرف روانہ کیا   اُس نے دیوتا کو منانے میں بدنامی پای

۲۶۵۔ بھوپال میں: رہا کردنِ ابر مسعود و جنگ و سامان دادنِ میناں را و منع کردنِ چاندارا۔ لیکن یہ عنوان غیر متعلق اور غیر واضح۔

[1] میر۔ لیکن پرمیشوری میں ہے مَرے سُودھ کے دواو ناریں، اور ماتا میں ہے میری سودھ الخ۔

[2] یہ نہ معلوم ہو سکا کہ یہ سراج الدّین اور میر مسعود کون لوگ ہیں۔

[3] میر۔ پرمیشوری میں: مرے سودھ کے، ماتا میں: میری سودھ کئی۔

۲۶۶۔ پرمیشوری: بازگذشتن چاندا بُتخانہ سوے خانۂ خود۔

جو دیو بارِ ہتہ لانچھن لاگا   جاتوں چندر میگھ تر بھاگا
جب دیوتا کے دروازے پر عیب لگ گیا   میں نے جانا چاند میگھ کے نیچے بھاگ گئی
سورہ کراں کرت اُجیاری   پونیوں رات بھئی اندھیاری
جو سولہ تو بیوں سے اُجالا کرتی تھی   وہ پونم کی رات اندھیری ہو گئی
چاند کلنکی چتہہ شکھاتی   ایک کھنڈ نایں تو کھنڈ جاتی
عیب پاکر چاندا دل میں رنجیدہ تھی   بات ایک کھنڈ میں نہیں تھی تو کھنڈ نے جان لی
اینہہ پر جائی مندر اُتری   کنوڑ[ع۱] ہوئی تو پاچھیں پری
اِس طرح سے وہ اپنے گھر جاکر اُتری   جل بھن کر پیچھے کے حصّے میں جاکر پڑ گئی

چڑھی چاند دھوراہر، سرو دھر بیٹھ نوائے
چاندا محل میں چڑھی، سر کو پکڑ کر جھکا کر بیٹھ گئی
نین گانگ مکھ دھوئے، مکھ مَنس دھوئی نہ جائی
مُنہ آنکھوں کی گنگا سے دھویا لیکن چہرے کی سیاہی نہیں دھلتی تھی

۲۶۷۔ بازگشتنِ میناں از بتخانہ سوئے خانۂ خود۔

چڑھی پالکی میناں ناری   ہنس کنور سب جوبن باری
میناں عورت پالکی پر سوار ہوی   ساتھ کی سب جوان لڑکیاں ہنس رہی تھیں
گوواں پوج کیس سکھ آئی   جئی سب گوہن دیو گھر گئی
(میناں بولی) دیوتا کو پوج کر آرام سے آ گیے   جب ہم ساتھ ساتھ دیوتا کے گھر گیے
کھنہہ چاند کر پانِ اُتارا   ہم سنہہ نارہہ چھنار بٹارا
یہاں میں چاند کی عزت اُتار دی   ہم سب عورتیں چھنال بد چلن ہیں ؟
ہنس ہنس پان اڈا کر کھاہیں   ملئیں سہیلن کوڈ[ع۲] کرا ہیں
ہنس ہنسکر بغیر چبائے پان کھا رہی تھیں   آپس میں مل کر سہیلیاں مذاق کر رہی تھیں

ع۱۔ کنوڑ (مرہٹی) = جل بھن کر خاک ہونا۔

۲۶۷۔ پرمیشوری : بازگذشتن۔   ع۲۔ کوڈ = پیار، دلار۔

پانِ اُترا، مَنس مکھ لائی   سو مَنسِ مکھ تھیں دھوئی نہ جائی
(میناں بولی) پانی اُتر گیا اُس کے مُنہ پر سیاہی لگ گئی   اب مُنہ سے سیاہی دھوی نہیں جائیگی

جھمکت آئی پالکی، سُکھ سوں مندر بیٹھ
پالکی جھمکتی ہوی آ گئی، آرام سے گھر میں داخل ہوی
گئی سہیلی گھر گھر، میناں سیج بیٹھ
سہیلی اپنے اپنے گھر گئیں، میناں بستر پر بیٹھ گئی

۲۶۸۔ پُرسیدنِ کھولن میناں را کیفیت بتخانہ۔

کھولن پوچھہ کہہ دھنِ میناں   دیو بارِ کس پائہہ بیناں
کھولن نے پوچھا اے اچھی میناں بتا   دیوتا کے دروازے پر تم نے کیسا بیناں پایا
ہوں تمہہ پوجئی دیو پٹھائی   او پاچھیں تیہہ چاندا آئی
مجھے آپ نے دیوتا کو پوجنے بھیجا   اور پیچھے سے چاندا بھی آگئی
ہم جاناں یہ سہیہ تمھاری   او برگھالت[ع۱] کرت دھماری[ع۲]
ہم سمجھے یہ آپ کی کوی ساتھی ہے   جوانی کی گرمی میں جو اُدھم مچا رہی ہے
تھور بہل جبریں کچھ پرتیوں[ع۳]   آج سیو چاندا کئی کیتوں
تھوڑا بہت جیسا کچھ واپس کیا جا سکا   آج میں نے چاندا کی سیوا کر دی
ای سب لورک کے اُپکارا[ع۴]   بیجی[ع۵] توسوں دیو دوارا
یہ سب لورک کے نیک عمل کا نتیجہ ہے کہ   وہ دیوتا کے دروازے پر مجھ سے بھڑ گئی

بھل بھئیو نوچیا اَد، چاند سکو سر آئی
اچھی طرح نوچا کھسوٹی ہو گئی، چاندا درست ہو کر آگئی

ع۱۔ اُبڑایں (مرہٹی) = اُبّے (کنّڑ) = گرم ہونا، دم گھٹنا، پکنا۔
ع۲۔ دھماری = دھمال = شور غل، گڑ بڑ، اصطلاح میں ملنگوں کی اُچھل کود، گدرکھپور میں دھمال نام کا ایک محلّہ بھی ہے۔
ع۳۔ پرتڑیں (مرہٹی) = اُلٹ کر سینکنا، پلٹنا، اُلٹنا۔
ع۴۔ اُپکار = نیکی، احسان۔   ع۵۔ بیجی = دوسرا، مقابل ہونا۔

نانگ ننگ کئی چھنڈ رتیوں، لیتوں چیر چھنائی

ننگی کو اور ننگی کرکے چھوڑتی، میں اُس کے کپڑے بھی چھین لیتی

۲۶۹۔ طلبیدنِ مِیناں مالن را و فرستادن بر مہر۔

مینہہ مالن توہ بولائی اُرہَن دین مہرین پٹھائی

میناں نے اُسی وقت مالن کو بلایا لالچ دیکر اُسے مہر کے یہاں بھیج دیا

چاند بھُجنگ رائی کئی دِھیا اَئیس نَ کیچ جَس اوئین کیا

(کہہ کہ) راجا کی بیٹی چاندا سیہ اتال ہے جیسا اُس نے کیا، ویسا نہیں کرنا چاہیے تھا

پورنیوں مُکھو دیکھت اُجیارا آپ کلنکی بھا اندھیارا

پونم جیسا چہرہ دیکھنے میں اُجلا ہے خود کلنک لگایا، وہ کالا ہوگیا ہے

مہر مہری کئی بھئی موہِہ کانیں لُورتیوں آگ، اُتر رتیوں پانیں

مجھے مہر، مہری کا لحاظ آگیا تھا ورنہ میں آگ لگا دیتی، اُس کا پانی اتار لیتی

اَس کے دِھیَہ دینھ ٹکرائی اَبہِہ سکورہ، اَنت نہ جائی

اپنی بیٹی کو اِس طرح چھوڑ رکھا ہے ابھی قابو میں کرلو، وہ کہیں چلی نہ جائے

چار بھون جگ دیکھت، مُوسیوں پانگر لاگ

دنیا کے چاروں اطراف نے دیکھا، مجھ سے وہ بد ذات اُلجھ گئی

جیہہ اَکرک اَس لاگئی، جائی دیس تج بھاگ

جسے ایسا کلنک لگتا ہے، وہ وطن چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے

۲۷۰۔ رفتنِ گلفروش در خانۂ رائے مہر و پیش ایستادن۔

مالن پُہپ کرنڈ[1] بھر لئی راج مندر چل بھیتر گئی

مالن نے پھولوں کی ٹوکری بھرلی راجا کے محل کے اندر داخل ہوگئی

مہر ہنہ سیس نائی بھئی ٹھاڑھی کُسم کری، لئی دیس کاڑھی

مہری کے سامنے سر جھکا کر کھڑی ہوی کُسم کی کَل کا ہار نکال کر اُسے دیا

عله۔ کرنڈ = بانس کی ٹوکری، پٹاری۔

ہار جور پھولا پہرائی اَور پھول بھر سیج بچھائی

پھولوں کا ہار گوندھ کر پہنا دیا اور پھول بھر کر بستر بچھا دیا

پھُن مالن بنتی اَودھاری[1] سُنہُہ تہ بنوئی داس تمھاری

پھر مالن نے اپنی عرض پیش کی اگر تم سنو تو تمھاری باندی عرض کرتی ہے

آج لورکیں مندر بلائیوں چاندک اَورہن[2] دیہہ پٹھائیوں

آج میں لورک کے گھر بلای گیی تھی چاند کی بے حیائی سنانے کے لیے بھیجا ہے

جس جن کہا سو کہس، تس ہوں کہی نہ پاروں

جیسا جو کچھ اُس نے کہا، ویسا تو میں نہ کہہ سکونگی

تَبھل مات ہوں دوکھی، کہنہ لگ کہت سنبھاروں

اے ماں مجھے تکلیف ہے، بات کہتے ہوے کہاں تک سنبھالوں

۲۷۱۔ پرسیدنِ مہری مر گلفروش را، و باز نمودنِ گلفروش عیوب[3] چاندا۔

مہرِ کہا سُن مالن مائی جس تیں سُنا تس کہہ آئی

مہری نے کہا اے مالن مای سُن جیسا تونے سُنا ویسا کہہ ڈال

کالھ جو چاند دیو گھر گئی دیو دُوار بٹارت بھئی

کل جب چاندا دیوتا کے گھر گیی دیوتا کے دروازے پر بہت ذلیل ہوی

چار بھون جگ جاتہہ آوا کچھ آپن او بہل پراوا

دنیا کے چاروں طرف کے زایر آے تھے کچھ اپنے اور زیادہ غیر تھے

چاند نہ آچھئی اپنیں پانی بن پانی اُت جیبھ سُکھانی

چاند اپنے پانی میں نہیں رہتی ہے بغیر پانی کے زبان بہت سوکھ گیی ہے

گھر گھر بات دیس پھر آئی کارک دئی مُنہ، نکر نہ جائی

دیس میں گھر گھر یہ بات مشہور ہوگیی منہ میں سیاہی لگای، اب نکلا نہ جاسکیگا

عله۔ اَودھاری = سر جھکا کر عرض کرنا۔

عله۲۔ اَورونہڑ (مرہٹی) = اُترنا، نیچے گرنا، چڑھنا۔ عله۳۔ اصل: عتاب۔

توں راجا کئی دِھیہ سو چاندا کیہیں لوک ہَساوس
اے چاندا تو راجا کی بیٹی ہے، دنیا میں کیسی ہنسی کرواتی ہے
اَو جو پُرکھا سات گئے سرگ توں تِنھِہ لجاوس
اور تیری سات پُشت والے جو جنّت میں گیے اُن کو تو شرماتی ہے

۲۷۲۔ شرمندہ شدنِ مہرِ پھولا از عیوبِ[1] چاندا۔

سُنتہِہ پھولا مہر لجانی — گھڑے سہس جنُ رِیلا پانی
پھولا مہری یہ سُنکر شرمندہ ہوگئی — گویا اُس پر ہزاروں گھڑے پانی پڑ گیا ہو
جَیْس تُسار[2] پُرَیُن دَہ دَہی — تُس ہوئی مہرِ بات سُن رہی
جیسے اوس سے کَلی جل جاتی ہے — ویسی ہوکر مہری بات سُنتی رہی
کَوَن بھانت بَرو گئی بولائی — اِہنہ کَر بورَن لاج گنوائی
(سوچا) یہ کس وجہ سے سسرال سے بلائی گئی — اِس خاندان کو ڈُبانے والی نے شرم گنوادی
کا ہے کِہنہ بِدھ تَیئیں اَوتاری — بَرو اَوتَرتہیٔ مَرتیوں باری
کس لیے خدا نے اِسے پیدا کیا ہے — بلکہ پیدا ہوتے ہی لڑکی مرجاتی
اُس اَورَہن دِہنہ کیہیں سَہے — جَہاں بیاہی تِہنہ کا کَہے
ایسی بے شرمی کیسے برداشت کی جائے — جہاں بیاہی ہے وہاں کیا کہینگے
ڈُہی کَر بورَن، اَگَرَن گوت لجاوَن، دار
دو خاندان ڈُبانے والی، نسل کو بے حساب ذلیل کرنے والی، بدذات
پایَن لاگ کَہِہ مالن، ہَر کی آہ پھنار
مالن نے قدموں سے لگ کر کہا، رو کیے یہ چھنال ہے

۲۷۳۔[3]

راج مَندر تھیں مالن آئی — مَیناں نارِ آئی سَمجھائی
راج محل سے مالن آگئی — آکر اُس نے مَیناں عورت کو سمجھایا

---

[1] اصل: عتاب [2] کہار = پھوار، اوس [3] یہ حرف بیکانیر میں، پرمیشوری میں بھی نہیں۔

مہرِ بِرَونا کَرے بِرائی — چاند کیر مُکھ نے مَس لائی
مہری رنجیدہ ہوکر بلبلا اُٹھی — چاند کے مُنہ سے سیاہی لگادی
مائی، باپ، بُندھ، کُٹُب بِگووَے — روئی روئی چاند کا مُکھ دھووَے
ماں باپ رشتہ دار خاندان کو ذلیل کیا — رو رو کر چاند مُنہ کی سیاہی دھوتی ہے
سَمند بیٹھ دِن لے مُسکائی — مُکھ چُ چَری مَس دھوئی نہ جائی
دِکھانے کو دِن بھر وہ مسکراتی ہے — چہرے پر چڑھی سیاہی دھوی نہیں جائیگی
اَن ہوئی، ہیو دیکھ پھاٹے — پُرکھ نار کَر نا سِک کاٹے
اور ہوتی دل پھٹ کر رہ جاتا — مرد ایسی عورت کی ناک کاٹ دیتا ہے
مَیناں آگ بُجھان کَہہ اُس مالَن آئی
میناں کی آگ بجھ گیی جب مالن نے آکر ایسا کہا
چاند کینھ سَت ڈھیل راہ بِرَنگ ہی آئی
چاند نے سچائی میں ڈھیل دی، اب وہ بیرنگ ہوگیی ہے

۲۷۴۔ طلبیدنِ چاندا برسپت را و فرستادن بر لورک۔

چاندا بِرسپَت سوں اُس کَہا — بھاسوں کُچھ جو چِت مَہنہ اَہا
چاندا نے برسپت سے ایسا کہا — جو کچھ دل میں ہے تجھ سے کہتی ہوں
سَرگ ہُتیں دھرِ پَرا اُٹھاوَہ — اُٹھا سَبد جگ مینٹ نہ کاو
آسمان سے بات زمین پر آئی بے ٹھکانے — بات دنیا میں چلی، کسی سے نہ مٹیگی
اَب یہ بات دیس پھر آئی — اَو دَھئی ڈھانکے رَہ نہ لُکائی
یہ بات اب مُلک میں پھیل گئی — پکڑا کر ڈھکنے سے اب چھپی نہ رہیگی
ہَوں جو سُنیتوں بول پَراوا — جِنھہ ڈَریوں سو آگیں آوا
میں وہ ہوں جو کسی کی بات سُنتی نہ تھی — جس کے لیے ڈرتی تھی وہ آگے آگیا
اَب ہَوں مَرہَوں پیٹ کٹاری — کَیئں رِ سَہب دیس کئی گاری
اب میں پیٹ میں کٹاری مار لونگی — ورنہ مُلک بھر کی گالی سہنی ہوگی

لورہِ کہسِ برسپت، لئی نکرو پرائی

اے برسپت لورک سے کہہ، مجھے لیکر پردیس نکل جائے

آج رات نے نکرو، نہ تزو مروں بجور بس کھائی

آج رات لیکر نکل چلو، نہیں تو صبح زہر کھاکر مرجاؤنگی

۲۷۵ـ گفتنِ برسپت لورک را سخن چاندا۔

آئی برسپت کہا سندیسو   لور چاند لئی چل پردیسو

برسپت نے آکر پیغام بیان کیا   اے لورک چاندا کو لیکر پردیس چلے جاؤ

ساون لاگ، دیو گھر رائی   پاوس[۱] پنتھ نہ ہانڈے جائی

(لورک بولا) ساون لگ گیا، دیوتا گرجتے ہیں   بارش میں راستہ پر چلا بھی نہ جائیگا

نار، کھور[۲]، ند، جر بھر رہے   اِہ سنسار جہاں لہہ اہے

نالے گڈھے، ندی پانی سے بھرے ہیں   اِس دنیا میں جہاں تک بھی ہیں

اونٹی لاگ دھر، بادر آئی   دادر ررہنہ بیج چمکائی

بادل آکر زمین پر اُلٹ گیے ہیں   مینڈک چلاتے ہیں، بجلی چمکتی ہے

پاوس پنتھ کون برپاہی   جیو ڈرائی، ہیہ پھاٹئی چاہئی

بارش میں راستہ کون تلاش کریگا   جان ڈرتی ہے، دل پھٹ جانا چاہتا ہے

اسرد[۳]، سسر رت، ہیونتہِ جات د لاگی بار

سرت، سسر اور ہیونت رُت کے جانے میں دیر نہ لگیگی

چلب چاند کہہ بہیصئی، ہوئی بسنت اُجیار

اے برسپت چاندا سے کہو کہ چلینگے، بسنت اچھا رہیگا

۲۷۶ـ

---

[۱]ـ پاوس (مرہٹی) = بارش، پانی۔   [۲]ـ کھور = وادی، گھاٹی۔

[۳]ـ یہ برسات کے بعد کی تین رُتیں ہیں۔

۲۷۶ـ صرف بیکا نیر میں ـــ پر میسوری میں بھی نہیں۔

سُرج سمنت برسپت پاوا   چاند بار کو جائی جتاوا

برسپت نے سورج کا یہ مطلب پایا   چاند کے پاس جاکر اُسے بتا دیا

ہوہ نہ اُتاور چاندا رانی   اُوے اگست گھٹی وہ سر پانی

اے چاندا رانی تو جلدی نہ کر   اگست (پیڑ) اُگے اور پانی گھٹ جائے

پنتھ تھاک، سایر بھر رہے   گرین بوڈ جہاں لہوا ہے

اِس وقت راستے بند، سمندر بھرے ہیں   جہاں تک ہیں سب پانی میں ڈوبے ہیں

تر اُپر پانی نہ سنبھارے   چلے نہ جائی بیچ ہوئی ہارے

نیچے اُوپر پانی قابو میں نہیں ہے   چلا نہیں جائیگا، بیچ میں رہ جائینگے

تو نکریں کر ہوئی پچھتاوا   جان نہ جائی پھر کو آوا

ایسے میں نکل پڑنے میں پچھتاوا ہوگا   چلا نہیں جائیگا، پھر کون واپس آئیگا

جو اُٹھبے کہنہ آوِ بیر کہہ بہپوئی آئیہہ

اے برسپت تو کہہ اگر آنا کہتا ہے تو اے بیر آجا

چھن رو ہوئی پچھتاو، پہرین موہ نہ پائیہہ

پھر تجھے پچھتانا ہوگا، پھر تو مجھے نہ پائیگا

۲۷۷ـ تفہیم کردنِ برسپت مر لورک را۔

بہپصئی جائی لورد سمجھاوا   بیر چاند چت کوپ اُچاوا

تب برسپت نے جاکر لورک کو سمجھایا   اے بہادر چاند کے دل میں غصہ بھرا ہے

چھاڈ گوور اُہ سیں نہراوب   برد جیو جائی نہر کوی آوب

(کہتی ہے) گوور چھوڑ کر ایسے ہی نکل جاؤنگی   چاہے جان چلی جائے، باہر ہی آؤنگی

سئیں آپن جیو اَس پرچھیوا   رات دِوَس گھن برسئی دیوا

میں نے اپنی جان کو ایسا آمادہ کیا ہے   چاہے رات دن بادل خوب برسیں

پٹوریں کیر دیکھ بو ساو   ہاتھ اوبھ تھئیں پرئی نہ پاو

جلا ہے کی مردانگی دیکھنے کی ہے   ہاتھ اُٹھتا ہے تو زمین پر پیر نہیں پڑتا

پرُوکھ پانِ آگ کا کہئے   جَیئس پَرئی سَرتَیئس سہئے

مرد کے لیے پانی آگ کا ذکر کیا ہے   سر پر جیسی پڑتی ہے وہ جھیلتا ہے

کہا لورسُن بِہپھئی ، ہُوں تو راسِ گناؤں

لورک نے کہا اے برسپت سُن ، میں اب راس معلوم کرتا ہوں

کال دَھرَوں لئی پائنت تَو ہُوں چاند پلاؤں

کل میں سواری لیکر رکھونگا تب چاندا کو لیکر نکل جاونگا[ے]

ے   اِس کے بعد صرف منیر میں یہ بند ہیں :

رَسیدن برسپت بَرچاندا

بہپھئی نارِ آئی سَبھائی   چاندجیو چین نَہُر پھر آئی

چَندَن اَستر تَن لادا   بیئل چَنبا بھر سیس گندادا

تِلک مانگ چُکھ کاجَر کینھی   بِسے پان مُکھ بیرا دیھئی

اَبھرن پہرا اُد گینہ ہارو   ہاتھینہ مِہندی کیا سنگارو

سورہ کراں سَپورَن بھئی   اور لاگ نالِن گھر گئی

جَنہہ نکھت لکھ پائی گرہ جو بھُوئی رَنگ

سُورج سَتھے چاندا پونیو بھئی کلنگ مُلنگ

داستانِ رَسیدنِ برسپت بَرچاندا

دِن بھا بہپھئی آئی تُلائی   بھئی اُناوُل چاندا رانی

سُرَج سَمَت برسپت پاوا   تیل کھانڈ نالِن گھر آوا

پائنت گھر جو چاند مُلائی   بہپھی کہی سُجَن دِن پائی

بہنت چاند لور کہنہ آئی   سیس نائی دھن ٹھاڑھی بھئی

اَٹسن چَلہہ نہ سُدھ کو پاوا   ساجھ چَلہہ نہ کوو گوہن آوا

لورک کہا سُنہہ دَھن چاندا گوَن کرب اب ساجھ

بھوگ براس پرم رَس ہَردی پاٹن مانجھ

۲۷۸۔ رفتنِ لورک درخانۂ زنّاردار و پرسیدنِ وقتِ سعد۔

رَیَن کھیل دِن بھا بھِنسارا   پنڈِت کیں گھر لور سِدھارا

رات کھیل کر چکی ، دن کا سویرا ہوگیا   لورک پنڈت کے گھر کی طرف چل پڑا

بَسوان[1] پنڈِت جائی جگاوا   پاٹا پان بیر کہنہ آوا

بڑے پنڈت کو جاکر جگایا   بہادر کے بیٹھنے کے لیے وہ پڑا لایا

پاٹ[2] بَئی سار دینہ اسیسا   چَندر بھائیں سُورج مُکھ دیسا

پڑے پر بیٹھا کر اُس نے دعا دی   سورج کے چہرے پر چاند کا اثر دیکھا

کاہِ چنت بَرو بھاپَر کاسو   توں رَب جو کینھاں ہم باسو[3]

آپ پر کون سی پریشانی ظاہر ہوی ہے   آپ نے ہمارے گھر کو کیوں عزت بخشی ہے

کاہِ کیا ہم کہہ چِت چَڑھی   بھئی اُجیار بِپر کی مَڑھی

کس لیے ہم پر مہربانی فرمائی ہے   بُڈھے کی جھونپڑی روشن ہوگئی ہے

کہہ جَجمان سو کارن جنہہ لگ راہواں آئیہہ

اے ججمان سبب بتائیے جس کے لیے آپ یہاں تشریف لائے ہیں

چَندر جوت مُکھ اُدنَل کیہہ لگ چِت اُچائیہہ

چہرے پر چاند کا عکس ظاہر ہے ، کس لیے دل اچاٹ ہوا ہے

۲۷۹۔ مقام کردنِ لورک بر نجومی و ساعتِ خوب۔

سورَج کہا مَیں چاند مِلاؤب   سُکر باچ دَئی پُروب چلاؤب

سورج نے کہا میں چاندا کو لیجاونگا   شکر سے بچاکر پورب میں چلا دنگا

گھڑی مانڈ کئی راسس گنائی   سَب ہی سِدھ اُوئیں پنڈِت پائی

وقت طے کرکے اُس نے راسوں کو معلوم کیا   اُس پنڈت نے ہر طرح کامیابی دیکھی

۲۷۸۔ مانچسٹر۔ لیکن منیر میں : داستانِ رفتن بر نجومی پرسیدنِ اورا۔

[1]۔ بسوَڑاں = لنگایت سلسلہ کا بانی۔ [2]۔ پاٹ = سنگھاسن ، تخت۔ [3]۔ باسس = مکان۔

۲۷۹۔ مانچسٹر ــــ منیر میں : مقام کردنِ لورک بر نجومی و کیفیتِ جنگ۔

مور گُنت تُمہہ لورک جانہہ   کہوں بول سو سَچ کر مانہہ

میرے علم کو اے لورک تم جانتے ہو   میں جو کہوں تم اُسے سچ کرکے مانوگے

ایک دُو دئی کال جَہِں مَیں دیکھیوں   اَوگُن ہوئی[1]، پَئی ناہیں لیکھیوں[2]

ایک دو پریشانیاں میں دیکھتا ہوں   لیکن کوی نقصان ہو، یہ مجھے نہیں معلوم ہوتا

آدھی رات جو جائیہہ تب اُٹھ چالیہہ بیر

جب آدھی رات گذر جائے تب اے بہادر تم اٹھ کر چلدینا

سُور اُوَت تُمہہ اُترہ بوڈھ گانگ کے تیر

سورج نکلنے تک تم اتر جانا بوڑھی گنگا کے کنارے پر

۲۸۰۔ فرود آوردنِ لورک چاندا را و باخود بُردن۔

رات بھئی تو لورک آوا   میل برہ گے آپ جَنا وا

رات ہوی تو لورک آیا   رسّہ پھینک کر خودکو ظاہر کردیا

باٹ جُہت پچھنِ چاندا ہوتی   لیتس اُبھرن مانک موتی

چاندا ابھی اُس کی راہ دیکھ رہی تھی   اُس نے زیور ہیرے اور موتی لے لیے

اَنکُڑی لائی لور تَس تانا   آوَت سُورج چاند پَہِئی جانا

رسّہ میں کانٹا لگاکر لورک نے ایسا تانا   سورج نے آتی ہوی چاندا کو جان لیا

پُرتھمی میل اَرتھ سب دیتِس   پاچھیں سُورج چاند دُھن لیتِس

پہلے سب چیزیں گراکر دیدیں   پھر سورج نے چاندا عورت کو لے لیا

چاند سُورج کے پائین پَری   سُورج چاند لَئی ہاتھیں دَھری

چاندا سورج کے قدموں میں آپڑی   سورج نے چاندا کو لیکر ہاتھ پر رکھ لیا

نِس اَندھیار، نیر وگھن، برَسئی چاندہِ سُورج لُکائی

رات اندھیری، پانی تیزی سے برس رہا تھا، سورج نے چاند کو چھپا لیا

ع۱۔ اَوگُن = عیب   ع۲۔ لکھنا = دیکھنا۔

۲۸۰۔ بانچسٹر۔ لیکن مینر میں: داستان آمدنِ لورک درخانۂ چاندا بر لورک۔

بیگ بیگ کئی چالے دواد، جانوں جائی اُڑائی[1]

تیزی تیزی سے دونوں چل دیئے، گویا وہ اُڑے جاتے تھے

۲۸۱۔ لباسِ سیاہ پوشیدہ، روانہ شدنِ لورک و چاندا۔

کالی جھگّا[2] پہر دوئی چالے   رَچے کرنج چاند سر گھالے

کالے لباس پہن کر دونوں چل دیئے   بانس کی ٹوکری چاند کے سر پہ رکھ لی

ع۱۔ اِس کے بعد صرف مینر میں یہ بند:

داستانِ آمدنِ چاندا از بر قصر و رفتن ـ

نی لورک گھر باہر دِکھاوا   دیکھ چاند کِھ پچھہ لاوا

بَچلَہہ لور پُن ہو بھنسارا   لاگ گُہار سب لوگ ہمارا

کَنت بِسُن پاوُئی باوَن بیرو   برہ مُگدھ پُن مور سریرو

اوہِ دیکھت کوئی جائی نہ پارئی   بولت بول مانجھ سُنہہ مارئی

اَرجُن جَہِس دَھنک کر گہئی   اوہِ کے ہاک نہ سُنئے سہی

کہہ لور سُنہہ تُمھ چاندا آئسے مُنہہ نہ ڈرائی

براد رُوپچند باتھا ماریوں اَب باوَن پر جاؤ

داستانِ شمشیر و سپرِ لورک گرفتنِ میناں

اَوڈُن کھانڈ میناں لے سوتی   بَسہ رَس جاگ برہ کے بھوتی

دُہہ کُل کھنبہہ روئی سنچارا   کرنہہ ہَہت جَن اُٹھئی جھنکارا

مَیناں مانجر رُوپ مُراری   اِہہ گُن کَیتہہ نہ دیکھوں ناری

اَوڈُن کھانڈ کنداس دُھرا   نین نیر چھچھ کاجر جھرا

کاو اُونچ نہ بولس بولو   اَوگُن کرت راکھ مور تولو

اَت سَروپ سیانی اَو گُونتی نار سنجوگ

تُمھ چاندا مَن راتا مُہہ پرا بجوگ

۲۸۱۔ بانچسٹر۔ لیکن مینر میں: پیشتر روانہ شدنِ لورک و چاندا۔

ع۲۔ جھگّا (مرہٹی) جھنگولا، ڈھیلا لباس، عبا۔

اوڈَن کھانڈ لور کر گہا   دُئی جَن چلے نہ تیسر آہا

تلوار اور ڈھال لور نے ہاتھ میں لی   دونوں شخص چل پڑے، تیسرا نہیں تھا

کَر گہہِ نِسَری دَھنک کُواری   اِہِنہ بدھِ چَلی سو چاندا ناری

ہاتھ میں کمان لیکر شہزادی نکلی   اِس صورت میں چاندا عورت روانہ ہوی

گوُوَر چھاڈ کوس دَس گئے   چھاڈ باٹہِ او بُٹوہی سبھئے

گوور چھوڑ کر وہ دس کوس گیے   راستہ چھوڑکر وہ پگڈنڈی پر ہولیے

کھرگ پساہت کُنورو بھائی   چَلُہِہ چاند سو بھیٹتی جائی

یہاں میرا بھای کنورو تلوار لے رہا ہوگا   اے چاندا چلو اُس سے ملتے چلیں

سُورج چَلا لَئی چاندہِ، کِیی گووَر اَندھیار

سورج چاندا کو لیکر چلا، گودر کو اندھیرا کرکے

بیج لَوَئی گھن گرجئی، نِسَر نہ کو او پار

بجلی چمکتی تھی، بادل گرج رہے تھے، کوی باہر نکل نہیں رہا تھا

۲۸۲۔ شناختنِ کنورو لورک را درمیان راہ از پسِ او چاندا۔

کنورو اَگمَن چینھاں لورو   دھاوا سِنگھ چلا سیہ گورو

کنورو نے آگے سے لورک کو پہچان لیا   بھاگتے شیر سے سب جانور چل پڑتے ہیں

پاچھیں ہیرت چاندا آئی   جیو کنورو کر گیئو اُڑائی

پیچھے سے چاندا کو آتے دیکھکر   کنورو کی جیسے جان ہی نکل گیی

کہیس لور تُمہِنہ بھلا نہ کیا   کِت لَئی چلے مہر کئی دِھیا

کہا اے لورک تم نے اچھا نہیں کیا   مہر کی بیٹی کو لیکر تم کہاں چل دیے

تِریہہِ جَرَم ٹانک[ع۱] بُدھِ ہوئی   تِنہہ کے سَنگ نہ لاگئی کوئی

عورت کے پاس زندگی میں تھوڑی عقل ہوتی ہے   اِن کے ساتھ کوی لگا نہیں کرتا

۲۸۲۔ مانچسٹر۔ لیکن جنیر میں: شناختنِ کنورو لورک را۔

ع۱۔ ایک ٹانک = نَو یا چار ماشہ۔

بوڑھیہ کھولن تُمھری مائی   تیہہ کئی مَیا نہ تُمہِنہ چِنت آئی

تمھاری ماں کھولن بڑھیا ہے   اُس کی محبت کا خیال بھی تمھیں نہ آیا

بار بیاہی مَیناں مانجَر لورک آہ تُمھاری

میناں مانجری تمھاری بچپن کی بیاہتا ہوی ہے

بارِ بوڑِ رَرِ مَرِہِہنہ کرہُ نہ چِنت ہَماری

وہ بچی اور بوڑھی چلا چلّاکر مرجائینگی، خیر ہمارا تم خیال نہ کرو

۲۸۳۔ گفتنِ چاندا کنورو را حکایتِ عشق۔

چاند کہا کنورو سُن باتا   لور مورِ جیو ایکَئیں راتا

چاندا نے کہا کنورو ہماری بات سنو   لورک اور میری جان ایک خون سے ہے

جَبَتِیں جیو نہ چھاڈوں کا او   دُہُنہ دِس بھئے سو لوگ بٹاو

جب تک میں زندہ ہوں کبھی نہ چھوڑدونگی   دور تھے ہوتے ہیں جو لوگ الگ ہوتے ہیں

ہَوں اونہہ کے، وہ چِنت بَس مورے   کاہِ کنورو ہوئی رو ئیں تورے

میں اُن کے، وہ میرے دل میں بستے ہیں   کنورو تیرے رونے سے کیا ہوتا ہے

اِنہہ بدِھ[ع۱] دیکھ دیستَر لیئوں   کاہ کہَوں اَن اُتّر دیئوں

اِن کی خاطر میں نے جلا وطنی لی   اور کیا کہوں اور تمھیں جواب دوں

تُمہہِ ہَم تَج جائب پَردیسو   مُئیں دُکھ کینھ پَرُوکھ کَرکھیسو

تم کو چھوڑکر ہم پردیس جائینگے   میں نے اِسی غربت کے لیے مردکا بھیس کیا ہے

ہَوں مہر کئی دِھیَہ سو چاندا، جَہِوں بھوَن اُجیار

میں مہر کی وہ چاندا بیٹی ہوں جس سے چاروں سمتوں میں اجالا ہے

کَوَن اَجوگ[ع۲] سَنگھ مِلیئو، کنورو بھائی تُمھار

کون سی جدای کے ساتھ اے کنورو تمھارا بھای ملا ہے

۲۸۳۔ مانچسٹر۔ لیکن جنیر میں: گفتنِ چاندا کنورو را جواب۔ اور بھوپال میں: ملامت کردنِ کنورو چاندا را۔

ع۱۔ بدِھ = ترکیب۔   ع۲۔ اَجوگ = فراق، جدای۔

۲۸۴۔ جواب دادنِ کنورو با اہانت چاندارا۔

اُس چاندا تُمہنہ لاج گنوائی   سَرگ ہَتیں دَھرِ اُترِ آئی

اے چاندا تم نے شرم ایسی گنوادی   آسمان سے اُتر کر تم زمین پر آرہی ہو

تکھ کارسے بِنس رَہی گوواری   پاکھ پاکھ دِن ہوئی اَندھیاری

اے شاہزادی تم کالے مُنہ سے رات بسر کردگی   ہر پندرہ واڑسے کے دن اندھیرے ہو گیے

رَہُ نہیں چاند مُنہہ لَجائی   اُس کہہُ ہوئی گوور کئی جائی

اے چاندا تم شرمندہ ہوکر چپ نہیں ہوتیں   کہو گوور کی ایسی کوئی بھی بیٹی ہوگی

بارہ مَندر رَین دِن دھاوَسِ   سُورج سیج اُجیاری راوَسِ

رات دن بارھوں جگہ تم دوڑتی ہو   اُجالے میں سورج کے بستر پر عیش کرتی ہو

تج جیو سوک رب رَہئی لُبھائی   کہوں بات توں کھن نہ لجائی

زمانے کی ملامت بھولکر لورک کو لبھایا ہے   بات کیا کہوں، تم ذرا نہیں شرماتی ہو

دان گھرک کر رترمل، لورک بھائی ہمار

میرا بھائی لورک تلوار چلانے میں ماہر ہے

تورے نلج اَماوَس، کِرِ جو کینہ اَندھیار

تو بےشرمی کی اماوس ہے جس نے خاندان کو اندھیرا کردیا

۲۸۵۔ وداع کردنِ لورک با کنورو و پیشتر رفتن۔

دَھر کنورو لورک کنٹھ لاوا   نین نیرو بَھر گانگ بَہاوا

کنورو کو پکڑکر لورک نے گلے لگایا   آنکھوں میں آنسو بھر کر گنگا بہادی

گینہہ چھاڈ کنورو پایَن پَرا   بِرَہ دگدھ گھایَر جَنُ رَرا

گلے کو چھوڑ کر کنورو قدموں میں گر گیا   فراق کی آگ کا زخمی گویا چلّا پڑا

دیکھ سُں چاندا چِتہنہ سَنکانی   مَکُ نَہ لور چھاڑئی مور کانی

یہ دیکھ کر چاندا کو دل میں فکر ہوئی   کہیں لورک میرے ساتھ کو ہی نہ چھوڑدے

---

۲۸۴ ۔ مانچسٹر ۔ لیکن متن میں : ملامت کردنِ کنورو چاندارا۔

کَتِک ماس کھیلُ رُت گائی   ہَم پُھن کنورو کھیلت آئی

ماہ کاتک میں موسمی گیت گاکر کھیلو   پھر اے کنورو ہم بھی کھیلنے آئینگے

ٹھاڑھے کنورو ہَردی باٹا   چَلَن دیہہُ چاند سَنگھاتا

(لورک بولا) کنورو ہم ہلدی کے راستے میں ہیں   اب تم مجھے چاندا کے ساتھ جانے دو

مائی کھولن اَو مَینان، کہہُ سَندیس اُس جائی

تم کھولن ماں اور مَینان سے جاکر یہ پیغام کہدینا

پیہَر جان نَہ پاوَئی مانجَر، رَہئی کھولن کے پائی

مانجری (مَینان) پیہر جانے نہ پائے، کھولن کے قدموں میں رہے

۲۸۶۔ روانہ شدنِ لورک و چاندا بہ شتاب۔

چَلے دوؤ بُھئیں پاو نہ دَھر ہیں   پیگ بیگ اُتاوَر بھَرِ ہیں

دونوں چل دیے، زمین پر پیر نہ رکھتے تھے   قدم بہت تیزی سے اٹھا رہے تھے

چَلا لور مِلِ چاندا آئی   کھولن مَینان پَسَری مائی

لورک چل پڑا چاندا آکر اُس سے مل گئی   کھولن مَینان کی یاد آرہی تھی

چاندہِنہ دیکھ لور کہنہ کہا   کیہِیں بَھیئو مِلَن جو چِنت آہا

یہ دیکھکر چاندا نے لورک سے کہا   جب اتنی فکر تھی تو ملاقات کیسے ہوئی

اَو اُس کہا سُتہہُ توں لورا   تیکیں مَن چِنت کرِ ہیں تورا

اور ایسا کہا کہ اے لورک تو سن   دل میں تیری فکر اچھی طرح رہیگی

تورے سَنیہ چھاڈیوں گھر بارد   کئی بورہُ کئی لاوَہُ پارو

میں نے تیری محبت میں گھر بار چھوڑ دیا   اب چاہے ڈبادے یا پار لگا دے

سانجھ پَری دِن اَنتھوئی لورک چاندا دوئی

شام ہوگئی، دن تمام ہونے لگا، لورک اور چاندا دونوں تھے

اَو گھٹ گھاٹ گانگ کے، رَہے پُرُوکھ تِرسوئی

گنگا کے ایک اوگھٹ گھاٹ پر وہ مرد اور عورت تھے

۲۸۷۔ رسیدنِ لورک و چاندا بر گنگا و اشارت کردنِ چاندا ملّاح را۔

گانگ سرس سئی اُو تیہہ تِرناں   لورک جائی لیت ایک چھرناں

گنگا بڑھی ہوی تھی، اُسے پار کرنا تھا   لورک نے دھوکے کی ترکیب کی (خود کو چھپالیا)

چاندا پھر پھر آپ دِکھاوا   تِکُ کھیوٹ موہِ دیکھنت آوا

چاندا گھوم گھوم کر خود کو دِکھانے لگی   شاید مجھے دیکھکر کوی ملّاح آجاے

سُرنگا ٹھاؤں جو کھیوٹ آوا   کر کنگن چاندئیں چمکاوا

ایک ملّاح جیسے ہی ناو کے پاس آیا   ہاتھ کے کنگن چاندا نے چمکا دیے

کھیوٹ دیکھ اُچنبھئی رہا   تریا ایک اکیرئیں آہا

کھیوٹ یہ دیکھکر اچنبھے میں رہ گیا   ایک عورت اکیلی ہی موجود ہے

کھیئی ناؤ، وَہَنہ دیکھوں جائی   کَون نار کہواں ہُت آئی

ناو کھیئی کہ وہاں جاکر دیکھوں   کون عورت ہے کہاں سے آئی ہے

سُرنگا پیل چلائیس کِھن کِھن   چِنتیہہ سنکھائی

ناو بہت تیزی سے چلائی، ہر لمحہ اُس کے دل میں شبہ ابھرتا تھا

کاہ کہیو کس پوچھیو کیس   اِہواں آئی

کیا کہوگے، کیسے پوچھوگے، کس طرح یہاں تک آئی ہے

۲۸۸۔ عاشق شدنِ ملّاح از دیدنِ جمالِ صورتِ چاندا۔

کھیوٹ دیکھ بِمُوہا رُوپا   اَبھرَن بَہُل سو نارِ سُروپا

کھیوٹ حسن کو دیکھکر فریفتہ ہوگیا   زیور بہت ہیں، اور عورت بھی حسین ہے

دَئیہہ گوسائیں پوجئی آسا   اُس تریا جو آوئی پاسا

اے خدا آپ نے میری امیدیں پوری کیں   ایسی عورت جب میرے پاس آگئی

کہا ناؤ پردیسی چاہُو   بَیٹھ سُرنگا باٹ گہا ہُو

کہا اے پردیسی کیا تم ناو چاہتی ہو ؟   اِس کشتی پر بیٹھکر اپنی راہ پکڑو

۲۸۷۔ مانچسٹر۔ لیکن عنوان ہیں : داستان نمودنِ چاندا دہستانِ ملّاح را۔ عــه۔ صفحہ ۲۰۰ کے حاشیے ہیں

لور چاند دوئی سُرنگا چڑھے   ایک کاٹھ کے دواو گڑھے

لورک چاندا دونوں کشتی پر سوار تھے   دونوں ایک کاٹھ کے گڑھے ہوے تھے

کھیوٹ ٹھاڑھ اَرو اَرہتہ رہا   کریّا لور آپ کر گہا

ملّاح اُسی پار کھڑا رہ گیا   لورک نے چپّو اپنے ہاتھ میں لے لیے

صفحہ ۲۰۰ کا حاشیہ :

عــه اِس کے بعد مانچسٹر میں درج ذیل اشعار بھی ہیں

چاندا نارِ اُتاوَر چلی   کھیوٹ کہا بات سبَے بھلی

گیی چاند جَہنہ لورک رہا   کھیوٹ سُرنگا بَنس ایک اَہا

گُن باندھی وہ کھیوٹ سُرنگا گھیریس آئی

لیکے پار اُتاروں سو دَھنِ جو نَہر لو گہنہ آئی

سوار شدنِ لورک و چاندا بر کشتی

مانجھ گانگ ہُت کھیوٹ کہا   کَون نارِ گھر کہواں اَہا

رَین کہاں تُم کینھ بَسیرا   ندِ نیَر نہ دیکھوں گاوں نہ کھیرا

گھر ہُنت بَھیا چلیوں رِسائی   بھر ایک رات گانگ ہُوں آئی

توں رہری کے جات اَکیلی   ساتھ نہ کوؤ سَکھی سَہیلی

کاہ نہ کوؤ بتاوَن آوا   جنہہ گھر آہ سو آوَنہ پاوا

ساسِ نَنَد مور بھاکھیوں دیکھ نہ گنوہَنہ پنار

پیا سَن مور سائی بردھا یَہنہ چھاڑیوں گھر بار

گزار شدنِ لورک و چاندا از آبِ گانگ

چاندہ کھیوٹ سوں اُس کہا   اَبھرَن مور وِہنہ پارِہہ اَہا

کھیوٹ سارنگ کھانچ کئی آوا   بولتہنہ لورک ہاتھ اُچاوا

دیتھ ترائی کھیوٹ کہے   دوئی جن چلے نہ تیسر اَہا

اِس کے بعد وہی اشعار جو متن میں ہیں یعنی عــه لور چاند ....

آگیں چاند سیانی   پاچھیں لورو بیرو

آگے ہوشیار چاندا تھی اور پیچھے   بہادر لورک تھا

دَہئی سَنجوگے گانگ تَر آئے   بوڈت پاوا تیرو

خدا کے فضل سے گنگا کے پار ہوئے   ڈوبتے ڈوبتے کنارہ پاگیے

۲۸۹۔ آمدنِ باوَن بر کنارۂ گنگا و پرسیدنِ ملّاح را۔

تَو لَہہ باوَن آئی تُلاناں   پوچھا کھیوَٹ پرَم جُھلاناں

تب تک باون بھی تیزی سے آپہنچا   عشق میں جھوت ملّاح سے اُس نے پوچھا

چیرا چیرے مورے دوئی   اِہنہہ مارگ تَئیں دیکھے کوئی

میرے دو باندی اور غلام   اِسی راستے پر کوئی تو نے دیکھے ہیں

سُن کھیوَٹ مُکھ دیکھت ہَنسا   کُنوَر کُنوَری اِک اِہواں بَسا[۱]

یہ سُنکر اُس کا منہ دیکھکر کھیوٹ ہنس پڑا   کہا ایک شہزادہ شہزادی البتہ یہاں آئے تھے

پُرُوکھ لُکان، تِرِی دِکھراوا   ہَوں رَنگ راتا لوہ کیں آوا

مرد چھپا ہوا تھا، عورت نے خود کو ظاہر کیا   اُس کے حسن کا فریفتہ ہو کر یہاں تک آگیا

اوہ راجا، اوہنہ رانی جانی   کہوں ساچ توہ جان نِکھاتے[۲]

میں اُسے راجا اور اُس کو رانی سمجھا   سچ کہتا ہوں تمہیں پیچھے سمجھکر وہ نکل گیے

۲۹۰۔ در گانگ افتادنِ باوَن و دنبالِ لورک کردن۔

دُھنک بان باوَن سَر دَھرا   لورک دیکھ گانگ مَہنہ پَرا

باون نے تیر کمان کو سر پر رکھا   لورک کو دیکھکر گنگا میں کود پڑا

جَو لَہہ باوَن پار نہ بَیٹھو   تَو لَہہ لور کوس چھہ گیئو

جب تک باون پار نہیں ہوا تھا   تب تک لورک چار کوس چلا گیا

۲۸۹۔ مانچسٹر۔ لیکن حیدر میں: داستانِ آمدنِ باوَن شوہرِ چاند، پرسیدن۔

[۱]۔ بَسٹریں (مرہٹی)، بیٹھنا، سوار ہونا۔   [۲]۔ نکھرٹیں (مرہٹی) = نکلنا۔

۲۹۰۔ مانچسٹر۔ لیکن حیدر میں: داستانِ دنبالۂ چاندا و لورک دویدنِ باوَن۔

سانس مار باوَن تَس دھاوا   مار پَیارُوں[۱] جانِ نہ پاوا

سانس روک کر باون اِس طرح بھاگا   مار کر پھینک دوں، جانے نہ پائے

جَس رے گووارو چَراوَئی گاہی   اپنے کَرَئی سو دھاتی پَرائی

جس طرح گووالا گائے چَراتا تھا   اپنی حد تک وہ دوڑ بھاگ کرتا تھا

جَو جَو دھاوَئی پاوَئی کھوجُو   اِہنہ پَرہَنَس[۲] تو رَہئی نہ روجو

جیسے جیسے نشان پاتا بھاگتا تھا   یہ پریشانی روز نہیں رہیگی

اوی رے چَلہِنہ، یہ دھاوَئی، مِلا کوس دَس جائی

وہ چلتے تھے یہ دوڑتا تھا، دس کوس جاکر یہ مل گیا

اونچا رے بِرکھ سُہاوَن ایک ہَت لورک لینھاں آئی

لورک نے ایک اونچے اور سہانے درخت کو لے لیا تھا

۲۹۱۔ خبر کردنِ چاندا، باوَن می آید، و آمدنِ باوَن۔

چاندَئیں دیکھا باوَن آوا   بَچَن نہ آوَئی، دانت کَپاوا

چاند نے دیکھا کہ باون آگیا ہے   لفظ نہیں نکل سکا، دانت کانپ گیے

پھِر جو لورَک پاچھیں ہیرا   باوَن آئی باگھ جَس گھیرا

پھر لورک نے جب پیچھے گھوم کر دیکھا   باون نے آکر شیر کی طرح گھیر لیا تھا

مُنکھ پھِرائی لور سیوں کہا   اَی دیکھ باوَن آوَت اَہا

اُس نے منہ گھما کر لورک سے کہا   یہ دیکھو باون آرہا ہے

دُھنک چَڑھائی باوَن کَر گَہا   تَس ماروں جَس دیہہ نہ رَہا

باون نے ہاتھ میں لیکر کمان چڑھالی   ایسا ماروں کہ جسم بھی باقی نہ رہے

اَوہَٹ ہَنتیں باوَن سَر میلا   سورے لورَک اَو ڈُن ٹھیلا

دور ہی سے باون نے تیر چھوڑ دیا   اُس کو تو لورک نے ڈھال سے روک لیا

---

[۱]۔ پَیارولا = بھاگ جاؤں۔   [۲]۔ پَرہَنس (مرہٹی) = چوٹ، وار، ہنسی کی نقل۔

۲۹۱۔ مانچسٹر۔ لیکن حیدر میں: داستانِ ترسیدنِ چاند از آمدنِ باوَن۔

اَوڈَن پھوٹ لِہاوَٹ پھوٹا اَو لورک کئی باہنہ

ڈھال ٹوٹ گئی ' لہاوٹ بھی پھوٹ گئی اور لورک کی باہنہ بھی

اوچا بِرَکھہ آنب کر لورَک لینھی چھانہہ

آم کا وہ درخت بھی اُکھڑ گیا لورک نے جس کی آڑ لی تھی

۲۹۲۔ گفتنِ چاندا مر باون را۔

سُن باوَن کہہ چاند کُواری   کاہِ لاگ[ع۱] تُمہنہ کینھ گھاری[ع۲]

شہزادی چاندا نے کہا اے باون سُن   موقع کو تم نے کس لیے کھو دیا تھا

مائی باپ جَو دینھ بیاہی   بَرَس دِوَس ہَوں تُمہہ پہنہ آہی

ماں باپ نے جب بیاہ کر دیا تھا   میں برس دن تک تمھارے پاس رہی

پِرَم کہانَ ' کینھ نہَ باتا   تَیئیں نَہِہ دیکھیو کار کہ راتا

تم نے کیوں محبت کی بات نہیں کی   تم نے نہیں دیکھا میں کالی ہوں یا سرخ

سُوَن مُناں ہُت تُمہنہ رے اُونائیوں   تَرَس مئیوں، پئی سیج نہَ پائیوں

کان اور دل سے خود کو تمھارے حوالے کیا   ترس کر مر گئی، لیکن تمھاری سیج نہ پای

جَس آئیوں تَس مُکّیں گیئوں   دَہی کا لِکھا سو مَیئیں پئیوں

جیسی آئی ویسی ہی میکے واپس گئی   قسمت کا لکھا تھا وہی میں نے پا لیا

بَہُر جاؤ گھر آپنے کہا سُنَہہ جو مورد

اپنے گھر واپس چلے جاؤ، اگر تم میرا کہنا سُن رہے ہو

راؤ رُوپچند بانٹھا مارا سو یہ کوں کوں لورد

یہ وہ بہادر لورک ہے جس نے راجا روپچند کے بانٹھا کو بھی مارا ہے

۲۹۳۔ جوابِ دادنِ باوَن چاندا و انداختنِ تیرِ دوُم بَرا او۔

۲۹۲۔ مانچسٹر۔ لیکن میر میں: داستانِ دنبالۂ چاندو لورک دو یدنِ باون و گفتنِ چاندا باون را با حضورِ لورک۔

ع۱۔ لاگ = موقع، رشتہ۔   ع۲۔ گھارڑیں (مرہٹی) = کھو دینا، گم کر دینا۔

۲۹۳۔ مانچسٹر۔ لیکن میر میں: داستانِ جواب گفتنِ باون با چاندا۔

اَبے پاپَن توہِ کا مَاروں   ناک کاٹ کہہ دیس نِساروں

اے پاپن میں تجھ کو کیا ماروں   تیری ناک کاٹ کر کس دیس میں نکال دوں

توہِ جَس تِری کوڈاں[ع۱] گھَس لیئے   بات کہت اَن اُتر دیئے

تیری جیسی عورت کو گڑھے میں گاڑ دینا چاہیے   بات کہتی ہے اور بیکار جواب دیتی ہے

کَس لورک سیوں موہِ ڈراوَس   تو بُڑ بول، جان جو پاوَس

تو مجھے لورک سے کس طرح ڈرا رہی ہے   تو بڑا بول بولتی ہے کیا جانے پائیگی

توہِ لگ لورک جیو گنوادا   بھینٹ بھئی اَب جان نہَ پادا

تیرے لیے لورک اب جان گنوا رہا ہے   وہ قربان ہو گیا، اب جانے نہ پائیگا

بِکھ مار اوڈَن مَئیں پھوریوں   کاٹوں موںڈ بھوا ڈَنڈ توریوں

دیکھا کہ مار کر میں نے ڈھال توڑ دی ہے   اُس کا سر کاٹونگا، بازو توڑ دونگا

اُس سُن لورک بِسنگھ جَس کوپا اَوڈَن لئی پَٹ تار

یہ سنکر لورک کو شیر کی طرح غصہ آیا، ڈھال کو سنبھال لیا

باوَن ایک پُھنک[ع۲] سَرچھاڈا گیئوں بِرکھ سوں پھار

باون نے ایک تیر چھوڑا، جو پیڑ کو پھاڑ کر نکل گیا

۲۹۴۔ پند دادنِ چاندا لورک را و انداختنِ باوَن تیر سوم۔

چاند کہا اَب دیوَرد لیجئی   گاڑھے اَوکھد ڈھیلا دیجئی

چاندا نے کہا اب دیوار کی آڑ لے لو   مشکل کا علاج یہ ہے کہ ڈھیل دیدو

دو سر گیئیں رَہا اَب ایکو   لور بیر کیئوں ٹیکو

دو تیر بیکار گیے، اب ایک رہ گیا ہے   اے بہادر لورک کسی طرح اِسے روک لو

یہہ سر میل پُھن نیر نہَ آوَئی   جو آوَئی تو جیو گنواوَئی

اِس تیر کو چھوڑ کر وہ قریب نہ آئیگا   اگر آئیگا تو جان گنوائیگا

ع۱۔ کونڈا (مرہٹی) = بھوسا۔   ع۲۔ پُھنک سر = پھنکار سے، زور سے۔

۲۹۴۔ مانچسٹر۔ لیکن میر میں: داستانِ چاندا گفتن پناہ دیوار گیر دانے لورک۔

گاڑھے روسں جو گھات[3] سنچارو   گرجا دیوُرو اُٹھا جھنکارو[4]

بڑے عقدہ میں یہ تیر بھی اُس نے چلایا   گرج ہوئی' دیور میں جھنکار پیدا ہوگئی

باؤن بان پہونا آئے   مارسِ دیورو گیئو اُڑائے

باون کا یہ تیر بھی آپہنچا   دیور میں مارا تھا اور وہ اُڑ گیا

بر[5] باؤن کر بھاگا' چاندئین کہا پچار

چاندا نے للکار کر کہا' باون کی قوت بھاگ گئی

اُنتھوا سُکر' سُرج پرگاسا' جانئی سبہ سنسار

سُکر (باون) ڈوب گیا' سورج (لورک) نکل آیا ساری دنیا نے جان لیا

۲۹۵۔ گفتنِ باؤن لورک را بعد افتادنِ ہر سہ تیر خالی۔

دیور مانجھ لور سر کاڑھا   اَوڈن پھوٹ پیٹ ہُت ٹھاڑھا

دیور میں سے لورک نے سر نکالا   پھوٹی ہوئی ڈھال پیٹ پر رکھی تھی

لئی چاندہِ آگیں کئی چلا   لور بیر پاچھیں بھا بھلا

چاندا کو لیکر' آگے کرکے وہ چلا   لورک بہادر اُس کے پیچھے بھلا تھا

باؤن کہا باچ ہئی موری   تورے پُرکھ' وہ تریا توری

باون نے کہا یہ میرا اقرار ہے   تو اُس کا مرد' وہ تیری عورت ہے

لوک کُٹنب ہوں آکھوں جائی   مَیں توہِ دیھنی گانگ اَنہائی

دیس اور خاندان میں جاکر کہدونگا   میں نے گنگا میں نہاکر یہ تجھے دیدی

لورک پھر گھر آپنے جائی   بولیہ پاچھیں لکھین بُرائی

اے لورک تو اپنے گھر واپس چلا جا   بعد میں اگر کوئی بُرائی دیکھو تو تم کہنا

چاند کہئی سو مورکھ جو اُرَسہنہ پتیائی

چاندا نے کہا جو ایسی بات کا یقین کرے وہ بیوقوف ہے

---

[3]۔ گھات = عمدہ موقع، داوں پیچ۔ [4]۔ جھنکار = جھنجھناہٹ، جھٹکا، لرزش۔ [5]۔ بر (مرہٹی بڑ) = ل ا ا ا

۲۹۵۔ مانچسٹر۔ لیکن مینر میں: داستان گفتنِ باؤن و سخن خود را۔

جاکر بار بیاہی بیجئی سو ہوئیھے کس بھائی

جس کی بچپن کی بیاہی لے رہے ہو وہ بھائی کیسے ہوجائیگا

۲۹۶۔ انداختنِ باؤن کمان و افسوس کردن۔

باؤن دھنک سو دینھ اُداری[1]   بارہ بَرکھ تجی تیئیں ناری

باون نے اب کمان کو نیچے ڈالکر کہا   بارہ برس بعد میں نے اُس عورت کو چھوڑدیا

ہم جاناں دھنکہہ سِدّھ[2] پائی   بان بھروسیں تری گنوائی

میں نے سمجھا کمان سے مقصود مل جائیگا   تیر کے بھروسے پر عورت کو میں نے گنوادیا

گے دھس لیئی گانگ نہنہ پراؤں   بوڑہِ مرؤں نہ کر لئی دھراؤں

اب میں گنگا میں جاکر کود پڑونگا   ڈوب مرونگا لیکن ہاتھ میں کمان نہ لونگا

اب ہوں دھنک ہاتھ کس کروں   برو کنٹھ سار کٹاری مروں

اب میں کمان کس طرح ہاتھ میں لونگا   اچھا یہ ہے کہ گلے میں کٹار مار کر مرجاوں

برو یہ آنکھ نہ دیکھت آئی   لئی گا سورج چاند بھلائی

میں آنکھوں سے یہ دیکھنے کاش نہ آتا   سورج (لورک) چاندا کو بہلا کر لے گیا

جو یہ موری بار بیاہی' مائی دینھ او باپ

یہ میری بچپن کی بیاہی ہے' اِس کے ماں اور باپ نے مجھے دی تھی

راج کرو جم لورک' چاندہِ کھائیہہ سانپ

اے لورک تم ہمیشہ عیش کرو' چاندا کو سانپ کھائیگا

۲۹۷۔ بازگشتنِ باؤن و ملاقات کردنِ لورک و چاندا با بودیا۔

باؤن پھر گودر دِس بھٹے   لور چاند دُئی آگیں گئے

باون گودر کی طرف واپس ہولیا   لورک اور چاندا دونوں آگے چل دیے

---

۲۹۶ مانچسٹر۔ لیکن مینر میں: داستان انداختنِ باؤن تیر و کمانِ خود را بر زمین زد۔

[1]۔ اُداری = تأمل کے ساتھ۔   [2]۔ سِدّھ = کامیابی۔

۲۹۷۔ مانچسٹر۔ لیکن بقولِ شیرانی: آمدن گردوں کشانِ رد کرنکا و رسیدن برائے چاندا (مقالاتِ شیرانی ج ۲ ص ۵۲)

رائی کرنکا بودیا دانی   مانگئی دان جِہِس جگ نہ آنی
راے کرنکا کا بودیا نامی محتسب آیا   ٹیکس مانگتا تھا جیسا دنیا میں کسی نے نہ مانگا
پانؔ[عل] دِلاوٗنہہ لیہہ نہ سوئی   پُرُوکھ مانگ کئی مانگئی جوئی
چیزیں دیتے تھے وہ اُن کو نہ لیتا تھا   مرد مانگتا تھا یا اُس کی عورت چاہتا تھا
اُہِس دان جگ کا او نہ لی یا   کہہ تئیں جو کا او سُنے دی یا
ایسا ٹیکس دنیا میں کسی نے نہ لیا ہوگا   بتا کیا تو نے سُنا کہ کسی نے دیا ہے
دیس دیسنتر مانُس جائی   مہری، پُرُوکھ، باپ، او بھائی
آدمی ایک مُلک سے دوسرے مُلک میں جاتے ہیں   عورت مرد باپ اور بھائی سب ہوتے ہیں
ٹھور ٹھور جو دینیہ دُہُنہ مَہنہ اِک اِک لینہہ
جگہ جگہ پر ٹیکس والے اگر دو میں سے ایک لے لیا کریں
گھر مَہنہ لوگ سنگھہ مَرِہنہ باہَر پاؤنہ دینہہ[عے]
لوگ گھر ہی میں ساتھ مرجائیں، باہر قدم بھی نہ رکھیں

عے اِس کے بعد مینیر میں یہ بند ہیں ؎

داستانِ روانہ شدنِ باوَن طرفِ خانۂ خود

گھِر جائی رائی گھرادا   کوتک ایک چور دِکھرادا
تِریا ایک جو دیئی اُپھا ای   سرگ ہتیں جن آچھر آئی
اُہِسی تِریا کِتہوں نہہ دیکھیوں   چاند تَراین ایک نہ لیکھیوں
پُرُوکھ ایک اَہے وَہِ پاسا   دیکھت دُہُ کہنہ گئی مُرسانا
اور پٹار سب سوتے بھرا   اُہِس نہ جانوں کہہ کنہ دَھرا
چلِہہ راو وہ مار کے تولے اُبئی جائی
گھر ہِنہ ماجھ ہوی اُجیارا اُس تِریا جو آئی
داستانِ باز مستعد شدن و آمدنِ راو گنگیو بر لورک

(باقی صفحہ ۲۱۵ پر)

عل۔ پان = دھوتیوں کے جوڑے میں سے ایک 'تھان' کھانے کا سامان۔

۲۹۸۔ جنگ کردنِ لورک با کوتوال و بودیا دانی۔

لیھیں ڈانکؔ[عل] پھِرا کوٹوارا   بولت بولِ ماجھ مُکھ مارا
(دیکھا) کوتوال لٹھ لیے ہوے آرہا ہے   جو لفظ بولتے ہی مُنہ میں مار دیگا
دیکھ اکیریں چِنتہنہ نہ لاوَہِنہ   دُہُنہ مَہنہ ایک لین پئی دھاوَہِنہ
اکیلا دیکھکر ذرا بھی فکر نہیں کرتے ہیں   دو میں سے ایک کو لینے کے لیے دوڑتے ہیں
دینہہ دان او بنتِ کراہیں   کہا چلِہہ راجا پہنہ جاہیں
ٹیکس دیتے ہیں اور خوشامد کرتے ہیں   کہا کہ چلو راجا کے پاس چلتے ہیں
کہا نہ سُنیں او دان نہ لیہیں   بھَل بولت اَن اُترو دیہیں
کہا نہیں سُنتے اور ٹیکس نہیں لیتے ہیں   بھلا بولنے پر بھی بُرا جواب دیتے ہیں
لورک چاندا کھکھی بھُئی   اُس بنتی کہہ اوہٹ[عٹ] گئی
لورک اور چاندا کو غصّہ آگیا   ایسی خوشامد کرکے کچھ دور ہوگیے
لورک بیر ہتھواسا چاندا دھنک چڑھاو
لورک بہادر نے تلوار سنبھالی، چاندا نے کمان چڑھالی

حاشیہ صفحہ ۲۱۴ سے مُسلسل۔

پہلے لورک رائی گھر آدا   پھر گنگیو گرِدھ ہوئی آوا
چاندیوں توہِ سرگ چلاوَدں   سرگ تَراین ماجھ بساوَدں
کہا لور تُمھ کھانڈ سنبھارہ   مُہِہ سیوں گنگیو تُمھ نہ پارہ
ایک کھانڈ لورک تِس لادا   پھِرے پھاٹ تاتر مَہنہ آوا
باپ باپ کے آپ آبارسِ   رِلیں مائی کے وَیں جیو ہارسِ
کہسِ پچیر تور ہوی ہوئی ہوں اگسر کے مُنہ جھاگ
کہا لورسیوں سیوک گنگیو اُہِس بول کہہ بھاگ

۲۹۸۔ مانچسٹر۔ لیکن بھوپال میں: نشستنِ زکواتیان درمیانِ راہ از ال چاندا و لورک۔
عل۔ ڈانک = ڈنڈا۔   عٹ اوہٹ = آڑ۔

ڈئی جَن سُبَھے سَنگھارے جان نہ کو او پاؤ

دونوں شخصوں نے سب کا مقابلہ کیا، کوی جانے نہ پاے

۲۹۹۔ گرفتار شدنِ بودیا و دست بُریدنِ لورک۔

بودیا لور چیت کر گہا   دَس اُنگُریں مُکھ میلت اَہا

بودیا نے لورک کو پہچان کر ہاتھ پکڑے   دسوں اُنگلی اُس نے اپنے مُنہ میں ڈال لیں

کہا بیر موہِنہ دے جیو دانوں   جیو چھاڈ کاٹ نک کانوں

کہا اے بہادر مجھے زندگی بخش دے   زندہ چھوڑ دے چاہے کان کاٹ لے

مونڈ مونڈ سَر جوریں ڈھرے   ہاتھ گات اُنگرا بُھئیں پَرے

سروں کو کٹوا کر اُنھیں جمع کرلیا ہے   ہاتھ جسم اور انگلیاں زمین پر پڑی ہیں

نوکھنڈ پرتھی سُناں نہ کاؤ   اَئیس دان کوُ دیہہ بٹاؤ[ع۱]

نو اقلیم میں کسی نے بھی یہ نہیں سنا ہوگا   ایسا ٹیکس کس مسافر نے دیا ہے

اَس کِ دان اَنیائی ہوئی   جو جَس کرئی پاو تَس سوئی

ایسا ٹیکس لینے والا بے انصاف ہوتا ہے   جو جیسا کرتا ہے وہ ویسا ہی پاتا ہے

مُکھ کاری کئی بودیا پَٹھوا   بیل[ع۲] بَندھائی

مُنہ کالا کرکے بودیا کے بالوں سے بیل بندھوا کر چھوڑ دیا

آپَن راو کرنکا بودیا بیگ ہنکارہ جائی

اے بودیا تو اپنے راجا کرنکا کو جلدی جاکر بُلا لا

۳۰۰۔ آمدنِ بودیا پیشِ راو و فریاد کردن۔

۲۹۹۔ مانچسٹر۔ لیکن میر میں: داستان عجز و الحاح کردنِ بودئی پیشِ لورک۔ بھوپال میں: مخصوصیت شدنِ با زکواتیان و لورک با چاندا۔ اور بقول شیرانی: دست بریدنِ باز کواتیان و شور کردنِ زکواتیان پیشِ کرنکا۔ (مقالات شیرانی ج ۳ ص ۵۲)

ع۱۔ بٹاؤ = مسافر۔   ع۲۔ بیل بہ یائے مجہول = بانس کی قمچی۔

۳۰۰۔ مانچسٹر۔ لیکن میر میں: داستان دست و گوش بریدنِ لورک اورا۔

کاٹ ہاتھ مُکھ کیتھاں کارا   باندھی بیل تیہنہ چوریں بارا

ہاتھ کاٹ کر مُنہ کالا کردیا   بیل باندھکر اُس کے بال توڑ ڈالے

اِنہہ پَر بودیا جائی ٹلاناں   دیکھ نگر سبھ پَرا بھگاناں

اِسی حالت میں بودیا جلدی سے پہنچا   دیکھکر سارے شہر میں بھگدڑ مچ گئی

دیکھت لوگ اَچنبھئی رَہا   پوچھت بات، نہ بودیہہ کہا

اُسے دیکھکر لوگ تعجب میں رہ گیے   لوگ پوچھتے تھے، بودیا کچھ نہ بتاتا تھا

بودیئیں رائیہنہ کینھ پکارا   ہیٹ جیونار، تیہنہ راؤ ہنکارا[ع۱]

بودیا نے جاکر راجا سے فریاد کی   راجا کھانے پر بیٹھا تھا، وہیں بُلا لیا

بودیہہ رائیہنہ کینھ جو ہارا   پوچھا راؤ کین یہ سارا[ع۲]

بودیا نے راجا کو سلام کیا   راجا نے پوچھا یہ کس نے کیا

کَوَن بَریں اَس راجا، آوا دیس ہمار

کون ایسا طاقتور راجا ہمارے مُلک میں آیا ہے

راوَت پایک اُنہہ کوں لاگو جائی گوہار

اے راوت پایک تم سب جاکر اُس کا مقابلہ کرو

۳۰۱۔ پرسیدنِ راو بودیا را و جواب دادنِ او۔

بودئین آن گھور ایک دیتھاں   پوچھہ باٹ سو آگیں کیتھاں

راجا نے بودیا کو ایک گھوڑا لاکر دیا   راستہ پوچھکر اُس کو آگے کیا

دَر نَر پُروکھ کیر کَس آہئی   کَرَت سنجوگ[ع۳] کَوَن بِدھ رَہئی

اُس بہادر آدمی کا لشکر کیسا ہے   ملاقات کے وقت انداز کیسا ہوتا ہے

ایک پُروکھ اور دوسَر ناری   تیسَر نہ کوئی تائو او باری

(بودیا نے کہا) ایک مرد ہے اور دوسری عورت ہے   تیسرا کوی نہیں، نائی اور بچہ بھی نہیں

ع۱۔ ہنکار = آواز   ع۲۔ سارڑیں (مرہٹی) = ختم کرنا، گھسانا۔

۳۰۱۔ مانچسٹر۔ لیکن میر میں: داستان پرسیدنِ راو بودئی را۔ ع۳۔ سنجوگ = ملنا، جوڑنا۔

اَت بڑھونت، بچک کھن سوئی   اوئین کھتری پَردکھ اُوجائی

وہ بہت زبردست تیرانداز ہے   وہ مرد اور عورت دونوں ہی کھتری ہیں

وہ رے اُچوک بان سر مارئی   وہ رَن کھتری کھڑگ سنگھارئی

وہ عورت نہ چوکنے والے تیر سر کرتی ہے   وہ مرد لڑائی میں بے پناہ تلوار چلاتا ہے

دیئی سنجوگ رائی تِنہہ بولیوں مانگیوں اَچگر دان

اِنے راجاہیں نے اُن کو بلایا اور اُن سے ٹیکس میں نصف مانگا

جَن مانس سبھ جیو گنوائیوں آپن نانک او کان

اپنے سب آدمیوں کی جان گنوادی اور اپنی ناک اور کان بھی

۳.۲۔ مشاورت کردنِ راو کرنگا با دانایانِ خود را۔

بات سُنتے سبھ مِلے سیانے   تُمہنہ بھِن نَروَئی بھئے اَیانے

یہ سب سُنکر سب عقلمند جمع ہوئے   (کہا) اے راجا تم جیسے نادان ہورہے ہو

جو پردیسی ایک نر ہوئی   لکھ جو مِلئی مان رے سوئی

اگر پردیسی ایک ہی آدمی ہو تو   اُس سے عزّت سے مِلنا چاہیے

وہ کر ساہَن جو سُدھ پاوئی   دَئیہ سنجوگ وہ دَر بِچلاوئی

وہ اگر ہمّت کرکے مقابلہ کرتا ہے   خدا کی مدد سے وہ لڑائی میں لشکر کو بھگا دیتا ہے

جانئی بات سبھی سنسارا   اِک ہارئی اَو ہوئی مُنہ کارا

ساری دنیا اِس بات کو جانتی ہے   ایک ہارتا ہے تو مُنہ کالا ہوتا ہے

بانہہ باچ دَئی اوہ ہنکرائیہ   اُس کھتری جو رَہِ آور گائیہ

اُسے بازوؤں کی قسم دیکر بُلائیے   اگر وہ کھتری ہے تو اُس کی خدمت کیجئے

بہُہ پرسادھ کئی بولائیہ   اَنبرت بچن سُنائی

انعام بھیجکر اور امرت جیسے میٹھے بول سُناکر اُسے بلا لیجیے

ع۱۔ بچک = چوکنا۔   ع۲۔ واہیات = بیکار۔

۳.۲۔ مانچسٹر۔ لیکن مینر میں: داستان تقسیم کردن وضع ساختن مرداں۔

گاوں ٹھاوں سب اُنھ کوں دیجیہ جِت بھاوئی تِت جائی

گاوں ٹھاوں سب اُسے دیدیجیے، جہاں چاہے وہ چلا جائے

۳.۳۔ فرستادنِ راو کرنگا دہ زنّارداران را بر لورک۔

بانبھن دَس بدھوانس[ع۱] بُلائے   بانہہ باچ دَئی رائے چلائے

راجا نے دس لایق برہمن طلب کیے   اُنھیں بازوؤں کی قسم دیکر راجا نے بھیجا

جیہنہ پَر آوَئی تیہنہ بھِن اَتھئی   جو وہ کہئی سوی تُمہنہ ماتھئی

جس طرح وہ آئے اُسی طرح وہ رہے   جو وہ کہے تم وہی منظور کرلینا

کہو دانِ ہُت یہ اَنِیا ئیں   نانک کان بھل کو نچ کٹائیں

کہنا یہ ٹیکس والا ہی بے انصاف تھا   ناک کان اچھا کیا بھُل کر تم نے کاٹ لیے

اَور جو مارے یہ کوٹوارا   تِہنہ اَوگن ہی رِنیاؤ تُمھارا

اور تُم نے جو اُس کوتوال کو مارا ہے   یہ اُس کی خرابی تھی، تُم نے اِنصاف کیا ہے

رائی بانہہ دَئی تُمہنہ ہنکرائیہ   جب جِت بھاوَی تب اُتہہ جائیہ

راجا نے تم کو بازو کی قسم دیکر بُلایا ہے   جب اور جہاں چاہو تم وہاں جا سکتے ہو

ہم راجا کئی پَرجا بدھوانس پَنڈِت سبھ آہ

ہم راجا کی رعیت، سب پنڈت اور صاحب علم لوگ ہیں

دِسٹ پَسار دیکھن کو پاوئی ایتی جوگت[ع۲] گاہ[ع۳]

آنکھیں مِلاکر کون دیکھ سکتا ہے، ایسی قابلیت کس میں ہے

۳.۴۔ آمدنِ زنّارداران و گفتنِ لورک را۔

بانبھن جائی سَو دینھ اَسیسا   بات سُنَت مَن اُتری ریسا

برہمنوں نے جاکر دعائیں دیں   بات سُنتے ہی دل کا غصّہ دور ہوگیا

۳.۳۔ مانچسٹر۔ لیکن مینر میں: داستان طلبیدن راے زنّارداران۔ ع۱۔ بدھوانس = صاحب علم۔

۳.۴۔ مانچسٹر۔ لیکن بھوپال میں: رسیدن زنّارداران بر لورک۔

ع۲۔ جوگت = حالت، لیاقت، نتیجہ۔   ع۳۔ گما ہانڑ (مرہٹی) = کھو جانا، گم ہو جانا۔

لورک کہا چاندکس کیجئی   ایئیں بنبھن ہنہ کس اُترد دیجئی

لورک نے کہا اے چانداب کیاکیاجاے   اِن برہمنوں کو کیا جواب دیا جاے

بہتے جن ہم اِنھ کے ماری   مونڈ کاٹ کئی دینھ اُڈاری

ہم نے اِن کے بہت آدمی مارے ہیں   سر کاٹ کر ڈھیر لگا دیے ہیں

جیہ اوپر اَب اُٹھئی گواری   جھوجھ مَریئیں جو لاگ گوہاری

اے کماری اب دِل میں یہ خیال آتا ہے   اگر مقابلہ کرینگے تو لڑکر مرجاینگے

راجا آہ بھل اَہئی نیائی   نیکی بات تہنہ کہیس پٹھائی

راجا بھلا ہے اور انصاف پسند ہے   اِن کو بھیج کر اُس نے اچھّی بات کی ہے

مَتا جو ہم تم اُبجئی چاندا اَور نہ کواو آہ

اے چانداب مشورہ وہی ہے جو ہم تم کریں' اور کوی نہیں ہے

مائی' باپ' بندھ' نَہہ گُنبا پھر پوٹھوا کاہ

ماں' باپ' رشتہ دار' خاندان نہیں ہے پھر کس سے پوچھنا ہے

۳۰۵۔ باز آوردنِ زنّارداران بر لورک کلام راؤ کرنکا۔

اِک بانبھن کا بہر دس آئے   بچن رائی کے آئی سُنائے

ایک برہمن کیا' دسوں برہمنوں نے آکر   راجا کی بات اُس کو سُنا ی

چَلہہ لور اَپنے پودھارہ[عله]   ہم جیت تیں جیون جن ہارہ

اے لورک چلو اپنے قدموں سے شرف بخشو   ہمارے جیتے تم زندگی سے نہ ہاروگے

چلا لور سنجوئی اُتارا   جائی کرنکا راؤ جُہارا

لورک چلا لڑای کو ختم کردیا   جاکر راجا کرنکا کو اُس نے سلام کیا

بہتئی بھئیں چل ہم آئے   راجا سوک گھری سنتائے

ہم بہت زمین چل کر آے ہیں   اے راجا ظلم سے ہم پریشان ہیں

۳۰۵۔ مانچسٹر۔ لیکن منیر میں : رفتن لورک پیش کرنکا۔ اور بھوپال میں: گفتنِ زنارداران بر لورک وچاندا از جہت روانہ کردن از پیش راو

عله۔ پودھارہ = تشریف لاو۔

نین نہ دیکھا' سُنا نہ کااو   دُہنہ مہنہ ایک دان لینھ راؤ

نہ آنکھوں سے دیکھا نہ کبھی ایسا سُنا   راجا دو میں سے ایک ٹیکس میں لیتا ہو

بیر بِرودھے نَرَوئی چھاڈ چلے گھر بار

دشمن کی دشمنی کی وجہ سے ہم گھر بار چھوڑکر آے ہیں

ہَمرے اَکیلے دُسنے بھائی' بیر پَروار

ہم یہاں اکیلے ہیں' بھای' رشتہ دار' خاندان مخالف ہوگیے ہیں

۳۰۶۔ جواب دادنِ راو بر لورک را۔

سُن راجین اَس اُترد دیھاں   جو تہہنہ بوجھیہ سو تم کیھاں

یہ سُنکر راجا نے اِس طرح جواب دیا   جو ہم کو پوچھنا تھا وہی تم نے کیا (کہدیا)

اَجہوں کہہ سو بات کرون   جیہ ماروں' کے سُوریہ بھراؤں

جو بات کہوگے وہ ابھی کرونگا   کہو تو جان ماردوں یا سولی دیدوں

سیس نائی لورک اَس کہا   گرو نَریند راؤ توں اَہا

سر جھکاکر لورک نے اِس طرح کہا   اے راجا آپ گرو نریندر ہیں

پیدن کہئی بڈ اَہئی راؤ   رائی ہتیں ہَئی بڑا نیاؤ

مسافر کہتے ہیں کہ راجا بڑا ہے   راجا کی وجہ سے بہت انصاف ہے

تُمہہ نَرَوئی' نیاؤ سب جانہہ   جو بَر کرہنہ دیس دھر آنہہ

تم عادل ہو' تمام انصاف جانتے ہو   جو بغاوت کرے اُسے ملک سے پکڑکر لاسکتے ہو

مارگ چلے چہوں دِس لوک اَرسیئی توہ

راستہ چلنے والے چاروں سمتوں میں آپ کو دُعا دیتے ہیں

راجا مَیا موہ کئی ہَردین پٹھوہ موہ

اے راجا مہربانی کرکے آپ ہم کو ہلدی تک پہنچوا دیجیے

۳۰۶۔ مانچسٹر، منیر میں۔ لیکن بھوپال میں: جواب گفتنِ راو کرنکا لورک وچاندا را۔ اور شیرانی میں : گفتنِ لورک از پیشِ راے کرنکا احوال خود را۔ (مقالاتِ شیرانی ج ۲ ص ۵۲)

۲۰۷۔ شنیدنِ گفتارِ لورک، مرحمت کردنِ راجا با لورک۔

سُن راجا اُس کینھ پَسااو[ع۱] بھائی ہمار جو آہِ بَٹا او
یہ سُنکر راجا نے اِس طرح بیان کیا جو بھی مسافر ہے وہ ہمارا بھائی ہے
دینھ سُکھاسن اَور تُرنگو پَنتھ لاگ تُجھ لاگ کَرنکو
سُکھاسن اور گھوڑا عنایت کیا تمھارے راستے میں یہیں یہ کلنک لگ گیا
ٹنکا سَہس پَرسادھ دِوائے تُرَت بیگ بُلدائی آئے
ایک ہزار ٹنکا تحفہ میں دلوائے جو فوراً تیزی سے بیل لیکر آگیے
رسیو کَرہنہ جو اِہواں رَہہو نہِ جو مَن ہوئی تہواں چَلہو
اگر یہاں رہو تو ہم خدمت کرینگے ورنہ جہاں دل چاہے تم جاسکتے ہو
تیہنہ کَر بات نہ پوچھئی کوئی جِہ کے سَنگ ایک جَن ہوئی
اُس کی کوی بات نہ پوچھیگا جس کے ساتھ صرف ایک آدمی ہوگا

رائی بانبھن دَس دیھَیں جِت بھاوئی تِت جاؤ
راجا نے دس برہمن دیے، جہاں جی چاہے وہاں جاو
کھر[ع۲] کئی کہئی نہ پاروں، مَیاہ کَرہُ تو رَہاؤ
زور دیکر میں نہیں کہہ سکتا یہاں رہو تو مہربانی کروگے

۲۰۸۔ عرضداشت کردنِ لورک پیشِ راو کرنکا۔

سُن نَرَوئی ایک بِچَن ہَمارا رَہے چَلے سو بانِدھ تُمھارا
اے راجا ہماری ایک بات سُن لیجئے ہم رہیں یا جائیں، آپ کے غلام ہیں
ہَردیں آہ ہَمارِیو لوگو حَن دَھر چَلے دوؤ تِنہہ جوگو
ہلدی میں ہمارے لوگ رہتے ہیں اُن کی جُدای کا خیال کرکے ہم دونوں نکلے ہیں

۲۰۷۔ یہ بند صرف بھوپال، مُنیر اور بیکا نیر میں۔ یہ عنوان بھوپال میں۔ اور منیر میں: مرحمت کردنِ راو کرنکا بر لورک۔

ع۱۔ پَسا ے (مرہٹی) = مہربانی۔ ع۲۔ کھر (مرہٹی) چبھنے والا، بیرحم۔

۲۰۸۔ مانچسٹر۔ لیکن مُنیر میں: عرض کردنِ لورک راو را بعض مردم۔

اُس سُن رائہنہ بیرا دیھاں سیس نائی کئی لورہِ لیھاں
یہ سُنکر راجا نے اُسے بیڑا دیا سر جھکا کر وہ لورک نے لے لیا
اُترے آئی بانبھن کے اُواسا[ع۱] مَنگتا مِلیا آئی چَہُنہ پاسا
وہاں سے وہ ایک برہمن کے مکان پر پہنچے چاروں طرف کے بھکاری وہاں آکر اُنھیں ملے
جو جَس جوگ دان تَس دِیا یا جَس کیرَت[ع۲] آپن کرلی یا
جو جس لایق تھا دیا اُسے دان دیا اور اپنے لیے طمانیت حاصل کرلی

پورنیوں رات سپورن سوتے پھولنہ سیج بِچھائی
وہ بدرِ کامل کی رات تھی، پھولوں کا بستر بچھاکر وہ سوے
باس لُبُدھ بھُونگ ایک آوا، اَو تِہ چاندہِ کھائی
خوشبو پر فریفتہ ایک سانپ آیا، آتے ہی چاندا کو کاٹ لیا

۲۰۹۔ داستانِ بیہوش شدنِ چاندا بجردِ خوردنِ مار۔

ڈَسَنت وِ چاند بھئی اَندھیاری پَیگ بھَرت بِسنبھر بھئی باری
ڈستے ہی چاندا کالی پڑگیی قدم اُٹھاتے ہی وہ لڑکی بے قابو ہوگیی
کُھتری کھائی چَلا پُھپھکاری لوربیر سُن لاگ گُہاری
اے کھتری مجھے یہ سانپ کھا چلا ہے یہ سُنتے ہی لورک بیر نے چلّانا شروع کیا
پَیسَت بامِیں[ع۳] لور کَر گَہا تَس پَٹکیس جَس ٹھاوِہنہ رَہا
بل میں گھستے کو لورک نے ہاتھ سے پکڑلیا ایسا پٹکا کہ وہ اُسی جگہ رہ گیا
مار بھُونگ لور جو آوا چاند مُئی لورک گھبراوا
جب لورک سانپ کو مار کر آیا چاندا مرگیی کہکر لورک گھبرا گیا
لورک بانبھن سووت جَگائیو گھر گھر کَہا ہیں کِنہہِ کھائیو
لورک نے سوتے ہوے برہمن کو جگا دیا گھر گھر میں کہنے لگے کس نے کھالیا

ع۱۔ اُواسا = مقام، مسکن۔ ع۲۔ کیرت = خوبیوں کا بیان۔

۲۰۹۔ مُنیر۔ یہ صرف مُنیر اور بیکا نیر میں۔ ع۳۔ بامیں = بانب = سانپ کا بل۔

نگر سور جب اُتھوا[1]، پرا گھر ہنہ گھر سوگ

شہر میں جب یہ شور ہوا، گھر گھر میں غم ہو گیا

تریا پُروکھ اُبر[2] گیَو تنہہ بِدھ دینھ بیوگ[3]

عورت مرد بچ نکلے تھے، اُن میں خُدا نے جُدائی ڈال دی

۲۱۰۔ عجز والحاح وزاری کردنِ لورک۔

رَیَن بھُوئنگ پَر کاہو نہ سووا   جیہں رسے سُنا سودھا ہہنہ رووا

سانپ جیسی رات میں کوئی بھی نہ سویا   جس نے سُنا ڈاڑھ مارکر وہ رو پڑا

تنت نہ منت نہ اَو کھدھ جورا   اَور سہیلنھ بَنہَنہ تورا

نہ تنتر، نہ منتر، نہ دوا مل سکی   اور سہیلیوں نے چاندا کے بندھن توڑ دیئے

لورک بیر بہُتہ کارَن کرئی   چاہ کٹارئی کنٹھ دئی مرئی

لورک بہادر بہت تدبیر کرتا تھا   چاہا کہ گلے میں کٹاری مار کر مرجائے

جیہہ لگ تجیوں سبھ گھر بارو   تیہہ بن کس اب جیؤن اُدھارو

جس کی خاطر میں نے سب گھر بار چھوڑا   اُس کے بغیر اب بے سہارا کس طرح جیونگا

ع۱ اُتھو (مرہٹی) = باڑھ۔   ع۲۔ اُبرنا = نجات پانا، چھٹکارا پانا۔

ع۳۔ اِس کے بعد منیر میں ذیل کا بند ہے

سات دیوس لگ سرگ ڈپھارا   سوک سنچر آن پسارا

راہ کیتُ یہ دیکھت آیا   سُرج سنیہہ پاوں نہ آیا

شکر برسپت دواد بُلائے   چاندک چت پت گرہ ڈُہنہ لئے

برو تہہ لیکر مار اُداوہ   چاند ہور پیہ آج جیاوہ

گُہا بچھا کیھا پیے دھری   میں سنگ آگوں ہوئی گری

سُرج کت رووت تریں اَور نکھت کو آہ

وَیک جھار سرگ سب جرے اَور دھرت کو آہ

۲۱۰۔ منیر۔ یہ حرف منیر و بیکانیر میں۔

چَندن کاٹ گئی چِتئی رَچی   آن آگ تیہہنہ اوپر سینچی

چندن کاٹکر چتا تیار کردی   اور آگ لاکر اُس کے اوپر رکھدی

لئی بیسندر[1] رو بارئی[2]، گئیں دھر سیرائی[3]

آگ لیکر وہ جلاتا تھا، خود کو کس طرح سنبھالے

دئی گن ایک آنا، چاندا لینھ جلائی

خُدا ایک ماہر کو لے آیا، جس نے چاندا کو زندہ کردیا

۲۱۱۔ داستانِ آمدِ گاروری و گفتنِ منتر بر چاندا۔

سَروَن لاگ منتر وانھ کہی   سُنتہہ لوگ اچنبھئی رہی

اِس کے کان سے لگ کر ایک منتر کہدے   سُنتے ہی لوگ حیرت میں رہ جائیں

پہر ایک رات چاندہُت ڈسی   ڈسنتہہ مُئی نہ رَس کر بسی

ایک پہر رات کو چاندا کو ڈسا تھا   ڈستے ہی مرگیی، رات بھر نہیں رہی

اگنت گنی سبھئی چل آوا   ہوئی اکارن مرن نہ پاوا

بے شمار عالم وہاں چلکر آگیے تھے   بہت بُرا ہوگا، یہ مرنے نہ پائے

جیتیں جیون کاہوں پائے   ڈسنتہہ مُئی پرت گھرائے

جیتے جی کسی نے زندگی نہیں پائی ہے   یہ ڈستے ہی مرگیی، شور مچ گیا تھا

اَب سوگُنی منتر اِک بولئی   تس باچا ہیرا کس تولئی

اب یہ ماہر ایک منتر ایسا کہیگا   اِس کے لفظوں کو ہیرے میں تول دیجے

دیکھ گُنی مَن چِنتا آکھوں[4] منترو اِک بار

اُسے دیکھکر اُس عالم نے دل میں کہا میں ایک بار منتر کہونگا

گُرو کے بچن سنبھاروں جیو دیئی کرتار

گرو کے قول کا میں سہارا لیتا ہوں، خُدا زندگی دیگا

ع۱۔ بیسندر = آگ۔ ع۲۔ بارنا = جلانا۔ ع۳۔ سیرانا = ٹھنڈا کرنا

۲۱۱۔ منیر۔ یہ حرف منیر و بیکانیر میں۔ ع۴۔ آکھوں = بیان کروں، کہوں۔

۳۱۲۔ داستانِ زندہ شدنِ چاندا علیٰ فرمانِ خُدائے تعالیٰ۔

چاندہِ پھر جیو لَوا سَنچارو   پھُن لورک مَن سُکھے اَپارو

چاندا کو پھر نئی زندگی حاصل ہوگئی   پھر لورک کے دل کو بے انتہا خوشی ہوئی

کَر کنگن اَبھرن سبھ دینھاں   اَو سو گاروڑ مانگ کئی لینھاں

ہاتھ کے کنگن، زیور سب دے ڈالے   اور سپیرے نے وہ مانگ کر لے لیے

ہردین سُمت چلی پھر آئی   کینھ سُکھاسن چاند چلائی

دل میں پھر اچھے خیال پیدا ہو گیے   سواری تیار ہوئی، چاند کو لیکر چل پڑے

دُہُنہ کے مَن گئی پوجی آسا   کَرنہہ بہت مَن بھوگ بلاسا

دونوں کے دل کی اُمیدیں پوری ہوگئیں   دِل میں عیش کے بہت منصوبے بنانے لگے

اُلکھ نِرنجَن جاہِ جیاوئی   دَئیہ کَ لِکھا سو مانُس پاوئی

قادرِ مطلق جسے زندہ رکھے   وہ آدمی قسمت کا لکھا سب پاتا ہے

اَرَتھ دَرَب سبھ ہوئیہہ، چاندا جو جیوَن سنسار

اے چاندا دنیا میں زندگی ہے تو دولت روپیہ سب ہوجائیگا

تُمہِنہ مُوے ہَم پھُن چاندا مَرَت نہ لاگت[عہ] بار

تیرے مرنے کے بعد اے چاندا، پھر میرے مرنے میں دیر نہ لگتی

۳۱۲۔ کنیر۔ یہ حرف کنیر اور بیکانیر میں۔

عہ اِس کے بعد نسخۂ بھوپال میں ذیل کے بند بھی :-

جنگ کردلورک با اہیریان و یوزباتان و بعضی کشتند و بعضی گریختند

سُنبھے بَہلیاں گرے گھٹ آنی   تیرے مینچ دَئی آنی

بَئس بیر کو پیا سَب جیو آن   اوہی دَھنک پَرو گیئو آن

جو سنبھارے سو تس مارا   کو رووَئی، کو کرئی پُکارا

ایک نہنہ ہوئی اُٹھے سو نہائی   بَہُت مارے بَہُت گیے پرائی

(حاشیہ صفحہ ۲۲۷ پر مسلسل)

۳۱۳۔ ماندنِ لورک و چاندا شب در بیابان و مار خوردنِ چاندا را زیرِ درخت۔

چلت چلت جو بھئے گئی سانجھا   کینھ بسیرا بَنکھنڈ مانجھا

چلتے چلتے جب اُن کو شام ہوگئی   اُنھوں نے ایک جنگل میں بسیرا کرلیا

پاکھر رونکھ دیکھ چھتناری   تیہہ تر بسے پُرُکھ او ناری

پاکھر کا ایک گھنا درخت دیکھکر   اُس کے نیچے مرد اور عورت ٹھہر گیے

جیئیں بھوج سُکھ سیج ڈساَئی[علہ]   سوتا سُورج چاند گینہ لائی

کھانا کھایا آرام کا بستر لگایا   سوتے ہوئے سُورج نے چاند کو گلے لگایا

اُنتھے جو نہہ[علہ] بھیو اندھیارا   پاچھل رات ہوت بھنسارا

آخر کے وقت اندھیرا ہوگیا   پچھلی رات صبح ہونے کو تھی

(حاشیہ صفحہ ۲۲۶ سے مسلسل)

جاتہِنہ مَرنہہ، جان نہِنہ پارَیں   آگیں بھاجیں پاچھیں نہارَیں

دھیندھو سنہس بہیلیا تہہ کون میچ گھٹان

کَوّا چیلہ سو بھوگ بھا، جمبک گیدھ اَدھان

بعد جنگ گذاشتن روانہ شدنِ چاندا و لورک طرفِ ہَردی

رَکت بروہنی اَبَہے گندھائی   چلا لور چھوڑنہہ سو ٹھائی

پُن بیر اَوڈَن کَر لینھاں   پُردب دِساتب پایئت کینھاں

کرکے کھیتی سوہَر سوتی   چوراسی لکھ رندرا بھوتی

رونڈ مُنڈ نہہ نیدِن پارا   بَہُت روویں بَہُت کرنہہ پکارا

سُنو رَت جو بھئی پنوارا   ڈاکِن جوگَن اُترنہہ پارا

چلو سو بَنکھنڈ لورک بسیو بِین بَن جائی

پاکر رونکھ کرنہہ تر رہے لُبھائی

۳۱۳۔ مانجھ۔ لیکن بھوپال میں: از رفتنِ راہ شب در آمد و فرود آمدند زیرِ درخت پاکر و مار گزید چاندا را۔

علہ۔ ڈسوڑیں (مرہٹی) = لگانا، چپکانا۔   علہ۔ جون = وقت۔

تیہنہ کھن بِسہر دیبنھ دِکھائی   چاندہِ ڈنس کئی گیئو لکائی

اُس وقت ایک سانپ دِکھای دیا   چاندا کو ڈسکر وہ چھپ گیا

اُس سُکوار[ع۱] جو لہر آئی، گھات[ع۲] گئی مُرجھائی

ایسی نازک کو جب لہر آئی، کاٹتے ہی وہ بیہوش ہوگیی

اِک بول بِئی بولس چاندا لورہِ سوت جگائی

چاندا صرف ایک بول بول سکی، سوتے ہوے لورک کو جگا دیا

۳۱۴۔

چاند لورہِ کہا جگائی   اُٹھہہ ناہ دھن بِسہر کھائی

چاندا نے لورک کو جگا کر کہا   مالک اُٹھو، عورت کو سانپ نے کاٹ لیا

چڑگے بِس او تار نہ بولے   جاگیو ناہ، سووت دھن تولے

زہر چڑھ گیا اور عورت بولتی نہ تھی   شوہر جاگا، اُس وقت تک عورت سوگیی تھی

چاند چاند کے میلس دھاہا   روئی روئی لور کھیہہ سر باہا

چاند چاند کرکے ڈاڑھ مار رہا تھا   رو رو کر لورک سر پر خاک اُڑاتا تھا

جھگا پھار، پاگ بھُئی ماری   کہے پیٹ ہن مروں کٹاری

کپڑے پھاڑ ڈالے، پگڑی زمین پر دے ماری   کہتا تھا پیٹ میں کٹاری مار لوں

کُکرم کرم سنگ لاگیوں توریں   تو پھُن ہاتھ نہ لاگہِ موریں

بُرا کرکے میں تیرے ساتھ لگ آیا   پھر بھی تو میرے ہاتھ نہیں لگ سکی ہے

باٹ ماجھ ٹھکاوس[ع۳] کیہس بِرہ موہِ جار

راستے میں مجھے دھوکا دیتی ہے، اپنے فراق میں مجھے جلاتی ہے

لہن مور اُس ہی ہے، چاندا کَون کھور تمھار

میری قسمت ہی ایسی ہے، اے چاندا تمھارا قصور کیا ہے

ع۱۔ سُکوار = سُکمار = نازک۔   ع۲۔ گھات = چوٹ، زخم۔

۳۱۴۔ صرف بیکانیر میں۔   ع۳۔ ٹھکوڑیں (مرہٹی) = ٹھگنا، دھوکا۔

۳۱۵۔ گریہ کردنِ لورک از بیہوشیِ چاندا۔

چھاڑیوں بھائی باپ مہتاری   رجیوں بیاہی میناں ناری

میں نے بھائی، باپ اور ماں کو چھوڑا   اپنی بیاہی عورت میناں کو بھی چھوڑا

لوک کٹنب گھر و بار بساریوں   دیس چھاڈ پردیس سدھاریوں

وطن خاندان گھر بار کو بھلا دیا   دیس چھوڑا پردیس کو چل پڑا

گاؤں ٹھاؤں پوکھر انبرائی   پیر بِہر تِسریوں کوواں بائی

گاوں مقام، پوکھر اور آم کے باغ چھوڑے   گیلی زمین، کنویں اور باولی سے نکل آیا

ارتھ درب کر لوبھ نہ کینھیوں   چاند سنیہہ دیسنتر و لینھیوں

میں نے مال دولت کا لالچ نہیں کیا   صرف چاندا کی محبت میں جلا وطنی اختیار کی

بیچ ہوں باٹ پری کرتارا   نا دھن بھیئو نہ میت پیارا

اے کردگار، بیچ راہ میں مصیبت پڑی ہے   یہاں نہ عورت ہے نہ پیارے دوست ہیں

یہ رے بات سبھ جانہہ چاند مور ہوت پران

اِس بات کو سب جانتے ہیں کہ چاندا میری جان ہے

جو جیو جائی، کیا کس دیکھئی ہئیں کا کرب اپان

جب جان چلی جائے جسم کس لیے نظر آتا ہے، میں خود کو کیا کرونگا

۳۱۶۔ ایضاً۔

جیو پئارا، نسر نہ جائی   بِس نہ گانٹھ مرتیوں جیہن کھائی

جسم میں جو جان ہے، کیوں نکل نہیں جاتی   گانٹھ میں زہر نہیں ہے، جسے کھا کر مرجاتا

مرہوں کو نیں کر اپکارا   جیبھ کھانڈ ہن مروں کٹارا

میں کون سی صورت کرکے مرجاوں   تلوار سے ذبح ہوجاوں یا کٹار سے مرجاوں

۳۱۵۔ مانچسٹر لیکن بھوپال میں: تنہای و بیکسیِ خود نمودنِ لورک از برائے چاندا متعلق شدن۔ یہ بند نیز اور بیکانیر میں بھی ہے۔

۳۱۶۔ مانچسٹر لیکن نیز میں: گریستنِ لورک، فریاد کردنِ او۔ بھوپال میں: جانِ خود فدا ساختنِ لورک از برائے چاندا، واقعۂ حالِ خود باز نمودن۔

چاند مُویں، کِت پاوَئی لورا   ساتھ گئین، سو وَہ گین مورا

چاند مرگئی، لورک اُسے کہاں پائیگا   ساتھی گیی، گلا مروڑ کر تو بھی سوجا

نَین نیر بھر سایَر پاٹی   ناؤ چَڑھائی چاند گُن کاٹی

آنکھ کے آنسو سے سمندر پاٹ دیئے   ناؤ پر چڑھاکر چاندا نے رسہ کاٹ دیا

دَئی گُسائیں سِرجنہارا   توہِ چھاڈ کِس کروں پُکارا

اے خدا، مالک، پیدا کرنے والے   تجھے چھوڑ کر کس کی پکار کروں

جَس کینھیوں تَس پائیوں، رہیوں چاند مَن لائی

جیسا کیا میں نے ویسا پایا، چاند کو دل سے لگاکر رہ گیا

جو باور تِنسیں چِت باندھئی سو اَئسے ہِنہ پچھتائی

جو پاگل آدمی سے دل لگاتا ہے وہ اِسی طرح پچھتاتا ہے

۳۱۷۔ گفتن لورک درخت پاکر را۔

بَیرن بھئی سو پاکر رونکھا   جیہنہ تَر بَیس پَرا موہ دوکھا

دشمن ہوگیا یہ پاکڑ کا درخت   جس کے نیچے ٹھہرنے سے مجھ پر مصیبت آئی

کاٹ پیڑ جَر مُور اُپاروں   ڈار ڈار چِیر کَئی بارَوں

اس پیڑ کو کاٹ کر جڑ سے اکھاڑ ڈالونگا   ایک ایک ڈال کو چیر کر جلا ڈالونگا

سَرِ رَچ آگ جَیہوں دِس بارَوں   چاند لائی گین آپہہ جارَوں

چِتا بناکر چاروں طرف سے آگ لگادوں   چاندا کو گلے لگاکر خود کو جلا ڈالوں

دیس دیس موری بھئی گئی لاجا   سُورج چاند کت نس کئی بھاجا

ملک ملک میں میری شرم کی بات پھیل گئی   سورج رات میں چاند کو لیکر بھاگ گیا

اَب جو پیرت نہہ نہ اَو نِری باہَوں   نَرک کُنڈ سبھ پُرکھا باہوں

اب اگر محبت کو اور نہ نباہونگا   اپنے اسلاف تک کو قعرِ جہنم میں ڈالونگا

۳۱۷۔ مانچسٹر۔ لیکن مُنیر میں: ملامت کردنِ لورک از درخت را۔ شیرانی میں: دشمن نمودنِ لورک درختِ پاکر را بُریدن خواست برائے سوختنِ چاندا را (مقالاتِ شیرانی ج ۲ ص ۵۲)

پَت نَ ہوئی سَت چھاڈیں، ہان ہوئی کُر کان

حق چھوڑنے سے نفع نہ ہوگا، سارے خاندان کی عزت جائیگی

تورِیں بِیر جو سَر پہنچاؤں دِھیَہ پَرائی آن

بہادر جب ہونگا کہ اُسے چِتا تک پہنچادونگا، میں غیر کی بیٹی لے آیا ہوں

۳۱۸۔ گفتن لورک بر مار را و تأسف خوردن۔

کارے ناگ، سَتر، بَٹوارے   مین تِہ بِچھوہ دِینھ ہتھیارے

کیوں اے ناگ، دشمن، راہزن   اے قاتل تونے مجھے فراق دیا ہے

بَر وموہِ کھاتَس پَھٹ رے کُجاتی   کاہے دوکھے مور سنگھاتی

مجھے کھالیتا، اے بدذات تو برباد ہوجاے   تونے کس لیے میرے ساتھی کو دکھ دیا

تورِیں ٹھاؤں آئی جو بَسئی   پُرُد کہ چھاڈ مِیہرہِ کِت ڈَسئی

اگر کوی تیری جگہ پر آکر ٹھہر جاے   تو مرد کو چھوڑ کر عورت کو کیوں ڈستا ہے

مَنتر سِکت کَیئں سَتر چلاوا   کیئیں رے ناگ توں گو ہَن لاوا

کیا تو دشمن کی طاقت سے چلایا ہوا منتر ہے   یا اے ناگ تجھے کسی نے ساتھ لگا دیا ہے

کَئی توں باوَن بیر پٹھاوا   چاندہ ڈَسئی ناگ ہوئی آوا

کیا تو بہادر باون کا بھیجا ہوا ہے   چاند کو ڈسنے کے لیے ناگ ہوکر آیا ہے

جیہنہ کارَن مَئی جیو نِبارا، دیکھوں بَہُل سَنتاپ

جس کے لیے میں اپنی جان لیکر نکل پڑا اور بڑی مصیبتیں اٹھائیں

تیہہ سِیتَیں رَچ باہے اَرُو بیچ مارے ساپ

بد دعا نے بیچ راستے میں بے سبب اُس سے فراق پیدا کردیا ہے

۳۱۹۔ افسوس کردنِ لورک از مدہوشی چاندا۔

۳۱۸۔ مانچسٹر۔ لیکن مُنیر میں: ملامت کردنِ لورک و بد دعاے کردن مار را   اور
بھوپال میں: با مار گفتن لورک واقعۂ حالِ خود از برائے چاندا اندیشہ مند۔

۳۱۹۔ مانچسٹر لیکن بھوپال میں: بدکرداری خود نمودنِ لورک را و اندیشہ مند شدن برائے چاندا را۔
اور مُنیر میں: یاد کردنِ لورک ساعتِ بد اثر رفتن۔

گئی رے کدِن ہم پائینت دُھرا   گئی رنے کلاپ مانجرِ کر پرا

یا تو ہم نے کسی بُرے دن قدم نکالا   یا مانجر (میناں) کا صبر ہم پر پڑگیا ہے

گئی رے کٹنب جیو بھاری کیھاں   گئی رنے سراپ مائی موہنہ دیھیاں

یا خاندان والوں نے دل کو بھاری کیا ہے   یا میری ماں نے مجھے بددعا دی ہے

گھری دُھرت گئی پنڈت بھلاناں   گئی ہم کٹ سگن کیت پیاناں

یا پنڈت سے ساعت مقرر کرنے میں غلطی ہوئی   یا ہم نے بدشگونی میں سفر شروع کیا

اِت بڑ بھیئوں نہ چانٹ ڈکھائیوں   کون پاپ دئیا مئیں پائیوں

میں اِتنا بڑا ہوا لیکن چونٹے کو بھی تکلیف نہ دی   کس گناہ کی اے خدا مجھے سزا ملی ہے

یہ رے مہر دِھیئہ نارِ اُدُوسی   گئیں رے نپوتی چاندا کوسی

مہر کی یہ بیٹی بے قصور عورت ہے   کس بے اولاد نے چاندا کو کوسا ہے

گئی کیہو کچھ دئی ٹکراوا' دوس بھوئنگہہ لاگ

یا کسی نے کچھ دیکر اُسے مار دیا ہے' قصور سانپ کو لگ گیا

کون نیند تہنہ سوئیں چاندا' سپنہہ بھیؤ سہاگ

اے چاندا تم کون سی نیند سوئی ہو' میری خوشی خواب ہوگئی

۲۲۰۔ ایضاً' لہٗ۔

ناگ بھیس ہوئی دھن ہری   لورہ رام اَوَستھا پری

ناگ کے بھیس میں کس نے اِس عورت کو چھین لیا   لورک پر رام کی جیسی حالت آپڑی ہے

رامہہ ہنونت بھیؤ سنگھاتا   مُہنہ نہ کوئی بِن دئی بِدھاتا

رام کے لیے ہنومان ساتھی ہوگیا تھا   خُدا کے سوا کوئی میرا رفیق نہیں ہے

دُسر نہ کوؤ جو کرِ اُپکارا   سرجنہار دیؤ ہٗ نستارا

دوسرا کوئی نہیں جو تدبیر کرے   اے پروردگار آپ ہی مجھے نجات دلائیں

۲۲۰۔ مانچسٹر۔ لیکن بھوپال میں: واقعۂ حالِ خود نمودنِ لورک چنانچہ رام را افتادہ بود برائے سیتا را'
منیر میں: فریاد وزاری کردنِ لورک دعزبت و تنہایِ خود را۔

ہنونت سیتا کہہ دھسِ باری   لنکا کھونٹ[۱] کھونٹ پرجاری[۲]

ہنومان سیتا کے لیے محل میں گھس گیا تھا   لنکا کے گوشہ گوشہ کو جلا دیا تھا

ہوں پھُن چاند ہری جو پاؤوں   لنکا چھاڈِ پلنکا[۳] دھاؤوں

میں بھی اگر کھوی چاندا کو پاسکوں   لنکا کا کیا ذکر میں پلنکا تک جاسکتا ہوں

اَو کھد مور چاند جیہ جیئی' جو کوئی دیئی بتائی

وہ دوا کی جڑ جس سے چاندا زندہ ہو اگر کوئی مجھے بتادے

ساتو بادر سات بھُئیں اِک اِک ڈھونڈھوں جائی

ساتوں بادلوں' ساتوں زمینوں میں ایک ایک میں جاکر ڈھونڈھ لونگا

۲۲۱۔ ایضاً لہٗ۔

چاند لاگ مئیں بہت دکھ دیکھا   گنت نہ آوئی ایکو لیکھا

چاندا کے لیے میں نے بہت غم دیکھے ہیں   جو دیکھے وہ شمار میں بھی نہیں آسکتے

مارِیوں بانٹھ' کیئوں سدھ رائی   راکھیوں مہرا گئی مہرائی

میں نے بانٹھا کو مارا راجا کو سیدھا کیا   مہر کی میں نے بڑائی رکھ لی تھی

پریوں کھاٹ گئی پرم جو مارا   آئی برسپت دینہہ اَدھارا

عشق نے مارا تو میں چارپائی پر پڑگیا   برسپت آئی اُس نے سہارا دیا

ایک برس مٹھ دیوُر جاگیوں   جوگی بھیس بھیکھ پھُن مانگیوں

ایک سال تک مٹھ میں دیوتا کو جگایا   جوگی کے لباس میں پھر بھیک مانگتا رہا

پُرہا میل سرگ چڑھ دوڑا   سر سیوں کھیل چاند لئی آئیوں

رسہ ڈالکر محل پر چڑھکر دوڑا   سر پر کھیل کر چاندا کو لے آیا

چور چور کرنہ مارت اُبریوں تیئیں دھن لیئوں چھڑائی

چور چور کرکے مارے جانے سے بچا' اُس عورت کو میں چھڑا لایا

[۱] کھونٹ = کونا، گوشہ۔   [۲] پرجڑیں = ہتھیار اٹھانا۔   [۳] پلنکا = دور ترین خیالی مقام۔

۲۲۱۔ مانچسٹر۔ لیکن منیر میں: درد مندیِ خود گفتنِ لورک درخت مقابلِ آں۔ یہ بند پرمیشوری میں بند ۲۲۲ کے بعد۔

اَب تیئیں دَھن بَنکھنڈ کئی چھاڈیوں کِنہ گُہراؤں جائی

اب اُسی عورت کو جنگل میں چھوڑ دیا' کسے جاکر پُکاروں

۳۲۲۔ ایضاً لہٗ

سَنگ نہ ساتھی بَھیئیں بَھیئیں رووا   میت جو ہوت سو دَئی بِچھووا[۱]

ہمدرد ہے نہ ساتھی، وہ پھوٹ پھوٹ کر رودیا   ساتھی جو تھا اُسے خدا نے جدا کر دیا ہے

آنسو سایَر بَھرا پَٹائی   نَینَہِہ بَنکھنڈ روئے بَہائی

آنسوؤں سے سمندر بھر کر پاٹ دیے   آنکھوں سے رو رو کر جنگل کو بہا رہا تھا

کہہ کہہ چاند چاند گُہراوَئی   دُھن دُھن سیس نارِ پَئیں لاوَئی

چاند چاند کہکر وہ چلّا رہا تھا   سر کو دُھن کر عورت کے قدموں سے لگاتا تھا

اُتَر نہ دِیئی لور مُنہ جووا   ناگ ڈَسے بِس لہَریں سووا

جواب نہیں دیتی تھی لورک مُنہ تکتا تھا   سانپ نے ڈسا تھا' زہر کے اثر سے سوتی تھی

گاؤں ٹھاؤں ہوئی تہنہ دھاؤوں   بِکھَم اُجاڑ گُنی کِت پاوَوں

گاؤں ٹھاؤں ہوتا' میں وہاں جاتا   زبردست ویران ہے' گُنی کہاں پاؤنگا

مائی باپ کَر دولھ' دُکھ نہ جان کَس ہوئی

ماں باپ کی یہ پیاری دکھ نہیں جانتی تھی کیسا ہوتا ہے

جو سر پَرَئی تو وِہ پَئی جانیہ دُکھی ہوئی جِن کوئی

جب سر پڑتی تب ہی پتا چلتا ہے' کوئی بھی ایسا دُکھی نہ ہو

۳۲۳ ایضاً لہٗ

جَرَم نہ چھوٹ پَرَم کَر باندھا   پَرَم کھانڈ آہئی بِس ساندھا

محبّت کا بند ساری زندگی نہیں چھوٹتا   محبّت کی تلوار زہر میں بجھی ہوتی ہے

۳۲۲۔ مانچسٹر۔ لیکن منیر میں : در تنہائیگی و غریبیِ خود گفتنِ لورک ــ اور بھوپال میں : افسوس و زاری کردنِ لورک و تنہایِ خود آورد۔   [۱]۔ بِچھووا۔ بیوگ، فراق۔

۳۲۳۔ مانچسٹر۔ لیکن منیر میں : دردمندی و سوزِ عاشقیِ ایشاں۔

جِنہہِ یہ چوٹ لاگ سو جانی   کئی لورک، کئی چاندا رانی

جس کے یہ چوٹ لگی وہی جانتا ہے   یا لورک جانتا ہے یا چاندا رانی

کوئی نہ جان دُکھ کاہو کیرا   سوئی جان پَرَی جیہنہ پیرا[۱]

کوئی کسی کے غم کو نہیں جانتا ہے   جس پر مصیبت پڑتی ہے وہی جانتا ہے

پِرَم آنچ جِنہہِ ہِیَرے لاگئی   نیند جائی' تَپ[۲] تَپ نِس جاگی

محبّت کی تپش جس کے دل میں لگتی ہے   نیند اُڑ جاتی ہے' جل جل کر رات کو جاگتا ہے

سات سَرَگ جو بَرَسہِہ آئی   پِرَم آگ کئی سیں نہ بُجھائی

ساتوں آسمان اگر آکر برس پڑیں   محبّت کی آگ کسی سے بھی نہ بجھیگی

چِنگ ایک جو باہیر مارئی' اِیہنہ پَرَم کئی جھار

یہ محبّت کی آگ اگر اپنی ایک چنگاری بھی باہر نکالکر مار دے۔

بھَسم ہوئی جَر دَھرتی تِل ایک سَرَگ پَتار۔

ایک پل میں آسمان سے پاتال تک یہ زمین جلکر خاک ہوجاے

۳۲۴۔ ایضاً لہٗ

جیہنہ رِ پِرَم تیہنہ بِرَہ سَتاوَئی   بِرَہ جیہنہ تیہنہ پَرَم سُہاوَئی

جسے عشق ہے اُسی کو فراق ستاتا ہے   جسے فراق ہے اُسی کو عشق پھبتا ہے

پَرَم سیل آہئی اَنیارا   پَیگ نہ جور پِرَم کَر مارا

عشق کا زخم سب سے الگ ہوتا ہے   عشق کا مارا قدم نہیں ملا سکتا

پِرَم گھاؤ تیہنہ پوچھہ جائی   جیہئین یہ بھال کَریجَئیں کھائی

عشق کے زخم کو اُس سے پوچھنا چاہیے   جس نے کلیجے پر اِس کی برچھی کھائی ہو

پَرَم گھاو اَوکھَد ناہِ مانئی   پَرَم بان جیہنہ لاگ سو جانئی

عشق کا زخم دوا کو نہیں مانتا ہے   عشق کا تیر جس کے لگے وہی جانتا ہے

---

[۱]۔ پیرا = بَلا، جھنجھٹ۔   [۲]۔ تَپ = آگ، جلن۔

۳۲۴۔ مانچسٹر۔ لیکن منیر میں : در شوق و محبّتِ او گفتاری۔

بھل پھن ہوئی کھانڈ کر مارا   جرم نہ پلہہ پرم کر جارا

تلوار کا مارا پھر بھی اچھا ہو جاتا ہے   عشق کا جلایا زندگی بھر نہیں ٹھیک ہوتا

کو نہہ بھانت نہ چھوٹت دیکھیوں تیہہ رہے پرم کئی جھیل

اُسے جو عشق کا مبتلا ہے میں نے کسی طرح چھوٹتے نہیں دیکھا ہے

پرم کھیل سوئی پیئی کھیلئی جو سر سیتیں کھیل

عشق کا کھیل تو وہی کھیل سکتا ہے جو سر سے کھیلتا ہے

۳۲۵۔ دوم روز آمدنِ گنی و پاے افتادنِ لورک براورا۔

ایک دِن دوسر رَین نربہی   چاند نہ چھوٹ گہن جو گہی

ایک دن، دوسری رات گذر گئی   گرہن نے پکڑا تھا اُس سے چاندا نہ چھوٹی

مَن چنتا چکھ نیند گنوانی   دَئی دَئی کئی رَین بہانی[علہ]

دل کی پریشانی سے آنکھ کی نیند اُڑ گئی   خدا خدا کر کے رات آخر ہوی

لورک دیکھ نیرٔ[عٹہ] بھنسارا   چندن کاٹ کئی چتہہ سنوارا

لورک نے دیکھا کہ صبح قریب ہے   چندن کو کاٹ کر اُس نے چتا تیار کی

چاند کاندھ کیں سر پہنچائی   آنی آگ چتہہ سر گائی

کندھے پر اُٹھا کر چاندا کو چتا پر پہنچایا   آگ لاکر چتا کو سلگانے لگا

پھر جو دیکھ گنی اِک آوا   منترو بول او ڈھاک بجاوا

اِتنے میں دیکھا کہ ایک گنی آگیا ہے   منتر بھی بول رہا ہے اور ڈھاک بجا رہا ہے

گھال پاگ گینہ اُپنیں لورک پرا پائی بہرائی

اپنے گلے کی پگڑی ڈالکر لورک اُس کے قدموں میں گر پڑا

سووت سانپ ڈَسی دَھن چاندا توں موہ دیہہ جیائی

چاندا عورت کو سوتے میں سانپ نے ڈس لیا آپ میرے لیے اُسے زندہ کردیں

۳۲۵۔ مانچسٹر۔ لیکن مینر میں: دو شب و روز ماندنِ چاندا در بیہوشی۔

علہ۔ بہانی = گذری۔   عٹہ۔ نیرٔے = قریب۔

۳۲۶۔ (شریط) قبول کردنِ لورک مرگنی را۔

ہاتھ کَ مُندر کمرَ کَ تارا[عا]   کان کَ کُنڈر چاند گین ہارا

ہاتھ کے گجرے، کمر کے کانٹے؟   کان کے کنڈل چاند کے گلے کا ہار

اَور جو ساتھ گانٹھ ہئی مورے   دیہوں سبھی بلہارئیں تورے

اور جو میرے ساتھ گٹھری ہے   قربان کرکے سب میں آپ کو دونگا

کَرو اُپکار کرئی جو پارس[عٹ]   پِتا مور جو موہ نِستارس

اگر آپ کر سکیں تو یہ احسان کردیں   آپ میرے باپ ہیں مجھے مصیبت سے نکال دیں

تورَیں گنہیں چاند جو ہوں   دُہوں جرم چیر ہوئی رہوں

آپ کے کمال سے اگر میں چاندا کو پاجاؤں   دونوں جنموں میں آپ کا غلام رہونگا

جو نہ ہوئی پتیارو ہمارا   بچا باندھ گئی کرہو پتیارا

اگر آپ کو ہمارا یقین نہیں آتا ہے   قسم دِلاکر آپ یقین کر لیجیے

کُواں، ڈابھ، جل میلوں سَت سئی ہوئی تو لیوَوں

کنویں کی گہرای میں پانی ڈالوں یا سچائی سے یہیں لے لوں

جورے بَسَت مَئیں بولیں چاند جیتیں تُمہنہ دیوَوں

جو کچھ چیزیں میں نے کہی ہیں، چاند کو ہوش آتے ہی تم کو دیدونگا

۳۲۷۔ منتر خواندنِ گنی و ہوشیار شدنِ چاندا۔

کَون لوگ تُمہ گارور پوچھئی   ناؤ کہو اَو جا تِہنہ بوجھئی

سپیرے نے پوچھا تم کون لوگ ہو   نام کہو اور اپنی ذات سمجھاو

جات گووار گووَر مور ٹھاؤں   دَھن چاندا موہ لورک ناؤں

ذات گوالا ہے، گوور میرا گھر ہے   عورت چاندا ہے اور میرا نام لورک ہے

۳۲۶۔ مانچسٹر: شیر یتی قبول۔ الخ، مینر: زرینہ قبول کردنِ لورک حکیم افسونگر را۔

عا۔ تاڑا (مرہٹی) = کانٹا   عٹ۔ پارنڑ = تکمیل، پورا کرنا۔

۳۲۷۔ مانچسٹر۔ لیکن مینر میں: پرسیدنِ حکیم ذات و نامِ لورک و چاندا۔

گُنی کہا جن جیو ڈلاوُس — دھیرو باندھ اب چاندہ پاوُس

گنی نے کہا اپنی جان کو پریشان نہ کرو — اطمینان رکھو، اب چاندا کو پا جاوگے

بول منتر و پھر کس لئی پانی — اُترا بس چاندا انگرانی

منتر پڑھکر پانی لیکر چھڑک دیا — زہر اُتر گیا چاندا نے انگڑائی لی

دھائی لور دھر بانہہ اُچائی — پرم پیار چانپ گین لائی

دوڑ کر لورک نے بازو پکڑ کر اٹھا لیا — پیاری کو محبت سے چپٹایا، گلے لگا لیا

سرگ ہُت چاندا اُتر جن آئی دیکھ لور ہرسان

گویا چاندا آسمان سے اُتر کر آگئی، لورک دیکھکر خوش ہوگیا

کنول بھانت مکھ بگسا دکھ جو ہوت کُمھلان

چہرہ کنول کی طرح کھل گیا، جو غم تھا وہ دور ہوگیا

۲۲۸۔ ہوشیار شدن چاندا و دادن لورک گنی را زیور۔

ہیا سِرانِ[1] جرت جو اہا — دور کور تو پوچا[2] گہا

دل جو جل رہا تھا وہ مطمئن ہوگیا — لورک نے دوڑ کر اُس کا پونہچا پکڑ لیا

لورک رس کر آہ پیاسا — چاند ملی من پوجی آسا

لورک اُس کی محبت کا پیاسا ہے — چاند مل گئی دل کی مراد پوری ہوگئی

ابھرن آن کین سبھ لورا — ترون[3] بانس او سونئی چورا

لورک نے تمام زیور لیکر جمع کیے — کان کی جھمکی، ہنسلی اور سونے کی چوڑیاں

بھنور مور او کان ک پھیرے — مونڈ ٹنگ او کرین ک جورے

ماتھے کا زیور اور کان کی بندھی — سر کی مانگ اور ہاتھ کے جوڑے

ہاتھ ک کرپا سوون نا نتھی — انگوٹھی مانک گئی کا نتھی

ہاتھ کے کڑے سونے کی نتھ — انگوٹھی اور ہیرے کا ہار

۲۲۸۔ صرف مانچسٹر اور بیکانیر میں — ع۱۔ سِرانا = ٹھنڈا ہونا

ع۲۔ پوچا = پونچا (مرہٹی) پونہچا — ع۳۔ ترونی (مرہٹی) جوان عورت

انوٹ بچھوئی پایَر لور چاند گئی لینھ

چاندا کے انوٹ، بچھوے، پایل لورک نے سب لے لیے

اَرتھ دَرب او کھرگ کٹارا آن گنی کہنہ دینھ

مال دولت اور تلوار کٹار لاکر گنی کو پیش کر دیے

۲۲۹۔ آخر بسہر کھنڈ چند سخن فرمودن مولانا نتھن۔

داؤد[1] کب جو چاندا گائی — جین رے سنا سوگا مرجھائی

داود شاعر نے جب چاندا کی داستان گائی — جس نے بھی سنا وہ افسردہ ہوگیا

دھن تے بول دھن لیکھن ہارا — دھن تے اکھر دھن ارتھ بچارا

مبارک وہ کلام ہے، مبارک ہے لکھنے والا — مبارک حرف ہیں، مبارک ہے وہ جو بات سمجھ لے

ہردے نَ جات سو چاندا رانی — سانپ ڈسی کہوں سوئی کہانی

دل سے نہیں جاتی وہ چاندا رانی ہے — سانپ نے ڈسا، میں نے اُسی کا بیان کیا ہے

تور کہا مَیں یہ کھنڈ گاووں — کتھا کبت[2] گئی لوگ سناووں

تیرے کہنے سے میں نے یہ جزو گایا ہے — داستان کو شعر کر کے زمانے کو سنایا ہے

نتھن ملک دکھ بات اُبھاری — سنہہ کان دئی یہ گنہاری

اے نتھن ملک میں نے غم کی بات بیان کی ہے — صاحب ہنر اسے کان دیکر سنیں گے

اور کبت مَیں کروں بنتی سیس نائی کر جور

اور شعر میں عرض کرتا ہوں، سر جھکا کر، ہاتھ جوڑ کر

ایک ایک بول موتی جس پرو اکھوں[3] جو ہیرا تور[4]

ایک ایک سخن موتی کی طرح پرو کر کہا ہے جو ہیرا توڑ ہے

۲۲۹۔ مانچسٹر۔ لیکن جیر میں: داستانِ صفت مولانا داود و گفتارِ او۔ یہ بند بیکانیر میں بھی۔

ع۱۔ مانچسٹر: مولانا داؤد یہ گت گائی۔ لیکن خود اپنے لیے "مولانا" کہنا خلاف قیاس

ع۲۔ اکتیس حرفوں کی نظم — ع۳۔ آکھوں = میں نے بیان کیا۔

ع۴۔ اس کے بعد جیر میں ذیل کا بند ہے۔ (باقی صفحہ ۲۸۰ پر)

۲۳۰۔ روانہ شدنِ لورک و چاندا و رسیدنِ نزدیکِ ہردی۔

صفحہ ۲۳۹ سے مسلسل

وداع کردنِ لورک حکیم را۔

گارور نسمند چاند لئی چلا   اون ہیں بات کہسِ اتِ بھلا
بائیں دِسِ توں لور نہ جائسِ   داہنیں باٹ بہت پھر پائسِ
پرم بھلان وہ بول نہ مانی   باٹ چلت سہای نہ جانی
ڈانڈی گئی لورک چاند چلائی   داہنیں دِسِ دیں دِسٹ ملائی
سور آپن دنڈ جھاڑہ کہاں   جہاں بر جیہہ ٹھاڑھے تہاں
بار انتھوریں جائی تلانا لورک   سارنگپور
دِنکر مونڈ اُچاوا راتا   جَیس   سندور

اِس کے بعد پرمیشوری میں نسخۂ پنجاب سے چار ایسے بند نقل کیے گیے ہیں جن کی صحیح طور پر قرات نہیں کی جا سکی ہے۔ اُن کا ایک ایک مصرع اِس طرح ہے۔

ع بھائی جہایت اسپت دھاوا   ع لورک ہرک کھید گھرائی
ع راجا ہتا ایک متر کیتھاں   ع سُن کے مہور کوٹ اُچاوا

اِن کے بعد حسبِ ذیل کے بارہ بند بھی :

(الف) بیہوش شدنِ چاندا آنجا و لورک گفتن۔

اُٹھگی چاند تیں نیند بھل آئی   جس سپنیں ہوں ناگہنہ کھائی
کہسِ بچار پنتھ سر جاہیں   سپن دِ سوٹھک بوجھی ناہیں
سپنہِ چار مئیں سونکھ دیسی   کالھ رین جوبن منہہ پیٹھی
کرم ہمار سِدھ ایک آوا   جنہہ ہُت ہم تُہ پھیر مراوا
پاؤ سدھ گئی چھاڈیوں ناہیں   جب لگ جیوہنہ سیو کراہی
دیئی اُسیس سِدھ اُس بولا لورک توں مور بھائی
باٹ ماجھ ایک ٹونا جوگی، مت چاندہ لئی جائی

(ب) چوں لورک تزار در زیرِ افتد مارا یادکن۔

باقی صفحہ ۲۷۱ پر

جائی کوس دس اوپر بھئے   بہُل بھانت بر ہئیں ہُت دہے
دس کوس سے زیادہ چلکر وہ آگیے   بہت طرح کے غموں سے وہ پریشان تھے

صفحہ ۲۴۰ سے مسلسل

لورک جو تہہ پیرا پڑہی   چاند تور جو ٹونا ہرئی
دئی سنور مہنہ سنورسِ لورا   ٹھاؤں ٹھاؤں مئیں آوب تورا
اِتنا کہہ سِدھ چلا اُڑائی   چاند لور دوئی رہے لبھائی
گھر اِک سِدھوِیں بیٹھ نوائی   پُن اُٹھ چل گئی باٹ گھٹائی
دیوس چار جو چلتہہ بھئے   نگر ایک بیپار تہ گئے
لورک کہا چاند تم تہہ ہوں سونگر تہہ جاؤں   کنک اَن اُدلا دی، برجیوں کچھ کراؤں

(ج) درمیانِ بتخانۂ ہندواں چاندا را ماند۔

چاندِ مڑھی بئسار چھپائی   لور نگر مہنہ سودیں جائی
ڈِٹیں چھبو دیکھ توں پاوا   پھند لائی چاندا پہنہ آوا
آسن مار بیٹھ تنہہ آئی   اب موں پہنہ کیت چاندا جائی
سِنگی پور ناد تس کیا   بن بیسندر پراتہہ دِیا
سُنتہہ چاند بیدھ تس گئی   اُپجت مرن سنیہی بھئی
جٹس اہیریا پا بِردھ مرگ بیدھ لئی جائی
ٹونا بھیئو اہیریا چاندہ   گوہن   لائی

(د) پیترے افسونِ ایشاں کہ چاند را دیوانہ شد۔

سِنگی پور منتر سو لاوا   چاند سن کچھ چیت نہ آوا
چاندا گوہن لئی چلا بھلائی   گاوِ گیت اُو کچھ نہ کرائی
تیس سنگ بھئی چاند سبھاگی   گاؤں گاؤں پھر گوہن لاگی
دیکھ سِدھ اُو کنٹھ ادھاری   بھولی کچھ نہ سنبھاری باری
چاندہ بسرا سبھ سنسار   بسرا لور جین جیو ادھار

باقی صفحہ ۲۴۰ پر

سبھ نس آکھے پرم کہانی　　بات کہت اُٹھ رین بہانی

ساری رات محبّت کی کہانی کہتے رہے　　بات کرتے اُن کی رات گذر گئی

صفحہ ۲۴۱ سے مسلسل: سُنین ناد اَو رو رُئی　　پاچھیں ہیر نہ بار

لور آئی جو دیکھی مُرھی چاندا بِنُ اندھیار

(ک) چوں لورک آمد چہ بیند کہ چاندا در بتخانہ نیست۔

سون مُڑھی دیکھ لورک رووا　　کاہے کہنہ بدھ کینھ بچھووا

اُبہوں جور سرگ چڑھ دھاؤں　　تودَیہ کھوج چاند کر پاؤں

لورچہہ دِس بھم بھم آوا　　کھوج چاند کر رات نہ پاوا

رین گئی سپے چاند نہ پائی　　اُٹھا سُرج چلِ کھوج کرائی

آج رات جو چاند نہ پائی　　سارَس برو رَ مَرُوں اُدائی

ٹھاوں ٹھاوں جو لورک بوجھی وَ سُنا ایک بسدھ پائی

اُنتھیں سُرج چاند جس تریا ٹونٹا دیکھ لئی جائی

(ل) چون شنید لورک کہ دست پا بُریدہ بَر دَرَست۔

لورک جو ٹونٹا سُن پاوا　　کھوجتہ کھوج جائی نیرادا

نگر ایک بسَت سُدھ پائی　　ٹونٹا سنگ تریا ایک آئی

بیر نگر تو چاہن لاگا　　بھیک ہوت ٹونٹا کر راگا

سُنتہہ ناد لورگا آئی　　دیکھ چاند مَن رہی لُبھائی

دَورِ لور ٹونٹا کرَ گہا　　اَرِ بھکھارِ تہہ ماروں کاہا

دھری جٹالے چلا راو پہنہ تو پھراؤں سورِ

جھونٹہ جٹا گ بہراتیں اَوہٹ بھاچل دور

(م) چشم کشادہ کرد و دیدن ٹونٹا لورک را۔

آنکھ کاڑھ کے ٹونٹا دھاوا　　لور کہا ہُوں مین سپے کھاوا

باقی صفحہ ۲۴۲ پر

پہر رات اُٹھ چلے کہارا　　کوس چار پر بھا بھنسارا

ایک پہر رات کو کہار اُٹھکر چلدیے　　چار کوس پر سویرا ہوگیا

صفحہ ۲۴۲ سے مسلسل۔

لورک بھاگ چلا جو ڈرائی　　منت ٹونٹا مُہر بھسم کرائی

ٹونٹیں کہاں لور منگرادا　　بسدھ بچن ہیت مَن مہنہ آوا

بسدھ آئی لورک پنتھ ٹھاڑھا　　لورہ ٹونٹہہ بول جو باڑھا

دونوں کہنہ چاند مُر جوئی　　اَو تہہ ماجھ مُکلاوج ہوئی

چاندا ٹھاڑھی کوتک دیکھئی مُنہ مہنہ بکت نہ آوَ

یک کھیل اَو گیت بھلائیں راوُل سیس ڈولاؤ

(ح) درمیان جوگی و لورک گفتگو شدن۔

بسدھ کہنئیں تمھ کاہے جھو جھہہُ　　کرہُ گیان مَن منہہ بوجھہُ

سبھا کرہُ اَو کرہُ بچارا　　دُہنہ کو جیتی کو دُہنہ ہارا

جوجھئی چاہُ جو پوچھا بُھلا　　باہاں جورے لورک چلا

چاند ساتھ بھئی اَو بسدھ ہُوا　　بُھن نگر سبھا مہنہ گوا

نگر اُہاں پَے بَیٹھ جو دیٹھی　　اِندر سبھا برو سبھا بیٹھی

سبھا سنوار جو راوت بَیٹھ اُہاں پے جائی

چارِ کھنڈ کا نیاؤ نیارہِ ایکو پھرہ نہ جائی

(ط) بہر چہار کس سلام رسیدن۔

آئی چہنہ بِل کینھ جُہارو　　جوجھ مرت ہہنہ کرہُ بچارو

بولا سبھا کہہنہ دُہنہ آئی　　کہہ لاگ تمھ جوجھہُ بھائی

ایک ایک آپن بات چلادہُ　　جھوٹھ ساچ آپن تمھ پادہُ

اُٹھ لورک تو اُپنا کہا　　بَیٹھ ٹونٹیں یہ جیتک اُہا

باقی صفحہ ۲۴۴ پر

ہَر دین سیم ہُلائیں جائی   سَگُن بَھلی ایک پانڈُک کہائی

وہ ہلدی کی حد میں جاکر پہنچ گیے   ایک پانڈک اچھا شگون بتا رہی تھی

صفحہ ۲۴۴ سے مسلسل

سنگی پور چاند ہَر لینھا   سَگریں رَین کھوج میں کینھ

کھوجت پایوں ٹُونٹا' دَھریوں پھیرکے بار

جھونٹ جٹا لاگ پھرائیں جانان سَب سینسار

(ی) گفتنِ جوگی ایں زنِ من است۔

پوچھئی سَبھا کہَہہٗ دَنہہ لورا   کَون لوگ گھر کہواں لور

کہواں اُپَنسی تِری تَیئیں پائی   کاکَر دِھیَہ یہ کہواں جائی

کاہے نِسرہٗ دوئی جَن ہوئی   اِنَر ساتھ نہ اُہَہ کوئی

کَون پہنہ رہتٔ لورک آئیہَہ   کہواں جاہُ کہاں وہ جائیہہ

گھر ہُت کاہے نِسرے لورا   لوگ کُٹُنب کِچھُ کہی نہ تورا

کاہ لاگ تُھ نِسرے ساچ کہَہٗ تُھ بات

ہَم پُن دیکھ نِیاو نِیارہ بوجھ تُمھری بات

(ک) پرسیدنِ ذاتِ گوال اِسمِ لورک و زنِ چاندا۔

جات اُپو لورک ناؤں   گوور نگر ہَمار پور ٹھاؤں

سُہدیو ہَر کَنی چاندا دِھیا   ہَر بیاہ باوَن سیوں کِیا

باوَن کیرنارِ لئی آیوں   چاندا تِری ہَر دِھیَہ پایوں

ہُوں جو آہ چین بانٹھا حارا   اُیسوں راؤ روپچند ہارا

ہم پُن ہَردی پاٹن چالی   راجا ہَرُور کیں...کانی ؟

چاند سَنیہہ جو نِسریوں چھاڑِ کُٹُنب گھر بار

تُمھرے دیس یہ ٹُونٹا جوگی رَہا ہوئی بَٹ پار

باقی صفحہ ۲۴۵ پر

مِہرِ داہنیں بائیں کَر آوا   اَور داہنیں مِرگھ کَئی مارا

دائیں طرف عورت بائیں طرف کرال (چڑیا) تھی   اور داہنی طرف ہرن کی حالا (قطار) تھی

مِہرِ کہا ہُت داہنیں سَگُن ہوئی نہ پار

مہری (عورت) نے کہا دائیں بائیں اتنے شگون ہو رہے ہیں کہ شمار نہیں

تِنہہ اَرتھ تُمھ سِدّھ پاوہُ لورک جانئی سینسار

اِس کا مطلب ہے کہ تم کامیابی پاوگے' اے لورک یہ زمانہ جانتا ہے

۱۳۲۔ سلام کردنِ لورک راو را در شکار و پرسیدنِ راو جھیتم را۔

جھیتم راد اُہیرئیں چَڑھا   ہَردیں کہنہ ہنت دَئی جوگڑھا

راو جھیتم شکار کے لیے سوار تھا   ہلدی کے لیے وہ دیوتا کے درجے میں تھا

نِکَرت راد جو ہاریس سوئی   رائی بوجھ آہ آنہنہ کوئی

نکلتے ہی راجا کو اُس (لورک) نے سلام کیا   راجا سمجھ گیا' یہ کوئی اجنبی ہے

(حاشیہ صفحہ ۲۴۴ سے مسلسل)

(ل) گفتنِ جوگی کہ ایں زنِ من است۔

ٹُونٹا کہئی مور بار بیاہی   پَری راد تورئیں گواہی

سَبھا کہئی دُنہہٗ اَب کا کیجئی   اِنہہ رَ وہ کنہہ کَس اُتر دیجئی

دوؤ کہہ یہ موری جوئی   اِنہہ دُنہہٗ کہنہ ہَرساکھ نہ ہوئی

وہ ٹُونٹا یہ راوَن آہئی   دَھنِ پوچھہٗ دُنہہٗ وہ کا کہئی

چاندہ پُن کچھُ چیت نہ آوا   اُرئیس مَنتر پڑھ ٹُونئیں لادا

لور کہا یہ موری تِریا اَو مُہر گوہَن آئی

بھا بھکھار سہئے ٹُونٹا جوگی سَکَت چڑھئی لئی جائی

بندِ ی اور ل دونوں کا عنوان ایک ہے۔ آخری بند میں بھی "سَبھا" نے فیصلہ نہیں سنایا۔ اِن بارہ بندوں میں جو قصّہ نظم ہوا ہے ناقص ہے مثلاً بند ۶ میں ٹُونٹے کو دیکھ کر لورک دوڑتا ہے لیکن اگلے بند میں اُس کا خوفزدہ ہو جانا مذکور ہے۔ اُس کی قوّت اور بہادری گویا سلب ہو جاتی ہے۔

اُت گنوُنت آہ روپوُنتا   سَہس کَراں جَبَس مَیمنتا

نہایت صاحب فن اور وجیہہ شخص ہے   ہزار کمالوں والا، ہاتھی جیسا ہے

کو او نہ چینھ سَبھ کہِہنہ بٹاؤ   سَنگ سَنگ راجے پٹھُو ناؤ

کوئی نہیں پہچانتا، سب مسافر کہتے تھے   راجانے اُس کے ساتھ نائی بھیجا

جو تُھ چینھوں دیکھ لَئی آیسُ   جو پَردیسی اُتار دِوائسُ

اگر تم پہچان لو، تو دیکھکر لے آو   اگر پردیسی ہو تو ٹھہرنے کی جگہ دلادو

ہَردی پَئی ٹھے لورک کھور کھور پھِر آؤ

لورک ہلدی میں داخل ہوا، گلی گلی میں گھوم آیا

جانوُنت نگرِ تہِنہ چینھ نہ کوؤ، سَبھئی لوگ پَراؤ

جہاں تک شہر میں گیا کسی نے نہ پہچانا، سبھی لوگ پرائے تھے

۳۴۲۔ فرستادنِ راو حجام را بر لورک۔

راو دِینھ راوُل ایک آئے   اونچ مَندَر پٹار سوہائے

راجانے آکر ایک مکان دیدیا   مکان اونچا جس کی کرسی اچھی تھی

بَہُہ بِنان بَہُہ بھانت کَندار   گھرے اَنیک لائی سُت دھارا

بہت اچھا بنا تھا، بہت طرح کی نقاشی تھی   بہت سے معماروں نے لگ کر بنایا ہے

چُوترا اونچ نیک گھورسارا   لَئی لورک تہِنہ گھر بَیسارا

اونچا چبوترہ اچھی گھوڑسال تھی   لورک کو لیجا کر اُس گھر میں بٹھا دیا

اَرسی کاڑھ لور کر دینھیس   بات بوجھ کئے ناؤں لینھیس

آئینہ نکال کر لورک کے ہاتھ میں دیا   بات سمجھ کر اُس کا نام لیا

کَون دیس ہُت آئے گُسائیں   اِنہہ پاٹَن گونئیں کنہہ ٹھائیں

اے مالک آپ کس ملک سے آئے ہیں   اِس شہر میں کس جگہ جائینگے

ناؤں کہو تُھ آپَن او تِہنہ جیہہ لگ آئیہہ

آپ اپنا نام بتائیے اور آپ جس کے پاس آئے ہیں

نکرت راو دیکھ دَرسَن گُن   پوچھ پَٹھائیہہ

نکلتے وقت راجانے آپ کو دیکھا اِسی لئے معلوم کرنے کو بھیجا ہے

۳۴۳۔ جواب دادنِ لورک بر حجام را۔

سُن لورک اُس اوتر کہا   سَبھ پَروار کُنوَر[علے] مور آیا

یہ سُن کر لورک نے اِس طرح جواب دیا   میرا پورا خاندان شہزادہ ہے

گرہ سنتائے آن گھر آوِہنہ   کہا پنڈِت پَردیس دِکھاوِہنہ

ستاروں سے پریشان ہوکر غیر جگہ آئے ہیں   پنڈت نے کہا تھا پردیس دیکھ آو

بیری ہوئی گھر رَکت پیاسا   لَئی نہ دیہہ سُکھ نہہ سانسا

گھر دشمن ہوکر خون کا پیاسا ہو جاتا ہے   آرام سے سانس نہیں لینے دیتا ہے

لوگ چاہ اَہتائی کرہیں   مُکھ دیکھت ہُوں کان نہ دَھرہیں

لوگ علاحدگی اختیار کرنا چاہتے ہیں   مُنہ دیکھتے بھی کان نہیں دھرتے ہیں

جات گوورئی اہوں بڑوارو   لور گوور کر ناؤں ہمارو

ذات گوالہ ہے، میں بڑوں میں سے ہوں   گوور کا لور میرا نام ہے

گوور راجا سہدیو مہر، اُنہ کئی دھیہ دُلار

گوور کا راجا سہدیو مہر ہے، یہ اُس کی پیاری بیٹی ہے

جنہہ کارن لینھ دسنتر اوہئی سو چاندا نار

جس کے لیے ہم نے پردیس لیا، یہی وہ چاندا عورت ہے

۳۴۴۔ باز آمدنِ راو از شکار و معلوم کردنِ حجام کیفیتِ لورک۔

۳۴۲۔ مانچسٹر۔ لیکن بھوپال میں: پُرسیدنِ...... لورک را، و گفتنِ لورک

علے۔ پرمیشوری اور ماتا میں "گوور" لیکن سید حسن عسکری صاحب نے نسخۂ نیر میں "کنور" قرات کی ہے۔

اِس بند کے شعر ۲ میں بھی اُنھوں نے کنور ہی پڑھا ہے (معاصر حصہ ۱۲ ص۲۵)

۳۴۴۔ یہ بند صرف مانچسٹر میں نسخۂ شیرانی میں عنوان: باز آمدنِ راو جھیتم از شکار و پرسیدنِ حجام را۔ (مقالات ج ۲ ص۵۲)۔

ہوئی اُہیرسے راو گھر آوا　　ناؤ جائی کہئی کر پاوا

شکار کے بعد راجا گھر آیا　　نای نے جاکر ہاتھ پیر (کیفیت) بیان کیے

پوچھا رای کَوَن اِتھ آہا　　جس سُنال تس ناؤں کہا

راجا نے پوچھا یہ دونوں کون ہیں　　نای نے جیسا سُنا تھا ویسا بیان کیا

راو کہا کہنہ دیہنہ اُتارا　　اونچ مَندر نیک[1] گھورسارا

راجا نے کہا اُن کو کہاں اتارا ہے　　(نای بولا) اونچے مکان میں جس میں اچھا اصطبل ہے

ایہنہ نر نو کھنڈ پرتھمی جانئی　　جس دِنیر تس کرت[2] بکھانئی

اِس مرد کو نو اِقلیم کی زمین جانتی ہے　　جیسے سُورج ویسے ہی اُس کی شہرت ہے

سُن راجیئن اُس کرت کیہاں　　جو کچھ جگت مَندر اُنہ دیہاں

راجا نے سُنکر اِس طرح تعریف کی　　جو بھی دنیا میں ہے، اُن کے مقام پر پہنچا دیا

آہِ گوور کر لورک، ناؤن کہا جُہار

یہ گوور کا لورک ہے اے نای اُس کو سلام کہو

جنہہ کارن راؤ روپچند مارا اوہئ چاندا نار

جس کے لیے راجا روپچند کو مارا وہی چاندا عورت ہے

٣٣٥۔ آمدن لورک پیش راو جھیتم۔

کھیم کُسَر نِس کھول بِہانیں　　رنگ راتی نِس پریم کہانی

آرام، خوشی سے رات بسر ہوگئی　　محبت کی باتوں میں رات رنگین ہوگئی

دیئی پچھورا راو جو ہارا　　راؤ مَیا کئی لور ہنکارا

ایک پچھورا نذر کرکے راجا کو سلام کیا　　راجا نے مہربانی کرکے لورک سے خطاب کیا

راؤ پوچھہتہ تُمہنہ کیس آیہُہ　　باٹ گھاٹ کس آوَن پایہُہ

راجا نے پوچھا آپ کس لیے آئے ہیں　　راستے اور گھاٹ سے کس طرح آنے پائے

ع١۔ نیک = نیکھ (بیائے معروف) عمدہ، اصلاً یہ فارسی لفظ نیک معلوم ہوتا ہے۔ ع٢۔ کرت = عظمت، خوبی۔

٣٣٥۔ مانچسٹر۔ لیکن بھوپال میں: آمدنِ لورک بر راو جھیتم و سلام کردن۔

نگر موگیر جوہِ ہم آئے　　راو کرنگا بھوج ہنکرائے

جب ہم شہر مونگیر میں پہنچے　　راجا کرنگا نے بلا کر دعوت کی

دیکھن پائے رائی کے آیئوں　　دئی سنجوگیں آن مِرائیوں

راجا کے قدم دیکھنے ہم آئے　　خدا نے کرم کیا، لاکر مِلا دیا ہے

بھلیں لور تُم آیہُہ اِنہواں راکھہُ چِنت ہمار

اچھا ہوا اے لورک تم آگئے، ہماری طرف سے مطمئن رہو

جو کچھُ آہ ہمارین سو تُمہن جانُ تُمہار

جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ تم سمجھو کہ تمہارا ہے

٣٣٦۔ اسباب دہانیدنِ راؤ بر لورک را و برگ سپردادن۔

سئیں ہاتھ رائے بان کر لیہاں　　بیر ہکار لور کہنہ دیہاں

راجا نے خود بانا ہاتھ میں لیا　　لورک کو قریب بلاکر اُس کو عطا کیا

سیس لائی کئی لورک لیتس　　رہنس کیکان رائی تُمہن دیتس

سر سے لگاکر لورک نے اُسے لیا　　پھر خوش ہوکر راجا نے اُسے گھوڑا دیا

تنہہ تُریا چڑھ لور بہراوا　　ہیَئیں تاجن گھور دَوراوا

اُس گھوڑے پر چڑھکر لورک نِکلا　　وہیں چابک مارکر گھوڑے کو دوڑایا

رہتا لور تُریہ جو پاوا　　بچن سُگن جو اِہواں آوا

یہ گھوڑا پایا تو لورک خوش ہوا　　یہ شگون کی بات تھی جو یہاں سامنے آئی

پُرکھ سوئی جو پر بھُئیں جائی　　جگت سُنئی جیہہ کرت بھلائی

مرد وہی ہے جو غیر جگہ میں جائے　　دنیا جس کی بھلائی کی باتیں سُنے

لور چاند گوور بسارا کیتیں ہردی پاس

لورک اور چاندا نے گوور کو بُھلا دیا ہلدی میں سکونت کرلی

برس دِوس اُد کیتک مانا کیہاں بھوگ بلاس

برس دن اور کئی مہینے تک عیش و عشرت کرتے رہے

۲۴۷۔ متاعِ خانہ و کنیزگان و غلامان و جامہا فرستادن راؤ لورک را۔

جناں سہس رچ راؤ دورائے   چینوَر کاپَر باگ پہرائے

راجا نے ہزار پسندیدہ غلام دوڑائے   جو وردی، کپڑے اور باگے پہنے تھے

ڈلائیں بہور بھر لینھیں   تے لئی چیر تہہ ماتھیں دیھیں

پھر بہت لحاف بھروا لیے   اُن کو لیکر باندیوں کے سر پر رکھدیا

چیر تہہ کانوَر کاندھیں کیا   ہردی، لون، تیل سب دیا

باندیوں کے کندھوں پر کانور (ٹوکریاں) رکھوادیں   ہلدی نمک تیل ہر چیز اُن کو دی

چیری دس چیر اَبھرن دیھیں   اُپَر سنجوگ جو کاؤ نہ دیھیں

دس باندیوں نے کپڑے اور زیور پہنچائے   اور بھی اسباب آرائش جو کسی کو نہ دیے تھے

اَن دَن بھانت کھٹیا اَہے   کھاٹ پالکی پالنگ لہے

طرح طرح کے کھاٹے کے سامان تھے   چارپائی، پالکی اور پلنگ بھی دیے

بہُل اَبھرن رائیہہ دیھیں چاندہہ جنہہ بروک

راجا نے بہت زیور دیے گویا وہ چاندا کی شادی میں دیے ہوں

لور چاند کَہہ نیا اَس کینھیں کو تنک بھیؤ سو لوک

لورک چاندا پر ایسی مہربانی کی جس سے زمانے میں بہت خوشی ہوی

۲۴۸۔ بخشش کردن لورک در شہر پاٹن را۔

ٹانکا سو ایک لورک لیھاں   بیڑیں گھال ناؤ کہہ دیھاں

سو ایک ٹکے لورک نے لے لیے   بیڑا ڈالکر (باقی) نای کو دیدیے

اَور ہہ دیھ جنہہ جس جاناں   سب ہی لوگ کہہ دیس باناں

اوروں کو دیا جیسا جسے سمجھا   سب ہی لوگوں کو خلعت عطا کیے

چیر بستر آگیں لئی آئے   جیہیٔ آئے سو سبھر چلائے

غلام کپڑے لیکر آگے آئے   جیسے آتے گئے بخشش میں دیتا گیا

۲۴۸۔ مانچسٹر۔ لیکن بھوپال میں: سخاوت کردن لورک برائے فقرا در شہر۔

کھول پٹارا کاپَر دیکھے   اَبھرن اَچھرن کینھ بسیکھے

صندوق کھولکر کپڑوں کو دیکھا   زیور پریوں کے لایق بنائے گیے تھے

چیر لوک بھرا کھر بارو   جس چاہت تس دیتہہ کرتارو

کپڑے کھرباروں میں بھرے چمکتے تھے   جیسا چاہتا ہے ویسا خدا عطا کرتا ہے

چاند سورج من رہنسے تل تل کرہہ بدھاؤ

چاند سورج دل میں بہت خوش تھے، خالق کی ستایش کرتے تھے

ایک سمو گووَر ہنت آئے ہردیں پاٹن رہاؤ

ایک وقت تھا جب گوور سے آئے تھے، اب ہلدی شہر میں رہتے تھے

۲۴۹۔ بیان کردن دشواری مَیناں۔

رَیں دکھ مَینہہ روئے بہائی   سبھ دن رہئی نین پنتھ لائی

رات کا دکھ مَیناں رو رو کر کاٹتی تھی   تمام دن آنکھوں کو رستے سے لگائے رہتی تھی

تک[1] لورک ایہنہ مارگ آوئی   کئی بہیا کے آپ جناوئی

شاید لورک اِسی راستے سے آتا ہو   یا کسی مسافر سے اپنی خیریت کہلوائے

رین دن جھروئی آس بیاسی   روَوئی کھن کھن ہوئے نراسی

رات دن وہ ناامید امیدوں میں سوکھتی تھی   ناامیدی سے وہ ذرا ذرا دیر میں روتی تھی

لور لور کہہ دن پُر آوئی   اَور بچن ہر نکھہہ نہ آوئی

لور لور کہکر وہ دن کو کاٹتی تھی   اور کوی لفظ منہ پر نہیں آتا تھا

تپتیں آچھئی رَین بہائی   جس مینھری بن نیر مرجھائی

جلتے جلتے رات گذر جاتی تھی   جیسے پانی کے بغیر مچھلی سوکھ جاتی ہے

برہ ستنائی مَیناں ایہنہ پَر دن اور رات

فراق کی ستای ہوی مَیناں اِسی طرح دن اور رات جلتی تھی

۲۴۹۔ صرف بھوپال میں

عا۔ تک (ہندی) چاہے، بلکہ۔ تنگ (مرہٹی) = پھر، آگے چلکر، تھوڑی دیر بعد۔

سَنہَہ لینھ دُکھ لوَرکہِنہ کیرا، برہا کینھ سنگھات

خود ہی لورک کا غم لے رکھا تھا، فراق کو رفیق بنا لیا تھا

۲۴۰۔ شنیدنِ میناں و کھولن کہ کسے بازرگان از طرفِ ہردی آمدہ۔

دَئی دَئی سُنوَن سُنی اِک باتا[ع۱]   آوا ٹانڈ[ع۲] کھاڑ سَئے ساتا

(میناں نے کہا) کان دے دیکر میں نے ایک بات سُنی ہے   کارواں آیا ہے جس میں سات سو تاجر ہیں

گئیں ڈیئں آئی سَنگت کئی میلا   پوچھِہہ آن کوَن جھئیں کھیلا

گاؤں کے تالاب پر اُس نے پڑاو کیا ہے   بُلا کر پوچھو وہ کس زمین سے آئے ہیں

کھولن نایک مَندَر بُلاوا   پوچھیس ٹانڈ کہواں ہُنت آوا

کھولن نے سپاہی کو گھر پر بُلایا   پوچھا یہ کارواں کہاں سے آیا ہے

کوَن بَنج لادِ چھیو پَردھاناں   کوَن راٹ تُہِنہ دیت بِیاناں

تُم اے پردھان کون سا سودا لادتے ہو   کن مُلکوں کا تم سفر کرتے ہو

کوَن لوگ، گھر کہاں تُمھارا   کوَن ناوں، کِنہہ کُٹنب ہنکارا

تم کون لوگ ہو، تمھارا گھر کہاں ہے   نام کیا ہے، کس خاندان کے کہلاتے ہو

آسا بُدھی پوچھوں جو پَردیسی آئی

جو بھی پردیسی آتا ہے میں اُمیدیں لیکر اُس سے یہی پوچھتی ہوں

مور بار پَردیس بِرودھا مکُ ہِنہ چاہ کو پائی

میرا بچہ پردیس چلا گیا ہے شاید کسی نے خبریت پائی ہو

۲۴۱۔ جوابِ دادن نایک کھولن را کیفیت بَنج۔

مَین، مَنجیٹھ، چِرَونج، سُپاری   نَرِیَر، گووا، لونگ، چھوہاری

موم، مجیٹھ، چرونجی اور چھالیا   ناریل، گووا، لونگ اور چھوہارا

۲۴۰۔ بھوپال۔ لیکن مانچسٹر میں: پرسیدنِ کھولن سرجن را پرسیدن اخبار لورک۔

ع۱ پریشوری میں "دیدی" لیکن شروع میں میناں نے ساس کو مائی کہا ہے۔

ع۲ ٹانڈا = سوداگری کے مال سے لدے ہوے بیل ع۳۔ کھاڑ = کارواں، تاجر۔

مودک، عَنہکوں، کُم کُم چلاوا   پَترَج، بَھبھی گِنَت نہ آوا

مودک، خوشبوئیں، کُم کُم لاتے ہیں   تیز پات، بھبھی بے شمار ہیں

پاٹ، پَٹور، چِینوَر بَہہُ بھانتی   ہیِنہ رِیہ سَہَس سَہَس کئی پانتی

ریشمی کپڑے اور لباس بہت قسم کے ہیں   جانور بھی ہزار ہزار کی قطاروں میں ہیں

ہَر پَنوار[ع۱] روپ بَہُہ تانبا   بُینا چِینا، اگرو بھر لانبا[ع۲]

ہر طرح کا مونگا چاندی اور بہت تانبا   خس کا قور اور اگر سے بھرے بورے

گووَر کا بانبھن سرجن ناؤں   ہَردی پاٹَن پَر جھئیں جاؤں

میں گووَر کا برہمن ہوں، سرجن نام ہے   میں پردیس کے شہر ہلدی کو جا رہا ہوں

بَرد سَہَس دَس آپَن اَور مِلیں بَہہ آئی

دس ہزار چوپاے اپنے ہیں اور بہت سے دوسروں کے بھی مل گیے ہیں

دَکھن ہتیں بھر لانبا پاٹن میلس جائی

دکھن سے اِس ٹانڈے کو بھر کر لاے ہیں پاٹن میں پہنچا ئینگے

۲۴۲۔ گریہ کردنِ کھولن و پاے سرجن افتادنِ میناں۔

سُن پاٹَن کھولن تَس روِوا   نَین نیر مُکھ بوڈ[ھ]کئین دھویا

شہر کا نام سُنکر کھولن ایسی روی   آنکھوں کے پانی سے بوڑھی نے منہ دھو ڈالا

مَیناں دَور پاین لئی پَری   سرجن بَئِس کہوں ایک گھری

میناں دوڑ کر قدموں میں آپڑی   میں کہتی ہوں سرجن ایک گھڑی بیٹھ جاو

ناہِہ مور ہَوں بارِ بیاہی   لئی گئی چاندا پاٹن تاہی

میرا شوہر جس کی بچپن کی بیاہی میں ہوں   چاندا اُسے پاٹن لے گئی ہے

لورک ناؤں سُرج کئی کَرا   سَولئی چاند ئین پاٹن دَھرا

لورک نام ہے وہ سورج کی طرح ہے   اُسے لیجا کر چاندا نے پاٹن میں رکھ لیا ہے

ع۱۔ پنوار = مونگا   ع۲۔ جو پھیل سکتا ہو، مجازاً بورا، تھیلا۔

۲۴۲۔ مانچسٹر۔ لیکن کلابھون میں: درپاے سرجن افتادن میناں را احوال گفتن او۔

موہِ تج سُورج چاند لئی بھاگا　　دوسر سمو آئی اب لاگا

مجھے چھوڑ کر وہ سورج چاند کو لے بھاگا ہے　　اب اُسے دوسرا سال آکر لگ گیا ہے

سبھ دِن نَین چوہِیہتہ، اَو سبھ رَیس جاگت جائی

سارے دن آنکھیں برستی ہیں اور ساری رات جاگتے جاتی ہے

مور سندیس لورَ کہتہ ایہہنہ پَر روئی بِہائی

میرا پیغام لورک سے کہتا، اِسی طرح رو رو کر گذارتی ہوں

۳۴۳۔ کیفیت ماہ ساون گفتنِ مَیناں بر سرجن آنچہ دشواری بود۔

ساوَن مانس نَین جھر لائے　　اگھرَ ہتہ ناہِہ دِن ایکو مائے

ساون کے مہینے میں آنکھوں سے جھڑی لگتی ہے　　وہ ایک دن کے لیے بھی رُکتی نہیں ہے

بَرَس بھرَئی بھُوئیں کھار کھنڈولا　　بھُوئیں تَس نو کیا چیر اُمولا

بارش سے زمین کے گڈھے، کنویں بھر گیے　　زمین نے نیا بیش قیمت لباس پہن لیا ہے

چَکھ کاجَر چَکھ رَہئی نہ پاوا　　کَھن کَھن مَیناں روئی بَہاوا

آنکھ کا کاجل آنکھ میں رہنے نہیں پاتا　　میناں گھڑی گھڑی رو کر اُسے بہا دیتی ہے

ساوَن چاند لور لئی بھاگی　　مَیناں نَین پور جھر لاگی

ساون میں چاند الورک کو لیکر بھاگ گیی　　میناں کی آنکھوں سے پوری جھڑی لگی ہے

اِہنہ پَر نَین چُوہِتہ اوکھانی　　سرگیی ہار ڈور تیہہ پانی

آنکھیں ایسے میں اولتی کی طرح برس رہی ہیں　　ہار کی ڈوری اِس پانی میں سڑ گیی ہے

جیہہتہ ساوَن تُمہ گنوَنے، سو مَیناں چکھ لاگ

جس ساون میں تم گیے ہو وہ ساون میناں کی آنکھ سے لگ گیا ہے

سرجن کہِس لورَ کہنہ ماںجَر کیر اَبھاگ

اے سرجن لورک سے کہدینا کہ یہ ماںجری (میناں) کی بد نصیبی ہے

۳۴۴۔ کیفیتِ ماہ بھادوں۔

۳۴۴۔ مانچسٹر، لیکن بھوپال میں: بستنِ ماہ بھادوں گفتن مَیناں پیشِ سرجن پیغام بجانب لورک۔

بھادَوں مانس رَیس بھئی اَندھیاری　　رَیَن ڈراوَن ہَوں دھن باری

بھادوں مہینے کی رات اندھیری ہو گیی　　یہ ڈراونی رات ہے اور میں کم سِن عورت ہوں

بیج چمک مور ہِیرا بھا گئی　　مَندرو ناتہہ بن دھئی دھئی لاگئی

بجلی کی چمک سے میرا دل ہل جاتا ہے　　شوہر کے بغیر مکان دھائیں دھائیں کرتا ہے

سَنگ، نہ ساتھی نہ سکھی سہیلی　　دیکھ پھاٹ ہیَہ مَندر اکیلی

ساتھ میں نہ ساتھی ہے نہ ہجولی نہ سہیلی　　گھر کو اکیلا دیکھکر دل پھٹا جاتا ہے

تیہہ دُکھ نَین پھوٹ رَیس بہے　　دھرتی بوڑ سایَر بھر رہے

اِس دُکھ سے آنکھیں پھوٹ کر بہہ نکلی ہیں　　زمین کو ڈبا کر اب وہ سمندر بھر رہی ہیں

نِکر چلوں، پَو چلی نہ جائی　　بھُمی بوڑ، رَہا جَل چھائی

میں نکل چلوں لیکن پیروں سے چلا نہیں جاتا　　زمین غرق ہو چکی، پانی اُس پر چھا رہا ہے

دُرجَن بچن سرَون کئی لور پُردیسہہ چھائیوں

درجن (خراب شخص) کی بات کان میں ڈالکر اے لورک تم پردیس چلے ہو

لاے نینَن دُہوں بَرکھا سرجن روئی بِہائیوں

دونوں آنکھوں سے بارش کی جھڑی لگا کر میں نے اے سرجن رو رو کر گذارا ہے۔

۳۴۵۔ کیفیت ماہ کنوار۔

چڑھا کُنوار اَگست جَناوا　　نیر گھٹئی پَئی کَنت نہ آوا

کنوار کا مہینہ آگیا، اگست ستارہ نظر آیا　　پانی کم ہونے لگا لیکن محبوب نہ آیا

پھول کانس ہانس سَر چھائے　　سارَس کلولہنہ کھنڈ رِچ آئے

کانس پھول گیی، تالاب میں ہنس بھر گیے　　سارس کلول کرتے ہیں، چڑیاں آگیی ہیں

چِروا بارہِنہ اَپُردب بارِیں　　اَت رَس کھیتی ناہہ پیارِیں

لڑکیاں تھالیوں میں چراغ جلا رہی ہیں　　پیاری اپنے شوہروں کے ساتھ عیش کر رہی ہیں

ع۱۔ بھاگڑیس (مرہٹی) = اکتا جانا، تھک جانا۔　　ع۲۔ سایَر = ساگر، سمندر۔

ع۳۔ کاس = کھیتی کی زمین، ایک لمبی گھانس۔ ع۴۔ سَر = تالاب۔

نوٗ رُت لاگ پتَر پکھ ہوئی   رائی رانک گھر سیج رسوئی

نو رُت لگ گیی، پتر پکھ منایا جارہا ہے   راجا رعایا سب کے گھر کھانے پک رہے ہیں

مونہہ پیو بِن نت پرئی اُپاسو   سنگ، نہ ساتھی بُھگت، نہ گراسو

محبوب کے بغیر میرے لیے ہمیشہ فاقہ ہے   کوی سنگ ساتھ نہیں ہے کھانا پینا بھی نہیں ہے

بارا آن[ع۱] ترُی پلان لور جانیوں   گھر آئیہہ

میں سمجھتی تھی کہ اِتنی مُدّت بعد لورک گھوڑے پر سوار گھر آئیگا

رہا چِنتہہ دھر مینچھ[ع۲] سرجن بھل دِن لائیہہ

وہ فکر کو دباکر بیٹھ رہا، اے سرجن تم بھلے دن لے آو

۳۴۶۔ کیفیتِ ماہِ کاتک۔

کاتک نِرمَل رَین سُہائی   جونہہ دادھ ہوں کھری سنتائی

کاتک کی رات ٹھنڈی اور سہانی تھی   میں فراق میں نہایت تکلیف میں رہی

تیہہ پر کامِن[ع۳] سیج بچھاوہِنہ   کنت اَمول بھینٹ گین لاوہِنہ

اِس وقت حسین عورتیں بستر بچھاتی ہیں   شوہر اچھّی ملاقات کرتے، گلے لگاتے ہیں

کہوں دِواری دیکھن آئی   اُتّم پرب رُت کھیلہنہ گائی

کہیں دیوالی دیکھنے آتے ہیں   عُمدہ موقع کی کیفیت کو گاکر مناتے ہیں

موہِنہ لیکھیں سب جگ اندھیارا   لئی گئی چاند مور اُجیارا

مجھے ساری دنیا اندھیری معلوم ہوتی ہے   چاندا میرے اجالے کو لیکر چلی گیی

ایہنہ بِروگ[ع۴] جو ناہہ نہ آوا   رہا چھاڑ پیو بھیئو پَراوا

یہی بروگ ہے کہ میرا شوہر نہیں آیا   محبوب مجھے چھوڑکر پرایا ہوگیا ہے

ع۱۔ بارا آڑیں (مرہٹی) = تین چوتھای۔   ع۲۔ مینچ = بند کرنا

۳۴۶۔ مانچسٹر ۔ بھوپال: سُرخیِ ماہِ کاتک گفتنِ میناں پیشِ سرجن پیغام بجانبِ لورک۔ کاشی: سُرخیِ ماہِ کاتک گفتنِ میناں پیشِ سرجن۔   ع۳ کامِن = حسین عورت۔

ع۴۔ بروگ = دشمنی، مرض، جنون۔

پایَن لاگ کئی سرجن موہیت جائی منائیہہ

سرجن تیرے قدموں میں پڑتی ہوں، میرے شوہر کو جاکر منا لینا

ہوواد یو اُٹھان بیر، پوجا مِنس گھر آئیہہ

اے بیر اب دیو اُٹھان ہوگیا ہے، پوجا کرنے کے لیے گھر آجاو

۳۴۷۔ کیفیتِ ماہِ اگہن۔

اگہن رَین باڑھ دِن کھیناں   دِن پر دِن جائی تَن چھیناں

اگھن میں رات بڑھ گیی، دن چھوٹا ہوگیا   روز بروز میرا جسم بھی چھوٹا ہورہا ہے

پَون جھَرک تَن سیو جناوا   سِیر گہت گھر کنت نہ آوا

ہَوا چلتی تھی جسم کو ٹھنڈی لگتی تھی   سردی پکڑکر بھی شوہر گھر نہیں آیا

برہا سترُ دیہہ دَوں[ع۱] لاوئی   بھسم کرئی مُکھ اَنگ چڑھاوئی

فراق کا دشمن جسم کو جلا رہا ہے   اُس کی خاک مُنہ اور جسم پر چڑھاتا ہے

کام دُگدھ را مان بیکرارو   اَس جیوَن جنِ ہوئی کرتارو

جذبات سے جلتی طبیعت بیقرار ہے   اے خالق ایسی زندگی کسی کی نہ ہو

چاند نِسوگی[ع۲] ہوں پیری بِگوتی[ع۳]   چھاڑ سوک[ع۴] رب کوں جھرسوتی

بے شرم چاندا کی وجہ سے میں غمگین ہوں   سوک (کانے یا دن) کو چھوڑکر سورج کو بھاتی ہے

ایہنہ پرہس[ع۵] رہ مَرہوں، چاند سُرج لئی بھاگ

اِس مصیبت سے میں رٹ لگاکر مرجاؤنگی چاند سورج کو لے بھاگی

آپن چھاڈ کر مُکھی سرجن پر گین لاگ

اے سرجن وہ کالے منہ والی اپنے کو چھوڑکر غیر کے گلے سے لگی ہے

۳۴۸۔ کیفیتِ ماہِ پوس۔

۳۴۷۔ مانچسٹر ۔ بھوپال: سُرخیِ ماہِ اگہن گفتنِ میناں پیشِ سرجن پیغام بہ جانبِ لورک۔

ع۱۔ دَوں = آگ۔   ع۲۔ نِسوگ = بے شرم۔

ع۳۔ بگوتی = کم نصیب، رنجیدہ۔   ع۴۔ سوک = توتا، منحوس۔   ع۵۔ پرہس = نقلی ہنسی۔

آئی پوس سائیں پنتھ جوؤں   کھن اک رات دِ وس نہ سوؤں

پوس آگیا، میں مالک کا راستہ دیکھ رہی ہوں   ایک پل کے لیے رات دن میں نہیں سوتی ہوں

سرجن کہنہ پر سیو سہارب   مرن نہ جائی جیئی کیئیں پارب[1]

اے سرجن میں سردی کس طرح برداشت کروں   مرا نہیں جا رہا تھا، جینا کیسے ممکن ہو

گھر گھر سور سپتیئیں ساجہنہ   گھرت مانس بہہ بھانتہنہ کھاجہنہ

گھر گھر میں گدّے لحاف تیار ہوتے ہیں   گھی گوشت بہت طرح سے کھاتے ہیں

ہئیں تن چولا چیر نہ سہائی   پیو بن روہتاس[2] جن لائی

میرے جسم پر چولی اور ساڑی بھلی نہیں لگتی   محبوب کے بغیر گویا جسم میں آگ لگی ہے

جانیوں سِر کنت سن آوت   رائی رانک گھر لئی دھن رانوت

میں جاڑے کو جانتی جب شوہر کا آنا سنتی   راجا پرجا گھر میں عورت کو لیکر عیش کرتے ہیں

سرجن لور بنج گا، ہوں نت ڈھاریوں آنس

اے سرجن لورک سودے کے لیے گیا، میں مسلسل آنسو گرا رہی ہوں

کون لابھ کہنہ بھولئی لورک، پونجی ہوئی بنانس

اے لورک تو کس نفع کے لیے بھولا ہے، سب پونجی برباد ہوجائیگی

۳۴۹۔ کیفیت ماہ مانس۔

ماہ مانس نس پرئی تسارو[3]   کنپہہ ہار ڈور تھنہارو

ماگھ کا مہینہ آیا جس میں پالا پڑتا ہے   پستانوں پر پڑی ہار کی ڈوری کانپتی ہے

کنپہنہ دسن[4]، نیر چکھ جھرا   برہ انگیٹھی ہینہ اُر دھرا

دانت کانپتے ہیں، آنکھ سے آنسو گرتے ہیں   سینے پر فراق نے انگیٹھی رکھدی ہے

ایک برہ ہیں، اَرو ڈہیوں تُسارا   بھاری پیرہ یہ جون[5] ہمارا

ایک تو فراق اور پھر پالا پڑتا ہے   ہمیں یہ زندگی بھاری پڑ گیی ہے

[1] پارب = طے کردنگی، گذاروںگی۔ [2] روہتاس = بیقراری، بیزاری۔ [3] تسار = تکھار = پانی کی پھوار، برف، اوس۔ [4] دسن = دانت۔ [5] جون = مسلمان عورت، وہ جس کے لیے دنیا قید خانہ ہوتی ہے۔

تمہنہ بن ناہہ اُہِس ہوں بھئی   پُرئن جئِس بھونج دہ گئی

اے شوہر تمھارے بغیر میں ایسی ہوگئی   جیسے کونپل جلکر جھن گئی ہو

بھر ہیونت بھور انک[1] لائیوں   لئی گئی چاند سرج کت پائیوں

سردیوں بھر صبح تکلیف دیتی رہی   چاندا لے گئی، میں سورج کو کہاں پاوں

ہیونت موہ بسار پیچھ[2] پر کامن رانوئی

سردیوں میں مجھے بھلاکر ملیچھ غیر عورت سے عیش کررہا ہے

سرجن میئوں تسار بیگ کہہ سورج آوئی

سرجن میں پالے سے مرگئی، جلدی کہو کہ سورج آجائے

۳۵۰۔ کیفیت ماہ پھاگن۔

پھاگن سیو[3] چوگن کہا   اَچھر پون ست گن ہوئی رہا

کہتے ہیں پھاگن میں سردی چارگنی ہوتی ہے   سنسناتی ہوا ساتگنی ہورہی ہے

کاگ سراہوں[4] لورچو آوئی   سیو مرت گین لائی جیاوئی

کوّے کی خوشامد کرتی ہوں، لورک آجائے   سردی سے مرتی کو گلے لگاکر جلالے

گھر گھر رچہنہ ڈنڈا ہرباریں   اَت سہاگ یہ راج دُلاریں

گھر گھر میں لڑکیاں علم تیار کرتی ہیں   یہ راج دلاری نہایت عیش کرتی ہیں

مکھ تنبول، چکھ کاجر پورہنہ   آنک[5] مانگ سر چیر سیندو رہنہ

منہ میں پان، آنکھ میں کاجل لگاتی ہیں   مانگ نکالتی، سر کو چیر کر سندور بھرتی ہیں

ناچہنہ پھاگ ہوئی جھنکارا   تیہنہ رس کھلئیں سبئی سنسارا

ناچتی ہیں پھاگ کا شور مچ رہا ہے   اِس کے عیش سے دنیا مست ہورہی ہے

رکت روئی نئیں تس، کئی چولِ چیر رتنار

میں اِس طرح خون روی، چولی ساڑی لال کرلی

[1] آنک = نشان، گودا، کلنک۔ [2] پیچھ = ملیچھ، قابلِ نفرت۔ [3] سیو = سردی۔
[4] سراہوں = تعریف کروں۔ [5] آنک = لکیر، سیدھی۔

کہہ سرجن تور نیناں، بھئی ہوری جر چھار

اے سرجن کہہ کہ تیری نیناں جلکر ہولی میں راکھ ہوگی

۳۵۱۔

چیت بنسپت کری نکارا   ہر پر برن سیت رتنارا

چیت میں پودوں نے کلیاں نکال لی ہیں   وہ ہرے لباس والے سرخ سفید ہوگئے ہیں

پھنیں کرو اچندن گندھاناں   کسم باس سہہ بھورو لبھاناں

کنول کھل گیے، چندن مہک اٹھی   کسم کی خوشبو پر بھنورے فریفتہ ہوگیے

سرجن آہی بسنت تلاتا   پیو پر بیلی دیکھ لبھاتا

اے سرجن بسنت رت آپہنچی   محبوب غیر کی بیلی (عورت) دیکھکر) عاشق ہوا ہے

کنت بسنت جو نہ گھر آوے   رت بسنت موہ دیکھ نہ بھاوے

شوہر بسنت میں اگر گھر نہ آے   بسنت رت کا دیکھنا مجھے اچھا نہیں لگتا

لورک آئے دیکھ پھلواری   تمھ بن سوکے نار گواری

اے لورک تو آکر اپنی پھلواری دیکھ   تیرے بغیر یہ گوالن عورت سوکھ گئی

یکسر نار مرے رنس، کانٹیں وہ سیج بچھاوے

یہ عورت اکیلی رات میں مرتی ہے، کانٹوں پر بستر بچھاتی ہے

کہہ سرجن دھن پاس تت رتل ایک نہ پاوے

اے سرجن کہتا کہ وہ عورت ایک لمحہ کے لیے تیرا قرب نہیں پاتی ہے

۳۵۲۔

بیساکھاہ جو تروَرو پھرا   ہیرے لائی لورک ہی دھرا

بیساکھ میں جب درختوں میں پھل آنے لگے   میں نے دل میں لورک ہی کو لگاکر رکھا ہے

ترو انبراؤں راکھ کیو پارا   برس آئی پیو آنب سہارا

تیرے آم کے باغ کی حفاظت کس طرح کی ہے   اے محبوب اب تم آکر آم کا مزا لے لو

۳۵۱۔ یہاں سے چار بند حرف بیکا نیر میں۔

نہ جانوں کرہ کون بن رہا   سرجن موکو سنوں تور کہا

نہ معلوم تم کس جنگل میں رہتے ہو   اے محبوب میں بھی کہیں تیری آواز سنوں

کرکراپ دن دکھ بھر کاڑھو   نین رکت رت مارگ[1] چڑھو

میں کراہتی ہوں اپنے دن کے درد کو نکالتی ہوں   آنکھوں کا خون بہت راستے پر چڑھاتا رہا ہے

آوہ سترہیں بیر گسائیں   کھر ہوئے بھان تپئے بن سائیں

اے بہادر مالک تم جلدی آجاو   مالک کے بغیر سورج ظاہر ہوکر تپتا ہے

گو بسنت رت آہ ہر سائیں سیج نہ آیوں

اسی طرح بسنت رت بھی چلی گئی، مالک بستر پر نہیں آیا

سرجن تاہ بھنور پر داکھ بیل پھر رایوں

اے سرجن تیرا شوہر بھنورا ہے، غیر کے انگور کی بیل اور پھل سے لطف لیتا ہے

۳۵۳۔

تس کے چاند سرج کن جپا   جیٹھ ماس مہہ اپر تپا

چاند نے اس طرح سورج سے عیش کیا ہے   جیٹھ کا مہینہ زمین پر تپنے لگا

تپتاہ جم، آہوں دہی   برہ کہانی موسو کہی

جب دنیا تپنے لگی، میں بھی جلنے لگی   اس نے فراق کی داستان مجھ سے کہی

ایس تپے کھڈ وانی نہ جانو   سیتر نیرو دگدھ پے مانی

ایسی گرمی میں میں نے شربت نہیں جانا   ٹھنڈے پانی سے دل میں آگ لگتی ہے

تہہ گن چندن انگ نہ چراوَوں   بینا پرمل اَرو نہ لاوَوں

اسی وجہ سے جسم پر چندن نہیں لگاتی ہوں   بینا، پرمل اور اگر بھی نہیں لگاتی

[1]۔ ہندوی کے قدیم شعرا مارگ (بہ سکونِ را) کو مارَگ (بہ فتحۂ را) نظم کرتے رہے ہیں چنانچہ شیخ عبدالقدوس گنگوہی کے درج ذیل ریختے میں بھی ہے ؎

صدق رہبر، صبر توشہ، دشت منزل، دل رفیق   ست نگری، دھرم راجا، جوگ مارگ نرملا

۳۵۲۔ حرف بیکانیر میں۔

رُچ رُچ مَڑھ چھاوَہِ اُدھیاری — پیو گھر رَوَن رَوَتہہ جَگ یاری

لوگ خوش ہو کر گھروں کو چھا رہے ہیں — دنیا کی لڑکیاں محبوب کے ساتھ گھر میں عیش کرتی ہیں

سرجن تپت جَنَم گا سُرج بار جَن یوہ

اے سرجن یہ زندگی جلتے گذری جیسے نہر کا (گرم) پانی

مور سَندیس لورک سو کہیہ جَر تاہ آئے بُجھائیہہ

تم لورک سے میرا پیغام کہنا کہ وہ آکر جلتی آگ کو بجھائے

۲۵۴-

آئے اُکھاڑھ[1]، میگھ گُرّانے — تر نَروے جَھمی انگراتے

اساڑھ آگیا، بادل غرّانے لگے — آدمی اور زمین کے سب بسنے والے انگڑائی لیتے ہیں

چھاوَہِ مَندَر جو گھر سارا[2] — دیپ گئے بَہرے بَنجارا

جو ٹپک رہے تھے سب اُن گھروں کو چھانے لگے — جزیروں کو گیے ہوے سوداگر واپس آگیے ہیں

سَب کو، چِنت کَرے گھر کیری — موہِ گھر چنت ناہ اُوسیری[3]

ہر آدمی اپنے گھر کی فکر کر رہا ہے — مجھے گھر کی پریشانی ہے کہ شوہر پردیس میں ہے

پیہ برہے تَن ماس گھٹاوا — گا اُکھاڑھ پے کَنت نہ آوا

محبوب کے فراق میں جسم کا گوشت کم ہوگیا — اساڑھ بھی چلا گیا محبوب نہیں آیا

جیرا مور ناک ہوئے رَہا — پیہ بن مَرن نتہہ کو سَہا

میرا دم ناک میں آکر رہ گیا ہے — محبوب کے بغیر مرنا ہے، تجھ کو کون گوارا کرے

سرجن ساوَن بہر یہہ لاگا کہہ مَیناں اَب نہ سنبھارے

اے سرجن ساون پھر آرہا ہے تو کہہ کر وہ اگر اب میناں کو سنبھالے

ہَر بھَنڈار، کَر ٹیکا، نَین لوہ، بھَر ٹھارے

وہ اپنے گھر، ہاتھ ٹیک کر، آنکھوں میں لہو بھر کر، کھڑی رہتی ہے

۲۵۴- صرف بیکانیر میں۔ — ع[1]۔ اُکھاڑھ = اَساڑھ، اِس کا تلفظ آشاڑھ بھی۔

ع[2]۔ سارنا = مکمل کرنا۔ — ع[3]۔ اُوسیری = فکر۔

۲۵۵- ہمہ حالِ خود گفتنِ میناں پیشِ سرجن پیغام بجانبِ لورک۔

مَیں سَبھ دُکھ تُمہنہ آگیں رووا — چاند ناہہ مَڑ دیہہ بِچھووا

میں نے اپنا پورا دُکھ تمھارے سامنے رو کر کہدیا — چاندا نے میرے شوہر کا فراق دیا ہے

توں ہَر پورنیوں چاند سپونی — گھٹ رُت[1] کینی سیج مور سونی

تو پوری طرح اے چاندا لوٹ کرلے گی — میری سیج، میری رُت تو نے سونی کردی

کہو سرجن اَس چاند نہ کیجئی — ناہہ مور موہِ دُکھنا[2] دیجئی

اے سرجن کہہ کر اے چاندا ایسا نہ کیجیے — میرا شوہر تم مجھے بخشش دو

ایک بَرَس مور گا بِن ناہاں — دَئی کا ڈر و کیجئی چِت ماہاں

میرا ایک سال بغیر شوہر کے چلا گیا — تو اپنے دل میں خدا کا خوف کر

تہوں آہ تِریا گئی جاتی — پیہ بن مَرس رَین ہیہ پھاٹی

تو بھی عورت کی ذات ہے — محبوب کے بغیر رات میں مرجائیگی، دل پھٹ جائیگا

توں رے نِسوگی[3] تار، سوگ نہنہ مَن ماہہ جانس

تو بے غیرت عورت ہے، اپنے دل میں دوسرے کا غم کرنا نہیں جانتی

لیغیں پھر ناہہ مور، کَس او ہوں نہہ آنس

میرے شوہر کو لے لیا ہے، اب بھی تو اُسے واپس کیوں نہیں کرتی

۲۵۶- واقع حالِ خود گفتنِ میناں پیشِ سرجن پیغام بجانبِ لورک۔

کاہے کَنہہ بِدھ ہوں اَوتاری — بَرد اَو تَرت نہہ مَر تیوں باری

خدا نے کس لیے مجھے پیدا کیا ہے — مجھے پیدا ہوتے ہی لڑکپن میں مار ڈالتے

چاند مَیا کَر، دَئی آہِ[4] باتو — موہنہ بار سَر[5] اُوپَر چھاتو

چاندا تو رحم کر تو میرا سہاگ دیدے — میرے سر پر اُس کا سایہ آنے دے

ع[1]۔ گھٹ رُت = شش رُت = چھ موسم۔ — ع[2]۔ دُکھنا = دَکھشنا = بخشش۔

ع[3]۔ نسوک = نسوگ (مرہٹی) بے شرم۔ — ۲۵۵- یہاں سے دو بند نسخۂ بھوپال میں بھی۔

ع[4]۔ آہِ وا (مرہٹی) خوش نصیب عورت، سہاگن۔ — ع[5]۔ بارھویں دن کی تقریب۔

یہ دُکھ بھارو تُہئی کوٗ پارئی   تیہہ نِس رُوئی دِوس موہ جارئی

اِس زبردست دکھ کو کون برداشت کریگا   یہی رات میں رُلاتا، دن میں مجھے جلاتا ہے

سُتہس کراں سُرگ پرگاسِ   بارہ مُندر سیج توں ڈاسِ

سولہ انداز سے تو آسمان کو روشن کرتی ہے   بارہ بُرجوں میں تو اپنا بستر سجاتی ہے

سُتہس کراں سورج اُجیارا   سائیں مور توہِ بھیؤ پیارا

میرا سورج ہزار طرح سے اجالا کرتا ہے   وہ میرا مالک ہی تجھے پیارا لگا ہے

پائین پروں جو اگونسِ[ع۱] اُو سرجن پوجا ساروں

قدموں میں پڑونگی اگر وہ نظر آجائے اور اے سرجن تیری پوجا کرونگی

جار[ع۲] کراں جو پرگاسئی تاسوں کیسیں پاروں

جو روشنی کرے جادو کرے میں اُس سے کس طرح پار پاونگی

۲۵۷۔

چاند نِسوگی تو پاسرنا[ع۳]   پیہہ مور اُپر کا تو دُسرنا

اے بے شرم چاند میں تیرے قدموں میں پڑتی ہوں   میرے محبوب پر تو کیا زور دکھاتی ہے

کوَن بیرو ہئیں تو سو کیتھا   دسے چِلھ[ع۴] وانس ناہ مور لیتھا

میں نے تیرے ساتھ کون سی دشمنی کی تھی   تو نے چیل کی طرح جھپٹا کر میرے شوہر کو لے لیا

توری مانگ سندور سنوارے   موہ ماتھے رت کروت[ع۵] سارے

وہ تیری مانگ سندور سے سنوارتا ہے   میرے ماتھے پر ہمیشہ آرے چلاتا ہے

توہ بہُہ پھول ہارو پہراوے   مورے مارگ کانٹا بچھاوے

تجھے وہ بہت سے پھولوں کے ہار پہناتا ہے   میرے راستے میں کانٹے بچھاتا ہے

ع۱۔ اُگونڑس (مرہٹی) = اُگنا، نکلنا، دکھائی دینا، حیران رہ جانا۔

ع۲۔ جار (مرہٹی) = یار، آشنا — جارنٹر (مرہٹی) جادو ٹونا، بربادی۔

۲۵۷۔ صرف بیکانیر میں۔   ع۳۔ سرنا = پناہ۔ پاؤسرا، پاؤ سارا یعنی چلانے کے لیے اُسے مسلسل دبانا۔

ع۴۔ چِلھ وانس = چیل کا جھپٹا   ع۵ کروت = آرا۔

پونیوں چاند دیہہ گھرواسا   لورک پاٹن نار کر پاسا

پونم کے چاند تو نے اپنے گھر کو آباد کیا   لورک پاٹن میں تجھ عورت کے پاس ہے

سانور چیر، میل تن، آنک موڑ اَتِ روکھ

کپڑے کالے، جسم میلا، اعضا اور سر نہایت روکھے ہیں

کہہ سرجن توری نیناں ماجرِ بھئی اَتِ سوکھ

اے سرجن تم کہنا کہ تیری نیناں ماجری بہت سوکھ گئی ہے

۲۵۸۔ بہ کنایت گفتن نیناں حالِ خود پیش سرجن پیغام بجانب چاندا۔

مور بھتارو سرگ لئی راوسِ   اَو نس موںہہ سر اُوپر آوسِ

میرے شوہر کو آسمان پر لیکر عیش کرتی ہے   اور رات کو میرے سر کے اوپر آتی ہے

بانبھن دیلو لوک موںہہ دیھاں   سوئی لور بیل کئی لیناں

جو مجھے برہمن دیوتا اور زمانے نے دیا تھا   اُس لورک کو تو نے بیل بنا کر رکھ لیا ہے

توں بن لاج، کان توہ ناہیں   تاہہ مور گووس پر چھاہیں

تو بے شرم، تجھے مروت بھی نہیں آتی   تو میرے شوہر کو سایے میں چھپا رکھتی ہے

موںہہ راکھس اپنئیں اُجیاریں   لورو رووس پر گھر اندھیاریں

مجھے تو اپنی روشنی میں رکھ رہی ہے   لورک سے پرائے گھر اندھیرے میں عیش کرتی ہے

باون پروس جو تور بیاہا   لورک مور گہس ڈہنہ کا ہا

تیرا بیاہتا مرد تو باون ہے   میرے لورک کو تو کیوں پکڑے ہوے ہے

سرجن بنوں چاند کہہ پٹھوَہ لور دوائی

اے سرجن میری التجا ہے چاند سے کہو مہربانی کرکے لورک کو بھیج دے

چھاڈ دیہہ گھر آوئی موہ جیہ آس تلائی

چھوڑ دے کہ وہ گھر آجائے، میرے دل کی مراد پوری ہوجائے

۲۵۹۔

۲۵۹۔ صرف بیکانیر میں۔

مورَ کِھلَونا اَپُرب[ع۱] اَہا   دیکھت کیرو مَنجاری گہا

میرا کھلونا (لورک) بے مثال ہے   دیکھتے ہی اُسے بلّی پکڑ لیتی ہے

دودھ بھات جوبَن نِت دیتیوں   سگری رات ہِیے پَر لیتوں

میں ہمیشہ جوانی کا دودھ بھات دیتی تھی   ساری رات اُسے دل پر لیتی تھی

سیج پیرم رَس سوہِنوں آوَت   اَنب[ع۲] سہرا ڈار چَر راوَت

بستر پر محبّت کے جذبہ سے سونے آتا تھا   آم کے باغ میں ڈال پر چڑھکر عیش کرتا ہے

تہہِ تو چاند گگن لے گئی   ماس ہین ہو پکھنا بھئی

اُس کو اے چاند تو آسمان پر لیگئی   گوشت سے خالی ہوکر میں ڈھانچا ہوگئی

رَس لے نِرَس کینھ تُہنہ لورا   دیجے اَبہِہ بیاہا مورا

لورک سے لطف لیکر تونے اُسے بے مزا کردیا   اب بھی تو میرا بیاہا ہُوا مجھے دیدے

سرجن چاند گون پردیساہِ اُنجیار

اے سرجن چاند تو پردیس میں جاکر چمک رہی ہے

ہو رو نِلکھن[ع۳] پیِیہ بِن مَندر مور اَدھیار

میں محبوب کے بغیر بے رونق ہوں، میرا گھر اندھیرا ہے

۳۶۰۔ پاے افتادن مینان ازبرائے رسانیدن پیغام بجانب لورک۔

سرجن پاؤ رہی لئی مَیناں   بَنج تُمھار مور دُکھ بَیناں[ع۴]

مَیناں نے سرجن کے قدم پکڑ لیے   میرے درد کا بیان تمھارا سامان ہے

لادِ ٹانڈ تِہنہ چلہِہ گُسائی   جِہہ پاٹَن گا لورک سائی

اے آقا تم بیلوں کو لادکر وہاں جاؤ   جس شہر میں میرا شوہر لورک گیا ہے

جیہہ پاٹَن گئی چاند سبھاگی   تیہنہ پاٹَن گونہہ موہِ لاگی

جس شہر میں نصیبوں والی چاند گئی ہے   اُس شہر کو تم میرے کام کے لیے چلے جاؤ

ع۱۔ اپورب = جیسا پہلے نہ ہوا ہو، بے مثل ۔   ع۲۔ اَنب = ترشی، آم

ع۳۔ نِلکھن = جس میں کوئی خوبی نہ ہو۔   ع۴۔ بَین = بیان ۔

جیہہِ پاٹَن پیو رَہا لُبھائی   لوبِھن چاندہِ لئی گھر آئی

جس شہر میں میرا محبوب فریفتہ ہوکر رہ گیا   وہاں سے لُبھانے والی چاند اُگھر لیکر آجائے

تیہنہ پاٹَن لئی بَنج پسارہُ   اَو بِیساہی کہنہ لورو ہنکارہُ

اُس شہر میں فروخت کا سامان لیجاکر اُترو   اور خریدنے کے لیے لورک کو بلاؤ

دیوں تُرِی چڑھ سرجن، اُڈ ئی پَوَن پَنکھ لائی

اے سرجن میں سواری کا گھوڑا دیتی ہوں، ہوا کے پر لگاکر تم اُڑ جاؤ

دَس گُن لابھ دیو مَیں تو کہنہ لورو بیساہی جائی

اگر لورک کو بیٹھا کر لے آئے تو میں دس گنا نفع تم کو دونگی

۳۶۱۔ گفتن کھولن سرجن نایک را و روانہ کردن ۔

کھولن نایک دُہنہ کَر گہا   آپَن پیر ہِیَیں کَئی کہا

کھولن نے نایک کو دونوں ہاتھ سے پکڑ لیا   اپنے دل کا درد اُس سے کہہ دیا

لَکُٹ ہاتھ اَندھری کَئی لیئی   ہوں بِن لَکُٹ ٹیک مور گئی

اندھی کے ہاتھ کی لکڑی (چاندا) لے گئی   میں بغیر لکڑی کے ہوں میرا سہارا چلا گیا

پیر دھوپ اَب جیوَن مورا   بہُہ پچھتاؤ رَہِس تُہہ لورا

میری زندگی اب پیلی دھوپ جیسی ہے   (اگر نہ آئے تو) اے لورک بہت پچھتاؤگے

بوڑھ بیس کھولن کُنبھلانی   تُہنہ بِن پوت سینچ کو پانی

پیرانہ سالی میں کھولن مرجھاگئی ہے   اے بیٹے تمھارے سوا اسے کون سیراب کریگا

آئی دیکھ ہوں اَنتھوت آہا   اَنتھئیں آئی کرو پَھن کاہا

میرا آخری وقت ہے، اگر تم دیکھ لو   آخر ہونے (مرنے) کے بعد آکر پھر کیا کروگے

موہِ جِیَیہہِ سرجن لورک آئی دِکھاؤ

اے سرجن اگر تم میرے جیتے جی لورک کو لاکر دکھادو

۳۶۱۔ مانچسٹر۔ بھوپال میں: گفتن کھولن واقعۂ حالِ خود و ضعیفی پیغام بہ جانب لورک۔

نَین نیر بھر سایَر' اُ پیوو دُئی پاؤ

آنکھوں کے پانی سے سمندر بھرے ہیں اب (تمھارے) دونوں پیر دھوکر پیونگی

۲۶۲۔ روانہ شدنِ سرجن...... سوے ہردیں پاٹن۔

کَون بَنج تُہنہ نائک[۱] کینھاں — سوک سَنتاپ بِرہ دُکھ لینھاں

(لوگ کہتے تھے) اے نایک کون سا سودا کیا ہے — تم نے رنج 'غم' فراق کا درد لے لیا ہے

ڈُند[۲] اُدیگ[۳] اُچاٹ[۴] بَسا ہا — اُت بیراگ گھنبھار جو آہا

تکلیف 'پریشانی' مایوسی مسلط کرلی ہے — انتہائی کرب اور مدہوشی تم پر غالب ہے

اَرتھ دَرَب سبھ باگُر بھرا — باگُر[۵] کَون بِرَہ پَر جَرا

مال دولت سب میں پھندے پڑے ہیں — یہ پھندے کسی کی سوزشِ فراق کے ہیں

آہَر دانَور سبھ دَوں لاگا — جھار نہ سَہیں ساتھ سبھ بھاگا

دن رات تمام میں آگ لگی رہتی ہے — جلن برداشت نہیں ہوتی سب ساتھی بھاگ گیے

مارَگ گھر تیہیں جَرتَیں جائی — مَیناں کام نہ آگ بُجھائی

راستے بھر تم جلتے ہی چل رہے ہو — میناں کے جذبات کی آگ بجھ نہیں رہی ہے

دانِ مانگَت دان سَہارَت' او بیٹھے بَٹوار

ٹیکس والے ٹیکس مانگتے ہیں اور راستے میں رہزن تھے

کَہت سُنَت دَوں داد ھے[۶] سرجن کے پیار

کہتے سنتے میں آگ سے جلتے تھے' سرجن سے مرے جاتے تھے

۲۶۳۔ کیفیت در فراق سرجن گوید۔

۲۶۲۔ مانچسٹر۔ بھوپال میں: پیغامِ فراق حاصل شدنِ سرجن راوَ روان کردن از گوور بجانبِ لورک۔

ع۱۔ نائک = پیشوا، آقا۔ ع۲۔ ڈُند = جھگڑا، ہنگامہ۔

ع۳۔ اُدیگ = پریشانی' فکر مندی ع۴۔ اُچاٹ = اُداسی

ع۵ باگُر = پھندا' جال ع۶۔ پَیسَٹریں (مرہٹی) = پھیلنا' مرجانا۔

۲۶۳۔ مانچسٹر۔ لیکن بھوپال میں: از فراقِ میناں آہوان سوختن وجانورانِ دشتی وماہیان در آب سوختن۔

مِرگھ جو پَنتھ لانگھ کئی جاہیں — دھوم بَرَن ہوہی چھاڈ پراہیں

ہرن جو راستے کو پھلانگ کر جاتے ہیں — دھویں کے رنگ کے ہوکر چوکڑی بھول جاتے ہیں

جالوَت پَنکھ اُردھ[۱] اُڑ گیے — کِسَن[۲] بَرَن کوئلا جَر بھئے

جتنی چڑیاں آسمان میں اڑتی ہیں — وہ سب جلکر کوئلا اور کِسن کے رنگ کی ہوگئیں

جیہنہ سرجائی ہوی سُن تارا — کریا ڈہیے ناو کُندھارا

جن پر سے گذر ہو' وہ تالاب ویران ہوتے ہیں — ملّاح جل گیے' ناو برباد ہوگئیں

سایَر داہ مَچھ[۳] ڈہَد ہے — ڈہے کَرو جُوا سَرور اہے

سمندر جل گیا' اُس کی مچھلیاں بھُن گئیں — تالاب میں پانی کے جانور بھی جل رہے ہیں

اَیَیس جھار بِرہ کئی بُجھئی — دھرتی داہ[۴] گگن لہِ گئی

فراق کی آگ میں ایسی شدّت ہوگئی — زمین کو جلاکر وہ آسمان تک گئی

سَرَگ چَندر مُنہہ میلا' اَو دھوم مینگھ بھئے کار

آسمان کے چاند کا چہرہ پھیکا ہوگیا اور دھویں سے بادل کالے ہوگیے

سرجن بَنج تمھارے' اُبرے[۵] بوڈھ نہ بار

اے سرجن تمھارے سودے کے اثر سے بوڑھے محفوظ رہے نہ بچّے

۲۶۴۔ رسیدنِ سرجن در شہرِ پاٹن وخود رفتن در ملاقاتِ لورک۔

مانس چار چَل باٹ گھٹائی — ہَردیں پاٹن اُترا جائی

چار مہینہ چلکر راستہ طے ہوا — وہ ہلدی شہر میں جاکر اترے

پاٹن نگَر پائی اَودھارا — دیکھ دھوَر ہَر ایگُر ڈھارا

پاٹن نگر میں اُس کے قدم داخل ہوے — وہاں اینگر کے رنگ کا قلعہ نظر آیا

سرجن بَستَر ساج بَہرائے — نَریَر' گُووا تھار بھرائے

سرجن کپڑے درست کرکے باہر نکلے — ناریل' چھالی سے تھال بھروا لیے

ع۱۔ اُردھ = آسمان۔ ع۲۔ کِسَن = کرشن۔ ع۳۔ مَچھ = مچھ = بڑی مچھلی۔

ع۴۔ داہ = تپش، گرمی۔ ع۵۔ اُبرے = محفوظ رہنا۔

لونگ، کھجور، چِرَونجی لِئے   سرجن بھینٹ لورکہنہ گئے

لونگ، کھجور اور چرونجی لے لی   سرجن لورک کی ملاقات کے لیے گیے

پوچھت گنوئیں[1] لور دُوارا   پَرِتہار[2]، بھرو[3] بیٹھے بارا

پوچھتا ہوا لورک کے دروازے تک پہنچا   دروازے پر پرتہار اور بھر بیٹھے تھے

بات جنّاوہ بیر کہنہ   پردیسی ایک آیو

بہادر کو یہ بات بتاؤ کہ ایک پردیسی آیا ہے

سووَت لور دھورا ہَر، پنور پَیٹھ جائی جگایو

لورک محل میں سو رہا تھا، قاصدوں نے جاکر اُسے جگا دیا

۳۶۵۔ بیدار کردنِ دربان لورک را۔

کھن اِک نین نیند مہنہ آئی   کہتیٔ پوَریا آئی جگائی

ذرا دیر کے لیے آنکھ میں نیند آئی تھی   کہتے ہی دربان نے آکر جگا دیا

بانبھن ایک پنور ہئی ٹھاڑھا   تِلک دُوادَس مستک کاڑھا

(کہا) ایک برہمن دروازے پر کھڑا ہے   ماتھے پر دو شاخہ تلک لگا رکھا ہے

پوتھی کانکھ، ہاتھ بیسا کھی   اَنَت[4] کان دُہنہ بھیجئی راکھی

بغل میں کتاب ہاتھ میں بیساکھی لیے ہے   دونوں کانوں میں اننت راکھی پہنے ہے

جنیو کاندھ، تَر دھوت لکھائی   اَور دھوت ماتھیں پہرائی

کاندھے پر جنیو، اُس کے نیچے دھوتی   اور ماتھے پر دھلی پگڑی پہنے ہے

رِگ، بجیج، سام، اتھربن پڑھا   آئی پُرندر[5] رَوریئں چڑھا

وہ رِگ، یجیج، سام اور اتھربن (بید) پڑھا ہے   وہ اِندر کی طرح سوار آپ کے یہاں آیا ہے

پنڈِت بڑا بدھ بانک، پوتھا بانچ پران

وہ بڑا پنڈت، صاحب علم ہے، پُرانوں کی کتابیں پڑھنے والا ہے

---

[1] گنوئیں = گوئیں = گئیں = گیا۔ [2] پرتہار = دربان، ایک قوم۔ [3] بھر = ایک قوم۔

[4] اَنَت = اَنَنت = کان کا ایک زیور [5] پُرندر = اِندر، چور۔

بِرَہ بھاکھ پئی بھاکھئی، دوسر بھاکھ نہ جان

وہ فراق کی زبان بولتا ہے، دوسری بولی نہیں جانتا ہے

۳۶۶۔ بیرون آمدنِ لورک و ملاقات کردن با سرجن۔

لورو بچن سن پنور سدھارا   پنور بر بھن آئی جُہارا

لورک یہ بات سُن کر دروازے کی طرف چلا   دروازے پر آکر برہمن کو سلام کیا

بیرہ بپر آسکا[1] اودھاری   دیرگھ[2] آئی تمہنہ روپ مُراری

بہادر کو پنڈت نے پوری کامیابی کی دعا دی   اے صاحب جمال تمہاری عمر لمبی ہو

سبھ کلیان ردھ بہل پائیہہ   لکھ اودھار سہنس اور کائیہہ

ہر طرح کی برکتیں، منافع، عیش پاؤگے   نفع دیکھ کر تم ہزاروں کو فیض پہنچاؤگے

اَنت گَور[3] جگ راج کرجو   تُری پیٹھ کھانڈئیں جس لیجو

آخری روشنی تک دنیا پر راج کرتے رہو   گھوڑے کی پیٹھ پر تلوار سے کامیابی حاصل کرو

روپونت، دھنونت، سُلکھن   سری ونت، جُجمان[4]، بچکھن[5]

تم صاحب جمال، صاحب دولت، خوش بخت ہو   تم غنی ہو، غریب پرور اور منفرد ہو

اُس کئی بہتیں آسیسا، بیر لورکہنہ دینھ

اِس طور پر بہت سی دعائیں، بہادر لورک کو اُس نے دیں

پھن پٹرئیں چڑھ بیٹھیو سرجن، پترَت ہاتھ کئی لینھ

اُس کے بعد سرجن پٹرے پر بیٹھا اور جنم پتری ہاتھ میں لے لی

۳۶۷۔ دیدنِ سرجن طالعِ لورک و تاثیرِ ستارگانِ سعد و نحس۔

بھینٹ آپ پھن پترت[6] پساری   میگھ راس تمہنہ روپ مُراری

ملاقات کے بعد اُس نے جنم پتری پھیلائی   (کہا) اے صاحب جمال تمہاری راس میگھ ہے

---

[1] آسکا = مکمل، ثابت، پورا۔ [2] دیرگھ = لمبا، اونچا۔

[3] گَور = سفید، اجلا۔ [4] جُجمان = میزبان، آقا۔

[5] بچکھن = غیر معمولی، عجیب۔ [6] پترت = تر، مجازاً تحریر۔

ٻیکھ، برکھ اُو متھن بھینجیؑ[ع۱]　　کرک، سنگھ، کنیا جو گینجیؑ[ع۲]

حمل، ثور اور جوزا توڑتے ہیں　　سرطان، اسد، سنبلہ برباد کرتے ہیں

تُلا، برچک، دھن آئی[ع۳] بُلاوئی　　مکر، کُنبھ، گن مین سُناوئی

میزان، عقرب، قوس عمر بتاتے ہیں　　جدی، دلو، حوت خوبی دکھاتے ہیں

میکھ، چندر جنم گھر آوا　　تریں گھر سورج دِکھراوا

چاند نکل کر حمل کے گھر میں آیا　　سورج تیسرے گھر میں ظاہر ہوا ہے

ستئیں منگرو آئی آواس[ع۴] سو　　نوئیں گھرئیں بہپئے پر کاسو

ساتویں میں آکر منگل داخل ہوا　　نویں گھر میں برسپت نمودار ہوا

چر نکھت تھہنہ داہن، گن ج جوتسی دیکھ

چار ستارے تمھارے داہنے ہیں جن کی خوبی جوتشی دیکھتا ہے

منگرو، بدھ، برسپت جنمے و چندر بسیکھ

منگل، بدھ اور برسپت ہیں اور چاند کے خواص ظاہر ہیں

۲۶۸۔ ایضاً لہٗ۔

چوتھیں بدھ سکھ کچھ آوئی　　بہپتی سیوں جم راج کراوئی

چوتھے مقام پر بدھ ہے جس سے کچھ سکھ ملیگا　　برسپت تم سے گویا راج کرائیگا

دُسریں منگر پاج پروائی　　پرہر پاپ دھرم پنتھ آنئی

دوسرے مقام پر منگل اختیار ثابت کریگا　　گناہ دور کر کے مذہب کے راستے پر لائیگا

چھٹیں سنیچر کرے مراوا　　گئی لکھمی پھن ہاتھہ آوا

چھٹے مقام پر سنیچر ملاپ کرائیگا　　جو لچھمی جاتی رہی پھر ہاتھ آئیگی

راہ، کیت بہت دِوس ڈولاوہنہ　　ملیئے کُٹنب گھر دیس تیں آوہنہ

راہو اور کیتو بہت دنوں گھماتے رہے　　اب خاندان ملیگا گھر اور وطن آنا ہوگا

ع۱۔ بھنجنا = توڑنا۔　　ع۲۔ گنجنا = برباد کرنا۔

ع۳۔ آئی = آیو = عمر۔　　ع۴۔ آواس = مقام۔

جو نہ ہوئی اُسس، جیو اُتاروں　　گنت ٹوٹ تو پوتھا پھاروں

ایسا نہ ہو تو میں جان دے ڈالوں　　شمار غلط ہو تو پوتھی پھاڑ ڈالوں

کھاٹ رنبوری روتھا، داکھ بول[ع۱] پھر کھاب

کھٹی رنبولی کا مزا لیا ہے، اب انگور کے خوشے چکھوگے

پاپ کنڈ سب تج لورک، گنگا سُدھ نہاب

گناہ کے تالاب کو پوری طرح چھوڑ کر لورک صاف گنگا میں نہاوگے

۲۶۹۔ کیفیت ستارگان گوید۔

اُتم سمو سب سکھ گھر جائیہہ　　پت پر جا سب دودھ اُنہائیہہ

اچھے وقت میں پورے آرام سے گھر جاوگے　　مالک اور رعایا سب کو دودھ میں نہلاوگے

راجا چندر پاٹ بئسارا　　منت برسپت سورج اُبھارا

چاند راجا کی طرح تخت پر بیٹھاتا ہے　　برسپت وزیر سورج کو نمایاں کرتا ہے

بسواں پندرہ دھرم جناوئی　　پاپ پانچ بائیں دِس پاوئی

بیسوں میں سے پندرہ نیکی ظاہر کرتے ہیں　　گناہ کے پانچ بائیں سمت لیتے ہیں

آن چودہ ترن بسواں ساتا　　باؤ سیو بسواں نو باتا

چودہ کا انتظار ہوگا، بیس میں سات پار لگائینگے　　بیس میں نو بادلی پر میل بنائینگے

سورہ بسواں بردھ بکھانیہ　　بارہ بسواں مور تور جانیہ

بیس میں سولہ ترقی کا اظہار کرتے ہیں　　بیس میں بارہ میری تیری جانتے ہیں

راج پاٹ تھہنہ گووراں اہئی، مینان کیر گسائیں

تمھارا راج پاٹ گوور میں ہے، تم مینان کے مالک ہو

چاندہِ گگن چڑھائیہہ، مینان دھرتی کائیں

چاند کو تم آسمان پر چڑھادو، زمین کے لیے تو مینان ہے

ع۱۔ داکھ بول = خوشۂ انگور۔

۲۶۹۔ مانچسٹر۔ اور بھوپال میں: طالعِ سعد نمودن سرجن، از رفتن لورک وطنِ قدیم خود خوش بود۔

۳۷۰۔ ایضاً لہٗ پرسیدنِ لورک۔

مَیناں سَبد بِپرجُ سُناوا   سُنتے لور ہئیں گھبراوا

بُڈھے نے میناں کا لفظ جیسے ہی سُنایا   سُنتے ہی لورک دل میں گھبرا گیا

چاند بات بانبھن کِت پائیہہُ   اَو میناں کئی آئی سُنائیہہُ

اے برہمن چاند کی بات تمھیں کہاں معلوم ہوئی   اور میناں کی حالت کس طرح تم نے سُنائی

کہُہ پنڈِت پھِر کِت ہُت آوا   کِئیں توں ہَردی نگر پٹھاوا

پنڈت بتاؤ تم کہاں سے آئے ہو   ہلدی شہر میں تمھیں کس نے بھیجا ہے

مَیناں ناؤں کہاں توں سُناں   اَو چاند کُر کھواں گُناں

میناں کا نام تم نے کہاں پر سُنا ہے   اور چاند کا علم تم کو کہاں ہُوا ہے

توں نہ ہوسِ بانبھن پَردیسی   دیکھوں لکھوں آہ سَہدیسی

اے برہمن تو پردیسی نہیں ہے   میں دیکھتا سمجھتا ہوں کہ تم ہم وطن ہو

کھیہ پائے تور بانبھن، اپنَیں سیس چَڑھاوَوں

اے برہمن تمھارے پیروں کی خاک اپنے سر پر چڑھا لونگا

مائی، بھائی، مَیناں کُر، کھیم کوسَرا جو پاوَوں

اگر تم سے اپنی ماں، بھائی اور میناں کی خیریت کا حال پاونگا

۳۷۱۔ گفتنِ سرجن بخیر و صلاحِ ہمہ عزیزان۔

کُنورو بھائی، تور مہتاری   لوک، کُٹُنب، گھر، مَیناں ناری

(کہا) کنورو بھائی اور تمھاری ماں   شہر، خاندان، گھر اور میناں عورت

توریں چِنت رَین دِن اَہہِنہ   نَین پَسار توہِ مارگ چاہہِنہ

سب دن رات تمھاری فکر میں ہیں   آنکھیں بچھائے تمھاری راہ دیکھتے ہیں

اَن پانی چکھ دیکھ نہ بھاوَئی   جاگہِنہ رَین، دِن نیند نہ آوَئی

کھانا پانی اُن کو ایک آنکھ نہیں بھاتا ہے   دن رات جاگتے ہیں، نیند نہیں آتی ہے

۳۷۰۔ مانچسٹر۔ اور بھوپال میں: شنیدنِ لورک حالِ واقعۂ مَیناں وگریہ کردن بہ فراق برائے میناں۔

پَنتھ بَٹاؤ پوچھہِنہ لورا   کَواو نہ کہئی سُس کوسَر تورا

ہر راہگیر، مسافر سے لورک کو پوچھتے ہیں   کوی اُن کو تمھاری خیریت نہیں بتاتا

سوک سُو[1] مَیناں پانجَر[2] بھئی   جھار بِرَہ اُدِھک جَر گئی

غم سے میناں ڈھانچہ ہو گئی ہے   آتشِ فراق سے بہت جل گئی ہے

ڈاریہہِ تاہِ نسوگی لور سُس[3] جو دَئیہہِ نہ ڈرائی

اے لورک اُس بے شرم سے ڈر جو خدا سے بھی نہیں ڈرتی ہے

تج کے بار بیاہا آپَن، لیسِنے پھِرے پَرائی

اپنے بچپن کے بیاہے کو چھوڑ کر غیر مرد کو لیے پھرتی ہے

۳۷۲۔ کیفیت آوردنِ بنج گفتنِ سرجن پیشِ لورک۔

ہَوں رے بَنج گووَراں لَئی آئیوں   گِھرت لین کہِنہ کَنورو بلائیوں

میں گوور میں سامان لیکر گیا تھا   کنورو نے گھی لینے کے لیے مجھے بُلایا

لَے گئے مَندر جہاں بھنڈ سارا   اَو تو لَئی کیہہِ بیَا[4] ہنکارا

مجھے گھر لے گیا جہاں سب سامان تھا   تولنے کے لیے اُس نے بیا کو بلایا

پوچھِس کَوَن بَنج تُمہِنہ آناں   کَوَن دیس تُمہِنہ کیت پیانا

پوچھتا ہے تم کون سا سامان لائے ہو   تم اب کس دیس کو روانہ ہوتے ہو

کہیوں دیو مَئیں گووَر رہِچاوُب   گئیں مانس دُئی پُرب چلاوُب

میں نے کہا اے دیو میں گوور میں رہونگا   دو مہینے بعد پورب کو چلا جاؤنگا

کہیوں سَبد مَئیں آپن ٹھاؤں   گووَرک بانبھن سرجن ناؤں

میں نے اپنے مقام کا پتا بتا دیا   میں گوور کا برہمن ہوں سرجن نام ہے

[1] سو = سے۔   [2] پانجر = پنجر، ڈھانچہ۔   [3] سُس = وہ

۳۷۲۔ مانچسٹر۔ اور بھوپال میں: کیفیت خیل خانۂ گفتن پیشِ لورک پیغام بجانبِ میناں۔ اور شیرانی میں: نام و نشانِ خیل خانۂ لورک گفتنِ سرجن پیشِ لورک را (مقالات۔ ج ۲، ص ۵۲)

[4] بیا (غالباً عربی لفظ بیع سے) وہ آدمی جو سامانِ فروخت کو تولتا ہے۔

موہِ کون کُہا سرجن ، ہَر دین سَندیس لَئی جائی

مجھ سے پوچھا اے سرجن جلدی کے لیے ہمارا پیغام لے جاؤگے

جَنَنِ تور آو ساتورِ ، پَریں دُوئی لَئی پائی

تیری ماں اور بیوی دونوں میرے پیر لیکر پڑ گئیں

۳۷۳۔ کیفیت لہٗ۔

جو تُمہ پُروبہہ بَنج چلاوُب   مَیناں کَہہِ مَئیں گوہن آوُب

اگر تم پورب کی طرف سامان لیکر جاؤگے   میناں کہتی تھی کہ میں تمھارے ساتھ چلونگی

چھاڈِ نہ آنچرو گہہ گئی رہی   دُکھ کی بوڈی بِرہ گئی دہی

میرا دامن چھوڑتی نہ تھی مضبوط پکڑے رہی   وہ دکھ میں ڈوبی اور فراق کی جلی تھی

کھولن آنچرو آئی چھُٹاوا   کہس سَندیس جیہِہ پیو آوا

کھولن نے آکر دامن کو چھڑوایا   کہا پیغام اِس طرح کہتا کہ محبوب آجائے

موہِ دیکھت لَئی بَیٹھ کٹاری   اُس کہہِ آج مَروں کنٹھ ساری

میرے دیکھتے وہ کٹاری لیکر بیٹھ گیی   ایسا کہا کہ آج گلا کاٹ کر مرجاؤنگی

کھولن دَھر دَھر کَرتئی اَہا   مَیناں دیکھ مَرن پَئی چَہا

کھولن اُس کو پکڑ پکڑ کر رہتی ہے   میناں کو دیکھا کہ وہ مرنا چاہتی ہے

بَنج چھاڑ مَئیں لادِیوں مَیناں کیرو سندیس

سودے کو چھوڑکر میں نے میناں کے پیغام کو لاد لیا

بیگ آج چَل گوبَر لور تجہہ پَردیس

اے لورک پردیس چھوڑکر تم آج ہی فوراً گووَر کے لیے چلدو

۳۷۴ کیفیتِ شکستگیِ حالِ مَیناں گوید۔

مَیل ہیرو سَر تیل نہ جانئی   بہت دُکھ لورک، تور بکھانئی

کپڑے میلے ہیں، اُس کا سر تیل نہیں جانتا   اے لورک وہ تیرا دکھ بہت بیان کرتی ہے

۳۷۳۔ مانچسٹر۔ اور بھوپال میں: کیفیتِ مَیناں گفتن سرجن با فراقِ حال باز نمودن۔

کَہت سَندیس نَین جھَر پانی   بَرسہہِ میگھ جَئیس گھُرانی

پیغام کہتے میں آنکھ سے آنسو گرتے ہیں   غُرّاتے بادل کی طرح آنسو برستے ہیں

بُڈ بُڈ مَرئی تھاہ نہہِ پاوا   کَرِیّا بِہن تیر کو لاوا

ڈوب ڈوب کر مرتی ہے تھاہ نہیں پاتی   پتوار والے کے بغیر کنارے کون لگائے

مَیناں روپ دیکھ کا دیکھوں   اَور روپ سَنسار نہ پیکھوں

میناں کی صورت دیکھکر میں کیا دیکھوں   دنیا میں کوی اور شکل میں نہیں پہچانتا

سیپ ایک کَن[1] کَرَی اَہارو   کِہِنہ پَرجئی جان کَرتارو

وہ ایک سیپ کی برابر کھاتی ہے   کیسے زندہ ہے یہ صرف خدا جانتا ہے

رَونٹ[2] ٹھُون[3] گج گَونی مَیناں بِدھ اَس اَوتاری

بیٹھنے میں چنچل، چلنے میں مست (ہاتھی کی طرح) میناں کو خدا نے ایسا بنایا ہے

نَین سوجھہ ، دَھر پنجہہ لورک ، نِت ہِیَنہ اُرِجَرئی تاری

اے لورک آنکھ سوجی ہیں، صبر چھوٹ گیا، عورت کا دل سینہ میں ہمیشہ جلتا ہے

۳۷۵۔ زاری کردنِ لورک از شنیدنِ دشواریِ مَیناں۔

سُن سَنتاپ مَیناں کَر رووا   لورک ہِیَنہ کَئی کَسمَر دھووا

میناں کی تڑپ سُنکر وہ رو دیا   لورک نے دل کی سیاہی دھو ڈالی

اَب مَیناں بِن رَہی نہ جائی   دیہہ پَنکھ بِدھ جاؤں اُڑائی

اب میناں کے بغیر رہا نہیں جاتا   مالک پَر عطا کر، میں اُڑکر چلا جاؤں

مَندَر جائی مَیناں مُکھ دیکھوں   بِن مُکھ دیکھے مَرَن پَئی لیکھوں

گھر جاکر میں میناں کی صورت دیکھ لوں   اُس کی صورت دیکھے بغیر خود کو مرا سمجھتا ہوں

دِوَس گَیئو نِس آئی تُلانی   بانبھن بات نہ کَرَت کھٹانی

دن گذرا ، رات آکر پہنچ گیی   برہمن بات کو ختم نہیں کر رہا تھا

[1] کَن = خوراک کا دانہ۔ [2] رَونٹ = چنچل، شوخ، گرم۔ [3] ٹھُون = بیٹھک۔

۳۷۵۔ مانچسٹر۔ اور بھوپال میں: شنیدنِ لورک حالِ بیحالیِ مَیناں و گریہ کردن و فراقِ حال باز نمودن۔

سرجن جائی بستپر کبئی آوۂ　　لئی جیئوَن آپناں کراوۂ

(لورک بولا) سرجن جاو، پھر اطمینان سے آنا　　لیجاکر خود کو　کھانا　کھلا لو

دام لاکھ دُوئی لینھ برنبھن بَرد سَہَس بھراوۂ

اے برہمن دو لاکھ ٹکے لے لو، ہزار بیل بھر والو

مور گوَن دِن دُسریں، تُمھِنہ پھُن گوہن آوۂ

میرا جانا دوسرے دن ہوگا، پھر تم میرے ساتھ چلوگے

۳۷۶۔ باز آمدنِ لورک بہ خانہ و متفکر شدنِ چاندا از اخبارِ میناں۔

میناں بات بِیر جو کہی　　سُنتہِہ چاند راہُ پَر گہی

میناں کی بات جو بوڑھے نے کہی تھی　　سُنتے ہی راہو کی طرح چاندا غمگین ہو گئی

پوِنیوں جَئِس مُکھ دیپت جو اَہا　　گئی سوجوت، گہن ہوئی رَہا

جو چہرہ پونم کی طرح چمک رہا تھا　　روشنی چلی گئی، اُس پر گہن لگ گیا

اَب سرج جنم گھر جائیہہ　　سنگھ راس لئی گگن چڑھائیہہ

اب سورج اپنے جنم کے گھر جائیگا　　سنگھ راس لیکر آسمان پر چڑھیگا

بہُرا لورو مَندَر مَنہہ آوا　　کہا چاند پیو بھیا پَراوا

لورک گھر کے اندر جب واپس آیا　　چاندا نے کہا محبوب غیر کا ہو گیا

اُٹھ پانِ لَئی پاؤ پکھارہ　　تُمھِنہ جیئوہ اَو بِیرو ہنکارہ

اٹھو پانی لیکر پیروں کو دھو لو　　تم کھانا کھاو اور بوڑھے کو بھی بلالو

کوِنیوں بھانت نہ بَیٹھئی[ع۱] سندھو آہ گراس[ع۲]

کسی طرح وہ بیٹھتی نہ تھی، اُس پر سفیدی چھا گئی تھی

لورک جیوَن جینوَہ، چاندئیں کیہہ اُپواس

لورک کھانا کھاتا تھا، چاندا فاقہ کر رہی تھی

۳۷۶۔ مانچسٹر اور بھوپال میں: کیفیتِ میناں گفتنِ لورک با چاندا غمگین شدنِ چاندا از رفتنِ لورک۔

ع۱۔ سندھو (مرہٹی) سفید　　ع۲۔ گراسریں (مرہٹی) نگلنا، حیران ہونا۔

۳۷۷۔ وداع کردنِ لورک با راو جھیتم۔

کارِ رات دُکھ روئی بِہائی　　بھابھنسارا اُٹھا رِریائی

کالی رات دُکھ میں روکر گذاری　　صبح ہوئی تو لورک پریشانی میں اٹھا

پاٹن راو لور ہنکراوا　　چَلا بیر، راجا پہِنہ آوا

شہر کے راجا کو لورک نے اطلاع دی　　بہادر چل کر راجا کے پاس آیا

راو پوچھہ گھر کو سَر آہا　　کہہ لورک کس پائیہہ چاہا

راجا نے پوچھا گھر پر خیریت ہے　　اے لورک بتاو کیسی خبر پائی ہے

اَیچیتَو آئی ایک بنجارا　　مائی بھائی ہوں گھر پہِنہ ہنکارا

(لورک بولا) اچانک ایک سوداگر آیا ہے　　ماں بھائی نے مجھے گھر بلایا ہے

کہیس آج موریں سنگ آوۂ　　مَکُ جیتیں مُکھ دیکھن پاوۂ

کہاکہ آج ہی میرے ساتھ چل دو　　شاید زندہ کا مُنہ دیکھنے پاجاو

تِہہ دِن ہُت اَن پانی، گھر باہر نہ سُہائی

اُس وقت سے کھانا پینا، گھر باہر اچھا نہیں لگ رہا ہے

اُٹھئی آگ سر پاہِہ بن دیکھیں نہ بجھائی

سر سے پیر تک آگ بھڑکی ہے، اُن کو دیکھے بغیر نہ بجھیگی

۳۷۸۔ وداع کردنِ راو و مدد دہانیدن بر لورک را۔

رائی گھور سہس دوئی پلنائے　　پایک سَے دو ساتھ دِوائے

راجا نے دو ہزار گھوڑوں پر زین کجوادی　　ہمراہی کے لیے دو سو پیدل ساتھ کیے

کاپَر آن لور پہِراوا　　سنمد[ع۱] بیر کچھ ساتھ دِواوا

کپڑے منگاکر لورک کو پہنائے　　بہادروں کی ایک جماعت بھی ساتھ کردی

سنمد بیر کچھ ساتھ تُمھِنہ جاہُہ　　گوورو دیکھ پلٹ گھر آہُہ

سپاہیوں کی جماعت سے کہا تم ساتھ جانا　　گوور تک پہنچاکر واپس آجانا

ع۱۔ سنمرد (مرہٹی) بھیڑ، جھنڈ۔

پھاند سُکھاسن چاند چلائی   اِہ پچھتاؤ کِتئی ہوں آئی
سکھاسن کسواکر اس میں چاندا کو لے چلے   یہ پچھتای کہ میں یہاں کیوں آئی تھی
بَرَد سَہس ایک سَندھو بھرا   پاٹن چھاڑ سیوں اُترا
ایک ہزار اچھلے بیل بھروا دیے   پاٹن کو چھوڑکر اُس طرف اُتر پڑا
راہُ گرہ جس گرہی، چاندا مُکھ اندھیار
جیسے راہو کی پکڑ سے گہن لگا ہو، چاندا کا چہرہ سیاہ ہوگیا تھا
سِنگھ راس رِب پالٹوں، سرجن کے اُپکار
سرجن کی نیکی سے سورج سنگھ راس (مینان) کی طرف پلٹ آیا

۲۷۹۔ گفتنِ چاندا لورک را۔

لَوٹ چاند، لور سوں کَہا   پَلٹ نیرو گنگا نئی بَہا
چاندا نے پلٹ کر لورک سے کہا   پانی اُلٹکر گنگا ندی کی طرف بہ چلا ہے
پِرِت لائی تَیئں، موسیوں توری   جَہواں ٹوٹ پُھن تَہواں جوری
مجھ سے محبت لگاکر تونے اُسے توڑ دیا   جہاں سے ٹوٹی تھی پھر وہیں سے جوڑ دی
توہِ نہ کھور، ہوں بُدھ چُکاتی   کَئی سَنیہہ ہَردیں تَیئں آنی
تیرا قصور نہیں، میری عقل چوک گئی   تو محبت کرکے مجھے ہلدی میں لے آیا
تو نِہہ دِن سَنوَر باچ جِہہ کینھیں   اَب ہوں ٹھیل کُنواں مَنہہ دینھیں
اُس دن کا خیال کر جب تونے وعدہ کیا تھا   اب تونے مجھے کنویں میں ڈھکیل دیا ہے
بانہہ دیئی دَھن ناؤ چڑھائی   پُھن روکاٹ گُن گانگ بَہائی
بانہیں دیکر عورت کو تونے ناو پر چڑھا دیا   پھر رسہ کاٹکر اُسے گنگا میں بہا دیا
بَہُرِ لور چَل ہَردیں، رَہِہِنہ بَرَس دوئی چار
اے لورک ہلدی واپس چلو، دو چار برس وہاں رہیئے
باچا پُرَوَہ آپن سائیں، بَنوئی داسِ تمھار
اے آقا اپنا وعدہ پورا کرو، تمھاری باندی درخواست کرتی ہے

۲۸۰۔ جوابِ دادنِ لورک بر چاندا را۔

ہَوں جانَوں راجا کَئی جائی   اَپنَیں مُنتَیں نَہہ ہوب پَرائی
میں جانتا ہوں اے راجا کی بیٹی   میرے ہوتے تو غیر نہیں ہوگی
اَو اَس جانوں پُرُکھ کَئی جاتی   سیج نہ دیکھت ایکو راتی
اور ایسا جانتا ہوں کہ مرد کی ذات   ایک رات بھی بستر کو نہیں دیکھتا
دیس دیسنتر توہِ سنگ دھائی   بَنکھنڈ گوئیوں، تھِر نہ رہائی
دیس پردیس میں تیرے ساتھ دوڑا ہوں   جنگل میں گیا، آرام سے نہیں رہا ہوں
کَرہُ تَ سوئی جیہہ ہوئی مِرادا   تُم نہ کھور، ہم چاہَت پاوا
وہ کرو جس سے مِلاپ ہو سکے   تمھارا قصور نہیں، ہم نے جو چاہا پایا
کَجا[1] ناتَر[2] موریں سَنگ آوَس   جیہہ لائی دھن اَپنَے راوَس
میرے کنارے موت ساتھ آرہی ہے   دل لگاکر تم اپنی عورت سے عیش کرو
مَنگَرو، بُدھ، بِرسپت، سُکر، سَنیچر کاہ
منگل، بدھ، جمعرات، جمعہ، سنیچر کچھ بھی ہو
چاند سرج لَئی اَنتھوا، بارہ گھَرہِ اُتراہ
تم نے چاند ہوکر سورج کو لے لیا، ورنہ بارہ گھروں میں اُتر آتیں۔

۲۸۱۔ روانہ کردنِ لورک و چاندا سوے گوور۔

سورج دِسٹ سِنگھ گھَر گئی   مین ٹھاؤں ہُت اَٹھئی بَھئی
سورج کی نظر شیر (مینان) کے گھر کی طرف گئی   مچھلی (چاندا) کا مقام آٹھواں ہوگیا
سَنَوں[3] نہ کَرئی چاند کَر کَہا   سَنگ بَیٹھ دوئی لاکر رَہا
چاندا کی کہی پھٹکار کو نہیں سُنا   ساتھ بیٹھکر دونوں اکٹھے ہوگیے
پَہر رات اُٹھ کینھ پیانان   دِوَس بیس اِک جائی تُلانان
پہر رات اُٹھکر سفر شروع کر دیا   کوئی بیس دن میں جاکر پہنچ گیے

---

[1]۔ کجا = موت۔   [2]۔ ناتری (مرہٹی) = حاشیہ، کنارے، ورنہ۔   [3]۔ سُناوُنیں (مرہٹی) پھٹکار

کوس بیس تیہنہ گوَوراں لاگئی　　اُترِ دیو ہاں، لوگ ڈر بھاگے

وہاں سے گوور بیس کوس لگتا تھا　　یہ دیوہاں پر اُترے تو لوگ ڈر کر بھاگے

گھر گھر گوَوراں بات جنائی　　دیوہاں کَوَن اُترگا آئی

گوور کے گھر گھر میں یہ بات معلوم ہوگئی　　کوی دیوہان پر آکر اُتر گیا ہے

کھائی کوٹ سنوارِہنہ بیٹھے سبئی جُھجھار

خندق فصیل درست کرنے کے لیے تمام سپاہی بیٹھ گیے

جو لہہ گڑھ ہوئی لاگے تو لہہ لوگ سنبھار

جب تک (دشمن) قلعہ کے پاس آے تب تک لوگ تیاری کرلیں

٣٨٢۔ ہیبت افتادن در شہر گوور۔

گھر گھر گوَوراں پرا کُھبھارو　　کہہنہ آج راکھئی کرتارو

گوور کے گھر گھر میں کھلبلی مچ گیی　　کہتے تھے کہ آج خدا ہی حفاظت کرے

تلوا کوٹ جھرائی کھائی　　پری رات سبھ پنوَر بندھائی

فصیل کے نیچے خندق کو گہرا کیا　　رات ہوی تو دروازے بند کردیے گیے

سون، روپ سب گانٹھی کرِ ہیں　　دھرِہنہ اُتارِ اکینتہہ سرِ ہیں

سونے چاندی کو سب گانٹھ میں رکھ رہے تھے　　اُتار کر اُنھیں سب گوشے میں چھپا رہے تھے

مَیناں کے جین آئیس جناوا　　اینو ذرہتیں بھئے کواُو آوا

مَیناں کے دل میں ایسا خیال ہوا　　اِس لشکر سے کوی یہاں آیا ہے

جورے بات لورک کئی کہا　　تکہنہ سو بھئیا آوت آہا

جس وقت اُس نے لورک کی بات کہی　　ایسا لگا جیسے کوی بھای آتا ہو

سانجھ پری مائی کھولن مورے چتہہ جنایو

شام ہوگیی، اے کھولن مای، میرا دل یہ بتا رہا ہے

رات لورکی چاہ گھنیری، بھور ہوت پیو آیو

رات مجھے لورک کی گھنی محبت ملیگی، صبح ہوتے محبوب آئیگا

٣٨٣۔ خواب دیدن میناں از آمدن لورک۔

گاؤں کو ٹھارئیں پرا اُباسو　　مَیناں کیں چت انند ہُلاسو

گاؤں کے گھروں میں پریشانی پھیل گیی　　میناں کے دل میں خوشی اور اطمینان تھا

سوَوَن بہور رات جو بھولی　　دیکھ نترائن میناں پھولی

وہ جو رات کو سونا بھول گیی تھی　　ستاروں کو دیکھ کر میناں پھول رہی تھی

رہس اُٹھی چت بہہ نس جاگی　　پچھلی رات نیند پھر لاگی

دل خوش ہو رہا تھا، رات بہت جاگی　　پھر پچھلی رات اُسے نیند آگیی

لاگت نین سپن ایک آوا　　بھا بہان تئی کوو ناوا

آنکھ لگتے ہی ایک خواب نظر آیا　　صبح ہوی تو کسی نے اُسے برباد کردیا

کھولن پوچھہ سنہ دھن میناں　　پرت سانجھ جو بکہہ بیناں

کھولن پوچھنے لگی اے میناں عورت سن　　شام ہوتے ہی تو کیا کہہ رہی تھی

تو رمن کال جو رہنا، پاہہ پیہ کئی چاہ

کل سے تیرا دل جو خوش تھا کیا تو نے شوہر کی خبر پای ہے

سپن گن گن میناں، کہہ کچھ دیکھو آہ

اے میناں خواب کو سمجھ کر بیان کر تو نے کیا کچھ دیکھا ہے

٣٨٤۔ طلبیدن و فرستادن لورک گلفروش را بر میناں با گل۔

دن بھا لورک مالی بُلاوا　　گووَراں کس دہنہ بات جناوا

دن ہوا لورک نے مالی کو بلایا　　گوور میں کس طرح یہ بات بتای جاے

اس جن کہہ کہ لور پٹھائیوں　　جو کو پوچھہ کہس ہوں آئیوں

ایسا نہ کہنا کہ لورک نے بھیجا ہے　　اگر کوی پوچھے تو کہنا کہ میں خود آیا ہوں

پھول کرنڈ[1] بھر مالی لیتس　　پھر پھر گووراں گھر گھر دیتس

مالی نے پھول کی ٹوکری بھرلی　　گوور میں گھوم گھوم کر گھر گھر دیتا رہا

---

[1] کرنڈ = بانس کی ٹوکری۔

دیکھ پھول مَیناں تس روئی   پھور سو بھر بہت جنہہ پیو ہوئی

مَیناں پھول دیکھکر اِس طرح روی   پھول وہ بھریں جن کے محبوب پاس ہوں

ناہِہ مور. پردیسَہ چھاوا   پھول پان موہِہ دیکھ نَہ بھاوا

میرا شوہر پردیس میں بستا ہے   مجھے پھول پان دیکھنا نہیں بھاتا ہے

بَرَہ گئی ہار میلِس، مالی بَچَن نَہ بھول

مالی نے زبردستی مالا ڈال دی اُس کی بات نہیں مانی

باس لاگ سَت مَیناں، اُٹھ بَین اَس بول

سچّی مَیناں کو (شوہر کی) خوشبو آئی، وہ اِس طرح بول اٹھی

۳۸۵- پُرسیدنِ مَیناں بر گلفروش را خبر-

کہس مُنہہ ماری کت ہُت آوا   پھول باس مَئیں لورک پاوا

اے مالی تو بتا کہاں سے آیا ہے   میں نے پھولوں میں لورک کی خوشبو پای ہے

جانوں اَس توں لور پَٹھا وا   سپنَیں مانجھ جَو دیکھیوں، آوا

میں یہ جان گئی کہ تجھے لورک نے بھیجا ہے   میں نے جو خواب میں دیکھا وہ آیا ہے

لاگ باس مور ہیَہ جُڑانال   اَرَس پھول پیو لورک آنال

یہ خوشبو لگی تو میرا دِل مطمئن ہوگیا   یہ پھول تو محبوب لورک لایا ہے

لور ناؤں لئی بَہُتہ دُکھ روئی   جَنُ ساوَن بیر بَہوٹی ہوئی

لورک کا نام لیکر بہت درد سے روی   گویا وہ ساون کی بیر بہوٹی ہو گئی تھی

سُروج کَر مارگ ہوں چاہوں   لے گئی چاند کہاں اَب ناہوں

میں سورج کا راستہ دیکھ رہی ہوں   چاند اب میرے شوہر کو کہاں لیگئی

دیوس سُہانے رووں، رَین جاگتِہنہ جائی

سہانے دن میں روتی ہوں، رات جاگتے گذرتی ہے

پایَن لاگ مَئیں بنوَوں، جو پَردیسی آئی

قدموں سے لگ کر التجا کرتی ہوں، کیا پردیسی آگیا

۳۸۶- جواب دادنِ مالی بر مَیناں را-

تَہِنہ نَہِہ کَر دِھیَہ ہوں پَردیسی   تاہِ سَنجھائی مور سَہدیسی

اِس گھرانے کا نہیں ہوں، میں پردیسی ہوں   اُسے پوچھو جو میرا ہموطن ہے

سو دیکھ موہِہ کوں گھر ہِہ چَلاوا   گووَر بَسَد مَئیں دیکھن آوا

اِسے دیکھنے کے شوق نے مجھے گھر سے نکالا   میں گوور کی بستی دیکھنے کے لیے آیا ہوں

مَہرِ دیکھ ہوں دَہی کَہنہ آئیوں   تور بِرَہ جَس اَور نَہ پائیوں

تجھے عورت دیکھکر میں دہی کے لیے آیا ہوں   میں نے تیرا جیسا فراق کسی کا نہیں پایا

تَب توں سُدھ لورکی پاوسِ   لئی گے دودھ جو بیگاں آوسِ

لورک کی خبر تو اُس وقت پائیگی   جب دودھ لیکر تو خیمہ میں آئیگی

پھول مور توریں جھارٹ کھانے   چھار بَھئے اَو جَرِ کُنبلانے

تیری سوزش سے میرے پھول سوکھ گیے   راکھ ہو گیے اور جلکر مرجھا گیے

بَہُل لوگ پَر آوا، کَہِنہ بول سُدھ کوئی

گاؤں میں بہت لوگ آئے ہیں، شاید کوی خیریت بتادے

بیگاں آؤ تہہِ بیچیں، اَو تہاں مِراوا ہوئی

تم خیمہ میں بیچنے آجاؤ اور وہاں ملاقات ہوجائیگی

۳۸۷- رفتنِ مَیناں با سہیلیاں در بیگاں و طلبیدنِ لورک مَیناں را-

دِن بھا مَیناں بیگاں گئی   اَور سہیلی جَنیں دَس لئی

دِن ہوا مَیناں خیمہ میں گئی   اور دس سہیلیوں کو ساتھ لے لیا

بیچَت دودھ گَھر گَھر گئی[عله]   دَہی کَہِنہ لورہِنہ مَہرِ بُلائی

دودھ بیچتی ہوی وہ گھر گھر گئی   دہی کے لیے لورک نے عورت کو بلالیا

مہرین جیت سَب لورک دیکھن.   دیکھت مَیناں اَور نَہ لیکھن

جتنی عورتیں تھیں سب کو لورک نے دیکھا   مَیناں کو دیکھتے ہی اوروں کا خیال نہ کیا

عله- اضافۂ مرتب-

توہِ لور چاندا کہِ مَتہ بولَس   سیپ سیندور چندَن تن گھولَس

اُسی وقت لورک نے چاندا سے کہا   سیپ میں سیندور اور چندن گھول دو

آگ چھاڈ جو پاچھو آوا   چمک چمک دَھن پاؤ اُچاوا

آگے کی جگہ چھوڑ کر جب وہ پیچھے آیا   عورت نے چونک چونک کر قدم اٹھائے

اوہ کر دودھ دَہی لیجے، دَس گُن دیجے دان

(لورک بولا) اِس کا دودھ دہی لے لو اور دس گنا انعام دو۔

سَتی روپ جَس دیکھوں تنہہ کَ بڑائی مان

جیسے ستی کی صورت میں دیکھا، اُس کی عزت زیادہ چاہیے

۳۸۸۔ خریدنِ لورک شیر و دہانیدنِ مال مر لورک میناں را۔

لئی کے دودھ تو دَرَب دِواوا   سیپ سندھورا مانگ بھراوا

دودھ لیکر اُن کو روپیہ دلوایا   سیپ اور سندھورا لیکر مانگ بھروائی

سیندر چندن سَبہ کوؤ لیئی   مَیناں آپن کرَے نہ دیئی

سب سندور اور چندن لے رہی تھیں   مَیناں اپنے سندور لگانے نہ دیتی تھی

سیندر سو کرِ جیہہ پیو ہوئی   ناہہ مور ہردین ہَی سوئی

سندور وہ لگائے جس کا محبوب ہو   میرا شوہر وہ ہے جو جلدی میں ہے

جو کہِ وہ تج موہِ گنہ گووا   تو کہہ ہم اُس ساتھ نہ چھُوا

جب وہ مجھے چھوڑ کر گیا ہوا ہے   تب تک میں اِس کو نہیں لے سکتی

نِس دِن ہوں دُکھ آنسو روؤں   نیند نہ آوئی کَیسیں سوؤں

میں رات دن دکھ کے آنسو روتی ہوں   نیند نہیں آتی؛ میں کیسے سوؤں

روَوَت دِسٹ کھنانی[۱]، کھیِن[۲] بھئی چکھ جوت

روتے ہوئے نگاہ کمزور ہوگئی، آنکھوں کی روشنی کم ہوگئی

۳۸۸۔ مانچسٹر۔ اور بھوپال میں: بستون لورک شیر از میناں و مال دہانیدن و آزمودن میلِ دل را۔

[۱]۔ کھڑیں (مرہٹی) = پتھرانا، جم جانا۔ [۲]۔ کھیڑ (مرہٹی) = کاٹنا۔ کھین = کمزور۔

چاند سُرج تیہہ پرکھئی، پاس پری بھُئیں لوٹ

اِسی لیے چاند سورج کو پرکھتی ہوں، غم میں پڑی زمین پر لوٹتی ہوں

۳۸۹۔ ایضاً لہٗ۔

لورک مَینہہ جان نہ دیئی   کرئی ڈھمار[۱] مرم[۲] سبہ لیئی

لورک مَیناں کو جانے نہ دیتا تھا   چھیڑ کر کے سب راز معلوم کرتا تھا

مَیناں کہہ مَن تاہِ سنجھائی[۳]   مور نین آہی ریت رچائی

مَیناں کہتی تھی میرا دل اُس کا منتظر ہے   میری آنکھ اُس محبوب سے لگی ہوئی ہیں

تَیں کا دیکھ ہوں بیساری   رتہہ توں موسوں کرس ڈھماری

کیا تجھے میں بیسوا یا رکھیل معلوم ہوی   کہ تو میرے ساتھ اُدھم کرتا ہے

جانس اُس تَیں باری بھوری   تھاپ دیئی موہِ گھالت چوری

کیا تو مجھے ایسی بھولی بچی سمجھتا ہے   تھپکی دیکر مجھے چوری میں ڈالتا ہے

آپن ناہہ تِ رہس سنجھائی   مور ٹھاؤں کا کرس بُلائی

اپنے شوہر سے خوشی حاصل ہوتی ہے   مجھے تو یہاں بُلاکر کیا کریگا

کوہ بہت گئی مَیناں چلی بھئی اوہ کَ آواس

میناں بہت غصہ ہوی، اُس جگہ سے وہ چلنے لگی

چاندا بھئی تب پالنگ اوپر دھر بَیٹھارِس پاس

تب چاندا پلنگ پر آئی، اُسے پکڑ کر قریب بیٹھا لیا

۳۹۰۔ ایضاً لہٗ۔

پرم سمند اَتیہ اَوگاہا[۴]   جو جگ بوڈ نہ پاوئی تھاہا

عشق کا سمندر بہت گہرا ہے   اگر دنیا ڈوب جائے، تھاہ نہ پائیگی

۳۸۹۔ مانچسٹر۔ امریکہ میں: نیز گذاشتن لورک مر میناں را بہ بازی و لاغ دریافت کردن۔

[۱]۔ ڈھمال = اُچھل کود، ہڑبونگ۔ [۲]۔ مَرم = راز، کیفیت۔

[۳]۔ سنجھا = علم، فکر۔ [۴]۔ اَوگاہ = بہت گہرا۔

چہُنہ دِس کیئیں تھاہ نہ پاؤئی   مانُس بوڈئی تیر نہ آوئی

چاروں طرف کسی طرح تھاہ نہ پائیگا   آدمی ڈوبیگا، ساحل تک نہ آئیگا

مورین روئے سائر بھئے   دھرتی پور سرگ لہِہ گئے

میرے رونے سے سمندر بن گئے   زمین بھر کر آسمان تک گئے

پھوٹی آنکھ بجن آنسو بھئے   پُرئیں[1] سو چھائی بان[2] نہ رہے

آنکھ پھوٹی، گویا اُس سے آنسو بن گئے   جو قریب تھی چھاگئی، روشنی نہیں رہ گئی

تیہ گُن ہوں تو نین نہ دیکھیوں   رات چاند، دن سورج دیکھیوں

اسی لیے میں تجھے آنکھ سے نہیں دیکھ پاتی   رات میں چاند، دن میں سورج دیکھتی ہوں

جانِ دیہہ گھر آپن، مورہ ساس موہیں مائی

اپنے گھر مجھے جانے دو، میری ساس میری ماں کی طرح ہے

بسئے ستاپ مئیں بُٹھیوں کال پاس تُمہنہ آئی

بیقراری زیادہ ہے، میں کل آکر تمھارے پاس بیٹھونگی

۳۹۱۔ بازرفتنِ میناں دربیگاہ باسہیلیانِ خود۔

اُدے بھان او رات بِہانی   مہری دیوہاں جائی تُلانی

سورج نکل آیا اور رات گذر گئی   مہری دیوتا کی طرف تیزی سے گئی

میناں دیکھت مندر بُلائی   بہُر چاند وہ بات چلائی

میناں کو دیکھتے ہی گھر میں بُلا لیا   پھر چاندا نے وہ بات شروع کی

کہہ دیہہ میناں سورج جس کرا   سوکے چاندہِنہ پاٹن دھرا

اے میناں کہہ دیکھ سورج جیسا ہے   (میناں بولی) اُسے چاندا نے پاٹن لیجاکر رکھا ہے

موہِہ تج سورج چاند کے بھاگا   برہاں چاند آئی اب لاگا

مجھے چھوڑکر سورج چاند کو لے بھاگا   اب بارہواں چاند آکر لگ گیا ہے

علہ۔ پُرہ = قریب   عہ۔ بان = چمک

۳۹۱۔ مانچسٹر۔ اور بھوپال میں: ازشب صبحگاہ روشن برآمدن و برسیدنِ میناں و پرسیدنِ چاندا۔

جو پئی کتہوں چاند ہوں پاؤوں   کارئے مُنہ سگرِ ہنڈ یاؤوں

اگر میں چاندا کو کہیں بھی پاجاؤں   مُنہ کالا کرکے سارے میں گھما دوں

جس اوئین کیت سنبھائی تس جگ کرے نہ کوئی

جیسی سیاہ کاری اُس نے کی ویسی دنیا میں کوئی نہ کرے

جئیں داہ[1] اوئین موہ دیہاں تئیں داہ اوہ ہوئی

جیسا درد اُس نے مجھے دیا ہے ویسا درد اُسے بھی ہوگا

۳۹۲۔ بزرگی خود نمودنِ چاندا و اہانت کردنِ میناں۔

چاندئین آپن کیت بڑھائی   میناں بوجھت رہی لجائی

چاندا نے اپنی بڑائی بیان کی   میناں کے پہچاننے سے شرمارہی تھی

بولت بولت بھئی چنہائی   کہس نہ چاند کہاں ہُت آئی

بات کرتے کرتے شناخت ہوگئی   (تو میناں نے) کہا اے چاندا تو کہاں سے آگئی

بر کئی چاندئین جوجھ اُپاوا   بھیا جھوجھ جس داود گاوا

چاندا نے طاقت سے لڑائی چھیڑ دی   ایسی لڑائی ہوئی جیسی داود نے پہلے بیان کی

تب اُٹھ لورک آپ جناوا   میناں رہسی لور جو پاوا

تب لورک نے اُٹھکر خود کو پہچنوایا   میناں نے لورک کو پایا تو خوش ہوگئی

لورک چاند تس گئے ہرکی   جھوجھن کارن بہُر نہ بھرکی

لورک نے چاندا کو اِس طرح منع کردیا   لڑنے کے لیے وہ پھر بھڑک نہ جائے

چیر سات پانچ کہنہ بولس میناں لیئنہہ جائی سنوار

سات پانچ لونڈیوں سے اُس نے کہا، میناں کو لیجاکر سنواردیں

آج رات نینئیں گھر جاؤں اوہک[2] ہئی بار

میں آج رات میناں کے گھر جاؤنگا، اب اُس کی باری ہے

۳۹۲۔ مانچسٹر۔ اور بھوپال میں: بزرگی و بلندیِ خود گفتنِ چاندا و شناختنِ میناں و جنگ کردنِ چاندا۔

علہ داہ = سوزش، جلن۔   عہ۔ اوہک = اوہ کِہ = اس کا۔

۳۹۳۔ درشب رفتنِ لورک درخانۂ مَیناں و دل خوش کردنِ او۔

مَیناں چیرِ نہہ لے اَنھوائی   مُنگیا سارِ آن پہرائی

لونڈیوں نے میناں کو لیجاکر نہلایا   مونگیا ساڑی لاکر پہنا دی

دُسریں پاٹ جو اُوہ بَئسارے   مُکھ تنبول چکھ کاجر سارے

اُسے دوسرے پٹڑے پر لاکر جب بیٹھایا   مُنہ میں پان دیا، آنکھ میں کاجل لگای

بَدرین ہیت جَنّ اچھٹ نیسرا   دیکھ سورج تب چاند بِسرا

بدلی میں سے گویا اُچھٹ کر نکل آئی تھی   تب اُسے دیکھ کر سورج چاند کو بھول گیا

رات جائی کے نارِ مَنائی   چاندہُ چاہ اَدِھک تئی پائی

رات کو جاکر عورت کو منا لیا   میں نے چاند سے زیادہ محبوب تجھے پایا

پہلئی دُکھ جو نارِ بَکھاناں   راکھیس مان لور جَس جاناں

جب عورت نے پہلی تکلیفوں کا بیان کیا   لورک نے جیسی سمجھی اُس کی عزّت رکھ لی

کِہس سورَج دَھن چاندا لئی کس دیتیوں توہِنہ دوس

سورج نے کہا اے عورت چاندا کو لیکر، تجھ کو کس طرح الزام دیا

ہَم مَیناں جیوں توتِیں نہ رَہتہِنہ چاند پَروس

اے میناں تجھ سے جس طرح خوش ہوں، ویسا چاندا کے پاس نہیں ہوتا

۳۹۴۔ خبر کنانیدنِ لورک در شہر گوور از آمدنِ خود۔

گوَوراں اَپجس بات جَنائی   مَیناں راکھس تاہ سَنجھائی

گوور میں یہ بُری خبر پھیل گئی   کسی نے میناں کو بھگاکر رکھ لیا ہے

اَجَئی کے گھر کھولن گئی   لاگ گُہار بات اُس بھئی

کھولن اَجَئی کے گھر گئی   فریاد کی کہ ایسی بات ہوگئی

بھا اَسوار گھور دَوراوا   لوَرک سُن کے جھوجھن آوا

وہ سوار ہوا، گھوڑے کو دوڑا دیا   لورک یہ سُنکر لڑنے کے لیے آگیا

۳۹۳۔ مانچسٹر۔ اور بھوپال میں: غسل دادنِ کنیزگان بر میناں را و کسوتِ خاص آراستن و درخانہ بُردن۔

دَور کھانڈ اَجَئی سر دیتھاں   ٹاٹر ٹوٹ لور تہہ چیتھاں

دوڑ کر تلوار اَجَئی کے سر پر لگای   ٹاٹر ٹوٹ گیا، اُس نے لورک کو پہچان لیا

توہِ اُتر کے بھئے اَنکوارا   ....کے مَئیں توں مارا

تب اُتر کر وہ بغلگیر ہوے   ....میں نے تجھ کو مارا

کاہِ لاگ تہِنہ ڈھاکسِ، اُٹھ آپن گھر آؤ

کس لیے تو خود کو چھپاتا ہے، اُٹھ اپنے گھر آجا

آگیں دَئی کے لورک لیتسِ جاہِ پوت تُہِنہ پاؤ

لورک کو آگے کرلیا، جس کے بیٹے ہو تم اُس کے قدم لو

۳۹۵۔ درخانہ آمدنِ لورک و پاے مادر افتادن۔

چَڑھ تُری لور گھر آوا   پایَن لاگ کے مائی مَناوا

گھوڑے پر چڑھکر لورک گھر آیا   قدموں سے لگ کر ماں کو منایا

مانت کہِہ اُس پوت نہ کیجئی   بوڑھ مائی کہِنہ دُکھ نہ دیجئی

ماں نے کہا بیٹا ایسا نہ کرنا تھا   بوڑھی ماں کو دُکھ نہ دینا چاہیے تھا

کھولن بَہُہ اِیں دواو آئیں   چاندا مَیناں دُنئیں رانی

کھولن دونوں بہوؤں کو لے آئی   چاندا اور میناں دونوں رانی تھیں

پائین پَری اَنکوارین دَھرین   کاجر سیندر دواو کَرین

قدموں میں پڑیں، بغل میں لگا لیا   دونوں نے کاجل سندر لگایا

آگن پَرجارکِ رَسوی بَگھارا   کوٹھا باری سیج سَنوارا

آگ جلاکر کھانا تیار کیا   کوٹھے کمرے اور بستر کو درست کیا

چاند سروج اَو مَیناں بَرَس سَہس بھا راج

چاند، سورج اور میناں کا ہزار برس تک راج رہے

گاوَہِنہ گیت سَہیلیاں گوَور بَدھاوا آج

سہیلیاں گیت گاتی ہیں، گوور کو آج کا دن مبارک ہو

۲۹۶۔ پُرسیدنِ لورک مادر را و جواب دادنِ مادر۔

لورک پوچھہِ کہنہ تہہ مائی　　کِت دَھنِ مَیناں کِت ہت بھائی
لورک نے پوچھا میری ماں تم بتاؤ　　میناں کہاں تھی اور بھائی کہاں تھا
تورَیں پاچھیں باوَن آوا　　بَیناں مَیناں کاڑھئی لاوا
تمہارے پیچھے باون آیا تھا　　بیناں اور میناں کو گھر سے نکالنے لگا
اَجَئی کر گوہارؑ اُٹھ دھاوا　　بَیناں مَیناں آئی چھُڑاوا
اَجَئی کی دُہائی دی، وہ اُٹھ دوڑا　　بیناں میناں کو چھڑا کر لایا
توہِ مہر ہِنہ ناؤ چَلاوا　　مانکرؑ کہنہ اُس بول پٹھاوا
اِس کے بعد مہر نے نای بھیجا　　مانکر کے پاس یہ پیغام کہلوایا
کہا لور اِہنہ دیس پُراناں　　ہَردی پاٹن جائی تُلاناں
کہا لورک اِس ملک سے فرار ہے　　ہلدی شہر میں جاکر ٹھہرا ہے

بَھئی بیرِ ہَئی مانکر، مار گائی لے جاہ
وہ مانکر دشمن ہوگیا، زبردستی گائے لے گیا
اَیسَئی بیر کتہنہ دُہنہ پائیہ، کنورؑ راڑھ کو آہ
ایسے دشمن سے پناہ کہاں پاتا، کنورو لڑائی کو آیا

۲۹۷۔ ایضاً۔

سُن کے مانکر کٹک چَلاوا　　لوہانؑ کنورو ہِنہ مارئی دھاوا
سُنکر مانکر نے لشکر آگے بڑھایا　　وہ لوہان میں کنورو کو مارنے دوڑا
بہُل کٹک سیوں مانکر آہا　　ایک کنورو کَرِ وَہِنہ کاہا
مانکر بہت لشکر کے ساتھ تھا　　اکیلا کنورو وہاں کیا کرتا

ع۱ گوہار = چلّانا، پکارنا، دہائی دینا۔　　ع۲۔ مانکرؐ (مرہٹی) = بندر، ایک سپہ سالار۔

ع۳۔ اصل: سنورو۔　　ع۴۔ لوہان = میدان۔

۲۹۷۔ مانچسٹر۔ لیکن بھوپال میں: شنیدن مانکر کیفیت رفتن لورک و آمدن با لشکر و کشتن سنورو و بردن ماندگان۔

راجا پہِنہ کنورو چَل آوا　　بانگر مانکر کنورو مُراوا
کنورو راجا کے پاس چلا آیا　　ظالم مانکر نے کنورو کو مروا دیا
اُس دُکھ پوت توہ بِن بھیئو　　پَرہَس گاڑھے نہ کواو گیئو
اے بیٹے تیرے بغیر ایسی مصیبت پڑی　　مصیبت اور تکلیف کا ساتھی کوئی نہیں
کنورو مارا ناو سُناوا　　راجا کاپَر تِہنہ پہراوا
جب نای نے کنورو کے مرنے کی سنائی　　راجا نے اُسے کپڑے پہنوائے

ایک دُکھ پوت موہِ تورا، دوسر وَہِ کَ جو لاگ
بیٹے مجھے ایک تو تیرا دُکھ تھا، دوسرا اُس کا دکھ جو لگا
دِوَس روئی کے پھیکروں، رات جائی موہِہ جاگ
دن بھر روتی چِلّاتی ہوں، رات مجھے جاگتے جاتی ہے

اِس کے بعد بھوپال میں ترک: "ڈارہ ہاتھ"

اشاریہ

(الف) اشخاص

ابابکرؓ ۔ ۱ — اجیٔی ۔ ۸۵ ۔ ۲۹۰ تا ۲۹۲
اجے راج ۔ ۹۶ — اجے سنگھ ۹۶
ارجن ۲۰۱ ح
اِندر (رک پرند) ۔ ۲۰ ۔ ۶۶ ۔ ۱۷۶ ۔ ۱۸۸ (رک پرتتر)
اِندرسبھا ۱۸۷ ۔ ۲۴۲ ح — اہیر (ذات) ۲۴۴ ح
باسک ۱۴ ۔ ۱۵ ۔ ۷۱ ۔ ۸۹
بانٹھ، باٹھا ۔ ۵۰ ۔ ۵۱ ۔ ۶۸ ۔ ۷۱ ۔ ۷۹ تا ۸۴ ۔ ۸۶ ۔
۸۷ ۔ ۹۷ تا ۱ ۔ ۱۴۶ ۔ ۲۰۱ ح ۔ ۲۱۰ ۔ ۲۲۳ ۔ ۲۴۴ ح
باون ۔ ۲۱ تا ۲۵ ۔ ۲۷ ۔ ۲۹ ۔ ۴۰ ۔ ۴۵ ۔ ۸۱ ۔ ۸۳ ۔
۲۰۱ ح ۔ ۲۰۸ تا ۲۱۲ ۔ ۲۲۱ ۔ ۲۴۴ ح ۔ ۲۶۵ ۔ ۲۹۲
بیکھن ۔ ۱۴۰ — بجے چند ۔ ۹۶
بجے سین ۹۶
برسپت (باہیھنی) ۱۰۲ تا ۱۰۵ ۔ ۱۱۵ تا ۱۳۱ ۔ ۱۳۲ تا ۱۳۶ ۔
۱۶۰ ۔ ۱۹۵ تا ۱۹۸ ۔ ۱۹۸ ح ۔ ۲۲۳
برداس ۹۴ — برھما ۶۶ ۔ ۱۸۸
بسن (وشنو) ۶۶ — بکرماجیت ۵۲
بھیج بیر ۔ ۹۶ — بھر (قوم) ۹۸ ۔ ۲۷۰
بھوج راجا ۸۴ ۔ ۱۸۳
بھیم (بھینو) ۸۴ ۔ ۹۷ ۔ ۱۲۷ ۔ ۱۸۳
بیان (بیتو) ملک ۱۷ — بیرپال ۹۶
بیتاں ۲۹۲ — پاسی (ذات) ۱۸۱
پانڈو ۔ ۱۴۰ — پرتہار (قوم) ۲۷۰
پرتتر (رک اِندر) ۲۷۰ — پھولارانی ۲۷ ۔ ۱۹۴
پھیروج (فیروز) ساہ ۔ ۱۰ ۔ ۱۷ — ٹونٹا جوگی ۲۴۴ ح تا ۲۴۵ ح
جوتا ساہ ۔ ۱۷ — جیتم راو ۔ ۲۴۵
جیت رائے ۱۲ تا ۱۴ ۔ ۲۱ — جینندی (زین الدین) ۔ ۱۱
چاند/چاندا ۔ ۲۹ ۔ ۳۲ تا ۳۳ ۔ ۴۶ ۔ ۵۱ تا ۵۲ ۔ ۵۵ تا ۵۹ ۔
۶۱ ۔ ۶۴ ۔ ۶۵ ۔ ۶۷ ۔ ۷۲ ۔ ۷۵ تا ۷۹ ۔ ۸۲ ۔ ۸۷ ۔ ۹۵ ۔
۹۴ ۔ ۹۸ ۔ ۱۰۲ تا ۱۰۶ ۔ ۱۱۲ تا ۱۱۴ ۔ ۱۱۶ تا ۱۱۸ ۔ ۱۲۰ تا
۱۲۴ ۔ ۱۲۶ تا ۱۲۹ ۔ ۱۴۱ ۔ ۱۴۲ ۔ ۱۴۴ تا ۱۴۶ ۔ ۱۴۸ تا
۱۵۱ ۔ ۱۵۲ تا ۱۶۲ ۔ ۱۶۸ ۔ ۱۷۰ تا ۱۷۴ ۔ ۱۷۶ تا ۱۸۲
۱۸۵ ۔ ۱۸۶ ۔ ۱۸۸ تا ۱۹۷ ۔ ۱۹۸ ح ۔ ۱۹۹ تا ۲۰۰ ۔
۲۰۲ تا ۲۱۵ ۔ ۲۲۰ ۔ ۲۲۳ تا ۲۲۹ ۔ ۲۴۰ ح تا ۲۴۵ ح
۲۴۷ تا ۲۵۱ ۔ ۲۵۳ یا ۲۵۵ ۔ ۲۵۷ ۔ ۲۵۹ ۔ ۲۶۱ ۔
۲۶۳ تا ۲۶۸ ۔ ۲۷۳ تا ۲۷۶ ۔ ۲۸۰ ۔ ۲۸۱ ۔ ۲۸۴ ۔
۲۸۶ تا ۲۹۱ ۔
چکربوہ (چکر بدھ) ۱۴۰ — چندراول ۔ ۶۶
چھیتا (رک سیتا) ۔ ۱۴۰ — دارد ۔ ۱۶
داود کبیر (شاعر) ۱۷ ۔ ۶۸ ح ۔ ۱۸۹ ۔ ۲۳۹ ۔
دریودھن ۱۴۰ — دسگر (راون) ۱۴۰
دواتند ۹۶ — دھرجون ۹۴ ۔ ۹۵

ڈھنورو ۷۹ تا ۸۱ — دھیردھر ۔ ۹۶
رادھا ۔ ۲۵ ۔ ۱۴۳ — رام ۲۵ ۔ ۱۴۰ ۔ ۲۳۲
رن پت ۹۵ ۔ ۹۶ — رتھل ۹۵ ۔ ۹۶
روپ چند رائے ۵۰ ۔ ۵۱ ۔ ۵۲ ۔ ۵۷ تا ۵۹ ۔ ۷۱ ۔ ۷۲ ۔ ۷۹ ۔
۱۰۰ ۔ ۱۰۵ ۔ ۱۰۶ ۔ ۲۰۱ ح ۔ ۲۱۰ ۔ ۲۴۴ ح ۔ ۲۴۸
سام کرن ۔ ۹۰ — ست راج ۔ ۹۶
سراج دین ۱۸۹
سرجن (برہمن) ۲۵۳ تا ۲۶۹ ۔ ۲۷۵ ۔ ۲۷۶ ۔ ۲۷۸ ۔ ۲۸۰
سردیو ۹۶ — سروپا ۹۶
سرچند ۔ ۹۶ ۔ ۹۹ — سنگار ۔ ۹۳ ۔ ۹۴
سوال ۔ ۹۲ — سومناتھ ۱۷۵ ۔ ۱۷۶
سہدیو (رک مہر) ۲۹ ۔ ۵۲ ۔ ۱۰۷ ۔ ۲۴۴ ح ۔ ۲۴۷
سیتا (رک چھیتا) ۲۳۲ — سینگن ۹۶ ۔ ۱۰۰
سیو (شیو) ۲۰ — سیوراج ۹۶
عثمانؓ ۔ ۱۰ — علیؓ ۔ ۱۰
عمرؓ ۔ ۱۰ — کانھ (کنھیا) ۲۵
کرمداس ۹۶ — کرن ۔ ۱۲ ۔ ۱۶
کرنکاراو ۔ ۲۱۴ ۔ ۲۱۶ ۔ ۲۲۰ ۔ ۲۴۹
کسن (کرشن) ۱۷۸ ۔ ۲۶۹ — کنورو ۷۹ تا ۸۱ ۔ ۹۲ ۔ ۹۵
کنورو (برادر لورک) ۲۰۲ ۔ ۲۰۴ ۔ ۲۰۵ ۔ ۲۷۴ ۔ ۲۷۵ ۔
۲۹۲ ۔ ۲۹۳
کھان جہاں (خانجہاں) ۱۲ ۔ ۱۴ ۔ ۱۵
کھولن ۔ ۸۲ ۔ ۱۱۴ تا ۱۱۷ ۔ ۱۱۹ ۔ ۱۲۰ ۔ ۱۴۴ ۔ ۱۶۵ ۔
۱۶۷ ۔ ۱۷۱ ۔ ۱۹۱ ۔ ۲۰۳ ۔ ۲۰۵ ۔ ۲۵۲ ۔ ۲۶۷ ۔
۲۷۶ ۔ ۲۸۲ ۔ ۲۸۳ ۔ ۲۹۰ ۔
گجری ۔ ۱۷۶ — گریت ۔ ۹۶
گپت ۔ ۹۶ — گندھرپ ۱۸۳
گنگیو ۔ ۲۱۵ ح — گوبند ۲۱۵ ح
گودار (ذات) ۲۲۷ — گھرو ۔ ۹۶
لور، لورک ۔ ۸۱ ۔ ۸۲ ۔ ۸۴ تا ۸۷ ۔ ۹۰ ۔ ۹۱ ۔ ۹۷ ۔ ۹۹ تا
۱۰۳ ۔ ۱۱۳ تا ۱۱۵ ۔ ۱۱۷ ۔ ۱۱۹ تا ۱۲۱ ۔ ۱۲۵ ۔ ۱۲۶ ۔
۱۲۸ تا ۱۳۱ ۔ ۱۳۵ تا ۱۴۲ ۔ ۱۴۵ تا ۱۵۶ ۔ ۱۵۸ ۔
۱۶۱ ۔ ۱۶۳ تا ۱۷۴ ۔ ۱۸۳ ۔ ۱۸۴ ۔ ۱۹۳ ۔ ۱۹۶ تا
۲۰۰ ۔ ۲۰۲ تا ۲۱۶ ۔ ۲۲۰ ۔ ۲۲۳ ۔ ۲۲۴ ۔ ۲۲۶ تا
۲۲۸ ۔ ۲۳۰ ۔ ۲۳۲ ۔ ۲۳۴ تا ۲۳۹ ۔ ۲۴۰ ح تا
۲۴۵ ح ۔ ۲۴۵ تا ۲۵۶ ۔ ۲۵۸ تا ۲۶۰ ۔ ۲۶۲ ۔
۲۶۵ تا ۲۶۸ ۔ ۲۷۰ ۔ ۲۷۱ ۔ ۲۷۳ تا ۲۸۰ ۔
۲۸۲ تا ۲۸۷ ۔ ۲۸۹ تا ۲۹۲
مانجری (رک چیناں) ۲۰۱ ح ۔ ۲۰۵ ۔ ۲۳۲ ۔ ۲۵۴
مانکر ۔ ۲۹۲ ۔ ۲۹۳ — مبارک ملک ۱۵ تا ۱۷
محمد صلعم ۔ ۹ — محمد (شاعر) ۶۸ ح
مدلون ۔ ۹۶ — مراری (کرشن) ۔ ۶۶
مسعود میر ۔ ۱۸۹
مہر (رک سہدیو) ۱۸ ۔ ۲۴ ۔ ۲۶ ۔ ۲۷ ۔ ۳۰ تا ۳۵ ۔
۳۸ ۔ ۴۰ ۔ ۴۱ ۔ ۴۹ ۔ ۵۰ ۔ ۷۲ ۔ ۷۴ ۔ ۷۵ ۔
۷۸ ۔ ۷۹ ۔ ۸۱ تا ۸۳ ۔ ۸۵ ۔ ۸۶ ۔ ۹۰ ۔ ۹۲ ۔

۹۲ـ۹۵ـ۹۷ تا ۹۹ـ۱۰۵ـ۱۰۶ـ۱۱۱ـ
۱۱۲ـ۱۱۶ـ۱۱۷ـ۱۲۸ـ۱۴۶ تا ۱۴۸ـ۱۶۴ـ
۱۷۶ـ۱۹۲ـ۱۹۳ـ۲۰۲ـ۲۰۳ـ۲۳۲ـ
۲۳۳ـ۲۹۲ـ
جہراج ـ ۹۶ ـ ۹۹
ینال (رک ماجری) ۸۳ـ۱۳۱ـ۱۵۱ـ۱۶۲ـ۱۶۴ـ
۱۶۸ـ۱۶۹ـ۱۷۱ تا ۱۷۴ـ۱۷۸ـ۱۸۴ تا ۱۸۶ـ
۱۸۸ـ۱۹۰ تا ۱۹۲ـ۱۹۵ـ۲۰۱ح ـ ۲۰۱ـ
۲۰۵ـ۲۲۹ـ۲۵۱ـ۲۵۳ـ۲۶۰ـ۲۶۲ـ
۲۶۵ـ۲۶۸ـ۲۷۲ تا ۲۷۸ـ۲۸۲ تا ۲۹۱ـ
ناگو ـ ۹۶ تھن، ملک ۲۳۹
نرویا ـ ۹۶ نریندرگرو ـ ۲۲۱
نگرو ـ ۹۶ ہرپار ـ ۹۶
ہرراج ۹۶ ہرکھو ـ ۹۶
ہمیر ـ ۹۶
ہنونت (ہنومان) ۱۰ـ۱۳۵ـ۲۳۲ـ۲۳۳ـ
یادوبنس ـ ۱۸۳ یند (رک اندر) ـ ۱۴

(ب) کتب وغیرہ۔

اتھر (بید) ۲۷۰ بید ـ ۹ ـ ۳ ـ ۱۸
پران ـ ۹ ـ ۱۲ ـ ۲۷۰ ترکی ـ ۱۱
جج (بید) ۲۷۰ چارجا ـ ۱۲۱
چاندا ـ چندراول ـ ۵۱ ـ ۲۳۹ چھند (چھند) ـ ۲۵
رامائن، رام سیتا (کہانی) ـ ۲۵ ـ ۲۲۲
رگ (بید) ۲۷۰ سام (بید) ۲۷۰
سرلوک (اشلوک) ۱۴۱ سودا سینبر (داستان) ـ ۱۸۵
کبت ـ ۱۸ ـ ۵۱ ـ ۲۳۹ کتھا کاب ـ ۵۱ ـ ۱۴۱ ـ ۲۳۹ ـ
کہانی ـ ۵۱ گیت ـ ۵۱ ـ ۲۴۱ح ـ ۲۴۳ ـ
نثار نبھ ـ ۱۴۱ ہندکی ـ ۱۱

(ج) مقامات وغیرہ۔

اجین ـ ۵۲ ـ ۱۴۰ اگیا بیتال ـ ۱۴۰
اودھ ـ ۳۰ بداول ـ ۳۰
بوڑھ گانگ ـ ۲۰۸ لوہان ـ ۲۹۲
بیتھ (بندھیاچل) ۱۴۴
پاٹن (رک ہردی) ۲۵۳ـ۲۶۵ تا ۲۶۶ـ۲۷۹ـ
۲۸۸
پلٹا ۲۳۲ پورب ۲۷۵ـ۲۷۶
ترہت ـ ۳۰ دکھن ۲۵۳
دلمئونگر ـ ۱۷ دھور سمندر ۳۰
دیوہان ۲۸۲ ڈھیلی، ڈھیلری (دہلی) ۱۰ـ۱۱ـ۱۷
سارنگپور ۲۴ح گرکھیت (کرکھیتر) ـ ۱۴۰
گانگ (گنگا) ۱۱ـ۱۷ـ۴۰ـ۴۴ـ۱۱۴ـ۱۶۴ـ
۱۹۰ـ۲۰۴ تا ۲۰۸ـ۲۱۲ـ۲۱۳ـ
۲۷۳ـ۲۸۰ـ
گجرات ـ ۳۰

گودر ـ ۱۸ـ۲۲ـ۲۴ تا ۲۶ـ۲۹ـ۳۰ـ۴۶ـ
۴۹ـ۵۲ـ۶۱ـ۶۹ـ۷۲ـ۷۵ـ۷۶ـ
۷۸ـ۸۱ـ۸۶ـ۹۶ـ۱۰۲ـ۱۰۶ـ۱۱۲ـ
۱۲۳ـ۱۴۷ـ۱۶۴ـ۱۷۶ـ۲۰۲ـ۲۰۴ـ
۲۱۳ـ۲۳۷ـ۲۴۴ح ـ۲۴۷ـ۲۵۱ـ
۲۵۳ـ۲۷۳ـ۲۷۵ـ۲۷۶ـ۲۷۹ـ
۲۸۲ـ۲۸۳ـ۲۸۵ـ۲۹۰ـ۲۹۱ـ
لنکا ـ ۷۰ ـ ۱۴۰ـ۲۲۳ معبر ۳۰
مونگیر ـ ۲۴۹
ہردی (ہلدی) پاٹن ـ ۱۴۴ـ۱۹۸ح ـ ۲۰۵ـ
۲۲۱ـ۲۲۲ـ۲۴۴ـ۲۴۵ تا
۲۴۷ـ۲۴۹ـ۲۵۱ـ۲۵۳ـ
۲۶۹ـ۲۷۴ـ۲۷۶ـ۲۸۰ـ
۲۸۶ـ۲۹۲ـ